

UNIVERSAL  
LIBRARY

**OU\_232789**

UNIVERSAL  
LIBRARY





جلد ۱۰

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدانا لهذا  
وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا

الْحَمْدُ لِلَّهِ

لِتَرْجَمَهُ

صَحِيحٌ مُسْتَدِيرٌ

مُصَنَّفٌ بِإِسْنَادٍ  
وَرَوَاهُ أَبُو بَكْرٍ

فہرست کتاب مستطاب المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم جلد ثانی

[illegible]



صفحہ	مطالب کتاب	صفحہ	مطالب کتاب
۶۲۷	باب سجدہ پڑھنے کی کیفیت کا بیان	۶۲۷	کاضمہ قرین کہا لے نماز مکہ ۶۲۷
۶۲۸	باب رکوع میں ہاتھوں کا گھٹنوں پر رکھنا اور تطبیق کا مستوف ہونا	۶۲۹	باب اہسن یا نہ ہا رکھنا میں نہ اوتے
۶۲۹	باب ایڑیوں پر سرین رکھ کر منہ جیسو عربی میں اٹھا کھتے ہیں	۶۵۳	باب اٹھی ہوئی کھیر مسجد میں ہتھڑا کی ہفت
۶۳۰	باب کلام نماز میں حرام ہونیکا بیان	۶۵۴	باب سجدہ سہو کا بیان
۶۳۴	فائدہ کا حدیث جاریہ اور خداوند تعالیٰ کے آسمان پر جوئے کا بیان	۵۶۲	باب ۱۹ سجدہ تلاوت کا بیان
۶۳۸	باب سلطان پر لعنت کرنا اور اس کے پناہ مانگنا اور عمل ہدیل سے نماز درست ہونے کا بیان	۵۶۵	باب نماز میں کیونکر بیٹھنا چاہیو
۶۳۹	باب نماز میں چونکنا یا نہایت درست ہونا اور عمل قبل سے نماز باطل ہونیکا بیان	۶۶۷	باب نماز کو ختم میں سلام کا بیان
۶۴۰	باب نماز میں دو ایک قدم چلنا حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت کھڑا ہونا اور اس کے لیے	۶۶۸	باب نماز کو بعد کیا چڑھنا چاہیے
۶۴۲	باب نماز میں کمر باندھنا یا نہ رکھنے کی حاضرت	۶۶۹	باب عذاب قبر پر بناء مانگنے کا بیان
۶۴۳	باب نماز میں لکھریاں اور مٹی برابر کرنا	۶۷۰	باب نماز کو بعد کے ذکر و تفسیر
۶۴۴	باب مسجد میں تھکے کی حاضرت	۶۷۱	باب تعمیر بخیر اور فرائض کی بچہ کی دعا
۶۴۵	باب جوتیاں پہنکر نماز پڑھنے کا بیان	۶۷۲	باب نماز کو بعد کے ذکر و تفسیر
۶۴۶	باب جس کی پیر میں بل بٹے ہوں ہمیر نماز مکہ ہونے کا بیان	۶۷۳	باب نماز کو بعد کے ذکر و تفسیر
۶۴۷	باب احباب کہاں سے آکر اور کہاں سے	۶۷۴	باب نماز کو بعد کے ذکر و تفسیر

صفحہ	مطالعہ کتاب	صفحہ	مطالعہ کتاب
۶۹۹	باب ۳۱ وقت مغرب کا بیان -	۷۵۸	باب ۱۱۱ امام کی دوہنی طواف رہنا مستحب
۷۰۰	باب ۳۲ عشاء کی وقت اور اس میں بخیر کرنا کا بیان	۷۵۹	باب ۱۱۲ فرض شروع ہونے کے بعد نظر رکھنا
۷۰۴	باب ۳۳ اندھیری میں مسجد کی نماز پڑھنا اور اس کی قراءت کا بیان -	۷۶۰	باب ۱۱۳ مسجد میں جانے کی دعا میں
۷۰۶	باب ۳۴ عمدہ وقت سے نماز کی تاخیر نہ کرنا	۷۶۱	باب ۱۱۴ خیمۃ المسجد کا بیان
۷۰۹	باب ۳۵ نماز جماعت کی فضیلت -	۷۶۲	باب ۱۱۵ سارے پہلو مسجد میں دو رکعت پڑھنا کا بیان
۷۱۵	باب ۳۶ عید کے سبب جماعت کا مسافعی ہونا	۷۶۳	باب ۱۱۶ نماز جماعت کا بیان
۷۱۸	باب ۳۷ نفل کی جماعت اور بیک پر نماز پڑھنا	۷۶۴	باب ۱۱۷ سنت فجر کی فضیلت
۷۲۰	باب ۳۸ فرض کی جماعت کی فضیلت -	۷۶۸	باب ۱۱۸ سنہوں کی فضیلت اور گنتی
۷۲۴	باب ۳۹ مسجد بعد از نماز کی جگہ بیٹھنا اور مسجدوں کی فضیلت -	۷۷۰	باب ۱۱۹ نفل کبھی پشیم اور ایک گنت کچھ کبھی کچھ پشیم جائز ہونا
۷۲۵	باب ۴۰ راست کا مستحق کرنا ہے -	۷۷۲	فائدہ حکم تیس کے مخالف ہونا کا حدیث
۷۲۷	باب ۴۱ قنوت کا بیان -	۷۷۴	باب ۱۲۰ نماز شب اور دو رکعت ایک گنت چھو کا بیان
۷۳۷	باب ۴۲ قنات نماز کا بیان -	۷۷۶	فائدہ تحقیق انظار کا
۷۴۰	کتاب صلوة المسافرین نماز مسافر کی نماز کی اور اس میں ۲۲ باب ہیں -	۷۹۱	باب ۱۲۱ قیام رمضان کا بیان جس پر تراویح کہتے ہیں
۷۴۴	فائدہ تحقیق مقدار ریل و فرسخ و گز -	۷۹۴	باب ۱۲۲ شعبہ قدر کا بیان
۷۴۷	باب ۴۳ میز کی وقت گھروں میں نماز پڑھنا	۷۹۵	باب ۱۲۳ نماز شب اور شب کی دعا کا بیان
۷۴۹	باب ۴۴ سواری پر نفل روا ہونا	۸۰۷	باب ۱۲۴ مسجد میں نبی قراءت مستحب ہونا
۷۵۲	باب ۴۵ دو نمازین جمع کرنا سفر میں -	۸۰۸	باب ۱۲۵ مسجد میں زینب اگرچہ تھوڑی سی
۷۵۴	فائدہ تحقیق مسلح جمع صلوٰتین حضرت		
۷۵۸	باب ۴۶ نماز کو بعد از نماز بائیں پہر کے بیٹھنا		

صفحہ	مطالعہ کتاب	صفحہ	مطالعہ کتاب
۸۱۰	باب نقل نماز گہرین مستحب	۸۲۸	باب نقل حواہدہ اصل کیفیت
۸۱۱	باب طہارت ہمیشہ کمال کی فضیلت	۸۳۰	باب طہارت معوضتین کی فضیلت
۸۱۴	باب طہارت اور نگہدہ وقت نماز تمام کر کے	۸۳۲	باب طہارت قرآن کا شہرہ فون میں اترنا
۸۱۵	سورہ شہر کا بیان	۸۳۴	باب طہارت قرآن کا شہرہ شہر کر پڑھنا
۸۱۶	کتاب فضیلۃ القرآن	۸۳۶	باب طہارت قرآن توہن کا بیان
۸۱۸	کتاب فضیلت قرآن میں اور اس	۸۳۸	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے
۸۲۰	میں ۶ باب میں	۸۴۰	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے
۸۲۱	باب قرآن کی نگہدہ کی کریم کا بیان	۸۴۲	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے
۸۲۲	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے	۸۴۴	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے
۸۲۳	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے	۸۴۶	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے
۸۲۴	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے	۸۴۸	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے
۸۲۵	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے	۸۵۰	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے
۸۲۶	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے	۸۵۲	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے
۸۲۷	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے	۸۵۴	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے
۸۲۸	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے	۸۵۶	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے
۸۲۹	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے	۸۵۸	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے
۸۳۰	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے	۸۶۰	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے
۸۳۱	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے	۸۶۲	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے
۸۳۲	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے	۸۶۴	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے
۸۳۳	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے	۸۶۶	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے
۸۳۴	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے	۸۶۸	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے
۸۳۵	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے	۸۷۰	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے
۸۳۶	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے	۸۷۲	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے
۸۳۷	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے	۸۷۴	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے
۸۳۸	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے	۸۷۶	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے
۸۳۹	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے	۸۷۸	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے
۸۴۰	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے	۸۸۰	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے
۸۴۱	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے	۸۸۲	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے
۸۴۲	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے	۸۸۴	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے
۸۴۳	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے	۸۸۶	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے
۸۴۴	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے	۸۸۸	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے
۸۴۵	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے	۸۹۰	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے
۸۴۶	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے	۸۹۲	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے
۸۴۷	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے	۸۹۴	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے
۸۴۸	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے	۸۹۶	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے
۸۴۹	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے	۸۹۸	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے
۸۵۰	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے	۹۰۰	باب طہارت قرآن توہن کی نماز منع ہے

صحت نامہ کتاب مستطاب المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم جلد ثانی

[illegible]

[illegible]



صفحہ ۲	خطا	کتاب	صفحہ ۲	خطا	صواب	صفحہ ۲	خطا	صواب
۱۲	۷۹۰	یہ	۱۲	۷۹۱	سوائق اس کے	۱۲	۷۹۲	سوائق اس کے
۱۴	۷۹۱	دسک	۱۴	۷۹۲	بنادینا	۱۴	۷۹۳	بنادینا
۱۳	۷۹۱	سے	۱۳	۷۹۲	غلام	۱۳	۷۹۳	غلام
۲	۷۹۲	جادین	۲	۷۹۳	روایت	۲	۷۹۴	روایت
۱۵	۷۹۳	جائیں	۱۵	۷۹۴	سے	۱۵	۷۹۵	سے
۱۴	۷۹۴	بیر	۱۴	۷۹۵	تو اس نے	۱۴	۷۹۶	تو اس نے
۱۱	۷۹۵	بین	۱۱	۷۹۶	میں	۱۱	۷۹۷	میں
۴	۷۹۶	چوران	۴	۷۹۷	بوسے گا	۴	۷۹۸	بوسے گا
۷	۷۹۷	بولی	۷	۷۹۸	رہا ہے	۷	۷۹۹	رہا ہے
۳	۷۹۸	حضرت	۳	۷۹۹	بیک	۳	۸۰۰	بیک
۵	۷۹۹	اور وہ	۵	۸۰۰	لوا	۵	۸۰۱	لوا
۷	۸۰۰	گودان	۷	۸۰۱	سخت	۷	۸۰۲	سخت
۱۴	۸۰۱	فرشتے	۱۴	۸۰۲	لما بین	۱۴	۸۰۳	لما بین
۲۰	۸۰۲	بارب	۲۰	۸۰۳	عبدالہ	۲۰	۸۰۴	عبدالہ
۸	۸۰۳	اور کیا	۸	۸۰۴	بیک	۸	۸۰۵	بیک
۱۱	۸۰۴	تعوذ	۱۱	۸۰۵	مفصل	۱۱	۸۰۶	مفصل
۱۲	۸۰۵	فریب	۱۲	۸۰۶	میں	۱۲	۸۰۷	میں
۲۲	۸۰۶	میں	۲۲	۸۰۷	بوسے	۲۲	۸۰۸	بوسے
۱۱	۸۰۷	دوست	۱۱	۸۰۸	بوسے	۱۱	۸۰۹	بوسے
۱۹	۸۰۸	الہ	۱۹	۸۰۹	تعلیقات	۱۹	۸۱۰	تعلیقات
۲	۸۱۰	سے	۲	۸۱۱	بلان ہوا	۲	۸۱۲	بلان ہوا
۲۱	۸۱۱	میں	۲۱	۸۱۲	دیر کرد	۲۱	۸۱۳	دیر کرد
۲۲	۸۱۲	چور دیا	۲۲	۸۱۳	میں	۲۲	۸۱۴	میں
۱۴	۸۱۳	اور کو	۱۴	۸۱۴	یہی	۱۴	۸۱۵	یہی
۱۰	۸۱۴	تیس	۱۰	۸۱۵	یہی تھے	۱۰	۸۱۶	یہی تھے
۴	۸۱۵	دوسرے	۴	۸۱۶	کرتے	۴	۸۱۷	کرتے
۱۵	۸۱۶	بیک	۱۵	۸۱۷	سجدہ	۱۵	۸۱۸	سجدہ
۱۰	۸۱۷	مرا	۱۰	۸۱۸	انہوں نے	۱۰	۸۱۹	انہوں نے
۳	۸۱۸	روایت	۳	۸۱۹	یہی	۳	۸۲۰	یہی
۱۳	۸۱۹	انہوں نے	۱۳	۸۲۰	یہی	۱۳	۸۲۱	یہی
۱۵	۸۲۰	تجربہ	۱۵	۸۲۱	تھے	۱۵	۸۲۲	تھے
۲۱	۸۲۱	زادہ	۲۱	۸۲۲	حکم	۲۱	۸۲۳	حکم
۲	۸۲۲	ہو گیا	۲	۸۲۳	کو	۲	۸۲۴	کو
۲۰	۸۲۳	بقرہ اور	۲۰	۸۲۴	اشارہ	۲۰	۸۲۵	اشارہ
۳	۸۲۴	پڑے	۳	۸۲۵	ابو ہریرہ	۳	۸۲۶	ابو ہریرہ
۵	۸۲۵	افقین	۵	۸۲۶	میں	۵	۸۲۷	میں
۲۱	۸۲۶	بجگا	۲۱	۸۲۷	پیدا	۲۱	۸۲۸	پیدا
۹	۸۲۷	صدق	۹	۸۲۸	پیدا	۹	۸۲۹	پیدا
۱۲	۸۲۸	پڑ گیا	۱۲	۸۲۹	ہا ہے	۱۲	۸۳۰	ہا ہے



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## جلدِ ثانی ترجمہ صحیح مسلم

**کتاب الصلوٰۃ** کتاب نماز کے بیان میں نماز عام عبادت میں بیان کے بعد مقدمہ ہے اور طہارت نماز کی شرط ہے اور دن طہارت نماز درست نہیں ہوتی اس لیے طہارت کی کتاب کے بعد نماز کی کتاب کو رکھا تو بیت میں سب اعمال سے پہلے نماز کا سوال ہوگا اگر نماز چھٹی نکلے تو اور اعمال کا کتاب بھی آسانی سے ہو جائیگا اور جو نماز ہی میں فتور نکلا تو بسبب اس غلطی اور اعمال کا کیا تمکنا اس لیے مومن کو چاہیے کہ نہ رکا بہت خیال کہے وقت پر پڑ ہے ناغہ نہ کرے پھر فقر کا اطمینان سے دل لگا کر پڑھے اور حتی المقدور نماز سے پہلو اون کا سوئے خارج ہو جائے جو دل لگے میں غفل ڈالتے ہیں جیسے کہا اپنا پیشاب بچنا وغیرہ آخرت میں جو نماز کے فوائد ہیں وہ تو حدیثوں سے معلوم ہوتے ہیں پر دنیا میں بھی نماز سے بڑے فائدہ ہیں۔ ایک شخص کہ انسان کو بچپن سے پابندی اوقات کی عادت ہوتی ہے جو بڑی اعلیٰ اور مفید صفت ہے دوسری یہ کہ نماز کے خیال سے انسان طہارت اور صفائی اور پاکیزگی کا بندوبست کہتا ہے جو حفظ صحت کے لیے نہایت ضرور ہے تیسری یہ کہ نماز میں جمعیہ تمام اور رکوع اور سجود اور تہجد کرتا ہے یہ سب کات میں جنہ بدن کے جوڑوں میں طاقت آتی ہے اور سکون سے جو کمالی اور کست پیدا ہوتی ہے اس کو رفع کرنے میں چوتھی یہ کہ نماز سے شکرگزاری اور اعلان کی عادت پڑتی ہے جو شخص خداوند کریم کی نعمتوں کا شکر نہ کرے گا اور لوگوں کے انسان کو بے شکا یا نیچر یہ کہ نماز رکعتی ہے بہت کم ہوں سے اگر آدمی کے خیال میں آجاتا ہے کہ شامت نفس سے کوئی گناہ کرے یہی سبب نماز کا وہبان ہوتا ہے کہ نماز ناغہ ہو جائیگی تو وہ گناہ چھوڑ دینا ہے چھٹی یہ کہ نماز باعث ہے تعقیق قلب اور ازدیاد قوت توجہ کا اس لیے کہ جب تک کوئی شخص اس امر کی عادت نہ کرے یہ قوت اس کو حاصل نہیں ہوتی اور سب نکت قوت حاصل نہیں ہوتی اور وقت تک فکر سلبر نہیں ہو سکتی۔ وائے علم

**باب** بَدَاؤُ الْاَذَانِ اِذَا كَانَ كَيْفُونَ كَرَشْرُوعِ هُوَ اَمْسَانِ كَابِ اَن عَزَّوَجَلَّ



















اور قاصدین میں شافعی اور احمد اور جہور علماء کے نزدیک کم کر کے وقت اور کس سے سر اوٹھا تو وقت  
 یہی مانو جن کا اٹھنا مستحب اور امام مالک سے بھی بایک نیت یہی ہے اور شافعی کا یہ قول ہی ہے کہ  
 پہا پشہار چکر کٹر سہوا و سوقت یہی دو وزن ہاتھ اوٹھا دے اور یہی ٹہیک ہی کہیہ لگہ بخاری نے عبد اللہ  
 بن عمرو سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تھے اور ابو سعید سادی سے بھی باسانید  
 صحیح سن کر ابو داؤد اور ترمذی نے نقل کیا یہی ثابت ہے اور ابو بکر بن منذر اور ابو علی طبری اور بعض اہل  
 حدیث کہ نزدیک وزن مجدوں کیے عین یہی ہاتھ اوٹھانا مستحب ہے اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کے نزدیک  
 سو تیرہ تھمیر کے وقت اور قاصدین میں ہاتھ نہ اٹھا دے اور مالک سے بھی منقول روایت یہی ہے کہ عین ہاتھ  
 کا اوٹھانا کسی وقت اس میں جب انہیں چاہے بالجماع اور داؤد ظاہری سے اسکا وجوب منقول ہے کہ تھمیر  
 کے وقت اور امام بخاری نے اس میں سیار کا بھی قول ہے اب جہور علماء کا یہ قول ہے کہ ہاتھ دن کو نہ اٹھا دے  
 تک و نہا و واسطہ کہ انھیں دن کے کنارے کا تو کچھ اونٹنک پر پہنچیں اور انھوں نے کا وزن کی تو کہ اس وقت  
 کا ہاتھ روایت میں صحیح ہے پہلی ہے اور دوسری روایت میں تھمیر کے بعد اور تیسری روایت میں تھمیر  
 کے ساتھ ہے **عن** **ابن عباس** **رضی اللہ عنہما** **قَالَ** **كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ دَعَا**  
**يَدَيْهِ حَتَّى يَمْسُكَ نَاحِيَةَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَدْفَعُ عَنْهُمَا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ فَيَضَعُ يَدَيْهِ عَلَى خَدَيْهِ**  
**وَيَضَعُ يَدَيْهِ عَلَى خَدَيْهِ ثُمَّ يَدْفَعُ عَنْهُمَا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ فَيَضَعُ يَدَيْهِ عَلَى خَدَيْهِ**  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو دو وزن ہاتھ اوٹھا تو نہ اٹھا دے  
 تک ہر تھمیر کہتے ہر جب رکوع کا اہر ادا کرنے تو ایسا ہی کرتے ہر جب رکوع کو سر اٹھانے  
 تو ایسا ہی کرتے تو سب سے پہلے ہاتھ اوٹھانے سے پہلے ہاتھ نہ اٹھا دے **عن** **ابن عباس** **رضی اللہ عنہما**  
**قَالَ** **كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ دَعَا**  
**يَدَيْهِ حَتَّى يَمْسُكَ نَاحِيَةَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَدْفَعُ عَنْهُمَا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ فَيَضَعُ يَدَيْهِ عَلَى خَدَيْهِ**  
 یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو دو وزن ہاتھ اوٹھا دے تو نہ اٹھا دے ہونے تک تھمیر  
**عن** **ابن عباس** **رضی اللہ عنہما** **قَالَ** **كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ دَعَا**  
**يَدَيْهِ حَتَّى يَمْسُكَ نَاحِيَةَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَدْفَعُ عَنْهُمَا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ فَيَضَعُ يَدَيْهِ عَلَى خَدَيْهِ**  
 ہاتھ نہ اٹھا دے تو نہ اٹھا دے ہونے تک تھمیر کہتے ہر جب رکوع کا اہر ادا کرنے تو ایسا ہی کرتے تو سب سے پہلے ہاتھ اوٹھانے سے پہلے ہاتھ نہ اٹھا دے











خلیفہ سیدو بنی ہاشم رضی اللہ عنہما کائنات کے مہم جو اور سربراہ سے عداوت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا جو شخص نماز میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ناقص ہے میں بار بار یاد دلایا ابوبرہہؓ کو کہا گیا کہ  
 ہم امام کے پیچھے ہونے میں ادھر تک پہنچا کہ چپکے چپکے کھینک دینے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کتاب  
 فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا نماز بگئی ہو اگر وہ کسی تکبیر کے بعد میں آدھوں آدھوں سر بندہ جملہ گئے اس کو  
 ملے گا جہنم ہے کہ کتاب الحمد للہ رب العالمین فی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے کے لئے مجھے صراحتاً واجب کہتا ہوں  
 الرحیم اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے کے تعریف کی میری اور جہنم ہے کہ کتاب اما یم الدین تو اللہ تعالیٰ کا فرما ہے  
 خوبی بیان کی بندو نے میری اللہ کہی یوں کہا کہ سپرد کر دے بتائے یہ کلام مجھ کو بہترین کہتا ہے ایک فید  
 دایک نفعین تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے اور بندے کے پیچ میں ہے اور میرے بندے کو جملہ گئے وہ لگا بہترین  
 کہتا ہے ابنا الصراط المستقیم صراط اللہ العین نعمت علیہم فیہم المغضوب علیہم وانا الضالین تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے  
 بندے کو کیے ہے اور جو وہ ملے اس کو ملے گا سفیان نے کہا جبر اوی ہے اس حدیث کا کہ علان بن عبد الرحمن  
 بیار تھا ابجو بہترین میں اون کے پاس گیا اور یہ حدیث میں ہے انکے چوبی **ف** خودی نے کہا نماز  
 سے مراد اس حدیث میں سورہ فاتحہ ہے کیونکہ وہ ابنا خیر ہے نماز کا جس کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی اور یہ دلیل  
 ہے اس کو واجب ہوتی اور شہرت پر اس سے کہ آدمی میں اس کی تعریف ہو اوی میں دعا جو بہترین بندہ  
 فائدہ ہے اور جن لوگوں نے سورہ فاتحہ میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کو داخل نہیں کیا ہے وہ اسی حدیث سے دلیل  
 میں اس لیے کہ اگر بسم اللہ اس حدیث میں داخل ہوتی تو آپؐ کو بھی بیان کرتے لیکن جو لوگ داخل جاتے ہیں  
 وہ جبرائیلؑ پر میں کہان ان آیتوں کا بیان کرنا مقصود تھا جو سورہ فاتحہ سے خاص ہیں اور سورہ فاتحہ نہیں  
 سورہ سے انتہی مختص **اسکن** اے خداوندی کہ تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجے  
 صلواتک لعلہ یقرآ فیہا القرآن فیرسل حدیث سفیان روایت ہے ما قال اللہ عز وجل فسمعت  
 العنکلوہ یبکی ویکبر عنیدی فضنکیر فسمعت اوزیض فسمعت اعدی ثم رحمہ وی جاد پر گزرا  
 میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نماز بگئی ہے اور میں اور شہد میں تو آدمی میری ہے  
 اور اوی میرے بندے کے ہے **سکر** اے خداوندی کہ تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجے  
 صلواتک لعلہ یقرآ فیہا القرآن فیرسل حدیث سفیان روایت ہے ما قال اللہ عز وجل فسمعت  
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ناقص ہے میں بار بار

نہائی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ









سویکے پردہ گارنے اور سپردی جلی ہے وہ کیا ہے ایک غزل ہے سپر فیا سیکے دن میری سیکے لوگ بانی بیٹھے  
کو تو این گے اوس کے برتن آسمان کے ماروں کے برابر ہیں ایک سجدہ کو مان سوز کا لیں گے میں کہوں گا ایسے رگاریہ تو  
میری است میں کی ہے ارشاد ہو گا تم نہیں جانتے جو انہوں نے نئے کام کیے تہا ہر بعد ابن حجر کی روایت میں  
اتنا زیادہ ہے کہ آپ ہم لوگوں میں سجدہ میں بیٹھے تھے **ف** اس حدیث کے یہاں پر لائے سو ہی غرض ہے  
کہ سہمہ الرحمٰن الرحیم انا اعطینا کی سورت میں داخل ہے اسے یہ سورت میں اس حدیث سے یہی نکلتا  
ہے کہ سجدہ میں سونا درست ہے اور اپنے ساتھ ہیں کے سامنے سونا درست ہے اور تابع کو آقا سے منہ کی سبب  
پوچھا درست ہے (نودی) **عَنْ** النَّبِيِّ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَخْبَرَنَا عَنْ يَحْيَى بْنِ حَسْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَوْضٌ وَكَرْبَةٌ كُنَّا نَتَوَضَّعُ فِيهِمْ وَكَرْبَةٌ كُنَّا نَتَوَضَّعُ فِيهِمْ وَكَرْبَةٌ كُنَّا نَتَوَضَّعُ فِيهِمْ وَكَرْبَةٌ كُنَّا نَتَوَضَّعُ فِيهِمْ  
برابر ہیں بلکہ اتنا ہی کوثر ایک نہر ہے دین کا وعدہ کیا ہے جہک سیر کرنے جنت میں سہر ایک حوض ہے باقی قطع ید کا  
عَلَى الْيَدَيْنِ كَيْفَ كُنَّا نَتَوَضَّعُ فِيهِمْ وَكَرْبَةٌ كُنَّا نَتَوَضَّعُ فِيهِمْ وَكَرْبَةٌ كُنَّا نَتَوَضَّعُ فِيهِمْ وَكَرْبَةٌ كُنَّا نَتَوَضَّعُ فِيهِمْ  
اُتْبَهَ بِبَابِهَا سَبْعُونَ نَجْوَ اور ان کے اوپر اور کہنا تہوں کا زمین پر جو مذہب کے برابر **عَنْ** دَاوُدَ بْنِ جَحْشٍ أَنَّ دَاوُدَ  
الْبَنِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَمَا رُفِعَ يَدَا مُحَمَّدٍ وَصَفَ هُمَا مِثْلًا  
أَذْنِيهِ كُنَّا نَتَوَضَّعُ فِيهِمْ وَكَرْبَةٌ كُنَّا نَتَوَضَّعُ فِيهِمْ وَكَرْبَةٌ كُنَّا نَتَوَضَّعُ فِيهِمْ وَكَرْبَةٌ كُنَّا نَتَوَضَّعُ فِيهِمْ  
مِنَ التَّوْبَةِ فَدَفَعَ هُمَا لَمْ يَكُنْ يَرَى كَمَا كُنَّا نَتَوَضَّعُ فِيهِمْ وَكَرْبَةٌ كُنَّا نَتَوَضَّعُ فِيهِمْ وَكَرْبَةٌ كُنَّا نَتَوَضَّعُ فِيهِمْ  
سجداً سجداً يَلِكُوكَ تَرْجُمُهُ دَاوُدُ بْنُ جَحْشٍ وَكَرْبَةٌ كُنَّا نَتَوَضَّعُ فِيهِمْ وَكَرْبَةٌ كُنَّا نَتَوَضَّعُ فِيهِمْ وَكَرْبَةٌ كُنَّا نَتَوَضَّعُ فِيهِمْ  
آپ اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے نماز شروع کرتے وقت اور تکبیر کہی تمام نے جو سوا ہی ہے احمدی کے ہاتھوں  
کو کانوں کے آگے کر تھلا یا ہر کپڑا اوڑھ لیا اور دامن ہاتھ بائیں ہاتھ پر لہا جب تک کہ مرنے کو تو ہاتھوں کو پکڑ  
سے بائیں کمالا پر کھڑا ہوا تکبیر کہی اور رکوع کیا جب سجدہ اُٹھیں مجھ کو کہا تو پھر دونوں ہاتھوں کو اٹھایا  
جب سجدہ کیا تو بائیں دونوں ہاتھ بیلیوں کے بیچ میں کیا **ف** یعنی دونوں ہاتھوں کے بیچ میں (نودی)  
نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ نماز شروع کرتے وقت دونوں ہاتھوں کو اٹھا دو یہی طرح رکوع کی وقت  
اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اور سجدہ کی وقت ہاتھوں کو اٹھا کر ہر منہ ہاتھوں کے برابر اور دامن ہاتھ بائیں ہاتھ  
پر باندھتے تکبیر خیر کے بعد لیکن ہمارے نزدیک چپائی کے نیچے اور ناک کے اوپر ہاتھ باندھنا اور جہر علماء کا یہی











(یعنی یہ روایت صحیح ہے جس میں سیما بن یزید نقل کیا کہ امام حسن مجتبیٰ رت کرے تو تم چپ ہو) ابو بکر نے کہا ابو ہریرہ کی حدیث  
 کی سی امام مسلم نے کہا وہ صحیح ہے نیز وہی حدیث حسین بن واقدی نقل فرماتا ہے نیز ابیہام قرارت کرے تو تم چپ  
 ابو بکر نے کہا پھر تم نے اس حدیث کو بیان کیوں نہیں داخل کیا امام مسلم نے کہا یہ کیا ضروری کہ جو صحیح ہو سیر نزدیک  
 صحیح ہو اور اس کو میں اس کتاب میں غریب کہے مگر اس کتاب میں میں نے وہ حدیثیں کہیں ہیں جن کی صحت پر اس کا اتفاق  
 ہے **ف** نیز میں نے کہا بعض روایں امام مسلم کے اس قول پر اعتراض کیا ہے کہ اس کتاب میں بہت سی حدیثیں ایسی  
 ہیں جن کی صحت پر علماء کا اتفاق نہیں ہے اس کا جواب یہ کہ امام مسلم کے نزدیک اس کی صحت پر اتفاق ہو گا اور یہ لازم نہیں  
 کہ امام مسلم اسباب میں دوسروں کی تقلید کریں جنہوں نے اختلاف نقل کیا ہو لیکن یہ یاد دہانی واقدی نقل فرماتا ہے  
 کی اس کی صحت میں علماء کا اختلاف ہو ہیقی سے منکر ہیں ابو داؤد و نسائی نقل کیا کہ یہ یاد دہانی محفوظ نہیں ہے ایسا  
 ہی روایت کیا ہے بن حزم اور ابو حاتم رازی اور دارقطنی اور حافظ ابوعلی بنیسا پوری جو شیخ بن عاکم ابو عبد  
 کے ہیقی نے کہا ابو داؤد حافظ نے کہا یہ غلط ہے سیما بن یزید نے اس کو نقل کرنے میں غلط کیا تمام فتاویٰ کو  
 جواب کا اور ان صاحب فہم کا اتفاق اس نے یاد دہانی کے ضعیف ہونے پر امام مسلم کی تصحیح زیادہ مقدم ہے اور خود امام مسلم  
 ہی اس کو اپنی تصحیح میں نظر نہیں کیا اس سے **عَنْ** فَتَاكَ وَهَذَا لَا يَسْتَأْذِنُ قَالَ فِي الْحَدِيثِ كَوْنِ  
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَصَّ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللَّهُ لَكُمْ نَحْمَدُكُمْ **ترجمہ** تھو دوسرے  
 روایت ہی ایسی ہی ہے اس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی پیغمبر کی زبان پر یہ فرمادیا سننا ہے اس جو کوئی اس کی  
 تعریف کرے **بَابُ** الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ التَّهْنِئَةِ تَشْدِيدُ بَعْدَ حَضْرَةِ صَلَاةِ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرُؤُوسِهِ **عَنْ** الْأَسْعَدِيِّ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ  
 فِي مَجْلِسٍ سَعْدِيٌّ فَقَالَ لَمْ يَفِيضْ بَرُّ سَعْدِيٍّ مَرْنَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تَصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 فَكَيْفَ تَصَلِّيَ عَلَيْكَ قَالَ فَتَكَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مَنَسْنَا أَنْتُمْ كَيْفَ تَعْرِفُونَ قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى  
 إِبْرَاهِيمَ وَكَوْنِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَكَرْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ  
 حَكِيمٌ مُبْتَدِئٌ وَالسَّلَامُ كَمَا أَقْدَمْتَ عَلَيْهِمْ **ترجمہ** ابو سعید انصاری ہر روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سب بن عبادہ کی مجلس میں تشریف فرما تھے آپ سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 نے ہر کوئی کہ آپ پر درود بھیجنا کہ تو کوئی نہ درود بھیجیں آپ پر یہ سن کر آپ چپ رہے بالکل چپ رہے ہم نے کہا گا

باب الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم  
 بعد التهنئة تشديد بعد حضرة صلاة  
 عليه وسلم برؤوسه عن الأسعدي قال

علی آل

بشیر نے آپؐ کے نہ پوچھا ہوتا تو بہتر تر تھا پیر آپؐ فرمایا تم یوں کہو اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کی صلیت علی آل  
 ابراہیم ہم بابرک علی محمد وعلی آل محمد کا بکرت علی آل ابراہیم نے اہل بیت علیہم السلام تو مگر معلوم  
**ف** علی اختلاف کیا ہے کہ اخیر تشدد کے بعد پڑھنا واجب یا نہیں یا بیحدہ اور مالک جمہور علماء کہ نزدیک  
 درود پڑھنا سنت ہے اگر کوئی نہ پڑھے تب بھی نماز ہو جاوے گی اور شافعی اور احمد کے نزدیک واجب اگر کوئی نہ پڑھے  
 تو اس کی نماز درست ہوگی در حضرت عمر اور عبد اللہ بن عمرؓ کی ایسا ہی منقول ہے اور شعبی کا بھی یہی قول ہے اور جابر  
 لوگوں نے کہا کہ شافعی نے اس مسئلہ میں اجماع کا خلاف کیا انہوں نے غلطی کی کہ یہ شعبی کا بھی قول یہی  
 یہ بھی نے اور اس کی ایسا ہی روایت کیا (نودی مختصراً) **عن** ابن ابی لیلی قال قال لعنہ وکتابہ بن جبر  
 فقال الا اھدی لک ہدیۃً تخرج علیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا تدرہ ذلک  
 لیکہ لیس علیک کفیف نصی علیک قال فلو اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد دنا  
 صلیت علی آل ابراہیم انک حمید مجید اللہم بارک علی محمد وعلی آل محمد گنا  
 بارکت علی آل ابراہیم انک حمید مجید ترجمہ ابن ابی سلو سے روایت ہے کہ اب بن عمرؓ نے انہوں  
 نے کہا میں تم کو ایک ہدیہ دوں ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے ہم نے کہا سلام کرنا آپؐ پر تو ہم  
 کو معلوم ہے (یعنی تشدد میں السلام ملے گا کیا ایسی رحمتہ اللہ علیہ کا کہ لیکن درود کیوں کر پڑھیں آپؐ نے  
 فرمایا یوں کہو اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کی صلیت علی آل ابراہیم انک حمید مجید اللہم بارک علی محمد وعلی آل  
 محمد کا بکرت علی آل ابراہیم انک حمید مجید **عن** الحاکم بیہد الا سننک و مشکوٰۃ و کس فی حدیث  
 بسعیر الا اھدی لک ہدیۃً تخرج علیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری روایت ایسی ہی ہے اس میں یہ نہیں ہے میں ملتا  
 ہدیہ دوں **عن** الحاکم بیہد الا سننک و مشکوٰۃ و غیرہ انک قال وبارک علی محمد وعلی آل محمد وکفیل اللہم  
 ترجمہ وہی جواد پرگز اس میں یوں ہے وبارک علی محمد وعلی آل محمد کا لفظ نہیں **عن** ابن حزم السنی  
 انھم قالوا یا رسول اللہ کیف نصی علیک قال فلو اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد  
 ذریتہ گنا صلیت علی آل ابراہیم وبارک علی محمد وعلی آل محمد وذریتہ گنا بارکت  
 علی آل ابراہیم انک حمید مجید **ترجمہ** ابوجحید ساعدی سے روایت ہے صحابہ نے عرض کیا  
 یا رسول اللہ ہم آپؐ پر درود کیونکر پڑھیں آپؐ فرمایا کہو اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد وذریتہ گنا صلیت علی  
 آل ابراہیم وبارک علی محمد وعلی آل محمد وذریتہ گنا بارکت علی آل ابراہیم انک حمید مجید **عن** ابی ہریرۃ

وذریتہ گنا  
 بارکت علی آل ابراہیم  
 انک حمید مجید

اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدًا صَلَّيْتُ عَلَيْكَ عَشْرًا تَرْجُمُهُ الْبُورَةُ  
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مجھ پر ایک مرتبہ دعا پڑھے اسے دس بار پتھر سے  
 نروزی ہے کہتا قاضی عیاض نے کہا ہر دیر کے دس بار اپنی رحمت اور سپر آواز کا یا دس گنا ثواب کی جگہ جیلیت  
 ہے جو کوئی بھی کرے اس کو دس گنا ثواب ہے **بَابُ الشَّمِيعِ وَالْحَمِيدِ وَالْقَامِلِينَ مَعَ الْمَدِينِ**  
 اور بناو لکھتا تھا اور امین کہنے کا بیان **عَنْ** ابی ہریرۃ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ اِذَا قَالَ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ لَمْ يَحْمَدْهُ فَقُولُوا اَللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّهُ مِنْ ذُنُوبِ  
 قَوْلِهِ قَوْلٌ اَمَّا لَكَ عَفْوٌ كَمَا تَقُولُ كَمَا تَقُولُ كَمَا تَقُولُ كَمَا تَقُولُ كَمَا تَقُولُ كَمَا تَقُولُ كَمَا تَقُولُ  
 سلم نے فرمایا جب نام مع المدین حمد کہے تو تم اللہ ربنا لک الحمد کہو جبکہ کہنا فرشتوں کہنے کے برابر اور  
 اسی وقت یا ان کی طرح حضور اور فرشتوں سے ہو گا اس کو اگلے گناہ سے بخش دینے کے **عَنْ** ابی ہریرۃ  
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حَدِيثٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
 اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ اَمَامَهُ اَمَامَهُ اَمَامَهُ اَمَامَهُ اَمَامَهُ اَمَامَهُ اَمَامَهُ اَمَامَهُ  
 اَمَامَهُ اَمَامَهُ اَمَامَهُ اَمَامَهُ اَمَامَهُ اَمَامَهُ اَمَامَهُ اَمَامَهُ اَمَامَهُ اَمَامَهُ اَمَامَهُ اَمَامَهُ اَمَامَهُ اَمَامَهُ اَمَامَهُ  
 و سلم یقول امین ترحمہ البورہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نام امین کہے  
 تو تم ہی امین کہو جس کی امین فرشتوں کے امین کے برابر ہو جاو گی اس کو اگلے گناہ سے بخش دینے کے  
 ابن شہاب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امین کہتے تھے (فلا الضالین کے بعد) **ف** نروزی نے  
 کہا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ امام اور قس کے رد و لون کو سورہ فاتحہ کے بعد امین کہنا مستحب ہے اس طرح  
 اس کو جو اکیلے نماز پڑھتا ہو اور مقتدی کی امین امام کے ساتھ ہی ہونا چاہیے نہ اوس سے پہلے نہ اوس کے بعد اس  
 لیے کہ دوسری روایت میں ہے جب نام ولا الضالین کہے تو تم امین کہو اور امام اور منفرد اور مقتدی سب امین  
 کر کہنا چاہیے اور ابو حنیفہ اور مالک نے نزدیک سے کہنا چاہیے **عَنْ** ابی ہریرۃ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حَدِيثٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَمَامَهُ اَمَامَهُ اَمَامَهُ اَمَامَهُ اَمَامَهُ اَمَامَهُ اَمَامَهُ  
 ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے بیان کیا ہی حدیث کو جو ابی ہریری امین ابن شہاب کی روایت  
 ہے **عَنْ** ابی ہریرۃ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ لَمْ يَحْمَدْهُ فَقُولُوا اَللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّهُ مِنْ ذُنُوبِ  
 اَمَامَهُ a

ابن شہاب



کر گیا تو گنگا نہ گناہ کا باعث ہوگی اسے بطرح اگر امام سے پہلے سلام پہنچے تو نماز باطل ہو جاوے گی اور جو شخص  
 پہلے نہ گنگا نہ گناہ کا باعث ہوگا اور جو اپنے فرمانے یا عوام بنیہ کے نماز پڑھے تم بھی بڑے کرپڑ ہو اس میں علماء کا اختلاف ہو نام  
 افراعی اور احمد بن حنبل کے نزدیک اس حدیث کو موجب عمل ضروری اور امام مالک کے نزدیک نہ شخص کثیر اہل ہوا اور  
 کسی نماز میں کثیر پڑھنے والے کو بچے درست نہیں ہے خواہ کثیر ہو کر پڑھے یا بیشمار پڑھے اور ابوحنیفہ اور  
 شافعی اور جہولہ کے نزدیک نہ درست ہو لیکن مقتدی کو چاہیے کہ کثیر ہو کر پڑھے اور انکی دلیل یہ ہے کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض موت میں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ابو بکر اور سب لوگوں نے اس کے پیچھے کثیر ہی  
 ہو کر پڑھی اگرچہ بعض علماء نے یہ خیال کیا ہے کہ اس نماز میں ابو بکر امام تھے مگر صحیح یہ ہے کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم امام تھے اور پیروی کرنے سے بھی مقصود ہے کہ مقتدی خاص ہی رکعت کے ادا کرنے میں  
 امام کی تابعداری کرے یہ ضرور نہیں کہ سب باتون میں مقتدی امام کے شریک ہو ہی وسط فرض نفل ہونے  
 والے کے پیچھے اور ظہر عصر پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے اور عصر ظہر پڑھنے والے کے پیچھے اور مالک اور  
 ابوحنیفہ کے نزدیک سب نہیں اور ہماری دلیل یہ ہے کہ حضرت نے خوف کی نماز دو بار پڑھی تو دوسری  
 بار کی نماز اس کے لیے نفل تھی اور مقتدیوں کے لیے فرض ہے بطرح عاذ غث کی نماز حضرت کو ساتھ پڑھ  
 کر یہی قوم کے لوگوں کی امامت کرتے تو معاذ کی نماز نفل ہوتی اور ان قوم کی فرض تھی (نویں فقرہ)  
**عَنْ اَبِي بَرٍّ مَالِكِ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ خُجَّاشٍ نَّصَلُوا**  
**لَنَا قَاعًا فَذَكَرَ عَنَّا تَرْجَمَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرًا**  
 کہے تو آپ نماز پڑھائی میں کہ یہ بیان کیا اسے بطرح جبر اور گزرا **عَنْ اَبِي بَرٍّ مَالِكِ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ**  
**صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ خُجَّاشٍ نَّصَلُوا لَنَا قَاعًا فَذَكَرَ عَنَّا تَرْجَمَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرًا**  
**فَصَلَّوْا فَيَا مَرْجَمَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرًا**  
 بدن چل گیا یہ بیان کیا اسے بطرح جبر اور گزرا اس روایت میں تنازعہ کو کسب امام کہہ رہے ہو کر نماز پڑھی تو  
 تم بھی کہہ رہے ہو کر پڑھو **عَنْ اَبِي بَرٍّ مَالِكِ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ خُجَّاشٍ نَّصَلُوا**  
**لَنَا قَاعًا فَذَكَرَ عَنَّا تَرْجَمَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرًا**  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہو کہ ہوا ہوئے اور گر پڑے تو انکی دہنی جانب بن چل گیا یہ اسی طرح بیان  
 کہ چپے اور گنگا اس میں یہ کہ کسب امام کہہ رہے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کہہ رہے ہو کر پڑھو **عَنْ اَبِي بَرٍّ مَالِكِ**

نفل ہونے سے امامت کی ہے

النبی ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم سقط من سبب فحش ففقه الا لیس و ساق الحذی  
 و لیس فی زیادہ یوش و مالیت ترجمہ دسی جو اوپر گزرا **عن** عائشہ قال لما شکی رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم قد حل علیہ ناس من اصحابہ فعدو دوت فصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم جالساً صلی علیہ وسلم فقاما فاشرا الیکھما ان اجلسوا فکما انصرفت قال انما جعل لکم  
 لیوتقہ بہ فاذا اذکم فادعوا و اذ انفع فادعوا و اذ اصل جالساً فصلوا اجلسوا ترجمہ ہم اہم المؤمنین  
 عائشہ روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے تہ آپ دیکھتے کہ کچھ صحابہ آئے آپ بیٹھے بیٹھے نماز پڑھی  
 لوگ آپ پیچھے کھڑے ہوئے آپ اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ گئے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا امام اس لیے  
 ہے کہ او کی پیروی کرو جب یہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب سر اٹھاوے تم بھی سر اٹھاؤ اور جب بیٹھ کر پڑھے  
 تم بھی بیٹھ کر پڑھو **عن** نووی نے کہا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ عقل کاملی اشارہ نماز کو ناس نہایت  
**عن** حشام بن عمر روفی عن لاسناد حو کہ ترجمہ دوسری روایت یہی حضرت عائشہ سے یہی  
 ہے جبر اوپر گزری **عن** جابر انہ قال انہ کس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلیا و رکعاً و دھو  
 قاعداً فابو بکر یسمع الناس ینکبداً قال قلت لکیا انرا فانیما ما فاشرا الیکما فقعدنا فصلینا  
 یصلونہ فعدوا فکما سلم قال انک دلتہ انما یفعلون ففعل فایس فی الزوم یفعلون علی  
 ملوکھم و دھو فعدوا فلا یفعلوا انتمو یا تمہ کما ان صلوا فانیما فصلوا فکما فان صلوا فعدا  
 فصلوا فعدوا ترجمہ جابر روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے تو سنے آپ پیچھے نماز پڑھی اور آپ  
 بیٹھے تھے اور ابو بکر لوگوں کو اندر لے کر آواز دیتے تھے ایک بار آپ نے حکم دیا کہ لو کھڑے ہوئے پایا آپ  
 اشارہ کیا بیٹھ جاؤ تو ہم ٹھیک گئے ہم نے آپ ساتھ بیٹھے بیٹھے نماز پڑھی جب آپ سے سلام پڑھا تو فرمایا تم  
 اس وقت کا کہ تم نے دانت تھے جو فارس اور روم کے لوگ بنو مادیانوں کے سامنے کرتے ہیں نیز وہ کھڑے نہیں  
 اور بادشاہ بیٹھے ہوئے ایسا کرتے کہ ملکہ اپنے مامون کی پیروی کر دے اگر امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو ہم بھی کھڑے  
 ہو کر پڑھتے موجودہ بیٹھ کر پڑھے تم بھی بیٹھ کر پڑھو **عن** جابر قال صل بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم و ابو بکر خلفا فاذاک سار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما ابو بکر یسمعنا  
 ثم ذکر بخو حدیث الیکھما ترجمہ جابر روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور ابو بکر  
 آپ پیچھے جاب پکیر کھتے تو ابو بکر کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر گزرا **عن**

فصل

فصل

فصل

فصل













بُيِّنَ

قَالَتُمْ فَقَامَ

وَقَالَتُمْ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ لَا تَذُوقُ صَوَابَ مُوسَى مُرَّ الْبَاكِ مِلْصِلَ الْبَاكِ مَا لَكَ  
 قَامَسَ وَأَبَاكَ لَمْ يَصِلَ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَلَمَّا كَمَلُوا الصَّلَاةَ وَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ  
 قَسَمِهِ خُفَّةً فَقَامَ بِحَدَايِ بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَبَيْنَ رَجُلَيْنِ عَطْفَانِ فِي الْأَرْجُلَيْنِ قَالَتْ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ  
 سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ حَشَهُ نَهَبَ يَبْكُحُ فَأَرْوَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بَيْنَ  
 مُحَمَّدٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَلَسَ عَزَّيْكَارَ ابْنُ بَكْرٍ قَالَتْ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِلُ إِلَى النَّاسِ جَالِسًا وَأَبُو بَكْرٍ قَائِمًا قَالَتْ لَمَّا قَفْتُ دُونَ ابْنِ بَكْرٍ بِصَلَاةِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَبَقِيَ دُونَ النَّاسِ بِصَلَاةِ ابْنِ بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَرْجُمُهُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِرَأْسِهَا  
 حَبَّ سَوَالٍ مِمَّنْ لَمْ يَسَلْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيهِمْ هُوَ تَوَلَّى أَلْأَبْكَو بَدَانِي كَيْ لَا يَكْبُرُوا سَلَّمَ ابْنُ بَكْرٍ فَرَمَا بِأَبُو بَكْرٍ كَبُودَهُ  
 بَرْدًا وَدِينِ مِثْلِ سَمْعٍ كَيْ لَا يَسْمَعَ لَمْ يَسْمَعْ لَمْ يَكْبُرْ كَادِلْ زَمَّ بَرْدًا أَعْبَاتُ وَهَاجِبُ بَكْرٍ كَبُودَهُ وَهَاجِبُ  
 تَوَلَّى كَوْنُ كَوْنِ رَسْمٍ نَسْمَكِي (بَيْنَهُ رَدَا أَبَا دِيكَا أَمْرَ قَرَأَنَ بَرْدًا وَشَوَارَهُو كَا) أَلَا أَرَأَيْتُمْ كَوْنُ كَوْنِ نَارِ  
 بَرْدًا نَارِيكَ نُونًا سَبَّ ابْنُ بَكْرٍ فَرَمَا بِأَبُو بَكْرٍ كَبُودَهُ نَارِيكَ نُونًا سَبَّ ابْنُ بَكْرٍ فَرَمَا بِأَبُو بَكْرٍ كَبُودَهُ  
 سَعَى عَمَلُ كَوْنُ كَوْنِ زَمَّ دَلَّ دَمِي مِثْلِ وَهَاجِبُ بَكْرٍ كَبُودَهُ نَارِيكَ نُونًا سَبَّ ابْنُ بَكْرٍ فَرَمَا بِأَبُو بَكْرٍ كَبُودَهُ  
 نَارِيكَ نُونًا سَبَّ ابْنُ بَكْرٍ فَرَمَا بِأَبُو بَكْرٍ كَبُودَهُ نَارِيكَ نُونًا سَبَّ ابْنُ بَكْرٍ فَرَمَا بِأَبُو بَكْرٍ كَبُودَهُ  
 أَخْرَجَ أَبُو بَكْرٍ كَوْنُ كَوْنِ كَبُودَهُ نَارِيكَ نُونًا سَبَّ ابْنُ بَكْرٍ فَرَمَا بِأَبُو بَكْرٍ كَبُودَهُ  
 بَحَارُ كَبُودَهُ نَارِيكَ نُونًا سَبَّ ابْنُ بَكْرٍ فَرَمَا بِأَبُو بَكْرٍ كَبُودَهُ نَارِيكَ نُونًا سَبَّ ابْنُ بَكْرٍ فَرَمَا بِأَبُو بَكْرٍ كَبُودَهُ  
 بِرُوَيْحِ نَارِيكَ نُونًا سَبَّ ابْنُ بَكْرٍ فَرَمَا بِأَبُو بَكْرٍ كَبُودَهُ نَارِيكَ نُونًا سَبَّ ابْنُ بَكْرٍ فَرَمَا بِأَبُو بَكْرٍ كَبُودَهُ  
 أَبْكَو بَكْرٍ كَبُودَهُ نَارِيكَ نُونًا سَبَّ ابْنُ بَكْرٍ فَرَمَا بِأَبُو بَكْرٍ كَبُودَهُ نَارِيكَ نُونًا سَبَّ ابْنُ بَكْرٍ فَرَمَا بِأَبُو بَكْرٍ كَبُودَهُ  
 أَبُو بَكْرٍ كَبُودَهُ نَارِيكَ نُونًا سَبَّ ابْنُ بَكْرٍ فَرَمَا بِأَبُو بَكْرٍ كَبُودَهُ نَارِيكَ نُونًا سَبَّ ابْنُ بَكْرٍ فَرَمَا بِأَبُو بَكْرٍ كَبُودَهُ  
 عَوْدًا وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ حَتَّى الْذِي تَوَلَّى وَفِي  
 حَدِيثٍ آخَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ حَتَّى الْذِي تَوَلَّى وَفِي  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ أَبُو بَكْرٍ لَمْ يَمْسُحْهُمُ الْقُلُوبُ فِي حَدِيثٍ عِلْمِي فَجَلَسَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَبُو بَكْرٍ الْجَنِبِ وَأَبُو بَكْرٍ لَمْ يَمْسُحْهُمُ النَّاسُ تَرْجُمُهُ دَمِي رَوَايَتُ  
 كَوْنِ حَرَامٍ بِرَأْسِ ابْنِ بَكْرٍ كَبُودَهُ نَارِيكَ نُونًا سَبَّ ابْنُ بَكْرٍ فَرَمَا بِأَبُو بَكْرٍ كَبُودَهُ



اور ابو بکر اوشے پاؤں میں بیٹھے تھے صرف میں ٹھہر گیا تھا اور یہ بھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب باہر نکلتے ہیں  
 نماز کے واسطے اتھرتے ہیں آپ اشارہ کیا ہے ہاتھ پر کیا پڑی کر (شاہد پہلے آپ نے نکلنے کا قصد کیا ہو گا پھر  
 طاعت نہ پائی بعد اس کو آپ حج کے لئے اندھ ہو گئے اور بڑھ چڑھ لیا پھر اسی روز آپ کا انتقال ہوا **عَنْ** اَبِي  
 قَالِ اَبِي اَحْمَدَ كُفْرِيٍّ عَنْ اَبِي اَسْوَدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفْتُ السَّيِّئَاتِ يَوْمَ الْاَشْتَيْنِ بِعَيْنِي  
 الْقَمِيْشَةَ وَحَدَيْتُ صَلَاتِي الْاَكْبَرُ وَاشْبَعْتُ رَجْمِيْهِ اس روایت کا وہی جو اور پگندہ اس میں ہے کہ اس نے کہا انہیں  
 بار بار دیکھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہے روز تھا جب آپ پر وہ اٹھا یا تھا **عَنْ** اَبِي بَرْزَاءِ بْنِ  
 قَالِ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْاَشْتَيْنِ بَخَّعَ حَدِيْثِيْ جَمَاعَةً مِنْ اَسْبَاطِ بْنِ مَالِكٍ سَوْدِيٍّ رَوَايَتِ جَمَاعَةٍ مِنْ رِجَالِ  
**عَنْ** اَبِي اَحْمَدَ كُفْرِيٍّ عَنْ اَبِي اَسْوَدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفْتُ السَّيِّئَاتِ يَوْمَ الْاَشْتَيْنِ  
 اَبُو بَكْرٍ يَنْقُذُكُمْ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا بَكْرٍ قُمْ فَرَفَعَهُ فَاَوْفَعَهُ لَنَا وَجْهَهُ نَبِيُّ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ظَنَرْنَا مِنْظَرًا فَطُفَاكَ اَلَيْسَ مِنْ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 حُدَّتْ وَهَوَّكَ نَاوَحِيَّ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ اَلَا اِنِّيْ نَكِرًا يَنْقُذُكُمْ وَانْقَضَا كَيْفَ  
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَيْسَ اَبَا بَكْرٍ نَكِرًا يَنْقُذُكُمْ حَتَّى مَاتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **رَجْمِ**  
 اس بن مالک سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں روز تک باہر نہ نکلے اور نماز نہ پڑھے لی تو ابو بکر آگے بڑھے  
 راستہ کر لے ، ان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پر وہ اٹھا یا جب آپ کا چہرہ کھلے تو ہم کو ایسا پہل معلوم ہوا  
 کہ جیسی کہیں چہرہ ساری عمر میں ہم کو پہل معلوم نہیں ہوئی آپ اپنے ہاتھ پر اشارہ کیا ابو بکر آگے بڑھ گیا اور ہر دفعہ ال  
 لیا اس کو بعد وفات تک پھر نہیں دیکھا **عَنْ** اَبِي اَسْوَدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَاشْتَدَّ رَجْمِيْهِ فَقَالَ مَرُّوْا اَبَا بَكْرٍ فَلَمْ يَكُنْ اَبَا بَكْرٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ  
 رَمِيَتْ مِنْهُ رَمِيَّتُكُمْ مَقَامَكَ اَلَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يَّخْلُصَ يَا اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ لَوْ لَمْ يَكُنْ اَبَا بَكْرٍ لَمْ يَخْلُصْ اَبَا بَكْرٍ فَقَالَتْ  
 صَوَابٌ يُّوسُفُ قَالَ فَخَلَّصَ رَجْمَهُ ثُمَّ بَكَرَ حَتَّى رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجْمَهُ اَبُو بَكْرٍ  
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر ہوئے اور یہ باری آپ کی سخت ہو گئی آپ فرمایا ابو بکر کہ جو نماز پڑھنا دینا  
 حضرت عائشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ابو بکر کا دل بہت نرم ہے وہ جب آپ کی جگہ پر پہنچے ہوں گے تو نماز پڑھنا پڑھیں گے  
 آپ فرمایا ابو بکر کہ نماز پڑھنا دینا اور تم تو حضرت یوسف علیہ السلام کے سادہ البیان ہے ہاں ہوشی ہے  
 کہ ہاں ہوشی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہے ابو بکر نماز پڑھنا یا کیے۔ **بَابُ تَقْدِيْرِ**

بَابُ تَقْدِيْرِ

بَابُ تَقْدِيْرِ











مَا لَيْسَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْبِلُوا لِلَّهِ عَنِ السُّجُودِ قَوْلَ اللَّهِ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ  
مِنْ عَبْدِ رِي وَنَبِيَّاهُ قَالَ مِنْ عَبْدِ رِي إِذَا دَعَاكُمْ وَتَجِدُكُمْ تَرْجُمُهُ النَّاسُ بَنِي نَابِسَ رِي وَتَبَتِ  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا يَأْتِيهِ مِنْ رُكُوعٍ أَوْ رُكُوعٍ أَوْ رُكُوعٍ أَوْ رُكُوعٍ أَوْ رُكُوعٍ أَوْ رُكُوعٍ  
هِيَ مِنْ جِبْتِ رِي وَرُكُوعٍ أَوْ رُكُوعٍ أَوْ رُكُوعٍ أَوْ رُكُوعٍ أَوْ رُكُوعٍ أَوْ رُكُوعٍ أَوْ رُكُوعٍ أَوْ رُكُوعٍ  
الدُّعَاءُ وَالسُّجُودَ قَوْلَ اللَّهِ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ إِذَا دَعَاكُمْ وَتَجِدُكُمْ تَرْجُمُهُ النَّاسُ بَنِي نَابِسَ رِي وَتَبَتِ  
وَفِي حَدِيثٍ شَيْبٍ سَعِيدٍ إِذَا دَعَاكُمْ وَتَجِدُكُمْ تَرْجُمُهُ النَّاسُ بَنِي نَابِسَ رِي وَتَبَتِ  
سَلَّمَ فِي مَا يَأْتِيهِ مِنْ رُكُوعٍ أَوْ رُكُوعٍ أَوْ رُكُوعٍ أَوْ رُكُوعٍ أَوْ رُكُوعٍ أَوْ رُكُوعٍ أَوْ رُكُوعٍ  
كَرْتِ هِيَ **بَابُ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَاكُمْ وَتَجِدُكُمْ تَرْجُمُهُ النَّاسُ بَنِي نَابِسَ رِي وَتَبَتِ  
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَاكُمْ وَتَجِدُكُمْ تَرْجُمُهُ النَّاسُ بَنِي نَابِسَ رِي وَتَبَتِ  
أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ الْإِيمَانُ مُمْكِنٌ فَلَا تَسْتَعِزُّوهُ بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ  
وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْأَصْرَافِ وَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ قَوْلَهُمْ قَالُوا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بَيْنَ يَدَيْهِ  
لَوْ دَايَسْتُمْ مَا دَايَسْتُمْ لَهْفَكُمْ قَوْلَهُمْ قَالُوا لَكَيْتُمْ كَيْتُمْ قَالُوا وَمَا دَايَسْتُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالُوا  
الْجَنَّةُ وَالنَّارُ تَرْجُمُهُ النَّاسُ بَنِي نَابِسَ رِي وَتَبَتِ  
كَهْ مَا لَيْسَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَاكُمْ وَتَجِدُكُمْ تَرْجُمُهُ النَّاسُ بَنِي نَابِسَ رِي وَتَبَتِ  
هِيَ مِنْ جِبْتِ رِي وَرُكُوعٍ أَوْ رُكُوعٍ أَوْ رُكُوعٍ أَوْ رُكُوعٍ أَوْ رُكُوعٍ أَوْ رُكُوعٍ أَوْ رُكُوعٍ  
اَلْكَرْمِ وَهِيَ مِنْ جِبْتِ رِي وَرُكُوعٍ أَوْ رُكُوعٍ أَوْ رُكُوعٍ أَوْ رُكُوعٍ أَوْ رُكُوعٍ أَوْ رُكُوعٍ  
فَرَمَا يَمِينُ فِي جَنَّتِ أَوْ دَفَنُ كَوْزِي **ف** لَوْ دَايَسْتُمْ مَا دَايَسْتُمْ لَهْفَكُمْ قَوْلَهُمْ قَالُوا  
يَهْلُ سَلَامٌ نَبِيٍّ وَهَلْ بَدَأَ بِكَ أَمَامَ كَلِّهِ كَرَامَتِ هِيَ **عَنْ** النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَاكُمْ وَتَجِدُكُمْ تَرْجُمُهُ النَّاسُ بَنِي نَابِسَ رِي وَتَبَتِ  
تَرْجُمُهُ النَّاسُ بَنِي نَابِسَ رِي وَتَبَتِ  
بَرَقَ دَايَسْتُمْ قَبْلَ الْإِيمَانِ أَنْ يَجُودَ اللَّهُ دَايَسْتُمْ دَايَسْتُمْ  
سَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا يَأْتِيهِ مِنْ رُكُوعٍ أَوْ رُكُوعٍ أَوْ رُكُوعٍ أَوْ رُكُوعٍ أَوْ رُكُوعٍ  
**ف** بَابُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَاكُمْ وَتَجِدُكُمْ تَرْجُمُهُ النَّاسُ بَنِي نَابِسَ رِي وَتَبَتِ

بَابُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَاكُمْ وَتَجِدُكُمْ تَرْجُمُهُ النَّاسُ بَنِي نَابِسَ رِي وَتَبَتِ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نہایت

نہایت

نہایت

پھر کہ تھیں اور وہ اس کا سون گھوڑا ہی سمجھتے ہیں انکو ایسی باتوں کے ماننے میں کچھ شک نہیں ہوتا پھر وہ اس کے ماننے کے اندر ہی رہیں اور عقل سے محذور ہیں اور یہ تو عقول کی تقلید پر پڑے ہیں ان باتوں کو ان سے باہر جانتے ہیں اگرچہ وہ چوتھوں نے انکار کر دیا ہے کہ اس کا کر دیا ہے ہمیں غصا و رنج کا مادہ بالکل نہیں ہے گو وہ صورت میں انسان ہیں چھتھے میں گدھے سے بدتر ہیں **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَأْمُرُ اللَّهُ بِى يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيُضَلُّوهُ فَيَكِلُ الْأَمْرَ إِلَى جَوَارِحِ اللَّهِ صُورَتِ فِي صُورَةِ جَارِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص امام سے پیچھے سر اٹھاتا ہے اس کو اللہ بدتر کر دے اور اس کی صورت پلٹ کر گدھے کی صورت کر دیں **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدِيكَ اللَّهُ إِلَى كَنْزٍ وَفِيهِ نَيْلُ الرِّبْعِ تَرْتَمِلُ أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ وَجْهَهُ وَجْهَ جِمَارٍ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم کو ایسی بات کی طرف ہدایت فرمائے گا کہ اس میں گدھے کا سا سر ہوا ہو **بَابُ** النَّبِيِّ عَنِ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ مَا زِلْنَا فِي سَمَاءِ آسَمَاءِ كَيْفَ نَحْنُ فِي الْأَوَّلِ فَكَيْفَ نَحْنُ فِي الْآخِرِ ترجمہ جابر بن سمیرہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ باز آؤں گے لوگ جہاں میں آسمان کی طرف دیکھتے ہیں اس حرکت کرنے والی آنکھیں جاتی رہیں گی **فَ** اس جمل طلبہ کی ذات مقدس آسمان کی طرف نظر کر کے اوپر سے بند جب تک زمین کچھ اترے تو وہ دیکھ لیں کہ اپنی نگاہ نیچے رہے تو کسی سے کہا اس فعل کی ممانعت پر ناز میں اجماع ہے اور وہاں میں قاضی عیاض نے کہا اختلاف ہے کہ یہ نبی و رسول کے حکم سے ہے اور کفر میں ہے جابر نے کہا ہے سید کہ آسمان کا قبلہ ہے جس پر کعبہ نماز کا قبلہ ہے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيهِمْ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِ بَصَرِهِمْ عَنِ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ إِلَى السَّمَاءِ أَنْ يَخْطُئُوا بَصَرَهُمْ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ باز آؤں گے ناز میں نہانا کہ تیرت آسمان کی طرف نہ کرے نہ ان کی آنکھیں جاتی رہیں گی **بَابُ** الْأَمْرِ بِالصَّلَاةِ فِي الصَّلَاةِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْكَلَامِ وَرَفْعِ الْبَصَرِ عَنِ الدُّعَاءِ إِلَى السَّمَاءِ مَا زِلْنَا فِي سَمَاءِ آسَمَاءِ كَيْفَ نَحْنُ فِي الْأَوَّلِ فَكَيْفَ نَحْنُ فِي الْآخِرِ ترجمہ جابر بن سمیرہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم کو ایسی بات کی طرف ہدایت فرمائے گا کہ اس میں گدھے کا سا سر ہوا ہو **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيهِمْ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِ بَصَرِهِمْ عَنِ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ إِلَى السَّمَاءِ أَنْ يَخْطُئُوا بَصَرَهُمْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَكَفِّرْ عَنَّا اَسْمَاءَ الْكَافِرِيْنَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ اَنْفُسِنَا الصَّافِيْنَ وَكُلِّ سَيِّئَةٍ فِيْ الْغُيُوْبِ  
 ترجمہ: بریں سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کلمہ تو فرمایا یہ کیا بات جو میں نے کہا تھا میں نے تم کو دیکھا تھا میں نے  
 سچ جیسے زمین میں شریعت دان کی (جو تمہاری زمین پر بارش لاتی ہے) ان میں سے ایک شخص جو کہتے تھے کہ وہ آپ کو دیکھا ہے  
 ایک ایک طلعے کے ساتھ ہے میں نے سچ تو فرمایا یہ کیا بات جو میں نے کہا تھا اب میں نے پھر آپ کو تو فرمایا ہمارے ہر طرح  
 صاف کیوں نہیں دیکھتا ہے جسے اپنے ایک کے ساتھ صاف دیکھتا ہے میں نے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 ان پر جو دوسرے کے ساتھ کیوں کرتے ہیں کہ وہ صاف دیکھتے ہیں آپ نے فرمایا پہلی صفوں کو پورا کرتے ہیں اور صف میں ملکہ  
 ہوتے ہیں **ف** میں نے پوچھا میں نے سنا ہے کہ میں نے دیکھا ہے کہ پورا کرتے ہیں یہ غرض ہے کہ جب پہلی صف  
 بالکل پوری ہوتی ہے تو دوسری صف میں آتے ہیں پھر جب دوسری بالکل پوری ہوتی ہے تو تیسری صف میں آتے ہیں  
 طرح سب تک اگلے صف میں فرما رہی جا رہی رہتی ہے تو پچھلے صف میں نہیں کلمہ سے پھر اور یہ جو احمد بن حنبل  
 دیکھا تھا میں نے منع کیا ہے ہر آدمی کو سلام کے لیے دیکھا تھا میں نے منع کیا ہے ہر آدمی کو سلام کے لیے دیکھا تھا میں نے منع کیا ہے  
 نہ وہ دیکھا تھا نہ جو کوع کے وقت اور کوع سے سر اٹھاتے وقت میں نے منع کیا ہے اور یہ میں نے منع کیا ہے  
 حدیث کو اوسکی ممانعت کو یہ پیش کرتے ہیں **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا لَمْ نَكُنْ عَلَيْكُمْ وَرَحِمَهُ اللَّهُ الْإِسْلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحِمَهُ اللَّهُ وَرَحِمَهُ اللَّهُ وَرَحِمَهُ اللَّهُ  
 بَيِّنَاتٍ أَلَّا يَكُنْ بَيْنَكُمْ قَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا لَمْ نَكُنْ عَلَيْكُمْ وَرَحِمَهُ اللَّهُ الْإِسْلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحِمَهُ اللَّهُ  
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قُلْنَا لَمْ نَكُنْ عَلَيْكُمْ وَرَحِمَهُ اللَّهُ الْإِسْلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحِمَهُ اللَّهُ  
 شَمَّا لَمْ تَرَجَمْ طَبْرًا بَرًّا رَوَيْتَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا لَمْ نَكُنْ عَلَيْكُمْ  
 السلام عليكم ورحمة الله السلام عليكم ورحمة الله وارشاد کیا دو دن طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 دیکھا تھا میں نے اشارہ کرتے ہوئے شریعت پر ہون کی دین کو کافی ہے دیکھا تھا میں نے ان پر دیکھا تھا اور ان پر ہوا کی سلام  
 کرنا دیکھتا ہے اور میں نے **ف** میں نے دیکھا تھا میں نے دیکھا تھا میں نے دیکھا تھا میں نے دیکھا تھا میں نے دیکھا تھا میں نے دیکھا تھا  
 کافی ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا لَمْ نَكُنْ عَلَيْكُمْ وَرَحِمَهُ اللَّهُ  
 إِذَا صَلَّيْنَا قُلْنَا بَارِكْ لَنَا الْإِسْلَامُ عَلَيْكُمْ قُلْنَا لَمْ نَكُنْ عَلَيْكُمْ قُلْنَا لَمْ نَكُنْ عَلَيْكُمْ قُلْنَا لَمْ نَكُنْ عَلَيْكُمْ  
 وَرَحِمَهُ اللَّهُ قُلْنَا لَمْ نَكُنْ عَلَيْكُمْ قُلْنَا لَمْ نَكُنْ عَلَيْكُمْ قُلْنَا لَمْ نَكُنْ عَلَيْكُمْ قُلْنَا لَمْ نَكُنْ عَلَيْكُمْ  
 الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ بَيِّنَاتٍ أَلَّا يَكُنْ بَيْنَكُمْ قَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا لَمْ نَكُنْ عَلَيْكُمْ  
 وَرَحِمَهُ اللَّهُ قُلْنَا لَمْ نَكُنْ عَلَيْكُمْ قُلْنَا لَمْ نَكُنْ عَلَيْكُمْ قُلْنَا لَمْ نَكُنْ عَلَيْكُمْ قُلْنَا لَمْ نَكُنْ عَلَيْكُمْ

ترجمہ: بریں سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کلمہ تو فرمایا یہ کیا بات جو میں نے کہا تھا میں نے

نقلنا

بیدار

صلی اللہ علیہ وسلم











کے ذیل پھیل کے کوئی حقیقت نہیں خدا تعالیٰ پہلا اور سب سے نچلے کا خاتمہ بخیر کرے اور اپنی رسول کی محبت اور  
 ان دعوت کی توفیق بخشے سے بھرا ہوا ہے تو محرابِ حلفانیت طاعت غیر تو در نہ رہے یا نتوان کرو  
**عَنْ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْنَعُوا أَمْرًا اللَّهُ مَسْلُوبٌ اللَّهُ جَزِيمٌ  
 عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا است منع کرو اللہ کی لوث دیوں کو اللہ کی مسجدوں  
 میں جانے سے **ف** انہوں نے کہا یہ یثین صاف ہیں جو دیوں کو مسجدوں میں جانے کے جواز میں پر علماء  
 نے اس میں شریطین لکھیں ہیں کہ وہ غیور لگائی ہوئی آہنی نہ ہو ایسا زیور نہ پہنیں جو آواز دے جو جان نہ ہو پھر جو  
 عمدہ نہ پہنے جو کسی کا ڈرنے ہو اور کلمہ کی مخالفت متفرقی ہے ہر صورت میں کہ عورت غلام والی ہو اور  
 مشرطین بالی جاوین اگر غلام والی نہ ہو تو حرام ہے نہیں **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا اسْتَأْذَنْتُمْ لِمَا لَكُمْ مِنَ السَّاجِدِ كَأَذْنِ الْكُهْنِ تَرَجِمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ  
 رواہ ابن عمر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب ہماری عورتیں ہم سے اجازت مانگیں جب  
 میں جانے کی آواز دے کہ اجازت دو **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا  
 تَصْنَعُوا أَمْرًا لَكُمْ مِنَ السَّاجِدِ بِاللَّيْلِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَعَنَ اللَّهُ بَرْعًا لَا تَدْعُكُمْ عَلَيْهِمْ  
 يَقْتَضُونَ تَدْخُلُوا قَالَ فَذَكَرَ لَهُمْ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَدْعُهُمْ تَرَجِمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رواہ ابن عمر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا است  
 منع کرو عورتوں کو رات کو مسجد میں جانے سے عبد اللہ کا ایک شاگرد اس میں تو انکو نہیں چھوڑیں گے وہ یہی فریب  
 کیا کریں گی عبد اللہ نے اسکو جہ کا اور کہا میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول بیان کرتا ہوں اور  
 تو کہتا ہے ہم انکو نہیں چھوڑیں گے **عَنْ** الْأَعْمَشِ فِي هَذَا الْأَسْنَادِ مِثْلَهُ تَرَجِمَهُ دُوسری روایت  
 کا دوسرا جو پکڑا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ السَّاجِدُ  
 بِاللَّيْلِ أَلَيْسَ أَحَدٌ فَقَالَ لَنْ يَكُنْ لَكَ وَاقِدٌ إِذَا كُنْتُمْ تَدْخُلُونَ قَالَ فَذَكَرَ بَرْعًا  
 وَقَالَ أَحَدُهُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَرَجِمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ کہہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اجازت دو عورتوں کو رات کو مسجد میں جانے کی انکا ایک بیٹا جس کا نام اقدہ تھا  
 نے لگا پھر تو وہی بیٹا نہ کریں عبد اللہ نے اسکو سینے پر مارا اور کہا میں تجھ حدیث بیان کرتا ہوں رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت میں **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ







اَللّٰهُمَّ فَتَقَالُوا مَا لَكُمْ فَاَلَوْ اَحْمِلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ خَيْرَ السَّمَاءِ وَادْنَيْكَ عَلَيْنَا الشَّهْبَ مَا لَوْ  
 مَا ذَاكَ اَكَلَهُ شَيْءٌ فَحَدَّثَكَ فَاَصْبِرْ لَوْ اَمْتَارَكَ الْاَذْفُرُ وَمَعَارِبَهَا فَانْظُرْ مَا كَاهَذَا الَّذِي حَالَ  
 بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ خَيْرَ السَّمَاءِ مَا نَظَلُّوْهُ وَانْصِرْ لَوْ كُنْ مَقَارِقَ الْاَنْصُرِ وَمَعَارِبَهَا فَمِنْ الْكُفْرِ الَّذِي اَخَذَ  
 خَوْفَهَا مَتَهُ وَهُوَ يَحْمِلُ عَامِدٍ بَيْنَ السُّوْقِ عُنْكَاطُ وَهُوَ يُصَلِّى بِرَأْسِهَا بِرِصْلَةِ الْفَجْرِ وَكَلِمَاتُ سَمْعِهَا  
 اَلْحَمْدُ اَنْ اسْمَعُوْهُ لَهْ وَكَالْوَاهِدِ الَّذِي حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ خَيْرَ السَّمَاءِ فَجَعَلُوا اَللّٰهُمَّ فَتَقَالُوا  
 يَا قَوْمَنَا اَنَا سَمِعْتُ اَقْرَأَ عَجَبًا اَنْ يَحْدِثَ اِلَى اَللّٰهِ شَيْءٌ فَاَمْتَارِبَهُ وَلَكِنْ فَتَحَرَّكَ بِرَبِّكَ اَحَدًا فَانْزَلَ اَللّٰهُ  
 عَلَى مُحَمَّدٍ نَبِيِّهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ اَنْجِ اِلَهَ اسْمَعُ نَفْسُ قَوْمٍ اَلْحَمْدُ لِمَنْ حَمَدَ اَبْنِ سَامِرٍ  
 سے روایت ہے رسول امر صلی اللہ علیہ وسلم نے جنوں کو قرآن نہیں سنایا نہ انہوں نے کہا **ف** نووی نے کہا ہے  
 کے بعد ابن مسعود کی حدیث جو جس میں یہ ہے کہ رسول امر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جنوں کا قصیدہ  
 میں اس کے ساتھ گیا اور جنوں کو قرآن سنایا۔ علماء نے کہا ہے یہ دونوں الگ الگ قصیدے ہیں ابن عباس کے  
 حدیث ابتداء نبوت میں ہے جب جن خود اسے پہچانے اور قرآن سن کر گئے تھے لیکن رسول امر صلی اللہ علیہ  
 وسلم کو اس کا علم نہ تھا اور نہ اسے بعد ہوا اور عبد اللہ بن مسعود کی حدیث اور نہ یحییٰ ہے جب اسلام ختم ہوا  
 گیا تھا **ت** آپ انہی اصحاب کے ساتھ عکاظ کے بازار کو گئے اور وقت شیطانون کا آسمان پر جانا بند  
 ہو گیا تھا اور انہی پر آگ کو گڑی برسائے جاتے تھے تو شیطان اپنے لوگوں میں گئے اور کہنے لگے ہمارا آسمان  
 جانا بند ہو گیا اور پیغمبر انکار کے کوڑے برسائے گئے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ  
 یہ امر ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے بعد ہوا اس سے پہلے نہ تھا اس وقت شیطانون کو اس کی قدر پیدا  
 ہوئی اور لگے کہ بوجھ لگانے اور چاندن طوط پر اور حسن نے میں عرب کے ملک میں کاہن اور بڑی ہفت  
 تے انکو یہ بات معلوم ہوئی کہ آسمان کو خبروں کا آنا موقوف ہو گیا اور لگے آگ کے کوڑے برسائے جسکو عوام  
 تار اٹھاتے ہیں اور عربی میں اسکو شہاب کہتے ہیں تو شہاب ہمارے پیغمبر کی نبوت کی دلیل ہے اور  
 ایک جامع علماء نے کہا ہے کہ شہاب ہمیشہ سے ہے جب یہ دنیا قائم ہے اور ابن عباس اور زہری کا یہی  
 قول ہے اور عرب کے پُرانے شعروں میں اسکا ثبوت ہوتا ہے اور ابن عباس ایک حدیث بھی اس میں ہے کہ یہی  
 امر عربی جو چہ اس آیت کو اچھ کوئی سنے وہ کوڑا کہا دیکھ اور نبوت کہا شہاب پہلی ہی ہوتا لیکن ہمارے پیغمبر کی نبوت  
 کے بعد یہ وہ نہایت حتمت اور ہوتا ہو گیا اور بعضوں نے کہا کہ شہاب قدیم ہے لیکن شیطانون کا جانا یا جانا شہاب سے





وادین اور گہا میں آپ منظر ہم سبھ آپ کو بن اور اے گئے یا کسی مارڈا لاجیہ کو اور سات ہم نے نہایت  
 ہر طور سے کسی حب صبر ہوئی تو وہ کہما اب جزا (بہاڑ چیلنور جو کے اور نا کے چھین ہے) کی طرف سے اس ہی میں ہم  
 نے عرض کیا یا رسول اللہ سات کو آپ ہونے سے پہلے وہ زندہ صاحب ہی نہ پایا آخر ہر طور سے ہم نے سات کا آپ فرمایا  
 مجھے بنوں کی طرف سے ایک طبیبیوالا آیا میں اس کے ساتھ گیا اور جنوں کو قرآن سنایا یہ ہم کو اپنے ساتھ لے گئے اور انکو  
 نشان ارمان کے انکار کو نشان تہلائے جنوں نے آپ کو رشہ چاہا آپ نے فرمایا ہر ہڈی اور سچا نور کی جو اللہ کو نام رکھا  
 جاوے تہا ہر خدا کی تہا ہر خدا میں جتنی ہے وہ ہر گوشت ہر جاوے گی اور ایک اونٹ کی ہینگی تہا ہر جاوے گی  
 کی خوراک ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ہم ہی اور ہینگی سے ہستی ہر گوشت کو کہ وہ خوراک ہر ہمارا ہی ہے  
 جنوں کی راہ اور ان کے جانوروں کی) **ف** تو دسی نے کہا اس حدیث کو صاف ثابت ہوتا ہے کہ علیہ السلام بنی سعود  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ تھے بلکہ ان کو اور باطل ہوئی ہے وہ روایت خبر سن اور او میں بنی جن میں  
 بنیہ سے دشمن کر لیا کہ ہے علیہ السلام کی روایت صحیح ہے اور ابو داؤد کی روایت میں نہ یہ ہر مولے علون حدیث  
 کا اور وہ مجھوں ہے **عَنْ** دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قُرَيْبٍ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ  
 رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ الشَّعْبِيُّ مَقْفَلًا كَرِجْدِيَّةً عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَرْمٍ رَوَى  
 روایت کا وہی جو اوپر گناہ و دوسرے روایت میں مذکور ہے کہ جنوں نے آپ کو رشہ چاہی نبی کا قول ہے اور حدیث  
 ختم ہو گئی یہاں تک کہ اوں انکار کے نشان تھا **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَى  
 دَاوُدَ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَكَانَ يَدْعُوهُ رَمَا بَعْدَ مَا تَرَجَّمَهُ وَهُوَ جَوَابُ بَرَكْدَا **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
 لَكَ الْخَيْرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْتُ أَنْ كُنْتُ مَعَهُ تَرَجَّمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ رَوَى  
 اور وہ بنی گہا میں یہ کہ جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ تھا لیکن مجھ کو آرزو ہے کہ کسی کا میں  
 آپ کے ساتھ ہوتا **عَنْ** مَعْنٍ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
 خَلَفَ وَكَلَّمَ بَابِجِي نَسَكَدَ اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ فَقَالَ حَتَّى يَكُونَتْ يَفْقَهُ بَرَسَعُوذًا نَسَكَدَ عَدَمُ  
 فَنَجَّدَ تَرَجَّمَهُ عَنِ رَوَايَةِ بَابِجِي نَسَكَدَ اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ فَقَالَ حَتَّى يَكُونَتْ يَفْقَهُ بَرَسَعُوذًا نَسَكَدَ عَدَمُ  
 نے قرآن کو گرسنا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر کس دی اور نہ وہ کہہا جس پر ان کی تہا ہر  
 باب ابن عبد اللہ بن سعود اسے آپ کو درشت خبر دی جنوں کے ایک **ف** تو دسی نے کہا یہ حدیث دلیل  
 ہے اس امر کی کہ اس حدیث میں کہیں جو کو تو تھیں کرتا ہے اور آیتوں کی آیتوں سے کافوت موجود ہر اللہ تعالیٰ

رسول

نیکہ النجی





**عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ أَنَا**  
**أَنَا قَامُ مَدِينَةَ الْأَنْبِيَاءِ فِي الْأَخْرِ بَيْنَ قَوْمِ الْأَوَّلِ مَا أَقْدَمَتْ بِهِمْ مِنْ مَلَكٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**فَقَالَ قَالَ ذَلِكَ الْفَلَكُ بَيْنَ الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ بَيْنَ قَوْمِ الْأَوَّلِ مَا أَقْدَمَتْ بِهِمْ مِنْ مَلَكٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
 کہا لوگ تہاری شکایت کرتے ہیں ہر بات کی یہاں تک کہ نازکی ہی سعد بن ہمامین تو پہلی دو کھنوں کو لبنا  
 کرتا ہوں اور پہلی دور کھنوں کو مختصر پڑھتا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ہیں کوئی نہیں  
 نہیں کہ تاحضرت عمرؓ نے کہا تم سے ایسا ہی گمان ہے یا میرا گمان تہاں کو سنا تہاں ایسا ہی ہے **عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ**  
**أَبُو سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ أَنَا قَامُ مَدِينَةَ الْأَنْبِيَاءِ فِي الْأَخْرِ بَيْنَ قَوْمِ الْأَوَّلِ مَا أَقْدَمَتْ بِهِمْ مِنْ مَلَكٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
 اور پھر اسناد زیادہ ہے کہ سعد بن ہمامین کو گناہ کہہ کر سنا ہے میں **عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ**  
**قَالَ قَالَ كَانَ صَلَوةُ الظُّلَمِ نَقَامُ قِيَمَةِ الْبُحْبُوحِ فَتَقَعُ حَاجَتُهُ لِقِيَمَةِ الْبُحْبُوحِ**  
**فَتَقَعُ لِقِيَمَةِ الْبُحْبُوحِ فَتَقَعُ لِقِيَمَةِ الْبُحْبُوحِ فَتَقَعُ لِقِيَمَةِ الْبُحْبُوحِ فَتَقَعُ لِقِيَمَةِ الْبُحْبُوحِ**  
 سے روایت ہو ظہر کی نماز تہی ہو جاتی ہے جابو البقیع کو جانا اور حاجت سے فراموش ہو کر آتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 پہلی کھت میں ہوتی اور اس قدر اس کو لبنا کرتے **عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ**  
**اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مَكْتُوبٌ عَلَيْهِ فَلَمَّا تَقَرَّبَ السَّاعَةُ عَلَيْهِ قُلْتُ أَلَا أَسْأَلُكَ عَنْ مَا سَأَلْتُكَ هُوَ كَلِمَةٌ**  
**عَنْهُ قُلْتُ أَسْأَلُكَ عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا لَكَ فِي ذَلِكَ مِنْ حَاجَةٍ**  
**فَنَاعَا دَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ كَانَ صَلَوةُ الظُّلَمِ نَقَامُ قِيَمَةِ الْبُحْبُوحِ فَتَقَعُ حَاجَتُهُ لِقِيَمَةِ الْبُحْبُوحِ**  
**فَتَقَعُ لِقِيَمَةِ الْبُحْبُوحِ فَتَقَعُ لِقِيَمَةِ الْبُحْبُوحِ فَتَقَعُ لِقِيَمَةِ الْبُحْبُوحِ فَتَقَعُ لِقِيَمَةِ الْبُحْبُوحِ**  
 انہوں نے ترمذی جابرؓ سے روایت ہے میں ابو سعید خدریؓ سے پاس آیا ان کے پاس بہت لوگ جمع تھے جب سب پر  
 گئے تو میں نے کہا میں تم سے وہ باتیں نہیں پوچھتا جو یہ لوگ پوچھتے تھے بلکہ میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 علیہ وسلم کی نماز کو پوچھتا ہوں اور انہوں نے کہا اوسکو پوچھنے میں تیری پہلانی نہ ہوگی کیونکہ تو کسی نماز پڑھنے کے  
 کا پھر کیا فائدہ (قرعہ سے دوبارہ یہی پوچھا جب ابو سعید نے کہا ظہر کی نماز تہی ہو جاتی اور ہم میں سے کوئی البقیع  
 کو جانا اور حاجت سے فراموش ہو کر اپنے گھر نہیں آتا اور صند کرتا ہے پھر سید میں تاؤ دیتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 پہلی کھت میں ہوتی **بَابُ الْفَلَاحِ فِي الصُّبْحِ فِي نَازِئِينَ قَرَارَاتِ** **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ**  
**أَبُو السَّامِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ أَنَا قَامُ مَدِينَةَ الْأَنْبِيَاءِ فِي الْأَخْرِ بَيْنَ قَوْمِ الْأَوَّلِ مَا أَقْدَمَتْ بِهِمْ مِنْ مَلَكٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

حَامِدُكُمْ مُؤَسِّلُكُمْ دُونَ اَكْثَرِكُمْ عَلِيٌّ مُحَمَّدٌ بَرُّ عِبَادِي بِشَيْءٍ اَوْ اخْتَلَفُوا عَلَيْهِ اَخَذَهُمُ النَّبِيُّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْلَةً فَمَرَّكُمْ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ التَّائِبِ كَانَ ذَلِكَ وَفِي حَدِيثٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
 لُحَيْثٍ أَنَّكُمْ وَفِي حَدِيثٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ الْغَاثِ رَحِمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْبُوتٍ  
 رَوَايَتُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فَجْرِ نَازِكَةٍ مِنْ بَنِي إِثْرٍ اَوْ يَوْمَ مَوْثِقِ خُرُوجِ كِي بِهَانِكَ كِي سَوِي  
 اَوْ يَوْمَ رَوْنِ كَاؤَرَا يَا عِيَسَى كَانَتْ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ كُو (جو راوی ہے محدثین کا) یا راویوں کا اختلاف ہے  
 آپ کو کہا نسی لگی تو رکوع کر دیا عبد اللہ بن مسائب و سوقت موجود تھے عبد الرزاق کی روایت میں ہے آپ نے  
 قرأت موقوف کر دی اور رکوع کر دیا **ف** ان وہی نے کہا اس حدیث میں یہ حکم کہ سورۃ کا پورا کفر و نہ نہیں اور  
 قرأت موقوف کرنا جائز ہے اگر عذر سے ہو باتفاق علماء اور جو عذر نہ ہو تب بھی جائز ہے اور کردہ نہیں اگر عذر  
 نزدیک لے کے خلاف ہے اور مالک کے نزدیک یہ حضور روایت میں کردہ ہے **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ  
 أَنَّهُ تَمِيمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعَجْرِ وَاللَّيْلِ إِذَا اِسْتَسْعَسَ رَحِمَهُ عُمَرُ بْنُ حَرْثٍ سَمِعَ رَوَى  
 هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فَجْرِ نَازِكَةٍ مِنْ بَنِي إِثْرٍ اَوْ يَوْمَ مَوْثِقِ خُرُوجِ كِي بِهَانِكَ كِي سَوِي  
 صَلَاتِهِ وَصَلَّى بِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ قَاتَا الْقُرْآنَ الْفَجْدِيَّ حَتَّى تَنُتَوِيَ الْفُكُلُ  
 بِأَرْفَاقِهِ قَالَ فَعَمَلْتُ اَوْ يَوْمَ مَوْثِقِ خُرُوجِ كِي بِهَانِكَ كِي سَوِي رَحِمَهُ عُمَرُ بْنُ حَرْثٍ سَمِعَ رَوَى  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فَجْرِ نَازِكَةٍ مِنْ بَنِي إِثْرٍ اَوْ يَوْمَ مَوْثِقِ خُرُوجِ كِي بِهَانِكَ كِي سَوِي  
 پڑھنے کا یہی مطلب ترجمہ افسانہ ہے اور رخصت کچھ کر کہی یعنی جمع بین کہنی ختم شدہ میں **عَنْ**  
 الْفُطَيْمَةِ بِنْتِ مَالِكٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعَجْرِ وَاللَّيْلِ بِأَرْفَاقِهِ  
 اَوْ يَوْمَ مَوْثِقِ خُرُوجِ كِي بِهَانِكَ كِي سَوِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُو فَمِنْ بَنِي إِثْرٍ اَوْ يَوْمَ مَوْثِقِ خُرُوجِ كِي بِهَانِكَ كِي سَوِي  
 ہا طبع غصیدہ (وہ آیت سورۃ فاتحہ میں ہے) **عَنْ** زَيْدِ بْنِ جَارِجٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَقْرَأُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ فِي أَوَّلِ رَكْعَتِهِ يَتْلُو الْقُلَّ بِأَرْفَاقِهِ كَمَا هَلَمْ كَعْنِيكَ وَدَعَا قَالَ وَتَمَسَّ  
 زَيْدُ بْنُ جَارِجٍ عَمَّا قَسَمَ سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُو سَابِقَ نَازِكَةٍ مِنْ بَنِي إِثْرٍ اَوْ يَوْمَ مَوْثِقِ خُرُوجِ كِي بِهَانِكَ كِي سَوِي  
 میں یہ پڑھو داخل باسفات ہا طبع غصیدہ یا یوں کہا سورۃ فاتحہ پڑھی **عَنْ** حَابِرِ بْنِ بَرِّسَةَ أَنَّ النَّبِيَّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعَجْرِ وَاللَّيْلِ الْقُرْآنَ الْفَجْدِيَّ وَكَانَ صَلَاتُهُ بَعْدَ تَحْقِيقِهَا  
 ترجمہ عابر بن مسروق روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں سورۃ فاتحہ و القرآن الحمد پڑھتے تھے

۱۰۰

۱۰۰







انی پڑھ کر اُسے اور سورہ البقرہ وغیرہ کی یہ تکبیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معاذ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اسی  
 معاذ کیا توفادی ہے (جو لوگوں کو دین و نفرت دلایا چاہتا ہے اور فتنہ مچاتا ہے) یہ یہی سب سے بڑا کارِ جابر  
 نے کہا آپؐ فرمایا وہ شخص مضحکہ و اطناس و ایشی سبب اس تکبیر لاعلیٰ ف نفوی نے کہا ایشی  
 کے کسی باقرین معلوم ہوتی ہیں ایک سیدہ کہ فرض پڑھنے والے کی اقتداء افضل پڑھنے والے کو بھیجے جائز ہے کہ نہ کہ  
 معاذ فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کر چکے تھے یہ دون کی نماز دوبارہ فعل ہوتی اور ان کے  
 قوم کے فرض اور سلم کے سوا اور گناہوں میں یہ یا مقرر ہے کہ ساتھ منتقل ہو اور شافعی کا یہی مذہب ہے لیکن یہ  
 اور مالک اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ نے اس کو جائز نہیں کہا اور معاذ کی حدیث کی تاویل کی ہے کہ وہ نہ ہوا  
 ہے یا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فعل کی نیت کرتے ہیں گے یا حضرت کو اس بات کی خبر نہ ہوگی  
 اور یہ سب تاویل میں اور اہل حدیث کہ چھوڑنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ وہ سیدہ کو عند کی وجہ سے نماز  
 کا توڑا اور اقتدار کا ترک کر دیا درست ہے کہ جو شخص یہی بات کرے اس کو سخت لفظ کہنا درست ہے  
 جو کہی یہ مقتدرین کی رعایت سے نماز کو نہ بٹا کرنا چاہیے و اللہ اعلم **عَنْ حَبِیْرٍ** اِنَّهُ قَالَ صَلَّی  
 مَعَاذُ بَنِ جَبَلٍ الْاَضَارِیْ بِاَعْمَارِ الْعَصَا کَذَلِکَ عَلَیْهِمْ کَانَ فَرَسَتْ جَبَلٍ مِّنْ اَصْلٍ وَثَابِعٍ  
 مَعَاذُ عَنْهُ فَقَالَ اِنَّکُمْ مَسَادِقٌ لِّکَمَا بَلَغَ ذَلِکَ الرَّحَالُ دَعَلَ عَلٰی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
 مَا خَبَرَ کَمَا قَالَ مَعَاذُ فَقَالَ کُلُّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَنْزَلَ اَنْ تَكُوْنُ فَمَا تَاثَا  
 مَعَاذُ اِنَّ اَمْرًا لِّلنَّاسِ کَاَقْرَبُ اِلَیْهِمْ حُجَّتُہُمْ وَاسْمُہُمْ کَذَلِکَ اَلْاَعْلٰی اَنْزَلَ اَنْ تَاْتِیَہُمْ لَیْلًا  
 وَالْبَیْہِ یَفْشٰی تَرْجُمَہُ جَابِرٌ سَوَادِیْتِہُمْ مَعَاذُ بَنِ جَبَلٍ نے اپنے لوگوں کو عن کی نماز پڑھائی تو قرأت الہی کی  
 ایک شخص نے ہم میں سے نماز توڑ دی اور اکیلے پڑھ لی معاذ کو جب یہ خبر پہنچی تو انہوں نے کہا وہ منافق ہے  
 یہ خبر اس شخص کو پہنچی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور معاذ نے جو کہا تھا وہ بیان کیا آپؐ نے  
 فرمایا اسے معاذ فرزند لوی ہونا چاہتا ہے جب تو انارت کرے تو وہ شخص مضحکہ اور سبب اس تکبیر لاعلیٰ اور  
 اور اقرار اس تکبیر اور الدلیل اذ انیشی پڑھ **عَنْ حَبِیْرٍ** بَنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ مَعَاذُ بَنِ جَبَلٍ کَانَ  
 یَصُحُّ کَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عِشَاءَ اَلَا یَسْمَعُ کُمْ رَجِعُ اِلَیْہِمْ فِیْصَلُّوْہِمْ  
 بِذَلِکَ الْمَلٰوۃَ تَرْجُمَہُ جَابِرٌ سَوَادِیْتِہُمْ مَعَاذُ بَنِ جَبَلٍ عِشَاءَ اَلَا یَسْمَعُ کُمْ رَجِعُ اِلَیْہِمْ فِیْصَلُّوْہِمْ  
 پڑھتے پڑھنے لوگوں کے پاس آنکر وہی نماز پڑھتے **عَنْ حَبِیْرٍ** بَنِ عَبْدِ اللّٰهِ کَانَ مَعَاذُ



سو ایک یہ بھی تھی کہ آپ نے فرمایا جب کوئی تم میں کو لوگوں کو مار ڈپڑا دے تو ہلکی ناز ڈپڑی کہ یہ بھگت  
 میں لڑے ہو اور مائتوان ہوئے ہیں اللہ جب اکیلے ہے تو جس طرح اپنا جی چاہے اپنی ناز اور اسے سکن  
 اِنِّیْ هُمْ مِّنْ عِکْرٍ یَّقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِذَا حَلَّتْ اَحَدُ النَّاسِ فَلَیْخُفُّ فَاِنَّ  
 فِی النَّاسِ الطَّعِیْفَ وَالسَّقِیْمَ وَذَ النِّجَاحَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا جب کوئی تم میں سے ناز ڈپڑا دے تو ہلکی ناز ڈپڑی کہ اس لیے کہ لوگوں میں مائتوان اور بیمار اور کام دالے  
 تھے مِّنْ عِکْرٍ یَّقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِذَا حَلَّتْ اَحَدُ النَّاسِ فَلَیْخُفُّ فَاِنَّ  
 اِنَّکُمْ قَالْتُمْ اِنَّکُمْ یَدْرِیْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی  
 جو دیر پلڑا اس روایت میں بیمار کے بدلہ بڑا ہے سکن عَمَّا کُنْتُمْ یَدْرِیْ اَلْعَاوِلُ اَلْغَفِیْرُ اَنَّ النَّبِیَّ  
 صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِذَا حَلَّتْ اَحَدُ النَّاسِ فَلَیْخُفُّ فَاِنَّ اَحَدًا فَلَیْخُفُّ فَاِنَّ اَحَدًا  
 اَدْبَکَ لَکُم مِّنْ بَیْنِہُمْ لَمْ یَصْعَکُمْ فَمِنْ دَیْیِیْنِ فَلَیْخُفُّ فَاِنَّ اَحَدًا فَلَیْخُفُّ فَاِنَّ اَحَدًا  
 فِیْ فِہِیْ بَیْنِہُمْ لَمْ یَصْعَکُمْ فَاِنَّ اَحَدًا فَلَیْخُفُّ فَاِنَّ اَحَدًا فَلَیْخُفُّ فَاِنَّ اَحَدًا فَلَیْخُفُّ فَاِنَّ اَحَدًا  
 اَلْمَرِیضَ وَانَّ یَجْزِیْہُ الطَّعِیْفَ وَانَّ یَجْزِیْہُ ذَ النِّجَاحَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں  
 ترجمہ عثمان بن ابی العاص ثقفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو فرمایا کہ تم اپنی قوم کی  
 امامت کو دیکھو ان سے کہجا یا رسول اللہ میں اپنے دل میں کچھ باتا ہوں آپ نے فرمایا میرے نزدیک آپ اور مجھ کو اپنی  
 سامنے کہا یا میری بیٹی میرے سینہ پر کہو عبد اللہ کو فرمایا بھڑکا اور اپنی تہلیل میری پیچیدہ برہنہ ہوں گے  
 یہ میرے کہے بعد اس کو فرمایا اپنا قوم کی امامت پر فزوی نے کہا یہ جو عثمان نے کہا میں اپنے  
 دل میں کچھ باتا ہوں اس سے مراد یہ ہے کہ عثمان کو دیکھا ہو گا کہ میں امام بننے سے خود اور دیکھ کر خود کو تو اسے تعالیٰ  
 نے اس کو دور کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی رکبت سے یا مراد یہ ہے کہ عثمان کے دل میں دوسرے  
 بہت آہوں گے اور ایسا شخص امامت کو لائق نہیں خود مسلم نے عثمان سے روایت کیا میں نے عرض کیا یا رسول  
 اللہ سبحانک میری ناز میں ہرچہ والدی ہے مجھ کو قرآن پڑھتے پڑھتے ہل دیتا ہے آپ نے فرمایا یہ ایک خطیلا  
 آج کا نام غنم ہے جب تو اس قوم کا دوسرے بڑا تو اس کی پناہ مانگے لیکن اعداؤں باسیرا الشیطان اگر سیر  
 بڑھلا اور بائیں طرف میں باہر ہو کہ عثمان نے کہا میں نے ایسا ہی کیا وہ حال میرا ہمارا تھا انتہی  
 اور جو کوئی کسی قوم کی امامت کرے تو وہ ہلکی ناز ڈپڑے کہ اس لیے کہ لوگوں میں مائتوان ہوئی اور بیمار ہے کوئی بیمار ہے

رَجَعَل

جالی

جالی

فَالْجَکْسِی

فَرَدَا

بَابُ

بَابُ

بَابُ

کوئی کام والا ہے البتہ جب ایک ٹپ پر تو جس طرح جی چاہے **عَنْ** عُمَانَ بْنِ أَبِي النَّعَاجِ قَالَ أَخْبَرْتُ  
 مَا حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَمْتُ قَوْمًا فَخَفَّ بِهِنَّ الصَّلَاةَ فَرَحِمَهُ  
 عثمان بن ابی النعاص اور روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُمیر بات جو جو ہوسو بیان کی وہ یہی کہ جب نے  
 امامت کرے لوگوں کی تو نماز کو ہلکا کرے **عَنْ** أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْخِذُ  
 فِي الصَّلَاةِ وَنَحْوِهَا تَرْجِمَةُ السَّيِّدِ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُؤْخِذُ لِيَكُنَ يَوْمِي -  
 دینے کو حج اور سجود اور سب ارکان کو اچھی طرح ادا کرتے تھے **عَنْ** أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَنَّهُ كَانَ يُؤْخِذُ فِي الصَّلَاةِ تَرْجِمَةُ السَّيِّدِ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُؤْخِذُ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں کو زیادہ مکی نماز پڑھتے تھے اور پوری **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ  
 مَا صَلَّيْتُ ذَا أَمْرٍ كَمَا خَفَّ صَلَاةً وَلَا أَتَمَّ صَلَاةً مِمَّنْ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 ترجمہ انس بن مالک نے کہا میں نے کسی امام کے پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مکی اور پوری نماز  
 نہیں پڑھی **عَنْ** أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ مَعَ بَكَاءِ الشَّيْخِ  
 مَعَ أَهْلِهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَقْرَأُ بِالسُّودَةِ الْحَقِيقَةِ أَوْ بِالسُّودَةِ الْكُصْبَةِ تَرْجِمَةُ السَّيِّدِ  
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں جو کھارون سننے کو اچھی زبان کو ساتھ ہوتا آپ چوٹی سورت پڑھتے -  
**ف** اور نماز کو بعد ہی ختم کر دیتے تاکہ عورت کو تکلیف نہ ہو اور بچہ زیادہ نہ رووے سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو خاص عام سب پر شفقت تھی اور آپ رحمۃ للعالمین تھے اس حدیث میں معلوم ہوا کہ امام کو فقہاء میں کی ترجیح  
 ضرور ہے اور عورتوں کا مردوں کے ساتھ نماز پڑھنا اور بچوں کا مسجد میں نہ جانا درست ہے اگرچہ بقرہ یہ بہت آج  
 بچے جو بچہ نماز پڑھتا ہے کہ وہ دین میں سید میں ملازم جاوین (نور) **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَدَخِلَ الصَّلَاةَ أَوْ يُدْخِلُهَا تَعَمَّقْ بِكَاءِ الشَّيْخِ فَخَفَّفْ  
 میں شدت و جدت اور یہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نماز  
 میں داخل ہوں گے یا تمہارا ہوں گے کیا کروں اس کو میں جو کارو ناسک نماز کو ہلکا کر دیتا ہوں اس میں اس کو مان کو اپنے  
 بچے کے شو پر بہت رنج ہوگا **بَابُ** اخْتِدَالِ الرُّكُوبِ فِي الصَّلَاةِ وَتَخْفِيفِهَا قَوْلًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ  
 ارکان کو اعتدال پر رکھ کر نماز کو ہلکا کر دینا **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ قِيَامَهُ وَرَأَيْتُ حَقَّ مَا عَنِتُّ لَهُ بَعْدَ كُنُوفِهِ فَسَجَدَ

فَلَمَّا سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ تَوَلَّى الْقَوْمُ الْيَهُودَ وَابْنُ أَبِي حَتْمَةَ  
 حَاجَّيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَوَلَّى الْقَوْمُ الْيَهُودَ وَابْنُ أَبِي حَتْمَةَ  
 أَوْ رَوَى عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا تَوَلَّى الْقَوْمُ الْيَهُودَ  
 وَابْنُ أَبِي حَتْمَةَ قَرِيبٌ قَرِيبٌ تَبَوَّسَتْ فَرْقٌ بَيْنَهُمَا كَمَا تَبَوَّسَتْ فَرْقٌ بَيْنَهُمَا كَمَا تَبَوَّسَتْ  
 مَحْمُولٌ بِبَعْضِ أَحْوَالٍ بِرَوْنِ دُورٍ مَرِيٍّ أَحَادِيثُ فِيهَا مَرَاتِبٌ هِيَ كَمَا تَبَوَّسَتْ فَرْقٌ بَيْنَهُمَا كَمَا تَبَوَّسَتْ  
 مَا تَبَوَّسَتْ فَرْقٌ بَيْنَهُمَا كَمَا تَبَوَّسَتْ فَرْقٌ بَيْنَهُمَا كَمَا تَبَوَّسَتْ فَرْقٌ بَيْنَهُمَا كَمَا تَبَوَّسَتْ  
 بَقِيَّةٌ كَمَا تَبَوَّسَتْ فَرْقٌ بَيْنَهُمَا كَمَا تَبَوَّسَتْ فَرْقٌ بَيْنَهُمَا كَمَا تَبَوَّسَتْ فَرْقٌ بَيْنَهُمَا كَمَا تَبَوَّسَتْ  
 سَوْرَةُ مَوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الطُّورِ أَوْ رَوَى عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
 بِهَذَا حَالُ الْيَهُودِ فِي الْيَوْمِ الْيَوْمِ هِيَ كَمَا تَبَوَّسَتْ فَرْقٌ بَيْنَهُمَا كَمَا تَبَوَّسَتْ فَرْقٌ بَيْنَهُمَا كَمَا تَبَوَّسَتْ  
 مِينَ وَرَكْنٌ عَلَى الْكُفْرِ وَالْكَفَرِ قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا تَبَوَّسَتْ  
 عَيْنُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يَخْلُصَ مِنَ النَّاسِ فَكَانَ يُصَلِّيَ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ وَقَدَرُ  
 مَا أَقُولُ اللَّهُ خَرَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ لَا تَكُنْ لَنَا نَصِيرًا وَلَا تَكُنْ لَنَا نَصِيرًا وَلَا تَكُنْ لَنَا نَصِيرًا  
 لَا مَا نَفَعَنَا أَنْ نَعْلَمَ وَلَا مَا نَعْلَمُ لِمَا مَنَعَتْ أَنْ لَا يَنْفَعَنَا الْجِدُّ مِنْكَ الْجِدُّ كَالْجِدِّ فَكَانَ كَرُمَتْ  
 ذَلِكَ يَعْنِي الرَّحْمَنُ بْنُ أَبِي حَتْمَةَ فَقَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ كَانَتْ صَلَوةُ رَسُولِ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكُوعًا وَرُكُوعًا وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَجَّهَهُ دُمَائِينَ السَّجْدَتَيْنِ  
 قَرِيبًا بَيْنَهُمَا قَالِ ثَعْبَةٌ فَكَانَ كَرُمَتْ يَعْنِي بَيْنَهُمَا فَقَالَ قَدْ رَأَيْتُ بَيْنَ ابْنِي كَيْلَى فَكُنْ  
 كُنْ صَلَوةً هَكَذَا ثُمَّ حَمَمَ حَمَمٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا تَبَوَّسَتْ فَرْقٌ بَيْنَهُمَا كَمَا تَبَوَّسَتْ  
 مَا تَبَوَّسَتْ فَرْقٌ بَيْنَهُمَا كَمَا تَبَوَّسَتْ فَرْقٌ بَيْنَهُمَا كَمَا تَبَوَّسَتْ فَرْقٌ بَيْنَهُمَا كَمَا تَبَوَّسَتْ  
 وَابْنُ أَبِي حَتْمَةَ قَرِيبٌ قَرِيبٌ تَبَوَّسَتْ فَرْقٌ بَيْنَهُمَا كَمَا تَبَوَّسَتْ فَرْقٌ بَيْنَهُمَا كَمَا تَبَوَّسَتْ  
 مَحْمُولٌ بِبَعْضِ أَحْوَالٍ بِرَوْنِ دُورٍ مَرِيٍّ أَحَادِيثُ فِيهَا مَرَاتِبٌ هِيَ كَمَا تَبَوَّسَتْ فَرْقٌ بَيْنَهُمَا كَمَا تَبَوَّسَتْ  
 مَا تَبَوَّسَتْ فَرْقٌ بَيْنَهُمَا كَمَا تَبَوَّسَتْ فَرْقٌ بَيْنَهُمَا كَمَا تَبَوَّسَتْ فَرْقٌ بَيْنَهُمَا كَمَا تَبَوَّسَتْ  
 بَقِيَّةٌ كَمَا تَبَوَّسَتْ فَرْقٌ بَيْنَهُمَا كَمَا تَبَوَّسَتْ فَرْقٌ بَيْنَهُمَا كَمَا تَبَوَّسَتْ فَرْقٌ بَيْنَهُمَا كَمَا تَبَوَّسَتْ  
 سَوْرَةُ مَوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الطُّورِ أَوْ رَوَى عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
 بِهَذَا حَالُ الْيَهُودِ فِي الْيَوْمِ الْيَوْمِ هِيَ كَمَا تَبَوَّسَتْ فَرْقٌ بَيْنَهُمَا كَمَا تَبَوَّسَتْ فَرْقٌ بَيْنَهُمَا كَمَا تَبَوَّسَتْ

أَهْلُ الْكُوفَةِ



**جَمْعُهُ عَلَى الْأَخْرَافِ لَمْ يَخْرُجْ مِنْ دَارِهِ يُجَادُّ** ترجمہ عبداللہ بن زید کی روایت ہے کہ جب  
 برابر بن غلاب نے حدیث بیان کی کہ جبکہ نہ تھے صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے جب آپ  
 رکوع سے سر اٹھاتے تو میں کسی کو اپنی پیٹھ پر کھاتے نہ کہتا جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی  
 پیشانی زمین پر رکھتا اور اس کے بعد سب لوگ آپ کے پیچھے سجدہ میں جلتے **فَا** یہ جو اس حدیث میں ہے وہ  
 جھوٹی تھی عبداللہ بن زید کا قول ہے اور عقود اس سے یہ کہ برائے تو صلی اللہ علیہ وسلم نے تہمت میں اور  
 عکس سمت جھوٹ بولنے کا گمان نہیں ہو سکتا تو حدیث کی محکمات میں کوئی کشف بہ نہیں انصار میں معین بخیر کہا کہ  
 کہ یہ قول ابواسحاق کلبی اور مطلب یہ کہ عبداللہ بن زید جہوٹے نہ تھے تو غلط ہے سوا اس کہ عبداللہ بن زید کہہ  
 صحابی ہیں۔ اس حدیث کی یہ کتاب ہے کہ مقتدی سجدہ کے لیے نہ کیا جب تک امام اپنی پیشانی زمین پر نہ لگاؤ  
 البتہ اگر امام کے طلبی سے سر اٹھانے کا ذکر ہو تو ضابطہ نہیں کہ امام کے ساتھ ہی سجدہ میں نہ ہو کہ پست ہی ہو  
 کہ ہر ایک کن کہ امام کے شروع کرنے کے بعد شروع کرے **عَنْ** النّوْزِيِّ **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ  
 حَدَّثَنِي الْوَلَدُ وَهُوَ عَدِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ  
 لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِّنَّا ظَهَرَ حَتَّى يَقْعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا  
**لَّمْ نَقْعْ جُجُودًا بَعْدَهُ** ترجمہ عبداللہ بن زید کی روایت ہے کہ جب کہ برابر اسے بیان کیا اور وہ جہوٹے  
 نہ تھے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جمع اس میں جمعہ کہتے تو میں سے کوئی نہ جھکتا (سجدہ کے لیے)  
 جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں نہ جلتے ہر ہم آپ کو بعد سجدہ میں جلتے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ  
 بْنِ زَيْدٍ يَقُولُ عَلَى الْمَشْرِجَاتِ الْبَلَاءُ أَنْصَحُ كَأَنَّا يُصَلُّونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فَإِذَا رَكَعَ رَكَعًا فَإِذَا رَكَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ كَأَنَّهُمْ زُلْ فَيَأْتِي  
 حَتَّى يَرَاكَ فَإِذَا رَكَعَ رَكَعًا فَإِذَا رَكَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ **عَنْ** جَمْعِهِ **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ كِي رَوَايَتِ بَرْدِ كَثِيرٍ  
 تھے منبر پر حدیث بیان کی ہم برابر بن غلاب نے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے جب آپ  
 رکوع کرتے تھے ہم ہی رکوع کرتے تھے اور جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے اور سجدہ میں جمعہ کہتے تو ہم کثرت سے  
 یہاں تک کہ آپ کو دیکھتے زمین پر پیشانی رکھتا اور اس وقت ہم ہی سجدہ میں جلتے **عَنْ** الْبَلَاءِ قَالَ  
 لَمَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْنُو أَحَدٌ مِّنَّا ظَهَرَ حَتَّى يَرَاكَ كَأَنَّهُمْ زُلْ **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ  
 نَهَى كَأَنَّهُمْ سَمِعُوا حَدَّثَنَا الْوَلَدُ بْنُ أَبِي بَرْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ قَالَ حَدَّثَنِي **عَنْ** جَمْعِهِ **عَنْ** بَرْدِ كَثِيرٍ

ن  
درا

ن  
الشیخ

[illegible]

نصفه

السموات











ہمیں اپنے درمیان خدا نے میرے لیے ایک نئی مقرر کر دی ہے میری امت میں جس میں اسکو دیکھتا ہوں ان  
 کلہوں کو کہتا ہوں اذہا انضر اسو الفجر آخر سورہ ناک **ف** سورہ اذہا انضر اسو کہ گئے فتح ہونے  
 کے بعد اترتی جب اسلام پہل گیا اور جوق جوق لوگ مسلمان ہو گئے اسے تھانے سورہ میں اپنے پیغمبر کو  
 خوشخبری دی اور فرمایا اب خدا کی پاکی بول اور ہتھیار کرو زمین اس سورت میں اشارہ ہے آپ کی وفات کے  
 قرب کی طرف کیونکہ نبوت کا کام پورا ہو گیا۔ اس صلیف سے معلوم ہوا کہ ہتھیار چھینہ تکم در سچ اور چھو  
 ملے اسکو کہ وہ جانے اس خیال سے کہ کہیں بہر گناہ نہ کرے اور جو کچھ میں مبتلا ہوسکو پر افضل ہے کہ میں کہوں  
**اللهم اغفر لی عنی** عَائِشَةُ قَالَتْ مَا أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْذُ تَلَّ عَلَيَّ  
 إِذَا جَاءَهُ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ يَصْلِي سَلَوَةً إِلَّا دَعَا أَوْ قَالَ فَيُحَاكِمُنِي رَبِّي وَجَمْدُكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ  
 ترجمہ اے اللہ میں نے سوائے اس کے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے سورہ اذہا انضر اسو  
 الفجر اترتی ہے جب نماز پڑھتے ہو تو دعا کرتے اور فرماتے سبحانک بی وکرمک اللهم اغفر لی عنی پاک ہو تو اے  
 رب میرے اور شکر ہے تیرا اے مجھ پر مجھ کو **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ يَكُونُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَجَمْدُكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ أَرَأَيْتَ تَأْتِيكَ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَجَمْدُكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فَقَالَ خَيْرٌ فِي ذَلِكَ  
 أَوْ تَأْتِي عِلَامَةً فِي أَمْرِي فَإِذَا رَأَيْتُهَا أَكْتُفِرُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَجَمْدُكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهُ وَ  
 أَتُوبُ إِلَيْهِ فَقَدْ رَأَيْتُهَا إِذَا جَاءَهُ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ فَنُفِرُ مَعَهُ وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ  
 اللَّهِ أَتَوَاجِعًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ إِنَّهُ كَانَ قَوْلًا تَرْتَجِعُهُمُ الْوَسْطِينَ عَائِشَةُ سَوَدَاتِ سَوَدَاتِ  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر فرماتے تھے سبحان اللہ وجمدہ ہتھیار اللہ واپس آپ فرمایا مجھ پر کہ میں کہتا ہوں  
 تو ایک نشان دیکھتا ہوں اپنی امت میں ہر جس میں اس نشان کو دیکھتا ہوں تیسرے کہتا ہوں میں بھی سبحان اللہ  
 وجمدہ ہتھیار اللہ واپس کہتا ہوں وہ نشان شاید یہ ہے اذہا انضر اسو اخیر تک میں جب اسکی دعا گئی اور  
 کہہ فتح ہو گیا اور لوگ خدا کے دین میں جوق جوق شریک ہوئے مگر تو اسکی تعریف کر باکی بول اور بخشش مانگ  
 اور کہ وہ بخشش والے **عَنْ** ابْنِ جُرَیجٍ قَالَ قَالَ لِعَلَّكَ كَيْفَ تَقُولُ أَنْتَ فِي الرَّجُلِ قَالَ أَمَّا  
 سُبْحَانَكَ وَجَمْدُكَ كَالْإِلَهِ لَا أَنْتَ فَأَعْتَبُ فِي رَأْسِ الرَّجُلِ كَيْفَ تَعْنُ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمْتَدْتُ  
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَاتَ لِي كَلِمَةً فَلَقِيتُ أَنَا فَتَلَّ عَلَيَّ فَوَيْلٌ لِي أَنَا فَتَلَّ عَلَيَّ ثُمَّ رَجَعْتُ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَجَمْدُكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ تَأْتِيكَ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَجَمْدُكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فَقَالَ خَيْرٌ فِي ذَلِكَ أَوْ تَأْتِي عِلَامَةً فِي أَمْرِي فَإِذَا رَأَيْتُهَا أَكْتُفِرُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَجَمْدُكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهُ وَ أَتُوبُ إِلَيْهِ فَقَدْ رَأَيْتُهَا إِذَا جَاءَهُ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ فَنُفِرُ مَعَهُ وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَتَوَاجِعًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ إِنَّهُ كَانَ قَوْلًا تَرْتَجِعُهُمُ الْوَسْطِينَ عَائِشَةُ سَوَدَاتِ سَوَدَاتِ

بَابُ مِثْلِهِ



عَلَيْكَ عِبْدُكَ كِي فَضِيلَتِ اور اس کی عزتِ عَنِ مَعْلَانَ بْنِ كَلْبَةَ الْيَمَنِيِّ قَالَ كُنْتُ لِعُمِّ بْنِ كَلْبَةَ  
مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ خَيْرُ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَعَمُّهُ يَدْخُلُ اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ  
أَوْ قَالَ ثَلَاثًا بِأَحَبِّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلَهُ كَسَدَتْ ثُمَّ سَأَلَهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ ثَلَاثًا  
عَنِ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِكُنْ مِنَ السُّجُودِ لِلَّهِ فَإِنَّكَ لَا تَكْفُرُ  
بِاللَّهِ تَعْبُدُهُ إِلَّا أَنْ تَعْلَمَ اللَّهُ بِهَا دَجَّةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَتُهُ قَالَ مَعْلَانُ لَقَدْ لَقِيتُ أَبَا  
الدُّرْدَاءِ إِذْ كَانَ ثَلَاثًا فِي مِثْلِ مَا قَالْتُ فِي ثَوْبَانِ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى عَدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ بِمِثْرٍ مِنْ رَوَايَتِهِ  
مِنْ ثَوْبَانِ مِنْ مَلَا حَمُوسَةَ (غلام آزاد) تَبَوَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا وَرَكَهُمَا بِمَا كَامَ تَبَوَّعَ حُسَيْنَ  
كِي وَجِبِهُمَا وَجِبِهُمَا وَجِبِهُمَا مِنْ لَيْسَ جَادِي بِأَيُّونَ كَمَا يَجِبُ وَهَذَا كَامَ تَبَوَّعَ حُسَيْنَ كَامَ حُسَيْنَ وَزِيَادَةَ اللَّهِ كَامَ حُسَيْنَ  
يَسْأَلُ ثَوْبَانِ جِبِهُمَا بِمِثْرٍ مِنْ لَيْسَ جَادِي بِأَيُّونَ كَمَا يَجِبُ وَهَذَا كَامَ تَبَوَّعَ حُسَيْنَ كَامَ حُسَيْنَ وَزِيَادَةَ اللَّهِ كَامَ حُسَيْنَ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا جِبِهُمَا بِمِثْرٍ مِنْ لَيْسَ جَادِي بِأَيُّونَ كَمَا يَجِبُ وَهَذَا كَامَ تَبَوَّعَ حُسَيْنَ كَامَ حُسَيْنَ وَزِيَادَةَ اللَّهِ كَامَ حُسَيْنَ  
كَرَّجَا أَوْ تَرَى أَيْكَ كَمَا سَمِعْتُ كَرَّجَا سَعْدَانَ لَمْ يَكُنْ بِمِثْرٍ مِنْ أَوَّلِ الدُّرْدَاءِ وَمَا أَوَّلُ الدُّرْدَاءِ بِمِثْرٍ مِنْ أَوَّلِ الدُّرْدَاءِ  
أَيْسَاهِي كَمَا يَجِبُ ثَوْبَانِ لَمْ يَكُنْ بِمِثْرٍ مِنْ أَوَّلِ الدُّرْدَاءِ وَمَا أَوَّلِ الدُّرْدَاءِ بِمِثْرٍ مِنْ أَوَّلِ الدُّرْدَاءِ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّيْتُهُ بِوَضُوءٍ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِي سَلْ فَقُلْتُ سَأَلْتُ  
مُرَاتِفَتَكَ فِي أَثَرِكَ فَقَالَ أَوْشَيْتُ ذَلِكَ ثَلَاثُ هُوَذَا كَالْفَأْجِ عَلَى أَنْفِكَ بِكُنْ مِنَ السُّجُودِ  
ثُمَّ رَجَعْتُ بِمِثْرٍ مِنْ لَيْسَ جَادِي بِأَيُّونَ كَمَا يَجِبُ وَهَذَا كَامَ تَبَوَّعَ حُسَيْنَ كَامَ حُسَيْنَ وَزِيَادَةَ اللَّهِ كَامَ حُسَيْنَ  
كَرَّجَا أَوْ تَرَى أَيْكَ كَمَا سَمِعْتُ كَرَّجَا سَعْدَانَ لَمْ يَكُنْ بِمِثْرٍ مِنْ أَوَّلِ الدُّرْدَاءِ وَمَا أَوَّلِ الدُّرْدَاءِ بِمِثْرٍ مِنْ أَوَّلِ الدُّرْدَاءِ  
أَيْسَاهِي كَمَا يَجِبُ ثَوْبَانِ لَمْ يَكُنْ بِمِثْرٍ مِنْ أَوَّلِ الدُّرْدَاءِ وَمَا أَوَّلِ الدُّرْدَاءِ بِمِثْرٍ مِنْ أَوَّلِ الدُّرْدَاءِ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّيْتُهُ بِوَضُوءٍ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِي سَلْ فَقُلْتُ سَأَلْتُ  
مُرَاتِفَتَكَ فِي أَثَرِكَ فَقَالَ أَوْشَيْتُ ذَلِكَ ثَلَاثُ هُوَذَا كَالْفَأْجِ عَلَى أَنْفِكَ بِكُنْ مِنَ السُّجُودِ  
ثُمَّ رَجَعْتُ بِمِثْرٍ مِنْ لَيْسَ جَادِي بِأَيُّونَ كَمَا يَجِبُ وَهَذَا كَامَ تَبَوَّعَ حُسَيْنَ كَامَ حُسَيْنَ وَزِيَادَةَ اللَّهِ كَامَ حُسَيْنَ  
كَرَّجَا أَوْ تَرَى أَيْكَ كَمَا سَمِعْتُ كَرَّجَا سَعْدَانَ لَمْ يَكُنْ بِمِثْرٍ مِنْ أَوَّلِ الدُّرْدَاءِ وَمَا أَوَّلِ الدُّرْدَاءِ بِمِثْرٍ مِنْ أَوَّلِ الدُّرْدَاءِ  
أَيْسَاهِي كَمَا يَجِبُ ثَوْبَانِ لَمْ يَكُنْ بِمِثْرٍ مِنْ أَوَّلِ الدُّرْدَاءِ وَمَا أَوَّلِ الدُّرْدَاءِ بِمِثْرٍ مِنْ أَوَّلِ الدُّرْدَاءِ

النبي

ر. ناوہ علی محمد





عمرہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا سات اعضا پر سجدہ کر لیا اور بائیں اور کپڑوں کو نہ سمیٹو کہ وہ سات اعضا پر  
 ہیں وچان اور ناک اور دونوں ایک عضو کے حکم میں ہیں اور دونوں بازو دونوں گٹھڑوں دونوں قدم **عَنْ**  
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّي وَرَأَى سِتْرَهُ مَقْشُوفٍ مِنْ وَرَائِهِ فَقَامَ  
 فَعَبَّلَ عَجَلًا فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَا لَكَ وَرَأَيْتَنِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّكُمْ أَهْلُ هَذَا امْتَلِئُوا الدِّينَ فَيُصَلُّ رَهْوَ مَكْشُوفٍ ترجمہ عبد اللہ  
 بن عباس نے دیکھا عبد اللہ بن حارث کو وہ چوڑے ہاند پر مہر جو نماز پڑھ رہے تھے تو عبد اللہ بن عباس ان کے  
 چوڑے کو کوہٹنے لگے جب وہ نماز سے فارغ ہو کر تو پوچھا تم نے یہ کیا کیا چو عبد اللہ بن عباس نے کہا  
 میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کتاب فرماتے ہوئے سنا تھا کہ ہاند کا جوڑا ہاند کرنا پڑے اسکی  
 مثال ایسی ہے جیسو کوئی ستر کو ہلکا کرنا پڑے **ف** اس پر مدد ہوئی اس نے کہ ناز کا اعادہ ضروری ہے اگرچہ  
 ہاند کرنا پڑے لیکن جمہور علماء کے نزدیک اعادہ ضروری نہیں بلکہ نماز مکروہ ہوگی **بَابُ الْأَعْيَادِ**  
 فِي السُّجُودِ وَهُوَ الْكُفُّ عَلَى الْأَرْضِ وَرَفْعُ الْيَدَيْنِ عَنِ الْأَرْضِ عَنِ الْفَخْذِ عَنِ  
 السَّجْدَةِ عَنِ السَّجْدَةِ وَدَوْنِ تَبْيِيلَانِ زَيْنِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ وَدَوْنِ الْبُيُوتِ وَدَوْنِ سَبْعِينَ  
 أَوْ سِتِّينَ كَرَامٍ عَنِ الرَّسُولِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْدَقُ لَوْافِي  
 السُّجُودِ لَا يَنْسُطُ أَحَدٌ كُفُّ وَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْسُطُ الْكُفُّ ترجمہ ان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے نماز کے اعضا کو بار بار نہ زمین اور نہ بچاؤ کوئی تم میں سے اپنی ہانہوں کو کئے کی طرح **ف** انہیں کہنا  
 زمین پر نہ لگاؤ اور نہ پسینوں کو ملاؤ جیسے کتا بیٹھا ہے بلکہ میان زمین سے اونچی رہیں اور دونوں ہاتھ  
 نہ اٹھائیں کہ ہاتھ اگر زمین نہ لگے تو بھین نظر آویں **عَنْ** شُعْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ أَنَّ ابْنَ  
 جَعْفَرٍ وَلَا يَنْسُطُ أَحَدٌ كُفُّ وَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْسُطُ الْكُفُّ ترجمہ وہی جو اوپر لکھا  
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَعَلَّيْتَ فَتَعَلَّيْتُ كُفُّكَ إِذَا رَفَعْتَ مِنْ تَقِيَّتِكَ ترجمہ بارہ روایت  
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو سجدہ کرے تو اپنی ہاتھ میان زمین پر نہ لگاؤ کہ میان زمین سے  
 اٹھائے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ ابْنَ تَيْمِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ  
 إِذَا صَلَّى فَرَجَّ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَسْتَدِيرَ بِأُضْرَاطِهِ ترجمہ عبد اللہ بن مالک بن کثیر نے روایت کیا  
 کہ جب عبد اللہ کی ان کا نام ہے ہاتھ کی بی بی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو دونوں ہاتھ

باب عکس الواسع في الصلاة

باب لا تعيد في السجود وروى في السجود

باب لا تعيد في السجود







قِيَصُ الْبَيْتِ وَالنَّاسِ وَذَلِكَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي الشَّكْرِ لَمَنْ شَاءَ اَعْتَدَ مَا لَمْ يَكُنْ مَرَجِيهِ عَلَيْهِ  
 بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کو دن بھر نکلتے تو حکم کرتے ہرچہ گاریکا اپنے  
 سامنے پہ نماز پڑھتا تو اس کی آثر میں اور لوگ آپ کے پیچھے ہوتے اور یا سر سفر میں کہتے اسی وجہ سے اس پر دن سے  
 اوسکو مقرر کیا ہے (کہ ہرچہ ساتھ رہے) **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 كَانَ يَرْكَبُ رُكْبَةً وَكَانَ أَتَى كُلَّ كَيْفٍ لَعَنَهُ وَكَفَّرَ بِهِ لَمَّا كَانَ ابْنُ شَيْبَةَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَ  
 تَحْيَى الْخُزَيْمِيُّ تَرْجَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَرْجِي كَوْكَا ثَلَاثِينَ طَرَفَ نَازِ  
 پڑھتے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ رَاحِلَتَهُ وَهُوَ يَخْلُفُ  
 الْكَلْبَ تَرْجَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنِي اَوْثْمَنَ كَوْكَبَ كَيْطُفَ كَرَكَةَ اَوْ  
 طَرَفَ نَازِ پڑھتے تہو **ف** اَوْثْمَنُ كِي اَثْرِيْنِ نَوِي سَنَ كَمَا اِسْ صَدِيقُ مِيْنِ لِيْلِ بِه نَازِ جَانِزِ مَوْنِ بِه  
 مِيْوَانِ نَزْدِيْكَ اَو اَوْثُفَ اَوْ نَزْدِيْكَ اَو اَوْثْمُوْنِ كَسَ تَبَانِ مِيْنِ نَازِ پڑھنا مکرر ہے اس وقت کہ کہیں  
 اگر کہہ رہے ہوں اور نماز میں نفل واقع ہو **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ  
 يُصَلِّيُ اِلَى رَاحِلَتِهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اِلَى عَيْنِيْنِ **مَرْجِي**  
 عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اَوْثْمَنُ کَیْطُفَ نَازِ پڑھتے تہو اسباب میں نے  
 کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اَوْثُفَ کَیْطُفَ **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ  
 اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي وَهُوَ يَلَا يَطْلُفُ فِي قُبَّةٍ لَمْ يَكُنْ مِنْ اَدِيْمَالِ عَجْمٍ  
 يَلَا اَلْ يَوْضُوْدَ فَمِنْ اَلْ اَبْلِ كَوَا حِمْزٍ قَالَ تَحْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ حُمْرًا  
 كَاثِرًا اَنْظُرَ اِلَى بَيْتِ اِهْنِ سَاقِيَهْ قَالَ فَتَوَمَّأَ وَادَّخَلَ اَلْ يَلَا قَالَ فَجَعَلَتْ تَتَبَعُ مَا هُوَ جَاهِلُهَا هُمَا  
 يَقُولُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا يَقُولُ حَتَّى يَخْلُفَ عَلَى الْمَلَكَةِ حَتَّى يَخْلُفَ عَلَى الْمَلَكَةِ قَالَ ثُمَّ رَكَعَتْ ثُمَّ رَكَعَتْ ثُمَّ رَكَعَتْ  
 فَصَلَّى اَلْظَهْرَ ثُمَّ رَكَعَتْ عَتِيْنِ ثُمَّ رَكَعَتْ يَدِيْنِ اَلْحَمْدُ اَوْ اَلْعَلْبُ لَا يَمْنَعُ ثُمَّ صَلَّى اَلْعَصْرَ ثُمَّ رَكَعَتْ عَتِيْنِ  
 ثُمَّ رَكَعَتْ يَدِيْنِ حَتَّى يَجْعَلَ اِلَى اَلْبَيْتِ تَرْجَمَهُ اَبُو جَعْفَرٍ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِهْنِ  
 صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہ میں ادسا پ الطبع (ایک مقام پر باب کہ پر) میں تہو ایک مال چمڑے کو کٹا گیا  
 میں نے کہا مال آپ کو کیسے وضو کا پانی لیکر نکلتے (ادسا آپ وضو کیا) پھر کسی کو بائی ملا اور کسی کو نہ ملا تو اس نے  
 دوسرے کے لیکر ذرا سا چمڑا لیا **ف** ابی حضرت کو وضو جو پانی بجا اوسکو لوگوں نے تبرک سمجھا کر لینا

باب النكاح في الحج

باب النكاح في الحج

شروع کیا کسی کو نہ پانی مل گیا اور کسی کو نہ ملا تو دوسری نے اسی طرح نظر کی جب تک دیا اور دوسری ادیت میں پہنچ کر  
 تھک کر موجود ہے کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ وضو کا بچا ہوا پانی لے رہے تھے۔ نووی نے کہا اس حدیث سے  
 یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ صالحین کے آثار سے برکت حاصل کرنا درست ہے اور ان کے بچے ہو کر نہ پانی کا  
 استعمال بطور تبرک کو جائز ہے۔ **ت** پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے سرخ جوڑ پہنچے جوڑ گویا میں اس  
 وقت آپ کی ہڈیوں کی سفیدی دیکھ رہا ہوں آپ نے وضو کیا اور ہلال نے اذان دی میں نے اون کے سر  
 کی پردی کی جو امانی اور بائیں طرف پہیر کر کہتے تھے علی الصلوۃ حی علی الفلاح **ف** نووی نے  
 کہا اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دونوں کو ہی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح میں دہانے اور بائیں طرف  
 منہ پہیر ناجائز ہے لیکن قدم اور سینہ اپنا قبلا کی طرف سے نہ پہیرے صرف سر اور گردن پہرادی اور اس باب  
 میں تین مذہب ہیں ایک یہ کہ حی علی الصلوۃ میں دونوں بار دہانی طرف منہ پہیرے اور حی علی الفلاح  
 میں دونوں بار بائیں طرف منہ پہیرے اور یہ صحیح ہے دوسرے یہ کہ ایک بار حی علی الصلوۃ دہانی طرف موٹھے  
 پہیر کر کہے اور ایک بار بائیں طرف منہ پہیر کر اسی طرح حی علی الفلاح تیسرے یہ کہ پہلا دہانی طرف منہ پہیر  
 پہیر کر سے علی الصلوۃ کہے پہر قبلا کی طرف منہ پہیر کر لے پہر دہانی طرف منہ پہیرے اور حی علی الصلوۃ کہے  
 پہر بائیں طرف منہ پہیرے اور حی علی الفلاح کہے پہر قبلا کی طرف منہ پہیر کر لے پہر بائیں طرف منہ پہیرے  
 اور حی علی الفلاح کہے **ت** پہر ایک ہالاکاڑ گویا آپ کر لے اور آپ کے ٹپے پہر اور ٹپے کی دو رکعتیں  
 پڑھیں (تقریباً اس طرح سفر میں تھے) آپ کے سامنے سونگہ ہی اور کتے نکل رہے تھے آپ کو تیرہ تھوڑے دیکھ کر  
 پہالے کا سر ہٹا) پہر صحر کی دو رکعتیں پڑھیں (دونوں نمازوں کو جمع کیا) پہر بار دوسری رکعتیں پڑھتے  
 رہے (تقریباً) یہاں تک کہ مدینہ میں پہنچے **ع** عَنِ سَعْدِ بْنِ ابْنِ جَحْشٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفِئْتُ فِي حِمَا مَدِينَةِ مَدِينَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 لَيْتَ بَرْدُونَ لَيْلِكَ الْوُضُوءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا لَمْ يَغْتَسِبْ مِنْهُ لَمْ يَغْتَسِبْ مِنْهُ أَخَذَ مِنْ  
 بَلْبَلٍ بِلَدِّ صَلَاحِهِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ بِالْأَلَا أَخْرَجَ عَنْكَ فَرَكَنَهَا وَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 بِنَاحِيَةِ حِمَا أَمَقَّتْ جَمْعًا فَضَلَّ إِلَى الْعَنْزَةِ وَالنَّاسِ دَكْعَتَيْنِ وَدَأَيْتُ النَّاسَ وَالْأَوَّلَ يَوْمَئِذٍ  
 لَيْتَ بَرْدُونَ لَيْلِكَ الْوُضُوءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا لَمْ يَغْتَسِبْ مِنْهُ لَمْ يَغْتَسِبْ مِنْهُ أَخَذَ مِنْ  
 بَلْبَلٍ بِلَدِّ صَلَاحِهِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ بِالْأَلَا أَخْرَجَ عَنْكَ فَرَكَنَهَا وَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 بِنَاحِيَةِ حِمَا أَمَقَّتْ جَمْعًا فَضَلَّ إِلَى الْعَنْزَةِ وَالنَّاسِ دَكْعَتَيْنِ وَدَأَيْتُ النَّاسَ وَالْأَوَّلَ يَوْمَئِذٍ

ہوا پانی نکالا تو لوگ اس کو لینے کے لیے چٹپٹنے لگے پھر جبکہ پانی مل گیا اوس بدینہ پر پلایا اور جب کوئلہ اوس  
 اپنی سانس کے ماتہ سے ماتہ تر گیا پھر پرتش بلال کو دیکھا انہوں نے بچا نکالا اور اس کو گاڑا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 علیہ وسلم سرخ ہوڑا پہنے ہوئے اس کو (پتہ لیون تک) اوٹھائے ہوئے نکلا اور برجہ کی طواف کھڑی ہو کر لوگوں  
 کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور میں نے دیکھا آدمیوں کو اور جانوروں کو وہ برجہ کو سامنے ہو کر گزری تھے  
**عَنْ** عَوْنِ بْنِ أَبِي جَحْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَدِيثِ سَفِيانَ  
 وَغَيْرِهِمْ أَنَّ زَيْدَ بْنَ بُعْضَةَ عَلَى بَعْضِ كُوفِي حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ مَعْمُورٍ كُنَّا كَانُوا بِالْحِمْيَرِ  
 خَدِجَ بِلَاكٍ فَكَادَى بِالْأَلْوَكِ تَرْجِمَهُ دُوسَرَى رَوَايَتِ كَاهِي طَلَبَتْ جَوَابَ رُكْنٍ أَكْبَرُ كَيْفِي تَبِي  
 مَالِكِ بْنِ مَعْمُورٍ كِي رَوَايَتِ مِينَ هَ حَبِ دُوسَرَى مَوْكِي قِي مَالِكِ نَكَلِ اور نماز کے لیے اذان دی **عَنْ** ابْنِ  
 جَحْفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِمْيَرِ فَتَوَخَّاهُ فَفَصَّلَ الظُّهْرَ  
 رَكْعَتَيْنِ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيَّنَّ يَدَيْهِ عَنَّا قَالَ شُعْبَةُ كَذَلِكَ فِيهِ عَوْنٌ **عَنْ** أَبِي جَحْفَةَ  
 وَكَانَ يَكُونُ مِنْ رُكْعَتَيْهَا الْمَلِكُ إِذَا كَانُوا بِالْحِمْيَرِ تَرْجِمَهُ ابْنُ جَحْفَةَ رَوَايَتِ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَجَّهَ  
 کو بھرا کہے طرف نکلا اور وضو کیا پھر دو رکعتیں ظہر کی پڑھیں اور دو رکعتیں عصر کی اور آپ کو سامنے پرچی  
 لگی تھی اوس کے پار عورتیں اور گدھے گزرتے تھے **ف** اس حدیث سے سفر میں قصر اور جمع دونوں ثابت  
 ہوئی اور یہ بھی نکلا کہ اگر سفر میں پہلے نماز کے وقت اترنے کا اتفاق ہو جسے ظہر کے وقت تو عصر ہی اسی وقت  
 پڑھ لیں اور یہ جمع تقدیم ہو اور جو پہلے نماز کے وقت ظہر کا اتفاق ہو جسے ظہر کے وقت تو ظہر کی تاخیر کرے  
 اور عصر کے وقت ظہر اور عصر دونوں پڑھ لیں اور یہ جمع تاخیر ہے **عَنْ** شُعْبَةَ يَكُونُ اسناداً وَجْمَعاً  
 وَشُكَّةً وَكَانَ فِي حَدِيثِ الْحَكَمِ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّ النَّاسَ يَأْخُذُونَ مِنْ فَضْلِ وَضُوءِهِ تَرْجِمَهُ وہی جواب پڑھا  
 حکم کی روایت میں ہے کہ لوگوں نے آپ کو وضو کا بچا ہوا پانی لینا شروع کیا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَيْتُهُ  
 رَاكِباً عَلَیْ أَثَرِ الْإِبِلِ فَأَتَانِي قَدْ تَوَضَّأَ لَمْ يَدْرِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلُّهُ  
 بِاللَّسِّ هُوَ كَمَا رَأَيْتُ بَدَّيْتُ مِنَ الصُّوْفِ فَتَرَكْتُ فَأَرْسَلْتُ الْإِثَانَ تَنَجَّعَ وَدَخَلَ فِي الصُّفَّةِ  
 فَكَلَّمَ بِي فَذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدُ تَرْجِمَهُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَوَايَتِ هُوَ مِينَ گدھ کی ملاویان پر سوار ہو کر آیا اون کو نور پڑھا  
 جو ان کو نیکو تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غار پر تھے منامین میں صف کر سامنے آکر اترے اور گدھے کو چھوڑ دیا وہ چڑھ کر اور میں صف  
 میں شریک ہو گیا پھر کہیں مجھ پر اعتراض نہ کیا **ف** کہ تم صف میں کیسے چلا آئے اور گدھے کو نہ مان کیوں چھوڑا کس

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تشریف لے گیا اور امام کا سترہ تقدیر کیا گیا ہے کافی ہے۔ اس پر عباس کی  
 عین یا خدایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کو وقت گنتی تھی بعضوں نے کہا دس کے بعضوں نے  
 کہا تیرہ برس کے بعضوں نے کہا پندرہ برس اور یہی ٹھیک ہے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنَا  
 أَنَّهُ أَقْبَلَ يَسِيرًا عَلَى حِمَارٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّيُ بَيْنَ فَوْجَيْنِ مِنَ الْوُجُوهِ  
 يُصَلِّيُ بِالنَّاسِ قَالَ فَسَادَ الْحِمَارُ فَبَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الْمُؤْمِنِينَ نَزَلَ عَنْهُ نَصَفٌ مَعَ النَّاسِ **ترجمہ**  
 عبد اللہ بن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے میری جماعت کے  
 میں نماز پڑھا رہے تھے تو گدھا نہنوں کے سامنے ہو کر کھلا پڑا اور اس کی اور صف میں شریک ہو گیا **عَنْ**  
 الرَّهْزِيِّ بِطَرِيقٍ الْأَسَدِ قَالَ وَاللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ بِحُجَّةٍ **ترجمہ** وہی جواب دہ  
 گذرا اس میں یہ کہ آپ عرفات میں نماز پڑھا رہے تھے **عَنْ** الرَّهْزِيِّ بِطَرِيقٍ الْأَسَدِ قَالَ وَاللَّهِ  
 فِيهِ مَعْنَى وَلَا عَرَفَاتُ وَقَالَ فَوَجَّحَ الْوُجُوهُ أَوْ يَوْمَ الْفَتْحِ **ترجمہ** اس روایت میں نہ منا کا ذکر ہے نہ  
 عرفات کا بلکہ حجۃ الوداع کہا گیا کہ کے فتح کا دن کہا (لیکن صحیح حجۃ الوداع ہے) **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ  
 الْأَخْدَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ لَحْدُكُمْ فَصَلُّوا فَلَا يَدْعُ أَحَدًا  
 يَمُوتُ مِنْ يَدَيْهِ وَلَا يَدْعُو مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ أَبَوْا فَلْيَقَاتِلُوهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ **ترجمہ** ابوسعید خدری  
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اسے نہ کہے نہ کسی کو نہ  
 نکلے نہ دیر ہو بلکہ اس کو دفعت سے جہانک ہو گا اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے **ف** دفع  
 کرنا کہ حکم بطور استحباب ہے نہ بطور وجوب کہ اگر کسی عالم نے اس کو واجب بنادیا تو اسے اور لڑنے سے یہ عرض  
 نہیں کہ ہتھیار چلا دیا یا ایسا مارا کہ وہ مر جاوے یا زخمی ہو کر مرے میں مجاہد کو تو اس پر قصاص نہیں  
 باتفاق علماء لیکن میت ہوگی یا نہ ہوگی اس میں دو قول ہیں یہ سب صورت میں ہے کہ نماز نے اپنے  
 اس سے لڑ کر لی ہو یا ایسا کرنے میں نماز پڑھتا ہو جہاں سے گزرنے کی ضرورت نہ ہو اتنے مختصر **عَنْ**  
 أَبِي سَالِحٍ السَّمَّانِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَبِي سَعِيدٍ يَصَلِّيُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ لَيْ  
 شَيْءٌ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ شَابٌّ مِنْ أَبِي مُعَيْطٍ أَرَادَ أَنْ يَجْتَسِرَ  
 فَبَيْنَ يَدَيْهِ فَنَدَّ كَعَفٍ فِي خُفِّهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ حَتَّى مَسَاغَا الْإِبْرِيذِ أَتَى أَبِي سَعِيدٍ فَعَادَ فَدَعَمَ  
 فِي خُفِّهِ أَشَدَّ مِنَ الْأَوَّلَى فَامْتَشَلْنَا فَامْتَشَلْنَا مِنْ أَبِي سَعِيدٍ حَتَّى دَاخَمَ النَّاسُ فَنَجَّيْنَاهُ

جاءه  
 فبينما  
 انما مع  
 ابى سعيد  
 يصلي  
 يوم  
 الجمعة  
 اذا  
 لى  
 شئ  
 يستره  
 من  
 الناس  
 اذا  
 جاء  
 رجل  
 شاب  
 من  
 ابى  
 معيط  
 اراد  
 ان  
 يجتسر  
 فبينما  
 يديه  
 فدفع  
 في  
 خفيه  
 فنظر  
 اليه  
 حتى  
 مساغرا  
 الابرير  
 اتى  
 ابى  
 سعيد  
 فعاد  
 فدعم  
 في  
 خفيه  
 اشد  
 من  
 الاولى  
 فامتشلنا  
 فامتشلنا  
 من  
 ابى  
 سعيد  
 حتى  
 داخم  
 الناس  
 فنجينا  
 هو











ام المؤمنین عائشہؓ کو کہا تم ہو کہو کہ تم لوگوں کے برابر کرو یا حالانکہ میں تمہیں دیکھتا ہوں  
تحت پر لپٹی ہوئی ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آتے اور تخت کیے چہرین نماز پڑھتے مجھ کو آپ کے سامنے  
کہنا براسم معلوم ہوتا تھا تو تخت کو باؤن کی طرف میں کہہ سک کر محلات سے باہر آنے **عَنْ عَائِشَةَ**  
**قَالَتْ كُنْتُ أَدْنَاهُ بَيْنِي وَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ فِي قِلْبَتِهِ قَادِرًا**  
**بِحَدِّ عَمْرٍاءَ فَقَبَضْتُ رِجْلِي وَلَمَّا قَامَ كَبَّهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصْنَعٌ**  
ترجمہ ام المؤمنین عائشہؓ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوتی اور میری پاؤں  
آپ کو سامنے قبلہ کی طرف ہوتی توجہ آپ سجدہ کرنے لگتے میرا باؤن دو باؤں میں باؤن سمیت لپٹی  
پہر جب آپ کھڑے ہو جاتے میں باؤن پہلا لیتی حضرت عائشہؓ نے کہا اہل اون دنوں کہ وہ دن میں چپانغ  
نہ تھا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو چھوئے سے وضو نہ ہین ٹوٹا اور چہرہ و ہمار کے  
نزدیک ٹوٹ جاتا ہے وہ یہ تاویل کرتے ہیں کہ یہ چونکہ کپڑے وغیرہ کے اوپر سے ہوگا اور اس سے وضو  
نہین ٹوٹا **عَنْ** **عَمْرٍاءَ دَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ**  
**اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّي نَا حَائِضٌ وَرَبُّمَا أَصَابَتْهُ قُبُوبُهُ إِذَا سَجَدَ تَرَجَّعَ تَرَجَّعَ**  
ترجمہ ام المؤمنین عائشہؓ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوتی جن کی حالت میں کہیں ایسا  
ہی ہوتا کہ آپ کا کپڑا میری ہونے لگ جاتا جب آپ سجدہ کرتے **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ**  
**صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَكَانَ الرَّجُلُ يَدْنَاهُ وَكَانَ حَائِضٌ وَكَانَ عَلَى مِرْطَةٍ وَكَانَتْ رُبَّمَا**  
**الرَّجُلُ يَدْنَاهُ تَرَجَّعَ تَرَجَّعَ** ام المؤمنین عائشہؓ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوتی اور میں آپ  
کے پس پردہ کی طرف ہوتی جن کی حالت میں اور ایک چادر میں لپٹی ہوتی اور میں کہہ کر کپڑا آپ پر پہنی ہوتا۔  
**ف** فردی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا اگر عورت نمازی کے پہلے میں کپڑی ہو تو نماز باطل نہ  
ہوگی یہی ہمارا اور اکثر علماء کا مذہب ہے اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک نماز باطل ہو جاوے گی اور یہی ثابت ہوا  
کہ عائد عورت کو کپڑے پاک ہیں مگر وہ مقام حیا جن لگا ہوا اور کوئی نجاست البتہ وہ نجس ہے اور یہی  
ثابت ہوا کہ عائد کے سامنے نماز پڑھ سکتے ہیں اور ایک ہی کپڑا کچھ عائد پہر کچھ نمازی پر  
ترہی قبا نہیں **بَابُ الصَّلَاةِ فِي قُبُوبٍ وَاحِدٍ وَصِفَةِ الْقُبُوبِ** ایک کپڑے میں نماز پڑھنا یا **عَنْ**  
**أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْقُبُوبِ أَلَوْ**

[illegible]

عَارِقَه

نہ









کا حکم تھا کہ محمد بن عبد اللہ بن ابی طالبؐ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو فضیلت  
 دی گئی اور پیغمبروں پر چھ باتوں سے پہلو تو مجھ کو وہ کلام ملا جس میں لفظ تھوڑی دیر میں اور معنی بہت ہیں اور معنی  
 کلام اسد یا خود حضرت کو کلمات (اور میں مدد یا گیا عرب سے اور جو غنیمتیں حلال کی گئیں اور میرے لیے ساری  
 زمین پاک کر نیوالی اور نماز کی جگہ کی گئی اور میں تمام مخلوقات کو طرف (خواجہ بن ہون یا آدمی عرب کے ہون  
 یا غیر عرب کے) پہنچا گیا اور میرے اور نبوت ختم کی گئی **ف** اب میرے بعد دنیا میں کوئی نبی انہی کتاب  
 یا شریعت لیکن انبیاء الانبیاء حضرت عیسیٰ علیہ السلام بلا شک قیامت کو قریب آئے گا پر وہ ساری دین کی  
 باتوں میں ہمارے پیغمبر کی تابع ہوں گے **عَنْ** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 رَسَلْتُكُمْ بِجَوَائِزٍ وَخِزْمَتٍ بِاللَّحْمِ نَبَاتٍ اَنَا كَأَنَّمَا اُوتِيتُ بِمَعَالِيَةِ خَزَائِنِ اَكَا دُخْنٍ  
 فَوَضَعْتُ فِي يَدَيَّ اَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ فَذَكَرَ هَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ وَ اَسْتَحْذَرُ  
 تَنَقُّلُہٗمَا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو خدا نے وہ باتیں دیکھیں  
 جن میں لفظ تھوڑی دیر میں اور معنی بہت ہیں اور مجھ کو مدد ملی عرب سے اور میں ایک بار سور مانتا تھا تو میں نے  
 خزانوں کی کنجیاں لائیں گئیں اور میرے ہاتھ میں یہ گہری گئیں ابو ہریرہ نے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 سلم تو نشر لیتے گئے اور تم زمین کے خزانے نکال رہے ہو ایسے ملک کے ملک فتح کرتے ہو وہ ان کی سبقت و تہذیب  
 لو تو **عَنْ** ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قبل عبد بن  
 یونس ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہو ایسے ہی ہے جیسے ابو ہریرہ نے **عَنْ** ابی ہریرۃ قال  
 رَسَلْتُ اللّٰہَ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ یَوْسُفَہٗ ترجمہ وہی جہاں پر گذرا **عَنْ** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّہٗ قَالَ دُخْرَتٌ بِاللَّحْمِ عَلٰی اَمْدٍ وَاَوْتِیَتْ جَوَائِزُ اَلْکَلْبِ وَبِیْنَا اَنَا  
 نَاخِرُ اَمْرِکَ بِمَعَالِیَةِ خَزَائِنِ اَلْاَرْضِ فَوَضَعْتُ فِیْ یَدَیَّ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ و دشمن کے مدد دہی رہے اور مجھ کو باتیں لائیں جن میں لفظ کم ہیں برحقانیت میں اور  
 میں ایک بار سور مانتا تھا تو میں نے زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائیں گئیں اور میرے ہاتھ میں یہ گہری گئیں **عَنْ** ابی ہریرۃ  
 قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قبل عبد بن یونس ترجمہ وہی جہاں پر گذرا **عَنْ** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم اِنَّہٗ قَالَ دُخْرَتٌ بِاللَّحْمِ عَلٰی اَمْدٍ وَاَوْتِیَتْ جَوَائِزُ اَلْکَلْبِ وَبِیْنَا اَنَا  
 نَاخِرُ اَمْرِکَ بِمَعَالِیَةِ خَزَائِنِ اَلْاَرْضِ فَوَضَعْتُ فِیْ یَدَیَّ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ و دشمن کے مدد دہی رہے اور مجھ کو باتیں لائیں جن میں لفظ کم ہیں برحقانیت میں اور  
 میں ایک بار سور مانتا تھا تو میں نے زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائیں گئیں اور میرے ہاتھ میں یہ گہری گئیں **عَنْ** ابی ہریرۃ  
 قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قبل عبد بن یونس ترجمہ وہی جہاں پر گذرا **عَنْ** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم اِنَّہٗ قَالَ دُخْرَتٌ بِاللَّحْمِ عَلٰی اَمْدٍ وَاَوْتِیَتْ جَوَائِزُ اَلْکَلْبِ وَبِیْنَا اَنَا  
 نَاخِرُ اَمْرِکَ بِمَعَالِیَةِ خَزَائِنِ اَلْاَرْضِ فَوَضَعْتُ فِیْ یَدَیَّ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی







بریت المقدس کی طرف نماز پڑھا کرتے تھے اسے میں یہ آیت اتری قدرتی تقدیر جہاں خلیفہ کا بیٹا ہو گا وہاں  
 ہونے پہلے کو اس کی طرف دیکھ کر ہم پہرہ میں گئے موندنا ہمارا اس کی طرف جس کو تم پسند کرتے ہو تو پھر  
 اپنا سرخ کعبہ کی طرف پھر ایک شخص نبی علیہ السلام سے جا رہا تھا اوس نے دیکھا لوگوں کو فجر کی نماز میں کھڑے ہیں اور  
 ایک کھڑے ہو کر تہجد کی پکار اس وقت بدل گیا پس کروہ لوگ اسی حالت میں قبلہ کی طرف پھر گئی **باب**  
 النبی عن سائر النبیین علی القبور واخذوا الصور فی حجاز والکعبی عن اتخاذ القبور مساجد قبر و غیر  
 مسجد بنائے کی ممانعت اور وہ ان پر مومنین کہنے کی ممانعت اور قبروں کو مسجد بنانے کی ممانعت **عن**  
 عائشة ان امرئین ذکرتهما کینسہ ذابھا باحدی فی حجاز فقاموا لرسول الله صلی  
 الله علیہ وسلم فقال رسول الله صلی الله علیہ وسلم ان اولئک اذا کان فیہم الرجل یصلی  
 فقامت بنو علی قبرہ مسجد او صوره و فیہ تذل الصور اولئک فیراد الخلق عند الله عز وجل  
 یوکل القیمۃ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہوا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کے جا  
 کا ذکر کیا جس کو انہوں نے عیش میں دیکھا تھا اوس میں تصویریں لگی تھیں اس نے فرمایا ان لوگوں کا یہی حال  
 تھا جب ان میں کوئی نیک آدمی مر جاتا تو وہ اوس کی قبر پر مسجد بناتے اور وہ ان صورتیں بناتے یہ لوگ  
 قیامت کو ان خدا کے سامنے سب بدتر ہوں گے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر کے پاس یا قبر کے  
 اوپر مسجد بنانا یا قبرستان میں نماز پڑھنا نہایت کیونکہ اگلی شریعت میں اور یہود اور نصاریٰ ایسا کیا کرتے  
 تھے کہ بغیر ہون یا نیک لوگوں کی قبروں کو عبادت گاہ بناتے تھے اگر کوئی قبر کو مسجد بناوے لیکن مسجد  
 کی طرح وہ ان مردوں کو ایسا کیا کرے یا قبر کے سامنے جگہ یا اس طرف نماز پڑھتے تو اس کا یہی یہی حکم ہے  
**عن** عائشة انہم تذاکروا عند رسول الله صلی الله علیہ وسلم فموضعہ فذکر ان  
 امرئین ذابھما کینسہ ثم ذکر عموک ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے سامنے لوگوں نے باتیں کی آپ کی بیماری میں تو اس میں ہمارا ایک گرجا کا حال بیان  
 کیا پھر فرمایا اسی طرح جیسو اوپر گذرا **عن** عائشة قالت ذکرک ان ذابھما کینسہ ثم ذکر عموک  
 ثم ذکر عموک ثم ذکر عموک ثم ذکر عموک ثم ذکر عموک ثم ذکر عموک ثم ذکر عموک ثم ذکر عموک  
 سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی نے ایک گرجا کا حال بیان کیا جو انہوں نے دیکھا تھا حبش کے  
 ایک میں جہاں ماریہ تھا پھر وہی ہی روایت کیا جیسا اوپر گذرا **عن** عائشة قالت قال رسول الله صلی

دیکھا تھا

بارک اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین  
 فی حجاز والکعبی عن اتخاذ القبور مساجد

دیکھا تھا  
 ماریہ تھا پھر وہی ہی روایت کیا جیسا اوپر گذرا



پہلے آپ فرماتے تھے میں بزرگ ہوں اس بات سے کہ کسی کو تم میں سوا پنا دوست بناؤں سوا خدا کے کیوں کہ اس نے مجھ کو پناہ و دوست بنایا ہے جیسو ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنا یا تھا اور جو میں اپنی راست میں کسی کو دوست بنا نہ لایا ہوتا تو ابوبکر کو دوست بنانا تم خیر و ابرہہ تم سے پہلو لوگ اپنے پیغمبروں اور نیک لوگوں کی قبروں کو مسجد بنالیتے تھے کہیں تم قبروں کو مسجد نہ بنانا میں تم کو اس بات سے منع کرتا ہوں دوست سے مراد یہاں وہ ہے کہ جس طرح دل لگا رہے پیغمبر کو ایسی دوستی کسی سے نہتی کیونکہ یہ دوستی خدا کی دوستی میں غفل ڈالتی ہے۔ آپ فرمایا اگر ایسی دوستی میں کہیں رکھتا تو ابوبکر صدیق سے رکھتا اس حدیث سے ابوبکر صدیق کی بڑی فضیلت معلوم ہوئی تو فرمایا کہ ہاں آپ اپنی قبر یا کسی کی قبر کو مسجد بنانے سے اس لیے نفرت کی کہ کہیں لوگ قبر کی عظیم حد سے نہ بڑھیں اور گناہ میں پڑ جائیں اور کہیں یہ گناہ کفر تک پہنچ جائیگا جیسے اگلی امتوں کا حال ہوا اور جب صحابہ اور تابعین کے زمانہ میں مسجد نبوی کو بڑھانے کی ضرورت ہوئی اور حضرت عائشہ کا حجرہ حسین قبر میں تھیں وہاں تک عبدان پہنچی تو ان لوگوں نے قبر کو چھپا دیا اور اس کو گرد اوچھی آدھ دیواریں اوٹھا دیں تاکہ قبر آپ کی دکھلائی نہ دے اور علم طرف نماز نہ پڑھیں اور آفت میں پڑ پڑ دیواریں نشانی بنائے اور اتھامین کو کوئی شخص قبر کی طرف نہ کر سکے اور اسی لیے دوسری حدیث میں وارد ہوا کہ اگر یہ ڈرنے ہوتا تو آپ اپنی قبر کو کھمار کہتے **باب فضل بناؤ المسجد والحیۃ علیہما** صحابیانی کی فضیلت

اور ہذا **عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ الْأَخْوَانی** یَرْفَعُ أَنَّ عُمَیْنَةَ بِنْتَ عَفَّانَ قَوْلَ النَّاسِ فِیْهِ عَجِزٌ بَنَیْ مَسْجِدًا لِّلرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْتُمْ قَدْ اَکْثَرْتُمْ وَاِنَّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَبَّحْ مَسْجِدًا لِّلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَکَیْفَ حَسِبْتُ اَنْہُ قَالَ یَنْتَعِیْ بِرُوحَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بَنَیْ اللّٰہُ لَہُ بَیْتًا فِیْ الْجَنَّةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِیْ ذِیْلِہِ مِثْلُکَ فِی الْجَنَّةِ **ترجمہ** عیسیٰ خولانی سے روایت ہے حضرت عثمان نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سید کو بنا یا تو لوگوں نے ان کی بہت تعریف کی حضرت عثمان نے کہا تم نے حد سے زیادہ بڑھایا میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنا سنا ہے آپ نے اپنے تھے جو شخص اللہ کے لیے مسجد بناوے اور ایک عیت میں ہے (کہ خالص خدا کی رضا مندی اور اس کو مقصود ہو) نہ شہرہ اور ناموری یا عند اور نفسانیت تو اللہ اس کے لیے جنت میں ایک گھر دیا یہی بناؤ گا **ف** دیا یہی گھر میری طرف کو کہ میں نے جنت کے گھر کو دنیا کو گھر سے کیا نسبت زیادہ گھر جنت کے گھر ہوں پس اس نسبت کہتا ہے جو میری دنیا بنا کر گھر دینے کو تھی **عَنْ عُمَیْنَةَ بِنْتَ عَفَّانَ** اَوَّادِیْنَا لِّلْمَسْجِدِ فَکَرَّہَا النَّاسُ فَرَلَتْ

بناؤ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم



فَاُخْبِرُوا اَنْ يَكُ عَهْدُكُمْ عَلَيْهِمْ سَهِلًا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ  
 بَنَى مَسْجِدًا لِلَّهِ يَبْنِي اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَفِيهِ مِثْلُكَ ثُمَّ رَجَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ لَبِيدٍ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ عَنْ ثَمَانَ بْنِ  
 اراده کیا مسجد بنانیکا تو لوگوں نے برا سمجھا اوسکو اور یہ جاکا کہ مسجد کو اپنے حال پر چھوڑ دین (یعنی میری حضرت  
 رسول امیر صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہی حضرت عثمان نے کہا میری نبی رسول امیر صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 سنا ہوا ہے کہ جو شخص خدا کے لیے ایک مسجد بنا دے تو اس کو جس کیلئے جنت میں ایک گھر بنا دیا جائیگا ویسا ہی  
**بَابُ التَّكْوِينِ فِي عِلْمِ الرُّكْبِ فِي الرُّكُوعِ وَالتَّحَنُّنِ فِي الرُّكُوعِ مِثْلُ الرُّكُوعِ**  
 پر کہنا اور تطہیر کا مستوجب ہونا ش تطہیر سے کہتے ہیں کہ دونوں ہاتھ زمین کو چھو کر ان کے چھ پرین  
 رکھ لینا پہلے حکم تھا کہ رکوع میں ایسا ہی کرے بعد اوس کے یہ حکم منسوخ ہو گیا اور انہوں نے لوگ انہوں پر کہتے  
 کا حکم ہوا اب اگر کوئی تطہیر کرے تو مکروہ ہے اگر طہار کا یہی شرا ہے مگر ابن مسعود اور علقمہ اس سے روکے  
 نزدیک تطہیر سنت ہوا اگر کوئی کی حدیث نہیں پہنچی جسکو سعد بن ابی وقاص روایت کیا ہے (نوی)  
**حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي حَتْمٍ عَنْ ثَمَانَ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَلْتُ هَذَا لَمْ يَخْلُقْكُمْ**  
**فَقُلْتُ لَا تَقَالُ قَدُّوْهُمُ أَفْعَلُوا لَكُمْ يَا مَعْزَانُ يَا مَعْزَانُ قَالَ وَدَهَبُوا لِي فَقَوْمٌ خَلَقَهُ مَا خَدَّ**  
**يَا مَعْزَانُ قَالَ أَمَلْتُ نَاعِنُ قَوْمِيْنِمْ يَا مَعْزَانُ عَنْ شَيْءٍ إِلَيْهِ قَالَ فَاَلَيْسَ كَمْ دَهَبْنَا إِلَيْكَ عَلَى**  
**رُكْبَتَيْنِ قَالَ فَتَضَرَّبَ إِلَيْنِ يَا مَعْزَانُ رَجُلٌ فَقَالَ لَكُمْ أَدْعَاكُمْ كَيْدُكُمْ فَنَزَلْنَا إِلَيْهِ قَالَ كَيْدُكُمْ عَلَى**  
**قَالَ إِنَّهُ سَمِعْتُكَ عَلَى كَمْرٍ أَوْ يُوْخِرُونَ الظِّلَّ عَنْ مِيقَاتِهَا وَخَفَوْهُمَا إِلَى سُرْقِ**  
**الْمَوْتِ مَا ذَا دَأْبُهُمْ هُمْ قَدْ فَعَلُوا ذَلِكَ وَأَمَلُوا الظِّلَّ لِمِيقَاتِهَا وَاجْعَلُوا دَعْوَاكُمْ فَخَفَوْهُمَا**  
**سُجْعَةً وَإِذَا كُنْتُمْ تَلْكَ فَعَلُوا لَكُمْ سَاءَ مَا كُنْتُمْ تَلْكَ مِنْ ذَلِكَ فَلَيْتُكُمْ مَكْرَهُ أَحَدُكُمْ**  
**وَإِذَا دَعَاكُمْ أَحَدُكُمْ فَكَيْفَ تَقْرَأُونَ زِدْ أَعْبَادَ عَلَى خَيْرٍ فَيَرُدُّ لِي بَيْنَ الْوُطْقَيْنِ بَيْنَ كَيْفَ تَقْرَأُونَ**  
 انظر إلى اختيار الحديث أصابع رسول الله صلى الله عليه وسلم وأراد الحكم ترجمہ اسود اور علم سے  
 رعایت ہو مومن عبد امیر بن مسعود پاس آئے اور کہہ میں انہوں نے پوچھا کیا اُن لوگوں نے ایسے اسرار  
 کے ذرا بولیں اور امیر دین (خازن) پہلی تمہاری پیچھے جہنم کہا نہیں اُنہوں نے کہا اوٹھو تم نماز پڑھو اور کہو کہ  
 وقت نماز کا ہو گیا اور امیر دین اور نوابین کی انتظام میں اپنی نماز میں دیکر حاضر ہو نہیں (پھر حکم کیا  
 انہوں کو اور انہوں نے اس وقت پر یہاں سے کہہ دیا کہ نماز پڑھو اس میں میں نے اپنا اذان اور فاتحہ پڑھتے ہیں

فَقَالَ  
 بَابُ التَّكْوِينِ فِي عِلْمِ الرُّكْبِ فِي الرُّكُوعِ وَالتَّحَنُّنِ فِي الرُّكُوعِ مِثْلُ الرُّكُوعِ

وَلَيْسَ



عبد اللہ بن عبد الوہاب سے کہہ کیا تھا ہر سچے لوگ نماز پڑھ چکے اور انہوں نے کہا ان پر عبد اللہ بن  
 دونوں کے بیچ میں کٹہری ہو گئی اور ایک کو وہی طرف کٹہری لگایا ایک کو بائیں طرف پہر رکوع کیا تو ہم نے انہو  
 ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا عبد اللہ نے ہمارے ہاتھ پر بار اولیٰ طبق کی (یعنی دونوں تہیدیں کو ملا یا) اور انوں کو  
 بیچ میں رکھا جب نماز پڑھ چکے تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے **عَنْ** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ  
**قَالَ صَلَّيْتُ الرَّحْبِ ابْنِ قَالٍ وَجَعَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيْ قَالٍ فَقَالَ لِي ابْنُ** أَخْبَرْتُ بِكَ عَلَى كَيْفَةٍ  
**فَعَلْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ مَرَّةً أُخَرُ كَضَرْبِ يَدَيَّ وَفَالَ أَنَا فَحَيَّيْنَا عَنْ هَذَا وَأَمَرْنَا أَنْ نَضَرْبَ يَدَيَّ لَا كَيْفَ**  
**عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ** ترجمہ مصعب بن سعد سے روایت ہو پیش اپنے باپ کے بازو نماز پڑھی اور پھر اتبہ دو گھٹنوں کے بیچ میں رکھ  
 اور انوں نے کہا انہو گھٹنوں پر کہہ میں نے پہر ویسا ہی کیا (یعنی ہاتھ دونوں گھٹنوں کے بیچ میں رکھا)  
 اور انوں نے میرے ہاتھ پر بار اولیٰ طبق کیے گئے ایسا کرنے سے اور حکم ہوا دونوں تہیدیں کو گھٹنوں  
 رکھ کر (یعنی رکوع میں اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ تطبیق کا حکم منسوخ ہو گیا **عَنْ** ابْنِ عَبَّادٍ وَهَذَا  
**الْإِسْنَادُ إِلَى قَوْلِهِ فَنَحْيِيْنَا عَنْهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَ** ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ  
**قَالَ رُكْنْتُ فَقُلْتُ يَدَيَّ هَلْكَانِ لِيَعْنِي طَبَقَتِي بَعْضًا وَضَعْتُمَا كَيْفَ فَعَدَّيْهِ فَقَالَ ابْنُ قَالٍ قَدْ كُنَّا**  
**نَفْعَلُ هَذَا أَشْرَ أَمْرَيْنَا ابْنُ كَيْفَ** ترجمہ مصعب بن سعد سے روایت ہو پیش کیا تو دونوں ہاتھوں کو ملا کر  
 انوں کے بیچ میں رکھ لیا (میرے باپ نے) کہا پہلے ہم ایسا ہی کیا کرتے تھے پہر ٹھگو ہوا گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر  
**عَنْ** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ابْنِ ابْنِ قَالٍ وَقَالَ صَلَّيْتُ الرَّحْبِ ابْنِ قَالٍ فَقَالَ لِي ابْنُ قَالٍ قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا  
**وَجَعَلْتُمَا بَيْنَ رُكْبَتَيْ قَالٍ فَقَالَ لِي قَالٍ قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا قَدْ أَمَرْنَا أَنْ نَضَرْبَ**  
 ابی الدی کب ترجمہ مصعب بن سعد بن ابی قحاص سے روایت ہو پیش اپنے باپ کے بازو نماز پڑھی جب بیڑ  
 رکوع میں گیا تو دونوں ہاتھوں کو اوگلیں ان کے میں رکھ کر دونوں گھٹنوں کے بیچ میں رکھ لیا اور انہو  
 سے ہر ہاتھ پر بار اولیٰ طبق چکے تو کہا پہلے ہم ایسا کرتے تھے پہر حکم ہوا ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ کر  
**جَوَادُ لَا نَقْدُ عَلَى الْعُقْبَيْنِ** ابی یونس پر ہر کہہ میں نے **فَ** جب کو علی میں تھا کہ ہر میں **عَنْ**  
**طَاوُسِ يَكُوْلُ قُلْنَا لَا بَنَ عَبَّاسٍ فِي الْأَعْدَاءِ عَلَى قَدَمَيْنِ فَقَالَ هِيَ الشُّعْبَةُ فَقُلْنَا لَكُمَا لَا تَلَاكُمَا**  
**عَبَّاسُ كَوَالِ التَّجَلِّ فَقَالَ لَوْ كُنَّا بَيْنَ بَلِّ هِيَ سُلَّةٌ يَدِيكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** ترجمہ طائوس  
 روایت ہے ہم نے بن عباس کہا اے عباس! میں نے کہا کہ ہوا دونوں ہاتھ بیٹھ کر ہر ہاتھ کے ہاتھ سے

باب وضع اليد على الركبتين في الركوع والسجدة

باب انهما على القدمين



گھوڑے ہو یہ سب مذکورہ لوگ اپنی ہاتھ روانوں پر مارنے کو **ف** ایسی چپ کرنے کے یہ شاید دوست تک ایسے  
 کا موقوف کیے شیخ کا رواج نہ ہو بلکہ احمدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں ضرورت کو واسطے غل غلیل درست  
 ہے اور اس میں کراہت نہیں ہے (نوذی) **ف** احباب میں دیکھا وہ بھگ چپ کرنا چاہتے ہیں تو میں چپ ہو  
 رہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو قسم میری ماں باپ کی میں نے آپ سے پہلے نہ آپ کو بعد کوئی آپ  
 سے بہتر سبھا نہ آیا! دیکھا **ف** اس حدیث میں بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم کا جسکی گراہی  
 اللہ تعالیٰ نے قرآن میں دی ہے اور نظیر ہی سبھا نہ آیا کہ کو کہ اس طرح قتل اور زنی اور شہقت تعلیم میں لازم ہے  
**ف** قسم اسکی نہ آپ کو بخیر چکر نہ مارا نہ گالی دی لیون فرمایا کہ نماز میں دنیا کی باتیں کرنا درست نہیں  
**ف** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نماز میں بات کرنا حرام ہے چارچہ ضرورت ہی یہ مصلحت ہو ہو اگر بہت ہی  
 ضرورت کسی کو آگاہ کرنے کی یا اندر آنے کے لیے اجازت دینی کی واقع ہو تو شیخ کہے اگر نماز پڑھ رہا ہو تو  
 اور جو عورت ہو تو دستک دیو یہی ہمارا اور مالک اور ابو حنیفہ اور جہدہ و سلف اور خلف کا مذہب ہے اولیٰ  
 جماعت علماء کے نزدیک جیسو اور اسمعی وغیرہ نماز میں بات کرنا کسی مصلحت کو لیے درست ہے اور دلیل بخنی  
 ذوالسیدین کی حدیث ہے جو کہ ہم اپنے حق میں بیان کر چکے یہ اختلاف اس شخص میں ہے جو جان بچہ کر قصد نماز  
 میں بات کرنا نہیں اگر جو اسے بات کرے تو تھوڑی بات کرے یا نہ کرے یا سارے نزدیک نماز فاسد نہ ہوگی اور امام مالک  
 اور احمد اور جہدہ و سلف کا بھی یہی قول ہے اور ابو حنیفہ اور باجوئے کے نزدیک نماز باطل ہو جاوے گی جاری دلیل  
 ذوالسیدین کی حدیث ہے اور جہدہ و سلف کی بہت سی باتیں کہے تو اس میں ہمارے اصحاب کو دو قول ہیں صحیح یہ کہ  
 نماز باطل ہو جاوے گی اس طرح اگر وہ شخص باتیں کرے جو نہ مسلم ہو اور نماز کے احکام سے غریبہ اقص نہ ہو تو اس  
 کی نماز بھی باطل نہ ہوگی اور دلیل اسکی یہی حدیث حادیث ہیں حکم کی سے انہوں نے اوافیت کی وجہ سے نماز میں  
 باتیں کیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی نماز ٹوٹنے کا حکم نہ کیا صرف اتنا کہ لایا کہ نماز میں پڑھنا  
 کر حرام ہے **ف** تہ شیخ اور مجاہد اور قرآن مجید پڑھنا یا جیسا آپ فرمایا **ف** ایہ نماز میں اس کے  
 ہاکی بیان کرنا تمہیر کہنا قرآن پڑھنا اور جو باتیں اس کے مثل ہیں چوتھ سہد و اسلام وغیرہ یہ سب افکار  
 مشرک ہیں پڑھنے میں جو آپس میں باتیں ہوتی ہیں اس قسم کی باتیں نماز میں نہ کرنا چاہیے۔ اس حدیث  
 سے معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص قسم کھاوے میں بات نہ کروں گا پھر شیخ کہے یا تمہیر یا قرآن پڑھو تو اسکی قسم نہ ٹوٹے  
 بلکہ یہ صحیح اور مشہور ہمارا مذہب ہے اور یہی حکم ان کے سب سے ہمارے نماز کا اور یہی معلوم

ہوا کہ چھٹیک لکھاب دینا دست چین اندر چھٹیک لکھاب ہی دنیا کی باتوں میں داخل ہے جن کو نماز و کثرت حاجی  
 ہے البتہ چھٹیک نہ والا آہستہ سے الحمد للہ کہلوی ہمارا اور مالک کا یہی قول ہے اور عبد الباقین عمر اور غنی اور احمد کو ترمذی  
 پکار کر کہے (نودی) **ت** میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جاہلیت کا زمانہ میرا ہی گذرا ہے ابابہ صدقائے  
 نے ہلا خلیفہ کیا ہم میں سے بعض لوگ کاہنوں (پندتوں بخودین) پاس جانے ہیں آپ فرمایا تو ان کے پاس  
**ج** **ف** علما نے کہا ہر کہ آپ (منع فرمایا) کاہنوں پاس جانے سے کہہ دو کہ آئندہ کی بات بتلاتے  
 میں اور کہیں الفان کو کوئی بات اذنی نہیں کہ ہر حاجی ہے تو وہ ہے کہ آدمی دوسرے کے میں شہ جادو اور انکا  
 اعتقاد پیدا ہوا جو اوصاف صحیح حدیثوں سے یہ بات ثابت ہو کہ آپ نے منع فرمایا کاہنوں کے پاس جانے سے اذنی  
 بات صحیح جانے سے انکو جو شیئہ دینی وغیرہ ملتی ہے وہ بالکل حرام ہے باجماع اہل اسلام فقہی نے کہا ہر کہ اتفاق کیا ہو  
 علما نے کہا کہ ان کی شہرتی کے حرام ہونے پر نیز جو شیئہ دینی وغیرہ اور سنو کہانت (سنیدہ کی بات بتلاتے ہو  
 ملتی ہے کیونکہ کہانت کا فعل باطل ہے اور سیراجرت لینا جائز نہیں مادری نے اسکا کہ سلطانہ میں لکھا ہر کہ  
 کوئی بزرگ کہنا چاہیے کہانت کی اجرت دینا اور لینے سے کوئی حرام ہے کیونکہ کی اجرت سے اور نہ دینا چاہیے وغیرہ ملنے والا  
 کو اذنی نے کہا کہ ان کو جو شیئہ دینی ملتی ہے کہانت کو حرام ہے سیراجرت کو اور کہ ان  
 اور عرف میں یہ فرق ہو کہ ان کو غیب دانی کا دعویٰ کہتے ہیں اور آئندہ کی باتیں اور ان کی باتیں بتلاتے ہیں  
 اور عرف وہ جو چرکا پنا کا نام ہے اور چوری کا مال نکالنے کا دعویٰ کرتے ہیں انکو پہلی چیز کے سرائے نکالنے  
 کا اپنے علم کے نور سے ظاہری نے یہی کہا دوسری حدیث کی شرح میں کہ عورت کے کہہ کہ میں کاہن وہ لوگ جو  
 جو بہت باتوں کو پچھاننے کا دعویٰ کرتے ہیں انہیں سننے یہ کہتے ہیں کہ ہمارا دوست کوئی ہے جو جو ہر بات بتلا دے کہانت  
 ہے اور بعض کہتے ہیں کہ جب کوئی ایسی بات کہ جسکی وجہ ہم یہ باتیں دریافت کر لیا کرتے ہیں انہی لوگوں میں عرف  
 ہی ہے جو چوری کا مال نکال دینے کا اور چور کو پچھاننے کا اور عورت کو آتش کو پچھان لینے کا دعویٰ کرتے  
 کا ہر نبی کہیں کہتے ہیں ہر حال حدیث سے یہ امر صاف منظر ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے پاس طایمان ہو کوئی چیز  
 یا ان کی بات کرنا یہ سب منع ہے تمام یہ کلام خطابی کا **متن** کہانت ہر کہ دین اسلام کی خیر  
 اور بہتوں میں چھٹی ایک شہری غیب اور حرکت جو وہ لوگوں کو غلط خیالات اور جوڑتے دوسرے اور ہے اصل  
 وہ جو ان نجات دیتا ہے جو لوگ مسلمان نہیں ہیں اور جو ہر ہر سال ان پندتوں کے متقدمین ان کی جان  
 آئے دن غیب میں ہے ہر بات کہتے کہتے یہ لوگ کہتے ہیں انکو کامل ہے وہ اپنے غیبت بالکل کام نہیں لے سکتے

اخیر میں ساری دنیا میں بدنام اور بے وقوف بن کر رہیں۔ ہمارے نامے میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوئے ہیں جو اگلے  
 مسلمانوں سے بھی زیادہ عقل پرستنے کا دعویٰ کرتے ہیں پر یہی کہے ہوئے ٹیس دعویٰ پر شرم نہیں کرتے  
 اور پنجابیوں اور مالوں کو غیب کی باتیں پوچھتے ہیں اور اپنے عقائد کو کہتے ہیں لا حول لا قوۃ الا باللہ  
 پھر میں نے کہا انہی میں سے جو باغیوں لیتے ہیں آپ کو فرمایا اداں کے دلوں کی بات ہو تو کسی کام کو انکو  
 نہ روکے یا تم کو نہ روکے **ف** ایسے جو باغیوں لینا شروع کرنا وہ سدا ہو دلا ایک اندر سوسہ ہو تو بد شکوئی کو  
 خیال کی کسی ایک کام سے باز نہ آنا چاہیو۔ یہی بد شکوئی کا خیال اگر دل میں گندے وقت بابت نہیں نہ آدمی  
 اوس کی وجہ سے گنہگار ہوتا ہے لیکن اس پر عمل کرنا منع ہے اندک نہ کا باعث ہو اور بہت سے صحیح حدیثوں  
 سے یا اثر ثابت ہو کہ بدغالی منع ہے **ت** پھر میں نے کہا یہ لوگ ہم میں سے کدیر کر تو میں (یعنی کاغذ پر یا یہ  
 پرچہ پڑھ کر) کیا کرتے ہیں) آپ نے فرمایا ایک سینہ پر کبیرین کیا کرتے تھے پھر جو جیسی ہی لکیر کرے وہ ٹوٹ  
 ہے **ف** دندہ درست نہیں اور چونکہ ہم کو وہ علم جہاں میں نہیں کھاتا تھا صحیح طور سے نہیں پوچھا اس لیے ہم  
 کو لکھ کر کچھ بات تھلا نہ درست نہیں تو میں نے کہا علماء کی تمام گفتگو کا اس باب میں حاصل ہے  
 ہے کہ ہماری شریعت میں علم مطالعہ منہج ہے **ت** معاویہ نے کہا میری ایک نوٹدی تھی جو احادیث پر تھی  
 (ایک تمام کا نام ہے) کی طرح کبریاں جو باہر تھیں، ایک دن میں جو وہاں آ نکلا تو دیکھا بہت سے ایک بکری  
 کو لے گیا ہے آخر میں ہی آدمی ہون چھوٹا ہوا تھا، جیسے انکو غصہ آتا ہے میں نے ایک ہنگام اس کو دیا پھر  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میرے دل پہ یہ امر بہت گراں گذرا **ف** پھر اوس نوٹدی کا نام  
 جہت غلام نوٹدی کو قصہ آگے اور سفر اونٹن اور سگ مگر نہ ایسی سفر جو غلام کے دھبہ کو پہنچ جاوے ہول جو بک غفلت  
 یا سبک موتی ہے خود میان سے ہوتی ہے ہم غلام نوٹدی کو بھی اپنی طرح سمجھے اور ان کی بہول جو بک غفلت کہی  
 معاف کرے اگر کوئی شخص ایسا بنا تو نہ کہہ سکے اور غلام نوٹدی بظلم کرے تو حاکم وقت اس کو سزا دے سکتا ہے  
 اس زمانے میں بہت لوگ نا سمجھی سے غلام پر شرم نہیں ہوتے ہیں کہ اس میں غلامی جائز کی گئی ہے حالانکہ  
 وہ غلامی جو شریعت اسلام کے رد کی جائز کی گئی ہے اور عیسائیت استعمال کا شریعت میں تبلا یا گیا ہے وہ مثل مذکور  
 کے ہو اور نوٹدی کو بد چنانہ ہے مگر نہ کہے لوگ شاید نوٹدی کو عربوں کی غلامی سے بد خیال کرتے ہیں  
 انکو یہ علوم نہیں کہ عرب میں غلام میان کے ساتھ نہ کہانا ہے میان کے برابر بیٹھتا ہے میان کا سا کپڑا پہنتا  
 ہے اور ہند میں جو درکن کو ساتھ کھانا یا برابر بیٹھانا ایک گناہ عظیم خیال کیا جاتا ہے پھر جس امر کو مخدور

ہر تاؤ کو وہ تہا سی برائی ہے اوس امر میں کوئی برائی نہیں شریعت اور اخلاق کے سارے کام ایسے ہیں جو  
 نہایت عمدہ ہیں پر اگر انکو کوئی بری طرح ہتھال کر تو برے معلوم ہوتے ہیں ایسی ہی غلامی کو دنیا میں کرنا چاہیے  
 ت میں نے کہا یا رسول اللہ میں اوس لڑائی کو آزاد کروں اپنے فرمایا میرے پاس اسکا لیکر آ میں آپ  
 کو پاس لے کر گیا آپ اوس سے پوچھا اسے کہا ہاں ہر اوس نے کہا آسمان پر ف حدیث میں نے اسے سارے کا  
 لفظ جبکہ سننے علی السارے کیونکہ فی علی کے معنی میں متصل ہے جیسو اللہ تعالیٰ نے فرمایا فقیہی فقیہی فقیہی  
 اور فرمایا لا تکتبکم فی جہز فوج النخل - نزدیکی نے کہا یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور اسمیں مذ  
 مذہب میں جبکہ بیان کتاب اللایمان میں گذرا - ایک مذہب یہ ہے کہ ان حدیثوں پر ایمان لادیں اور  
 زیادہ کہہ سچ انکو مطلب میں نہ کریں اور اسباب اعتقاد کہیں کہ اسکی مثل کوئی چیز نہیں ہے اور  
 وہ مخلوقات کی نشانیوں سے پاک ہے دوسرے مذہب یہ ہے کہ انکی تاویل کریں جس طرح وہ لائق ہے اب جس نے  
 تاویل کی ہے وہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لڑائی کا امتحان منظور تھا کہ وہ موصد ہے خدا ہی  
 واحد کو نامی ہے یا مشرک بت پرست ہے چہاں اوس لڑائی نے کہا کہ خدا آسمان پر ہے تو معلوم ہو گیا کہ وہ جوہر  
 ہے بتوں کو نہیں پوجتی اور اس سے پوچھا یہ نہیں کہ خدا آسمان میں رکھا ہوا ہے بلکہ آسمان قبلہ ہے دعا کا جیسے  
 کہ قبلہ ہر نماز کا - قاضی عیاض نے کہا اسنادوں کے فقہاء اور محدثین اور متکلمین اور ناظرین اور عقلمندان  
 ان میں سے کسیکا اختلاف نہیں کہ جو ظاہر لفظوں اللہ تعالیٰ کے آسمان کے اندر ہونے کے باب میں آسمان  
 میں جیسو نہ انہم من فی السماء وان فی الارض ان میں تاویل کی گئی ہے اسباب جہت فوق کے  
 قائل ہیں بغیر خود اور ترکیب اور محدثین اور فقہاء اور متکلمین میں سے وہ کہتے ہیں نے سمارے (جسکی ظاہری  
 معنی آسمان کے اندر ہیں) علی السارے مراد ہے (یعنی آسمان کے اوپر) اور جو لوگ ناظرین اور متکلمین ہیں  
 سے نفی اللہ استعالیٰ جہت کے قائل ہیں وہ اور طرح کی تاویلیں کرتے ہیں (مثلاً کہتے ہیں نے سمارے اور  
 یہ ہے کہ اسکی سلطنت اور حکومت آسمان میں ہے) بہر حال بہت دور اہل حق اس بات پر متفق ہیں کہ  
 ذات الہی میں نہ کہ نہ کرنا چاہیے اور کیفیت اور شکل بیان کرنا حرام ہے اور اس سے خدا کے وجود و توحید  
 میں شک نہیں پیدا ہوتا اب اجنبوں نے اس بات سے ڈر کر خدا کے لیے جہت کو بھی ثابت کر دیا ہے اور ترکیب  
 اور اثبات جہات میں فرق نہیں ہے لیکن جو بائیں شرح میں خدا کے لیے دار و دیوار ہیں جیسو وہ قاصر  
 ہے انہیں بدوں کے اور دار و دیوار سے شش کے اور چاروں کا قائل ہونا اور تشریح کے باب میں اس جامع آیت میں











پہر وہ اپنی اصلی صورت پر نہ جا سکیں تا کہ پھر کسے کہیں کہیں اور اگر خرق عادت ہو تو اور باتیں بھی ممکن ہیں کہ  
 یہ جو فرمایا کہ مجھ کو حضرت سلیمان کی دعا یاد آئی اسکا یہ مطلب ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے انکی دعا قبول فرمائی تھی اس  
 ایسی سلطنت جو جنوں اور پرندوں اور ہوا کو جس شامل ہوا نہیں ہے وہ اسکا خاص حق ہے اسلئے میں اس سلطنت میں کما شکر  
 ہونا مناسب جانا مجھے ہے **حسن** شعبۂ فی ہذا الاسناد ولیکن فی حدیثنا ابن حجر قولہ قد عثتہ  
 واما ابن اوشیۃ فقال فی روایتہ قد عثتہ ترجمہ میں جو اوپر گذر **حسن** اول الذکر آئے قال قام رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصیغہ اے عوف ذی اللہ منک شو قال العنایہ بلعنتہ اللہ فلا تاق  
 بسطیدہ کا کہہ بیٹا اول شیئا فلما اخرج من الصلوة قلنا یا رسول اللہ قد سمعناک تقول والصلوة شیئا  
 لم نسمعک تقول فیہ ذلک واما انک بسطت ذلک قال ان عدو اللہ الذی یسجد بجمیعہ من اہل البیت  
 فی دجری فقد اعدوا اللہ منک ثلاث مکررات ثم قلت العنایہ بلعنتہ اللہ الثالثہ فکذبہ انک قلت انک  
 لعدو ادعت اخذہ واللہ لو کادعوا لجناسا لیمان لا یموتون بلعینہ ولکن اهل المذنبہ ترجمہ میں  
 سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہو کر تو ہم نے سنا آپ کہتے تھے یاہ ماکتاہون  
 میں اللہ کی تجھ سے پہر فرمایا میں تجھ پر لعنت کرتا ہوں جیسی اللہ نے تجھ پر لعنت کی تین بار اور اپنا ہاتھ بڑھا  
 جیسے کوئی چیز لیتے ہیں جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آج ہم نے آپ کو نماز میں  
 باتیں کرتے سنا جو یہ کہیں نہیں سنی تھیں۔ اور یہی ہم نے دیکھا آپ اپنے ہاتھ بڑھایا اپنے فرمایا اللہ کا دشمن  
 ابلیس الیگار کا ایک شعلہ نیکر آیا میرا منہ جلانے کی شے تین بار کہا اللہ کی پناہ مانگتا ہوں تجھے پہرے کہا تجھ پر  
 لعنت کرتا ہوں جیسے اللہ نے لعنت کی تجھ پر یہی لعنت وہ پیچھے دہا تینوں بار آخر میں چاہا  
 اسکو کھڑا لون قسم خدا کی اگر تھاکہ ہاں ہی سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو وہ صبح تک بند رہتا اور  
 مہینے کے بچے اوجھ کیسیلے **ف** نودی نے کہا اس حدیث میں معلوم ہوتا ہے کہ بغیر قسم دینے کے بھی  
 قسم کہاں درست ہے جب کہ کسی امر عظیم ہو یا مبالغہ منظور ہو کسی خبر کی محنت میں اور مزید تحقیق یا سہیت یا یو  
 جو اوجھ البیتیان فی الصلوة وان شایہم عموۃ علی الطہارۃ حتی یخسح جہا متھاوان فی الفعل ان لیلین  
 یبطل الصلوة وکذا اذا فرق الاعدال نماز میں بچوں کا اٹھنا لینا درست ہے۔ اور انکے کھڑے  
 معمول طہارت پر ہیں جب تک نجاست ثابت نہ ہو اور عمل قلیل نماز کو باطل نہیں کرتا اس طرح حدیث  
**حسن** ابی قتادہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یعین وھو جامل امامۃ

حدیث  
 ابن حجر



ضرورت ہو دست ہو **عَنْ** ابْنِ خَالِزٍ مَرَّ أَنَّ كُفْرًا جَاءَ إِلَى سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ تَدَّ كُفْرًا وَافَى الْمُسْلِمِينَ مِنْ  
 أَجْلِ عُوذِهِ هُوَ فَقَالَ أَمَّا وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَعْرِفُ مِنْ أَيْ عُوذِهِ وَمَنْ عَمِلَهُ وَدَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 أَذْكَلَ يَوْمَ حِسِّ عَلَيْهِ قَالَ فَقُلْتُ كَلَّا يَا أَبَا عُبَيْسٍ فَقَدْ نَمَّا قَالَ أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ الرَّاسِدَ قَالَ أَبُو خَالِزٍ إِنَّهُ لِيَسْمِيَهُ بِأَكْثَرِ عِلْمٍ أَنْظَرِي عِلْمًا مَلِكُ النَّجَارِ فَعَمَلٌ لِي أَعْوَادًا  
 أَكَلَهُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَعَمَلٌ هَذِهِ الشَّلَاةُ دَخَلَتْ ثُمَّ مَرَّ بِجَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَسَلَّمَ فَوَضَعَتْ هَذَا الْمَوْخِجَ فَبَعِي مِنْ طَرَفٍ فَادَّ الْعَابِدُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فِي سَلَمٍ قَامَ عَلَيْهِ فَكَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ النَّاسُ وَدَأَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ مَرَّ بِجَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 حَقَّقَ مَجْلِسَهُ أَصْلَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ حَتَّى تَرَ رَجْعَ مِنْ أَجْلِ صَلَاتِهِمْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ  
 يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي لَأَتْلُو لَكُمْ آيَاتٍ مِنْ كِتَابِي فَذَرُّوا لِي أَصْلَ الْوَقْفِ **ترجمہ** ابو خازم سے روایت ہے  
 کہ لوگ سہل بن سعد پاس بائے اور منبر کی باسیں چبکڑنے لگے وہ کس لکڑی کا تھا انہوں نے کہہ مائیں  
 ہوں وہ جس لکڑی کا تھا اور جس نے اس کو بنایا اور میں نے دیکھا جب پہلے بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر  
 بیٹھے ہیں کہا امی ابو جہاس پھر بیان کر دہم یہ سب حال تھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 ایک عورت کو کہلا پہنچا۔ ابو جازم نے کہا سہل بن سعد اس دن اس عورت کا نام بیتر تھے۔ تو انہو غلام کو  
 جو بیتر سے ہی مائیں فرصت دی کہیں یہ جیلے چند لکڑیاں بنا دیں اور لکڑیوں پر لوگوں سے بات کروں گا فرما  
 وعظا وضیعت کروں گا) پھر اس غلام نے تین بیتر مہیوں کا منبر بنایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا  
 وہ مسجد میں اس صفت میں رکھ مالگیا اور اس کی لکڑی غلام کی جہار کی تھی (غالب ایک مقام میں مدینہ کی ہندی  
 میں) اور میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہوئے اور انکی یہ لکڑی لوگوں نے ہی آپ کی  
 بیچے تمکیر کہی اور آپ منبر پر بھی آپ نے کوع سے سر اوٹھایا اور اگلے پاؤں پہنچے اسے یہاں تک کہ سوچنا  
 جڑہ میں پیر لڑے یہاں تک کہ فارغ ہوئے سنار سے بعد اس کو متوجہ ہوئے لوگوں کی طرقت اور فرمایا ای لوگو میرا  
 نے یہ اسلیو کیا کہ تم میری بیوی کرو اور میری طرح نماز پڑھنا سیکھو **ف** ایسوں میں بھی جگہ سے سطر کھڑا ہوا کہ  
 فرسب کو دہلائی دونوں درتے بعض لوگ جبکہ نہ دیکھ سکتی۔ اس حدیث میں یہ معلوم ہوا کہ ضرورت کو اسے نماز میں  
 ایک دو قدم پیچھے یا آگے یا اونچے یا مٹین ہونا درست ہے اور اس نماز میں کوچہ کہ است نہیں ہوتی اور یہی معلوم  
 ہوا کہ منبر کبھی پر اگر امام کھڑا ہو اور مقتدی اس پر کھڑے ہوں کسی ضرورت سے تو کوچہ فاجت نہیں ہے۔ علمائے

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز میں اس طرح کھڑا ہوگا کہ اس کی پٹائی اس کی پٹائی سے بلند ہوگی وہ اس کی پٹائی سے بلند ہوگا









سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں نہو گنا گناہ ہو اور اسکا کفارہ یہ ہو (اگر تہوکے) تو مٹی  
 میں دبا دیو (جیسے کہ مسجد کچی ہو اور جو زمین کچی ہو تو تہوک کو پونچھ ڈالے گا کہ اور نماز میں تو تکلیف  
 نہ ہو) **سُكُنْ** شَعْبَةَ قَالَ سَأَلْتُ قَتَادَةَ عَنْ النَّفْلِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ سَمِعْتُ كُنْزَ بْنَ مَالِكٍ  
 يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَقْلُ فِي الْمَسْجِدِ حَظِيكَةً وَكَفَّارَةً لَهَا دَفْعًا تَرْجُمُهُ شَعْبَةَ  
 ہے میں نے قنادہ سے پوچھا مسجد میں نہو گنا گناہ ہے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے  
 میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مسجد میں نہو گنا گناہ ہو اور کفارہ اسکا یہ ہو  
 کہ اسکو مٹی میں دبا دیکر **ف** لڑی نے کہا مسجد میں نہو گنا بالکل گناہ ہے اگرچہ تہوک کی ضرورت  
 پڑے تو اپنی کپڑے میں تہوکے اگر مسجد میں تہوکا ٹوگنا گناہ ہو اسکا کفارہ یہ ہو کہ مٹی میں دبا دے  
 اور جس شخص نے یہ کہا ہے کہ تہوکا اسی کے لیے گناہ ہے جو اسکو مٹی میں نہ دبا دے تو اس سے نفی ہے  
**سُكُنْ** ابْنُ دُرَيْعَةَ السَّجَّيْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ  
 سَيْبِ بْنِ جَدَّةٍ فِي مَحَاسِنِ أَهْلِهَا الْأَذَى عُمَارَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي مَسَاقِي أَهْلِهَا  
 الْخُفَاةُ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ وَلَا تَدْفَنُ تَرْجُمُهُ ابودرس روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 میری سامنے لاؤ گئے اعمال میری امت کو اچھے اور برے سب تو میں نے اون کے ٹیک سن ہیں  
 ہی دیکھا راہ ہوا بنیادینے والی چیز (جیسے کانا پتھر نجاست) ہٹا کر اون کے برے اعمال میں میں نے دیکھا ہم  
 جو مسجد میں ہوا و دفن کیا جاوے **ف** لینے پونچھنا جاوے یا مٹی میں دبا یا نہ جاوے اس سے معلوم ہوا کہ  
 حرم تہوکے والا گناہ گناہ ہوگا بلکہ اور جو کوئی مسجد میں تہوک دیکھو اور اسکو دفن کرے وہ بھی گناہ ہوگا۔  
**سُكُنْ** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ السَّجَّيْ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يُعَلِّمُ  
 قَدْ لَكَهَا بِعَلِّهِ تَرْجُمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ السَّجَّيْ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
 آپ تہوکا پھر زمین پر بل ڈال اپنے جوتی سے (اس وقت مسجد کچی تھی تو زمین پر بل ڈال کافی تھا اگر مسجد کچی  
 ہو تو پھر حاضر ہو) **سُكُنْ** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ السَّجَّيْ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
 قَدْ لَكَهَا بِعَلِّهِ لَمْ يَرَى تَرْجُمُهُ اس روایت میں یہ ہے کہ آپ نے اپنی بائیں جوتی سے اسکو بل دیا **بَابُ**  
**جَوَازِ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ** جو زمین پر کرنا پڑے گا بیان **سُكُنْ** ابْنُ دُرَيْعَةَ السَّجَّيْ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
 قَالَ قُلْتُ لَأَنْتَ بِنِ مَالِكٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْعُلَاقِ قَالَ لَعَمْرُ







ہو جب دل ہی نہ لگے تو کیا فائدہ اور اگر وقت میں گنجائش ہو لیکن نماز پہلے پڑھے لیو کر تو کمرہ ہوگی اگرچہ دست  
 ہو جاوے گی اور اہل خاص سے منقول ہے کہ نماز صحیح نہ ہوگی (نودی) **باب** تہی عن اکل ذموماً أو بصلاً  
 أو لکلاً أو حیضاً اعتدالاً والحق کہ کچھ کچھ منصوص السیاحۃ فی حدیث عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جو شخص نہ بیاض یا لک  
 کوئی بودا چیر لکھا تو وہ مجیدین آدمی شیکت ہو اس کے سنہ سنہ جاوے **عن ابن عمر** عن رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم قال من غشی وجعاً من اکل من هذه الشجرة یعنی الثوم فلا یتین المساجد  
 قال رخصتہم عن غشی وجعاً من اکل من هذه الشجرة یعنی الثوم فلا یتین المساجد  
 سلم نے فرمایا خیر کے جنگ میں جو شخص اس مرضت میں ہو کہا وہ (یعنی لہسن کے درخت کو کھڑو نہ آدمی مسجدوں  
 میں **ف** نودی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مانعت ہر مسجد کے لیے ہے اور قاضی عیاض نے  
 بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ فاضل مسجد نبوی میں جانے سے مانعت ہے اور یہ مانعت مسجد میں جانے سے نہ بیاض اور  
 لہسن کہانے سے کیونکہ بیاض اور لہسن کا کہا نا جامع علماء درست ہے اور قاضی عیاض نے بعض علماء سے انکی حرمت  
 نقل کی ہے کیونکہ مانع ہے جماعت میں شریک ہونے سے اور جماعت میں آنا انکے نزدیک فرض عین ہے اور  
 قیاس کیا ہے علماء نے بیاض اور لہسن پر بودا چیرنے کو اور مسجد پر ہر مجلس علم اور عبادت کو **عن ابن عمر**  
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل من هذه الشجرة فلا یقرب من مسجدنا  
 حتی یتھب ریحہما یعنی الثوم ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو  
 کوئی اس مرضت میں ہو کہا وہ (یعنی لہسن کے درخت میں سو وہ ہماری مسجد کے پاس نہ ہو بلکہ جب تک اسکی  
 بودا نہ ہو **عن** عبد الغنی وھو ابو صہبہ قال سئل عن الثوم فقال قال رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم من اکل من هذه الشجرة فلا یقرب من مسجدنا ولا یقرب من معکاً ترجمہ عبدالغزیز بن  
 صہبہ روایت ہے ان سے پہلے لہسن کو اونہ دن نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس مرضت  
 میں کہ کھادو وہ ہماری پاس نہ آوے گا کھادو نماز پڑھے **عن** ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم من اکل من هذه الشجرة فلا یقرب من مسجدنا ولا یقرب من معکاً ترجمہ عبدالغزیز بن  
 ابو ہریرہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس مرضت میں کہ کھادو وہ ہماری مسجد  
 کے پاس نہ پہنچے اور ہم کو نہ ستاویں کہ **عن** حابر قال کھل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 سلم عن اکل البصل والکندر انہما یفکنا الحاجة فاکلنا منہما فقال من اکل من هذه الشجرة

باب فی من یمنع من اکل الثوم

باب فی من یمنع من اکل الثوم

باب فی من یمنع من اکل الثوم

باب فی من یمنع من اکل الثوم







عَلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ مَا وَكَّلْنَاكَ اللَّهُ الْكَفَرَةَ الضَّلَالَةَ ثُمَّ قَالَ لَا أَدْعُ بَعْدِي شَيْئًا  
 أَهْمَ عِنْدِي مِنَ الْكَلَامِ مَا رَأَيْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَهِى عَنِ شَيْءٍ مَا دَامَتْ  
 فِي كَلَامِهِ مَا أَغْلَظَ فِي شَيْءٍ مَا أَغْلَظَ فِي شَيْءٍ طَعْنُ بِلَا ضَعْفٍ فِي صَدْرِي فَقَالَ يَا عُمَرُ لَا تَكْفِيكَ أَرَأَيْتَ الصَّغِيرَ  
 الَّذِي فِي آخِرِ سُورَةِ النَّبَا وَإِنْ أَنْ أَعْرَضَ أَقْبَضَ فِيهَا بِفَضِيلَةٍ يُقْبَضُ بِهَا مَنْ يُقْرَأُ الْقُرْآنَ وَمَنْ  
 لَا يُقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُكَ عَلَى أَمْرٍ أَدَاكَ مَصَارِفًا لِي أَنْ تَكُنَا بَعْدَهُمْ عَلَيْهِمُ  
 يَتَعَدَّ لَوْلَا عَلَيْهِمُ وَيَلْعَنُ لَوْلَا النَّاسُ دِيْنُهُمْ وَسُنَّةُ نَبِيِّهِمْ وَيُقْبَضُ مِنْ دِيْنِهِمْ لَيْسَ لَهُمْ دِيْنٌ فَكُلُوا  
 إِلَى مَا أَشْكَلُ عَلَيْهِمْ مِنْ أَمْرِ هُمْ فَخَرُّوا إِلَيْهَا النَّاسُ تَأْكُلُ لَوْنُ شَجَرَتَيْنِ لَا أَرَاهُمَا  
 إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ هَذَا الْبَصَلُ وَالتَّمْرُ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَجَعَ  
 رَجْعًا مَكَرَمٍ مِنَ السَّجْدِ فِي الْمَسْجِدِ أَمْسَ بِهِ مَا خَرَجَ إِلَى الْبَيْتِ فَمَنْ أَكَلَهَا كَلِمَتُهُمَا طَلْعًا رَجْمًا  
 سعدان بن ابی طلحہ سرور رایت ہو حضرت عمرؓ نے خطبہ پڑھا جمیع کے دن اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اور ابو بکر صدیقؓ کا اور کہا میں نے خواب میں دیکھا ایک مرغ نے مجھے تین ٹھونگیں ماریں میں سمجھتا ہوں  
 اس کی تفسیر یہ ہو کہ میری موت اب نزدیک ہو بعض لوگ مجھ سے کہتے ہیں کہ تم اپنا جان نشین اور غلیظہ کسی  
 کو کر دو لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو برپا نہیں کرے گا نہ اپنی فداقت کو نہ اس حسیہ کو جو رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا تھا اگر میری موت جلد ہو جاوے تو خلافت مشورہ کے اوپر چہ آدمیوں کو اندر رکھی  
**ف** یعنی لوگ مشورہ کر کے چہ آدمیوں میں سے جو بجا میں خلیفہ کر لیں وہ چہ آدمی ہیں عثمان اور علی  
 اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور عبدالرحمن بن عوف اور سعید بن جبہ یہی اگرچہ عشرہ مبشرہ میں تھے لیکن  
 حضرت عمرؓ نے اپنی قربات کی وجہ سے ان کا نام نہیں لیا جیسو انیہ بیڑی عبداللہ کا نام نہیں لیا **ف** جن سے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رضی رہے وفات تک اور میں جانتا ہوں کہ بعت لوگ طعن کرتے ہیں اس میں  
 جن کو میں نے خود اپنا اس بات سے ہمارا سہہ سلام پر پیرا کر ادھون لئے ایسا کیا ایسا طعن کوہ موت  
 سمجھا تو وہ دشمن ہیں اللہ کے اور کا فر گمراہ ہیں اور میں اپنے بعد کسی چیز کو اتنا شکل نہیں چھوڑتا جتنا کالہ **ف**  
 کالہ وہ شخص ہے جو مر جاوے اور اولاد نہ چھوڑے نہ مان **باب** میں شیخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسبیات  
 کو اتنی بار نہیں پڑا ہے جتنی بار کالہ کو پڑھا اور آچہ بنی اتنی غنی ہو چکے کہ وہ بات میں نہیں کی جتنی اس میں  
 کی جاتا تھا کہ آپ نے اپنی اکلے سے نہ ہوا مارا میری سیشہ میں اور فرمایا اے عمر کیا تم کو وہ بات پس میں جو گرمی



نہیں کرنا چاہیہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد میں آواز بلند کرنا مکروہ ہے لیکن ابو جعفر نے علم اور خصوصیت کو لیے جان کر لکھا ہے اور مسجد میں جن کاموں کے لیے نبی مین وہ یہ مین ذکر آہی اور نماز اور علم مین اور ذکر خیر قاضی نے کہا اس کے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسجد میں کوئی دنیا کا کام جس پر سوائی وغیرہ منع ہے اور بعضوں نے لڑکوں کو چڑانے سے بھی مسجد میں منع کیا ہے اور ہمارے اصحاب نے کہا کہ مسجد میں وہ کام دنیا کے منع مین جن سے خاص خاص شخصوں کو فائدہ ہوتا ہے لیکن عام کے کام جس پر دستی اسباب و سامان جہاد وغیرہ تو درست مین (نودی)

**عَنْ** زَيْنَدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا صَلَّى قَامَ بِرَجُلٍ يُقَالُ مَنْ دَعَى إِلَى الْجَمْعِ لَمْ يَكُنْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوا الْمَسْجِدَ لِمَا يُبْنِيهِ لَكُمْ تَرْجُمُهُ بَرِيدَةُ  
 وروایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو ایک شخص کھڑا ہوا اور پکارا اور کہا کہ سنئے پکارا سرخراؤں کی طرف آپ فرمایا تیرا اونٹ نہ مڑے مسجد میں جن کاموں کے لیے بنائی گئیں مین اونہی کے لیے بنائی گئیں مین  
**عَنْ** زَيْنَدَةَ قَالَ جَاءَ أَهْرَاضُ بَعْدَ مَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةَ الْغَدَاةِ فَادْخَلَ رَأْسَهُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ بَعْضَ حَدِيثِهِمْ مَا تَرْجُمُهُ بَرِيدَةُ  
 اور صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھ چکے تھے اور اپنا سر مسجد کو دروازے اندر کیا پھر بیان کیا اسی طرح صبر اور  
**بَابُ الشُّعُورِ فِي الصَّلَاةِ وَالسُّجُودِ** نماز میں ہونے والے اور مسجد میں ہونے والے امور کا بیان **عَنْ**

أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ  
 ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی جب نماز پڑھتا ہے تو شیطان آتا ہے اس کو ہلانیکو یہ بیان ایک کہ اس کو یا نہیں بتاتا کہ کتنی رکعتیں پڑھیں جب ایسا ہو تو دو سجدے کرے بڑھاپے  
**عَنْ** الزُّهْرِيِّ عَنْ هُكَيْنَةَ الْأَسَدِيَّةِ تَرْجُمُهُ وَدُرَيْرِي رَوَيْتَ كَادُوهِي جَوَادٍ عَنْ كُنْدَرِافِ  
 امام ابو عبد اللہ سے کہا ہے کہ باب میں پانچ حدیثیں آئیں بیان ایک تو یہی حدیث ابو ہریرہ کی اس میں یہ ہے کہ جب نماز کے رکعتوں میں شک ہو کتنی پڑھیں تو دو سجدے کرے لیکن یہ بیان نہیں کیا کہ یہ دو سجدے کو کس سے سلام ہو پہلے یا سلام کے بعد ایک حدیث ابو سعید کی ہے اس میں یہ ہے کہ سلام سے پہلے دو سجدے کرے ایک حدیث ابن مسعود کی ہے جبر مین پانچویں رکعت کو لیے کھڑے ہونا اور بعد سلام کے سجدہ سہم کرنا مذکور ہے ایک حدیث ذوالیہدین کی ہے جس میں دو رکعت کو بعد پہول سے سلام کرنا اور باقی کرنا اور بعد سلام کے سجدہ سہم منقول ہے ایک حدیث ابن جہینہ

کی ہے اس میں دو رکعتیں پڑھ کر اڑھدھکڑے ہو اور سلام سے پہلے سجدہ کر کے بیان ہو گا بیان سے قبل اس نے تہنات  
 کیا ہے ان احادیث پر عمل کرنے میں داود ظاہری نے کہا اوپر قیاس درست نہیں ہے اور ہر ایک حدیث کے  
 بیسی و اسی طرح عمل کرنا چاہیے امام احمد بھی داود کے ساتھ ہیں اور ان خاص منازن میں جنگا و کران  
 حدیثوں میں ہے اور باقی منازن میں ان کے نزدیک سلام سے پہلے سجدہ کرنا چاہیے بہر حال لوگوں نے قیاس پر  
 عمل کیا ہے اور میں نے بعض جہت کہتے ہیں کہ منازی کو اختیار ہے چاہے بعد سلام کے سجدہ کرے چاہے قبل سلام کے  
 اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک ہمیشہ سلام کے بعد سجدہ کرے اور شافعی کے نزدیک ہمیشہ سلام سے پہلے سجدہ کرے  
 اور امام مالک کو نزدیک اگر سہو کیچنا زمین زیادتی ہوئی ہو تو سلام کے بعد سجدہ کرے اور جب کسی نے جہاں  
 سے پہلے کرے اور سب قوی مذہب امام مالک ہے یہ شافعی کا لیکن امام مالک کے مذہب کے دو سہو کے سہو  
 ایک سہو زیادتی ہوئی ہو اور ایک سہو کسی تو سلام سے پہلے سجدہ کرے اور یہ جملہ تہنات منازن میں جو تہنات منازن اور دو  
 تہنات باز یا وہ سہو من کے لیے دو ہی سجدہ کافی ہیں اور سب پر اتفاق ہے علیہذا (نودی مختصر) **عز**  
 اَبِیْ هٰکِیْمٍ کَآءُکَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ قَالَ اِذَا تَوَدَّیْ رَیَاکَ ذَاکَ اَدْبَارُ الشَّیْطَانِ کُلُّ  
 عَمْرٍَا طَحَّیْ لَکُمُ الْاَذَانُ کَاذِبٌ اَنْفَعُ الْاَذَانُ اَنْفَعُ نَادَا الْاُخْرٰی بَیْہَا اَذْبُ کَاذِبٌ اَنْفَعُ التَّثْوِیْبِ  
 اَنْفَعُ لَکُمُ یٰمَیْمُنَ الْمَنْ بَرُوْا نَفْسَہُ یَقُوْلُ اِذَا کُنْ کَذَا اَوْ اَذْکُرْ کَنْ اَلِیَا لَکُمُ یٰکُنْ یٰکُنْ کَحَیْ  
 یَقُوْلُ الرَّجُلُ اِنْ کَانَ لَکُمْ صَلَّی نَادَا لَکُمُ یَدِ رَا حَدَّ کَحَیْ کُمْ صَلَّی فَلْیَسْجُدْ سَجْدَ تَمِیْمًا  
 هُوَ حَالِیْ تَرَحُّمَہُ اَبْرَہِیْمَ وَرَوٰیہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ نَہٰی اَحْبَابَ اَذَانِ ہُوَیْ ہُوَ نُوْشِطَانِ پُیْ  
 سُوْرَکَرِ بَادِ تَاہُو اَبَا گُتَا ہُوَ تَاہُو اَذَانِ تَاہُو دُیْ ہُوَ حَرْبِ اَذَانِ ہُوَ چَلْہی ہُوَ تَاہُو اَتَا ہُوَ حَرْبِ کَبِیْرَ ہُوَیْ ہُوَ تَوْبِہِ  
 ہُوَ گُتَا ہُوَ حَرْبِ کَبِیْرَ چَلْہی ہُوَ تَوْبِہِ تَاہُو اور منازی کے دل میں دوسو ڈالتا ہے کہنا سہو دہ بات یاد کر بات  
 یاد کر اُون اُن باتوں کو یاد دلانا ہے جو کبھی یاد نہ کرتا یہاں تک کہ وہ پہول جاتا ہو کتنی رکعتیں پڑھیں یہ حَرْبِ تَمِ  
 میں ہو کسی کو یاد نہ ہو کتنی رکعتیں پڑھیں تو وہ بیٹھے بیٹھے دو سجدہ کر لے **ف** نودی نے کہا علمائے  
 جملہ کیسے اس مسئلہ میں امام حسن بصری اور ایک جماعت سلف (اظہار حدیث پر عمل کیا اور کہا ہے کہ جب  
 منازی کو تک سہو رکعتوں کی کھلی یاد دینی میں تو وہ بیٹھ کر دو سجدہ کر لے اور اشعری اور اوزاعی اور ایک جماعت  
 سلف (یہ کہہا ہے کہ ہر سہو منازی پڑھو یہاں تک کہ یقین ہو اگر پہر شک ہو تو پہر سہو پڑھو چار بار تاکہ اگر  
 چوتھی بار بھی شک ہو تو اعادہ کرے اور مالک اور شافعی اور احمد اور جہو علمائے کرام یہ کہہا ہے کہ جب تک کہ تہنات

پڑھیں یا چار تو ایک کثرت اور پڑھی اندر سجدہ ہو کر کے تاکہ چار کا یقین ہو جاوے انتہی مختصر **عَنْ** ابی ہریرۃ **عَنْ**  
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ ابْنُ الشَّيْطَانِ إِذَا قُوتِبَ بِالصَّلَاةِ قُلِيَ وَكَذَلِكَ طَرَأَ فَن كَرَّمَ نَحْوَهُ وَ  
 نَزَلَ كَهَذَا وَمَعْنَاهُ وَذَكَرَ كَامِنَ حَلَاكِهِ مَا لَمْ يَكُنْ يَنْ كُنْ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان جب سب اذان ہوتی ہے نماز کی تو باؤتا ہوا بیٹھ کر چلا جاتا ہے پھر اس کو اگر غیبی ملے گا  
 اور آرزو میں دلاتا ہے اور وہ کلام یا دلاتا ہے جو اس کو کہی یا دہن آئے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ  
 صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلَاةِ ثُمَّ قَامَ فَكَلَّمَ قُلُوبَ بَنِي قَوْمٍ  
 النَّاسَ مَعَهُ فَلَمَّا كُنْهُمْ صَلَوَاتُ وَظَهَرَ انْتِزَاعُ كَثِيرٍ فَنَسِيْدُ تَجَدُّدَيْنِ وَهُوَ حَالِئُ تَبَلِ الْقَلِيمِ  
 ثُمَّ سَلَّمَ تَرْجَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَعْدٍ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ تَمَازِينِ دُرِّ كُنْ تَمَازِينِ  
 ہو گئے اور بیٹھن ہوں گے لڑک ہی آپ کا ساتھ لڑے ہو گئے جب آپ نماز پڑھنے اور ہم انتظار میں ہو کر اب  
 سلام پڑھیں گے آپ نے تمہیں کہی اور دو سجدہ کیے بیٹھیں بیٹھیں سلام سے پہلے پھر سلام پڑھیں **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ  
 بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ خَلِيفَةَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي صَلَاةِ  
 الظُّهْرِ عَلَيْهِ رَجُلَانِ فَلَمَّا أَتَاهُ صَلَاةُ تَجَدُّدَيْنِ تَجَدُّدَيْنِ لِكُلِّ تَجَدُّدٍ وَهُوَ حَالِئُ تَبَلِ الْقَلِيمِ  
 أَنْ يَكُنْ تَجَدُّدُ هُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَحْنُ مِنْ الْخُلُوفِ تَرْجَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَعْدٍ رَوَى  
 سجدہ خلیفہ تہی ہی عبد اللہ کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں چرچا قعدہ ہوں گے اور اوٹھیں گے  
 ہوئے جب آپ نماز پڑھی کر چکے تو دو سجدہ کیے پھر سجدہ کیے لیے مجھ پر ہی سلام سے پہلے بیٹھیں اور  
 لوگوں سے بھی آپ کا ساتھ دو سجدہ کیے یہ عرض تھا اس قعدہ کا سبب یہ ہوں گے تھے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ  
 بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي الشُّقْرِ الَّذِي يُرِيدُ  
 أَنْ يَخْلُسَ فِي صَلَاتِهِ فَصَلَّى فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا كَانَ فِي آخِرِ الصَّلَاةِ تَجَدُّدَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَكُنْ تَجَدُّدُ  
 ترجمہ عبد بن مالک بن مجہد از دی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلا دو گانہ پڑھ کر پڑھیں گے  
 جس کے بعد بیٹھیں گے قعدہ رہا پھر آپ نماز پڑھی پڑھیں گے جب نماز تمام ہوئی تو سجدہ کیا سلام سے پہلے پھر سلام پڑھا  
**عَنْ** ابْنِ سَعْدٍ أَخْبَرَنِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ أَحَدُكُمْ  
 فِي صَلَاتِهِ لَمْ يَتَذَكَّرْ صَلَاتَهُ لَمْ يَدْعُ إِلَّا بِمَا فَالْيَطْرَحُ الشُّكَّ وَالْيَبْنِ عَلَى مَا اسْتَفْتَيْنِ ثُمَّ تَجَدُّدَيْنِ  
 تَجَدُّدَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَكُنْ تَجَدُّدَيْنِ كَانَ صَلَاتُهُ لَمْ يَتَذَكَّرْ وَلَا يَدْعُ إِلَّا بِمَا فَالْيَطْرَحُ الشُّكَّ وَالْيَبْنِ عَلَى مَا اسْتَفْتَيْنِ ثُمَّ تَجَدُّدَيْنِ



مگر یہ سب صحیح ہیں انہی مختصر **عَنْ** مَعْنُودِ بَعْدَ الْاِسْنَادِ وَفِي رِوَايَاتِهِ بَشَرٌ فَلْيَنْظُرُوا فِي ذَلِكَ  
 بِالصَّوَابِ فِي رِوَايَةِ وَكَيْفَ فَلْيَنْظُرُوا فِي الصَّوَابِ تَرْجِمَہ دوسری روایت کا وہی ہوا پر گنڈا **عَنْ** مَعْنُودِ  
 الْاِسْنَادِ وَفِي الْمَعْنُودِ فَلْيَنْظُرُوا فِي الصَّوَابِ تَرْجِمَہ دوسری روایت کا وہی ہوا پر گنڈا **عَنْ** مَعْنُودِ الْاِسْنَادِ وَفِي الْمَعْنُودِ  
 اَوْ فِي الْمَعْنُودِ **عَنْ** مَعْنُودِ بَعْدَ الْاِسْنَادِ ذَالِ فَلْيَنْظُرُوا فِي رِوَايَاتِهِ الصَّوَابِ **عَنْ** مَعْنُودِ  
 بِاِسْنَادِ هُوَ كَذِبٌ وَفَالِ فَلْيَنْظُرُوا فِي الصَّوَابِ تَرْجِمَہ وہی ہوا پر گنڈا کچھ لفظوں کا اختلاف ہے **عَنْ** عُبَيْدِ  
 اَبْنِ اَلْاَسَدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْاَمْرُ خَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَزِيدَ فِي الْعَلَوَةِ قَالَا وَمَا ذَاكَ  
 قَالُوا اَصَلَيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ ثَلَاثِينَ تَرْجِمَہ عبدالمعز بن عوف روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر  
 کی پانچ رکعتیں پڑھیں پھر پیرا تو لوگوں نے کہا کیا نماز زیادہ ہو گئی آپؐ فرمایا کیا انہوں نے کہا آپؐ نے  
 پانچ رکعتیں پڑھیں تب آپؐ نے دوسری کے **ف** یہ حدیث دلیل ہے امام مالک اور شافعی اور احمد اور جہاد  
 سلف کی کہ جو شخص ایک رکعت زیادہ پڑھ لے وہ اس کی نماز باطل نہ ہوگی بلکہ اگر سلام کے بعد پڑھ  
 ہو تو نماز صحیح ہوگی اب سجدہ سو کر لیو اگر سلام کے قریب ہو سکا علم ہوا اور دوسرے بعد معلوم ہو تو سجدہ ذکر سے اور اگر  
 سلام کے پہلے کرے یا سلام کے بعد بھی یہ اختلاف ہے جیسو اور گنڈا اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کا یہ قول ہے کہ اگر  
 ہو لے سے پانچویں رکعت پڑھ لی اور اخیر کا قعدہ نہیں کیا تو نماز باطل ہوگی (یعنی نفل ہو گئے) اب ایک  
 رکعت اور پڑھ لیئے اور چھپون رکعتیں نفل ہو جاویں گی اور فرض پورے کر سو پڑھے اور جو قعدہ اخیر کر چکا  
 ہے تو پانچویں کے ساتھ ایک رکعت اور ملا لیو اب جہاد فرض ادا ہو گئے اور دو نفل - حدیث ہے ابو حنیفہ اور  
 اہل کوفہ کا غریب رو ہوتا ہے کیونکہ حضرت ذنابا بنحوین کے ساتھ اور ایک رکعت ملائی نہ قعدہ اخیر کیا اس لیے  
 کہ آپؐ بعد سلام کے معلوم ہوا اب شافعی کا یہ قول ہے کہ زیادتی غواہ غلیل ہو یا کثیر نماز کو باطل نہیں کرتی مثلاً  
 ایک رکوع کے بدلے کسی رکوع ہو لے کرے یا میں یا چار سجدہ کرے البتہ سجدہ سو کر لیتا ایسی صورت میں مستحب  
 وجہ نہیں ہے (نوی مختصر) **عَنْ** اَبِي اَهْنَمٍ تَرْجِمَہ سَوْدِ قَالَ صَلَّى بِهَا عِلْقَةُ الطَّلُحِ خَمْسًا فَلَمَّا  
 سَلَّمَ قَالَ الْقَوْمُ يَا اَبَا شَيْبَلٍ قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَا كَلَّا مَا كَعَلْتُ مَا لَوْ بَلَ قَالَا وَكُنْتُ فِي تَاجِيَةِ  
 الْقَوْمِ وَانَا خَلَا فَفَعَلْتُ بَلَى قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَا لِي وَانْتَ اَيْضًا يَا عَوْدُ فَقَالَ ذَاكَ قَالَا فَلَمْ  
 نَعْمَ قَالَا فَانْقَلَبَ سَجِدًا ثَلَاثِينَ تَرْجِمَہ اُمِّرَ قَالَ قَالَ عَمْرُو اللّٰهُ صَلَّى بِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ



وَلَمْ يَحْجَسَا فَاَتَمَّتْ تَلْوَةُ الْقُرْآنِ فَذَكَرَ مَا قَالَا لَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَزَّلَ فِي الصَّلَاةِ  
قَالَ لَا قَالُوا فَانْكَرْتَ خُصْمًا فَاَتَمَّتْ تَلْوَةُ الْقُرْآنِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ خُصْمًا قَالُوا اِنَّمَا اَنْتَا نَبِيٌّ

وَدَعَا

مُشْكِكُمْ اَنْتَلَى كَمَا تَنْتَسُونَ اَذْكَرُ مِنْكُمْ فِي حَدِيثِهِ قَالُوا لَيْسَ بِكَ فَتَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ اَبْرَاهِيمَ

بن سوید سے روایت ہے کہ علقمہ نے ظہر کی نماز پڑھائی تو پانچ رکعتیں پڑھیں اور جب سلام پہنچا تو لوگوں نے کہا اسے  
ابو شبل (کنیت ہے علقمہ کی) نے پانچ رکعتیں پڑھیں انہوں نے کہا نہیں لوگوں نے کہا بیشک تم پانچ رکعتیں  
پڑھیں اور میں ایک کو نے میں تھا بچہ کم سن تھا میں نے بھی کہا ان تم نے پانچ رکعتیں پڑھیں انہوں نے کہا  
اوکا تو یہی ہی کہتا ہے **ف** ابراہیم بن سوید علقمہ کے شاگرد تھے اور انہوں نے گروا پانچ پڑھنے والے

کو ایسا الفاظ کہ میں نے ضایقہ نہیں کبھی علقمہ وہ بڑا نام ہے یہ ابراہیم کا بیٹا ہے ابراہیم نہیں میں علقمہ  
کے مشہور شاگرد اور حماد کے استاذ ہیں وہ ابراہیم بن یزید بن عیسیٰ **ت** میں نے کہا مان یسکر وہ ظہر

اور دو سجدہ کیے پھر سلام پہنچا اور کہا عبد اللہ بن سعود نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ  
پانچ رکعتیں پڑھیں جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے کہیں یہ سب شیعوں کی آپ فرمایا کیا ہوا تم کو  
انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز پڑھ گئی آپ نے فرمایا نہیں انہوں نے فرمایا آپ نے پانچ رکعتیں

پڑھیں یہ سنکر آپ ٹھوڑا اور دو سجدہ کیے پھر سلام پہنچا اور فرمایا میں آدمی ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو میں نے بھول  
جاتا ہوں اور میری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب تم میں سے کوئی بھول جادے تو دو سجدہ کرے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ صَلَّى بِمَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُصْمًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ أَزِيدُكَ فِي الصَّلَاةِ قَالُوا وَمَا  
ذَاكَ قَالَ صَلَّيْتُ خُصْمًا قَالُوا اِنَّمَا اَنْتَا نَبِيٌّ مُشْكِكُمْ اَذْكَرُ مِنْكُمْ مَا تَذْكُرُونَ وَانْتَلَى كَمَا تَنْتَسُونَ ثُمَّ

سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ اَبْرَاهِيمَ بن سوید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو پانچ رکعتیں  
پڑھیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز پڑھ گئی آپ نے فرمایا کیسے ہم نے کہا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں آپ نے فرمایا میں

آدمی ہوں تمہاری طرح یاد رکھتا ہوں میری تم یاد رکھتے ہو اور بھول جاتا ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو پھر دو سجدہ کیے  
کیے سہم کے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرًا دَاوُدَ فَقَالَ اَبْرَاهِيمُ خُصْمًا قَالُوا وَمَا

ذَكَرًا قَالُوا اِنَّمَا اَنْتَا نَبِيٌّ مُشْكِكُمْ اَذْكَرُ مِنْكُمْ مَا تَذْكُرُونَ وَانْتَلَى كَمَا تَنْتَسُونَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ اَبْرَاهِيمَ بن سوید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو پانچ رکعتیں

پڑھیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز پڑھ گئی آپ نے فرمایا کیسے ہم نے کہا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں آپ نے فرمایا میں  
آدمی ہوں تمہاری طرح یاد رکھتا ہوں میری تم یاد رکھتے ہو اور بھول جاتا ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو پھر دو سجدہ کیے









ابو ہریرہ کی روایت میں ہے کہ ہم نے سجدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اذی السما انشقت اور اقرا اذی  
 رکعت میں اور اجتماع کیا ہے علما نے اس امر پر کہ ابو ہریرہؓ سجدہ بھی میں سلمان ہوئے اور اس میں عباس کی تصدیق  
 کا اسناد ضعیف ہے وہ دلیل لانے کے لائق نہیں اور زید کی حدیث سے سجدہ کا ترک ثابت ہوتا ہے اور ظاہر  
 ہے کہ سجدہ تلاوت سنت ہے تو اسکا ترک جائز ہے البتہ اختلاف کیا ہے علما نے کہ ساری قرآن میں کتنے سجدہ  
 تلاوت میں ہیں تو امام شافعی اور ایک طاہفہ علیہ السلام کا یہ قول ہے کہ قرآن میں سجدہ وہ سجدہ ہیں دو سورہ حج میں اور  
 تین بفضل میں اور صادمین سجدہ تلاوت نہیں ہے بلکہ سجدہ شکر ہے اور امام مالک اور ایک جماعت علما  
 کے نزدیک سب گیارہ سجدہ ہیں اُن کے نزدیک بفضل کو تینوں سجدہ سب فظاہرین اور امام ابو حنیفہ کے  
 نزدیک سب سجدہ ہیں لیکن سورہ حج میں ایک ہی سجدہ ہے اور صادمین ایک سجدہ ہے اور احمد اور ابن  
 شریک کے نزدیک پندرہ سجدہ ہیں اُنہوں نے حج کے دونوں سجدوں کو اور صادمین کے سجدہ کو بھی قائم رکھا اور  
 مقامات سجدہ کے مشہور میں صرف حم کے سجدہ کے مقام میں اختلاف ہے امام مالک اور ایک جماعت سلف  
 کے نزدیک یہ سجدہ ان کثرت ایاہ بعد من پر ہے اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جمہور کے نزدیک لایسا میں  
 پر (نوری) **عَنْ** ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَاهُ زَكْرِيَّا قَالَ هُوَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ  
 فِيهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيهَا تَرْجُمَةً ابْنِ  
 عبد الرحمن سے روایت ہے ابو ہریرہؓ نے سورہ اذی السما انشقت میں سجدہ کیا جب نماز سے فارغ ہو کر نوبت آیا  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت میں سجدہ کیا تھا **عَنْ** زَكْرِيَّا عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ تَرْجُمَةً وَهِيَ جَوَابُ زَكْرِيَّا **عَنْ** ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَجَدَ تَامَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَأَقْرَأَ بِاسْمِ رَبِّكَ **عَنْ** ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ  
 سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَأَقْرَأَ بِاسْمِ رَبِّكَ تَرْجُمَةً ابْنِ  
 عبد الرحمن سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اذی السما انشقت و اقرا باسم ربک میں **عَنْ** ابْنِ  
 زَكْرِيَّا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ تَرْجُمَةً وَهِيَ جَوَابُ زَكْرِيَّا **عَنْ** ابْنِ رَافِعٍ قَالَ  
 سَمِعْتُ مَعَ ابْنِ زَكْرِيَّا صَلَوةَ الْعَمَةِ فَقَالَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيهَا فَقُلْتُ مَا هَذِهِ السَّجْدَةُ  
 قَالَ سَجَدَتْ بِهَا خَلْفَتِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَذَالَ أَحَدٌ بَعْدَ بَعْدِ حَتَّى الْقَامَةِ وَقَالَ ابْنُ

ابن  
سالم  
بن  
عبد  
الرحمن

بن  
مئذ  
فقلت







اپنی نگاہ ہی اور ہری رہی (انتہی مختصراً) مترجم کہتا ہے کہ احادیث صحیحہ سے یہ ثابت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو اسی طرح سے بیٹھتے جیسے کھڑکی اٹھلے سے اشارہ کیا کرتے اب اس امر  
کے وقت اشارہ کرنا کیسی حدیث صحیح سے ثابت نہیں ہے اس لیے اہل حدیث کا عمل اس پر ہے کہ وہ خود  
مقدمہ وغیرہ کی کھل کی اوٹھلے سے اشارہ کیے رہتے ہیں اور یہی صحیح ہے **عَنْ** عِیْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
الْمَعَارِیِّ أَنَّهُ قَالَ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ وَأَمَّا عَبْتُ بَابِ الْحَيْضَةِ فِي الصَّلَاةِ لَكَ مَا نَفَعَكَ اللَّهُ  
فَقَالَ أَصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فَلَدْتُ وَكَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَكَفَّ عَنْ الْيَمَنِ عَلَى الْيَمَنِ  
الْيَمَنِ وَكَفَّ عَنْ الْيَمَنِ وَكَفَّ عَنْ الْيَمَنِ وَكَفَّ عَنْ الْيَمَنِ وَكَفَّ عَنْ الْيَمَنِ وَكَفَّ عَنْ الْيَمَنِ  
لِيُؤَدِّيَ الْيَمَنِ عَلَى الْيَمَنِ وَكَفَّ عَنْ الْيَمَنِ وَكَفَّ عَنْ الْيَمَنِ وَكَفَّ عَنْ الْيَمَنِ وَكَفَّ عَنْ الْيَمَنِ  
نماز میں کھڑکیوں سے کہتا ہے کہ جب میں نماز میں بیٹھتا ہوں تو کھڑکیوں سے اشارہ کرتا ہوں اور کہا کہ ایسا کیا کر جیسے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کرتے ہیں میں نے کہا وہ کیوں کرتے تھے انہوں نے کہا جب نماز میں بیٹھتے تو اپنی تہبیل  
وایمن سران پر رکھتے اور سب انگلیوں کو بند کر لیتے اور اس انگلی سے اشارہ کرتے جو انہوں نے پاس ہے  
(یعنی کھڑکی کی انگلی سے) اور بائیں تہبیل وایمن سران پر رکھتے **عَنْ** عِیْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجَمَلِيِّ أَنَّهُ  
قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ ابْنِ جَنَابٍ بْنِ مَسْعُودٍ فَكَفَّ عَنْ الْيَمَنِ وَكَفَّ عَنْ الْيَمَنِ وَكَفَّ عَنْ الْيَمَنِ وَكَفَّ عَنْ الْيَمَنِ  
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ  
**بَابُ** السَّلَامَةِ لِلْعَدْلِ مِنَ الصَّلَاةِ عِنْدَ كَرَاهِيَةٍ وَكَفَّ عَنْ الْيَمَنِ وَكَفَّ عَنْ الْيَمَنِ وَكَفَّ عَنْ الْيَمَنِ وَكَفَّ عَنْ الْيَمَنِ  
**عَنْ** ابْنِ مَعِينٍ أَنَّ أَمِيرًا كَانَ يَمُكُّهُ نِسْلُهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَتَى عَلَيْهِمَا قَالَ لَمْ  
وَنَحْنُ بِشَيْءٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُكَ مَرْجَمُ ابْنِ مَسْعُودٍ رَوَى ابْنُ مَسْعُودٍ  
ابن ابی ہریرہ وہ دو سلام پیر کرنا عبد اللہ نے کہا اس نے یہ سنت کہا کہ یہی حکم کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے **عَنْ** ابْنِ مَعِينٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَعْبَةُ رَفَعَهُ مَنْ قَالَ  
أَنَّ أَمِيرًا أَوْضَعَهُ سَلَامُ خَمْسَتَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَتَى عَلَيْهِمَا مَرْجَمُ ابْنِ مَسْعُودٍ رَوَى ابْنُ مَسْعُودٍ  
یعنی ایک امیر یا ایک آدمی نے دو سلام پیر کرنا عبد اللہ نے کہا اس نے یہ سنت کہا کہ یہی حکم کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ  
فَكَفَّ عَنْ الْيَمَنِ وَكَفَّ عَنْ الْيَمَنِ وَكَفَّ عَنْ الْيَمَنِ وَكَفَّ عَنْ الْيَمَنِ وَكَفَّ عَنْ الْيَمَنِ وَكَفَّ عَنْ الْيَمَنِ

ابن ابی ہریرہ  
انصباؤہ  
فقلت

باب السَّلَامَةِ مِنَ الصَّلَاةِ

بَيَّاحٌ حَقٌّ وَ تَرْجُمَهُ سَعْدٌ رَوَيْتُ هُوَ مِثْنٌ دِكْهًا كَرْتَا تَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُنِي أَوْ رِيَا مِثْنِ طَرَفِ  
 لَامٍ بِهَرْتِي هِيَا نِيَا كُكْ أَيْ كَالِ كِي سَعْدِي مَجْهُوْ دَكْهَلَانِي وَ بَنِي فَا نَوُوسِي نِي كَهَا اِسْمِي نِي سِلْ  
 هِيَا اِمَامُ شَاغِنِي اَوْ جِهَوْرِي سَلَفِ اَوْ خَلَفِ كُوْنْدَرْ بِي كِي جَوَكْتِي هِيَا نِيَا نَزَاكِي بَعْدُ وَ سَلَامُ كَرْنَا جَابِي سِي اَوْ اِمَامِ  
 مَالِكِ اَوْ اِيكِي جَاعَتِ عِلْمَا كَا يِي قَوْلُ هِيَا كِي اِيكِي هِيَا سَلَامُ كَرْنَا سَنَتِ هِيَا پَرَاوَنِي دِلِيلِيْنَ جَعِيْفِ مِيْنِ اَوْ اَقَاوِ  
 صَحِيْحِي سِي دُوسَلَامُ كَرْنَا نَابِتِ هُوْنَا هِيَا اَوْ بَعْضِ اِسْتِكْمِ يِي بَاتِ نَخْلِي هِيَا كِي اِيكِي سَلَامُ يِي اِقْصَارُ كَرْنَا جَابِي سِي هِيَا  
 اِسْمِ يِي اَجْلَعِ هِيَا عِلْمَا كَا كُوْنْدَرْ اِيكِي هِيَا سَلَامُ هِيَا مَكْرُ اِيكِي سَلَامُ كَرِي تُوْنِي كُوْتَبَلِي كِي طَرَفِ كَرِي اَوْ رُوْدُو  
 سَلَامُ كَرِي قَوْلَا اِيكِي وَ هُنِي طَرَفِ كَرِي اَوْ اِيكِي بَا مِثْنِ طَرَفِ كَرِي اَوْ هَر سَلَامُ مِثْنِ اِتْمَانِي سِي هِيَا كَرِي اُس  
 طَرَفِ كِي اِيكِي گَالِ دَكْهَلَانِي دِيوِي سِي صَحِيْحِ هِيَا اَوْ بَعْضُوْنِ نِي كَهَا كُوْنُوْنِ گَالِ دَكْهَلَانِي دِيوِيْنِ اَوْ  
 سَلَامُ نَزَاكَا اِيكِي كَرْنِ هِيَا جِسْمِ بَغِيْرِي نَزَا مِصِيْحِ نَهِيْنِ هُوْتِي يِي قَوْلِ هِيَا جِهَوْرِي صَحِيْبِ اَوْ رِيَا مِثْنِ اَوْ رِيَا مِثْنِ  
 اَوْ اَوْ بَعْضِيْ كِي نَزَا دِيكِي لَفْظِ سَلَامُ سَنَتِ هِيَا اَوْ نَزَا مِثْنِ بَا سَرِ اِسْكُنَا هِيَا كُوْنِي كَامِ نَزَا كِي خَلَا كَرْنِي سِي  
 سَلَامُ هُوِيَا كَلَامِ يَاعَدَتِ هُوِيَا قِيَامِ اِنْتِي **بَابُ** اَلَّذِيْكَرُ بَعْدَ الصَّلَاةِ نَزَا كِي بَعْدُ كِيَا طَرَفِيَا  
 جَابِي سِي **عَنْ** اَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا نَعْرِفُ اَنْقِصَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَلَّمَ  
 بَا اَلَّذِيْكَرُ بَعْدَ الصَّلَاةِ تَرْجُمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ سِي رَوَايَتِ هِيَا سِي هِيَا بِيَا نِيَا تَهِيَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي نَزَا  
 خَمِْسَ رُبِ اَبْ تَجْمِيْرِي كِي **عَنْ** عُمَرُو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّكَ سَمِعْتَهُ يُخْبِرُ  
 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَعْرِفُ اَنْقِصَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا  
 يَا اَلَّذِيْكَرُ بَعْدَ الصَّلَاةِ اَلَّذِيْكَرُ بَعْدَ الصَّلَاةِ اَلَّذِيْكَرُ بَعْدَ الصَّلَاةِ اَلَّذِيْكَرُ بَعْدَ الصَّلَاةِ اَلَّذِيْكَرُ بَعْدَ الصَّلَاةِ  
 وَ ذِكْرُ اَلَّذِيْكَرُ بَعْدَ الصَّلَاةِ اَلَّذِيْكَرُ بَعْدَ الصَّلَاةِ اَلَّذِيْكَرُ بَعْدَ الصَّلَاةِ اَلَّذِيْكَرُ بَعْدَ الصَّلَاةِ اَلَّذِيْكَرُ بَعْدَ الصَّلَاةِ  
 كَا خَمِْسَ رُبِ نَزَا جَابِي نِيَا تَهِيَا تَجْمِيْرِي كِي اَوَا زِ سَنَتِي - اِسْ حَدِيْثِ كُوْنْدَرْ بِي دِيْنَارِي اَوْ بَعْضِي سِي رَوَايَتِ كِي اَعْمُرُ  
 نِي كَهَا مِثْنِ نِيَا دُوبَارِي هِيَا اِسْ حَدِيْثِ كَا دُوبَارِي اَوْ بَعْضِي سِي كِي اُوْنُوْنِ نِيَا اَخْبَارُ كِي اُوْنُوْنِ نِيَا كَهَا مِثْنِ نِيَا تَهِيَا  
 يِي حَدِيْثِ بِيَا نِيَا نِيَا كِي اَلَا لَكُمُ اُوْنُوْنِ هِيَا نِيَا مَجْهُوْ بِيَا نِيَا تَهِيَا **فَا** اِذَا رَجَعْتَ اَوْ بَعْضِي نِيَا دُوبَارِي اِسْ  
 حَدِيْثِ كِي رَوَايَتِ هِيَا اَخْبَارُ كِي اُوْنُوْنِ دِيْنَارِي هِيَا نُوِيْرِي رَوَايَتِ حَبْتِ هِيَا اِمَامُ سَلَامُ اَوْ جِهَوْرِي فُقَهَا اَوْ اَمْلِ  
 حَدِيْثِ كُوْنْدَرْ بِي سَوَا فِ **عَنْ** اَبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّكَ دَفَعْتَ الصَّلَاةَ بِالَّذِيْكَرُ جِيْنِ يَنْصُرُ النَّاسُ  
 مِنَ اَلَّذِيْكَرُ بَعْدَ الصَّلَاةِ اَلَّذِيْكَرُ بَعْدَ الصَّلَاةِ اَلَّذِيْكَرُ بَعْدَ الصَّلَاةِ اَلَّذِيْكَرُ بَعْدَ الصَّلَاةِ اَلَّذِيْكَرُ بَعْدَ الصَّلَاةِ

بَابُ الَّذِيْكَرُ بَعْدَ الصَّلَاةِ

اَلَّذِيْكَرُ

كُنْتُ اَعْلَمُ اِذَا اَنْصَرَفُوا بِذَلِكَ اِذَا سَمِعْتُمْ تَرْجِمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ كَمَا بَلَغَ آوَاذُ سِرِّ ذِكْرِ كَرْنَاوَسَ  
 نماز کے بعد رسول امیر صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوا اور میں جب اس فکر کی آواز سنتا تو معلوم کرتا کہ لوگ  
 نماز سے فارغ ہوئے **ف** نودی نے کہا یہ دلیل ہے بعض علماء سلف کی جو کہتی ہیں فرض نماز کے بعد  
 بلند آواز سے کبیر کہنا یا ذکر کرنا محسب ہوا اور متاخرین میں سے ابن حزم ظاہری نے اسکو مستحب جانا ہے اور ابن  
 ابی طالب اور اور علی نے یقین کیا ہے کہ ساری مذہب الے فکر جبری کو مستحب نہیں جانتے اور امام شافعی نے  
 یہ کہا ہے کہ رسول امیر صلی اللہ علیہ وسلم نے شاید یہ جبر کہی کہی کیا ہو لوگوں کو کہہ دینے کر لیے نہ اس پر کہ جبر  
 کرنا مستحب یا لوگ ہمیشہ ایسا کرتے تھے اور امام باقر عی دہ دونوں کو لازم ہے کہ فرض کے بعد اگر ذکر کریں تو  
 آہستہ سے کریں مگر جب امام لوگوں کو تعلیم کرنا چاہے تو تہوڑی دیر کے لیے جبر کر سکتا ہے **اَنْتَ كَابِ**  
 اسْتَحْيَا ابْنُ التَّوَكُّلِ مِنْ عَدَا ابْنِ عَزْرٍ وَعَدَا ابْنِ عَزْرٍ وَفِي شَرْحِ الْمَعْنَى وَالْمَعْنَى الدَّخَالُ مِنَ النَّاسِ وَالْقَوْمِ  
 بَيْنَ الشَّيْءِ وَالشَّيْءِ وَرِثَانِ شَيْءٍ اَوْ سَلَامٍ كَيْفَ عَذَابُ قَبْرٍ اَوْ عَذَابُ جَهَنَّمَ اَوْ رِثَانُ اَوْ مَوْتٍ اَوْ رِثَانُ اَوْ مَوْتٍ اَوْ رِثَانُ  
 قَوْمٍ سَيَأْتِيهِمْ اَلْغَمُ **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَ امْرَأَةٍ مِنْ  
 الْيَهُودِ وَهِيَ تَقُولُ اَهْلُ بَيْتِنَا اَكْثَرُ نَفْسَتَيْنِ فِي الْقَبْرِ قَالَتْ فَارْتَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّمَا  
 نَفْسَانِ يَهْتَدِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَيْسَتْ لِيَاكِي ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ شَعَرْتِ اَنَّهُ اَوْحَى  
 اِلَيَّ اَنْ اَكْتُفِي نَفْسَتَيْنِ فِي الْقَبْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَعْدَ اَنْ يَسْتَعِينَا  
 مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ثُمَّ رَجَعْنَا اَمَّا الْمَرْبُوعُ عَائِشَةُ رَوَيْتُ عَنْ رِثَانِ رِثَانِ رِثَانِ رِثَانِ رِثَانِ رِثَانِ رِثَانِ رِثَانِ رِثَانِ  
 اور ایک عورت یہودی میرے پاس بیٹھی تھی وہ کہنے لگے تم کو معلوم ہے قبر میں تم آزمائے جاؤ گے انہی  
 تمہارا امتحان ہوگا اور جو امتحان میں پوری نہ اترے تو عذاب ہوگا یہ سنکر رسول امیر صلی اللہ علیہ وسلم کا بپا  
 گئے اور فرمایا یہود کے واسطے یہ ہوگا حضرت عائشہ نے کہا پھر خیر اے امین ہم ٹہرے بعد اسکر رسول امیر صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ معلوم ہے میری اور پر وحی اتری کہ قبر میں تمہاری آزمائش ہوگی حضرت عائشہ  
 نے کہا میں نے سنا اس دن رسول امیر صلی اللہ علیہ وسلم بنا ہوا نکاح کرتے تھے قبر کے عذاب **عَنْ**  
 ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَعْدَ ذَلِكَ يَسْتَعِينُ مِنْ عَذَابِ  
 الْقَبْرِ تَرْجِمَهُ اَوْ سَرِيحَهُ رَوَيْتُ عَنْ رِثَانِ رِثَانِ رِثَانِ رِثَانِ رِثَانِ رِثَانِ رِثَانِ رِثَانِ رِثَانِ  
 تھے قبر کے عذاب **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّمَا  
 اَنَا اَهْلُ الْقَبْرِ يُعَذِّبُ بَوْتٍ فِي قُبُورِهِمْ قَالَتْ فَكَلِّبْتُهُمَا دَلِمَا اُنْعَمَ اَنْ اُصَلِّقَ هُمَا فَخَرَجَا

تَرْجِمَهُ اَوْ سَرِيحَهُ  
 رَوَيْتُ عَنْ رِثَانِ



روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا مانگتے یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری دجال کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری زندگی اور موت کو فتنے سے یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری گناہ سے اور قرض داری سے ایک شخص بولا یا رسول اللہ آپ اکثر قرض داری سے کیونکہ پناہ مانگتا ہوں میں آپ کو فرمایا جب آدمی قرضدار ہوتا ہے تو بھٹ بولتا ہے اور وعدہ خلاف کرتا ہے

**ف** تو اگرچہ قرض داری کوئی گناہ نہیں ہے اور کسی وجہ سے اور گناہ سے زیادہ ہوتے ہیں اس طرح قرض داری سے پناہ مانگنے کی حقیقت میں قرض داری بہی بلکہ آدمی کو چاہیے کہ بغیر سخت ضرورت کے قرض نہ لے اور سخت ضرورت یہ کہ مار بھوک کے مرنا ہو اس کے سوا اور کوئی ایسی ضرورت نہیں جس کے لیے قرض کے بلا میں بیٹھے اور شادی یا موت کی رسیدیں تو محض لغو ہیں ان کے لیے مسلمان کو قرض لینا ضرور نہیں **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ مِنَ النَّسْأَةِ الْخَيْرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ أَنْ يَكُنْ مِنْ عَدَائِبِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْحَيَاةِ وَالْمَمَاتِ وَمِنْ سُكْرِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اخیر تشہد پڑھ کر توجا چیزوں سے پناہ مانگو جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کو فتنہ سے اور دجال کی برائی سے **عَنْ** الْأَوْزَاعِيِّ بِعَنْ الْأَسْبَادِ قَالَ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ مِنَ النَّسْأَةِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ أَنْ يَكُنْ مِنْ عَدَائِبِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْحَيَاةِ وَالْمَمَاتِ وَمِنْ سُكْرِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیرے قبر کے عذاب سے اور دجال کے عذاب سے اور زندگی اور موت کو فتنہ سے اور دجال کی برائی سے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ عَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْحَيَاةِ وَالْمَمَاتِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگو ساتھ اللہ کے اللہ کے عذاب سے پناہ مانگو اللہ کی قبر کے عذاب سے پناہ مانگو اللہ کی دجال کے فتنے سے پناہ مانگو خدا کی زندگی اور موت کو فتنے سے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ



ابن حنیئ یأذ الحلال والاکرام ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا سلام پیرتے نہ بیٹھتے مگر اس قدر کہ کہتے اللہم سوا غیر تک یعنی اللہ تو سلام ہے سب عیبوں سے اور تہی ہو ہے سلامی میں تمام عالم کی بڑی برکت والا ہے تو اس بزرگی اور عزت والہ اور ابن حنیئ کی روایت میں یا ذالجلال **عَنْ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَسْتَلِمُهُ عَيْنُ اللَّهِ كَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ** يَأْذُ الْحَلَالِ وَالْأَكْرَامِ ترجمہ جو اور پڑھا اور اس روایت میں بھی یا ذالجلال والاکرام ہے **عَنْ** ذَاكِ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ إِلَى الْمَعَارِئَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُقْطِعَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا جَبَدٍ مِثْلُ الْجِدِّ مِنْكَ الْجِدِّ ترجمہ در ادھر جو مولیٰ بن مغیرہ بن شعبہ کی روایت ہو کہ مغیرہ بن شعبہ نے حضرت معاویہ کو لکھ بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ جکتے اور سلام پیرتے تو کہتے تھے لا الہ الا اللہ یعنی کوئی سوا معبود نہیں مگر اللہ کیلئے وہ کوئی شریک نہیں اسکا اسی کی ہے عظمت اور اسی کو ہے تعریف اور وہ کبھی کہہ سکتا ہے یا اللہ جو تو ہی اسی کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو نہی اسی کوئی دے نہیں سکتا اور کسی کی کوٹش تیرے اگر میں نہیں جانتی **عَنْ** ذَاكِ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْطِقِهِ قَالَ أَتَوَكَّلُ وَأَتُؤَكِّرُ فِي إِذَا تَجَعَّلَا قَالَ تَأْمَلَا لَهَا عَنِ الْمُغِيرَةِ فَكُتِبَتْ بِهَا إِلَى الْمَعَارِئَةِ ترجمہ در ادھر جو غلام آزاد بن مغیرہ بن شعبہ کی روایت ہو اور مغیرہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی مثل راوی میں اور ابو بکر اور ابو کریب اپنی روایتوں میں کہا کہ روایت کیا مغیرہ نے مجھ بتایا اور میں نے اس سے کہا کہ حضرت معاویہ کو لکھ بھیجا **عَنْ** ابْنِ سَابِئَةَ أَنَّ ذَاكِ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ إِلَى الْمَعَارِئَةِ كَتَبَ ذَلِكَ الْكِتَابَ لَمَّا دَاوُدُ رَأَى مَوْتَهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ سَلَّمَ عِشْرِينَ مَرَّةً أَلَا قَوْلُهُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْهُ ترجمہ ابی سابیہ نے کہا معاویہ کو مغیرہ نے روایت کیا کہ وہ لکھا بھیجا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ سنا ہے جب سلام پیرنے نماز کا مثل ابو بکر اور ابو کریب کی روایت کہ اگر اس میں وہ علی کل شے تدبیر کو ذکر نہیں کیا **عَنْ** ذَاكِ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُوَيْبَةَ إِلَى الْمَعَارِئَةِ وَكَأَنَّ عَمْرِيَّ

معاویہ زینب کو کہہ رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كُتَيْبَةَ** وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
 عَمْرِو بْنِ مَعَاذٍ إِذَا كُنْتُمْ لِصَلَاةٍ بِرُشْعَةٍ يَقُولُ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ كَتَبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكْتُبُ إِلَيَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا قَعْنَى الصَّلَاةَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ  
 وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ الْفُضْرَ لَا مَا نَعْمَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مَقْطُوعٌ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا  
 الْجَنَّةِ مِنْكَ الْجَنَّةُ ترجمہ عبدہ اور عبد الملک دونوں نے اور اس وجہ سے ہے معاویہ کے کہ کہہ رہا تھا  
 نے معاویہ کو کہ مجھے کوئی دعا ایسی کہہ دیجو جو جتنی سوئم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض نہ ہو جائے کہ  
 پہنچا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے جب نماز سے فارغ ہوتے کہ لا الہ الا اللہ اور  
 ترجمہ اس کا اور گیدڑ **عَنْ** ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ حِينَ يَسْكُنُ  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حُكْمَ  
 وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ الْبَغْضَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الشَّانُ الْحَمْدُ  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ الْكَافِرُ لَكَ الْكَافِرُ لَكَ الْكَافِرُ لَكَ الْكَافِرُ لَكَ الْكَافِرُ لَكَ الْكَافِرُ لَكَ الْكَافِرُ لَكَ الْكَافِرُ  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْجُلُ يَهْجُلُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ترجمہ ابی الزبیر نے کہا ابن الزبیر ہمیشہ ہر نماز کے  
 بعد سلام پیرنے کے وقت کہ لا الہ الا اللہ کو کا فزون تک پڑھتے تھے کوئی معبود لائق عبادت کو نہیں کوئی شریک  
 ہے اسکا اسی کی عظمت اور اسی کی پوری ہے سب تعریف اور وہ سب کہہ کر سکتا ہے اور نہ گناہ سوچنے کے  
 طاقت نہ عبادت کی نیک قوت ہو مگر ساتھ اللہ کو نہیں کوئی معبود لائق عبادت کو اور نہیں جو جبر میں ہم مگر  
 اسی کو کسی کا سبب احسان اور کسی کو بزرگی اور اسی کے لیے جو تعریف اچھی نہیں ہو کوئی معبود  
 لائق عبادت کو مگر اللہ ہم ہی اسی کی عبادت کرنے والے ہیں اگرچہ چاہے بڑا نہیں کہ فرادہ کہہا راوی نے  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی پڑھا کرتے تھے ہر نماز کے بعد **عَنْ** ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَقُولُ  
 فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ مَسْرُوقٍ قَالَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ يَقُولُ ابْنُ الزُّبَيْرِ  
 كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْجُلُ يَهْجُلُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ترجمہ ابی الزبیر جو جہول پیر  
 اون کی روایت ہے کہ عبد البر بن زبیر اس کا ساتھ میں تھا اور پڑھتا تھا کہ ابی الزبیر کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ  
 تھے پیرانہ میں نے روایت کی ہے اور اسکا آخر میں یہ کہا کہ ابن الزبیر کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ



اور ابن مسعود سے پڑھا کرتے تھے ہزار کے بعد **ف** ابن زبیر کی روایت وہی ہے جو ابی اور پگندی **عَنْ**  
**أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ هُوَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ**  
**اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَلِمَ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ أَوْ الصَّلَاةِ نَذَرَ كَثْرَةً مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْثَةَ**  
**مَرَّجَمَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ كَمَا يَنْجِي سَاعِدُ ابْنِ الزُّبَيْرِ** کہ وہ خطبہ پڑھتے تھے اس منبر پر اور کہتے تھے کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پہیرتے تو ہزار کے آخر میں کہتے اور یہ ذکر کی حدیث مانند روایت ہشام بن عروہ  
 کے **ف** ہشام کی روایت وہی ہے جو ابی الزبیر سے اور یہ مذکور ہے ابی جبین سے **عَنْ** مَرْجَمَةَ  
**بْنِ عُبَيْدَةَ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ فِي أَوَّلِ الصَّلَاةِ إِذَا**  
**سَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِمَا وَقَالَ فِي آخِرِهِ وَكَانَ يَذْكُرُ ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
 ترجمہ موسیٰ بن عقبہ سے ابو الزبیر کی نے بیان کیا کہ انہوں نے سنا ہے عبدالسہ بن زبیر سے کہ وہ کہتے تھے ہزار  
 کے بعد جب سلام پہیرتے وہی دعا پڑھتے جو روایت کی ہشام اور ابی الزبیر اور اسکی آخرین کہا  
 کہ ذکر کرتے تھے وہ اس دعا کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ فَصْلًا مِمَّا  
**أَنفَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا قَدْ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّخُولِ بِالذَّحَاتِ الْعُلَى وَاللَّحْمِ**  
**الْبَقِيَّةِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا أَيْصَلُّونَ كَمَا تَصَلُّونَ وَيَصُومُونَ كَمَا تَصُومُونَ وَيَتَصَدَّقُونَ كَمَا تَتَصَدَّقُونَ**  
**وَيَعْبُدُونَ رَبَّهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا مِمَّا نَدْعُوكَ**  
**بِهِ مِنْ سَبْقِكُمْ وَتَسْهُوَتِكُمْ مِنْ بَعْدِكُمْ وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا**  
**صَنَعْتُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تَسْبِقُونَ وَتَكْتَبُونَ وَتَحْمَدُونَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا ثَلَاثِينَ**  
**مَرَّةً قَالَ أَبُو صَالِحٍ نَرْجِعُ فَقَالَ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا أَسْمِعْ أَخَوَانَا**  
**أَهْلَ الْأَمْوَالِ مِمَّا تَعْمَلُونَ فَنَعْمَلُوا مِثْلَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ**  
**مُؤْتَبَرٌ مِنْ بَيْنِ أَمْوَالِهِمْ وَغَيْرُ مُتَبَرِّكَةٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ**  
**بَعْضَ أَهْلِ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ وَهَبْتُ أَمَّا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ ثَلَاثًا وَتَلَا ثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُ اللَّهَ ثَلَاثًا**  
**وَتَلَا ثَلَاثِينَ وَتَكْبِرُ ثَلَاثًا وَتَلَا ثَلَاثِينَ مَرَّجَمَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ ذَلِكَ فَاحْذَرُوا بَيْدِي فَقَالَ**  
**اللَّهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ حَتَّى تَبْلُغَ مِنْ**  
**جَمِيعِهِ ثَلَاثَةَ ثَلَاثِينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذَا الْحَدِيثُ يَهْدِي إِلَى الْحَدِيثِ وَجَاءَ ابْنُ حَبِيبٍ فِي تَلَاثًا**







اور برکت والی (پہرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر اپنے فرمایا یہ کہنوالا کون تھا جس پر یہ کلمات  
 کہے سو قوم کے لوگ چسپ ہو رہے پہر اپنے فرمایا کہ جس نے یہ کلمات البتہ اس کو کئی بری بات نہیں کہی ہو  
 ایک شخص نے عرض کی کہ میں آیا اور میری سانس چڑھ گئی تھی سو میں نے ان کلمات کو کہا تو آپ فرمایا میں نے  
 بارہ فرشتوں کو دیکھا کہ ایک پر ایک گر رہے کہ کون اونہیں کا اسکو اوپر لے جا دے (یعنی خداوند تعالیٰ کے پاس)  
**عَنْ اَبِي عَمْرٍو قَالَ لَمَّا خَرُجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَذْهَبَ رَجُلٌ مِّنْ**  
**الْقَوْمِ اَلْفَہُ اَکْبَرُ مَنَّا اَوْ اَحْمَدُ لِلّٰہِ کُشَیْمًا وَ سَمِعَہَا اللّٰہُ جَنَّہُ وَ اَحْمَدُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی**  
**اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مِّنْ الْفَاقِلِ کَلِمَۃٌ کَلَّا وَ کَذَٰلِکَ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ الْقَوْمِ اَنَّا بِرَسُولِ اللّٰہِ قَالَ**  
**عَبَّیْتُ لَهَا فَفَحَسَتْ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ قَالَ اَبُو عَمْرٍو فَمَا تَرَ کُنْہُمْ مُّثْنٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم**  
**عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَقُولُ ذَٰلِکَ** ترجمہ ابن عمر نے کہا ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہ ایک  
 شخص نے حاضرین میں سے کہا اللہ اکبر یا امیلا ملک (یعنی اللہ بڑا ہے سب بڑائی اسی کے واسطے ہے اور بہت  
 تعریف ہے) اسکو اور پاک ہے اللہ بالی بولنا ہر صبح اور شام) پہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے  
 کہے یہ کلمہ تو ایک شخص نے عرض کی کہ قوم میں سے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ تو فرمایا آپ فرمائیے تعجب آیا جب  
 کہہ لگئی اس کے لیے دروازے آسمان کے ابن عمر نے کہا میں نے ان کلمات کو کہی نہیں چھوڑا جب یہ  
 بات سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **بَابُ اِسْتِخْبَابِ اَنْبِیَآئِ الصَّلَوةِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَ سَمِعْتُہُ یَقُولُ**  
**عَنْ اَبِیْہِ اَنْبِیَآئِہَا سَعِیًّا وَ قَارِئِہَا تَشْکِیْنَ سَے نماز میں ان کا بیان **عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَہَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ****  
**صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَقُولُ اِذَا اَقِیْمَتِ الصَّلَوةِ فَلَا تَأْتُوہَا تَسْعَوْنَ وَ اَقُوہَا تَسْتَوْنَ وَ**  
**عَلِیْکُمْ وُجْہُ التَّشْکِیْنَةِ فَمَا اَدْرَکْتُمْ تَصَلُّوْا مَا فَاکَرْتُمْ فَاَقْرَأُوا** ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا میں نے رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے جب نماز شروع ہو جاوے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ چلتے ہوئے  
 تسکین سے اور جب ملے امام کے ساتھ پڑھو اور جو نہ ملے اسکو پوسا کر **وَف** نووی نے کہا سب نمازوں  
 کا یہی حکم ہے مجھ سے خواہ غیر جمعہ اور اساتر تالے (جو فرمایا ہے) فاستوا اے ذرا اسے دمان ہی سے  
 مراد ہستہ چلنا ہے اور دوڑنے سے منع اس لیے فرمایا کہ جب نماز کا ارادہ کیا گو یا نماز میں داخل ہو گیا  
 پس ضرور ہو کہ اس کے آداب کا لحاظ کر ہی لیے ایک روایت میں یہ مضمون بھی آیا ہے کہ جب تم نے  
 نماز کا قصد کیا نماز میں ہو گئے اور یہ جو فرمایا کہ جو نہ ملے اسکو پوسا کر اس کو تنبیہ ہو گئی کہ اگر نماز کو فوت

من رَوٰیہُ ابْنُ کَثِیْرٍ

من رَوٰیہُ ابْنُ کَثِیْرٍ





بَابُ أَقَامَةِ الصَّلَاةِ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَوَاقِفِهِ

دَعَا بِتِلْكَ الرَّكْعَةِ

مَجْرِبُ ب کے ساتھ نماز پڑھی **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ تُقَامُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا خُذَ النَّاسُ مَصَافِقَهُمْ قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامَهُ تَرْجُمَهُ ابُو هُرَيْرَةَ  
 سے روایت ہے کہ نماز کی تکبیر آپ کو وسط کی جاتی تھی اور لوگ صفوں میں اپنی جگہ لے لیتے تھے قبل اس کے کہ حضرت  
 تکبیر ہوں اپنی جگہ میں **ف** نووی نے کہا کہ قاضی عیاض نے کہا کہ بلال رضی اللہ عنہ دیکھتے رہتے ہوں گے  
 حضرت کو نکلنے کو اور لوگ دیکھتے ہوئے جب حضرت بلال کو معلوم ہوا کہ حضرت تشریف لائے تو میں انہوں نے تکبیر شروع  
 کی اور لوگ جب حضرت کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور اپنی اپنی جگہ پر برابر ہو گئے پھر جب خوف برابر ہوئی اپنی جگہ پر  
 تشریف لائے نماز شروع کر دی اور اس کے خلاف جہاں ہر وہ جو وہ قضیہ اتفاق ہو یا بیان جواز کے وسط ہو **عَنْ**  
 دَعَا بِتِلْكَ الرَّكْعَةِ قَالَ كَانَ يَلَاكِي يُوَدُّنَ إِذَا دَخَلَتْ فَلَا يُعْقِمُ حَتَّى يَخْرُجَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 اس کے بعد کہ اَخْرَجَ أَقَامَ الصَّلَاةَ حِينَ يَرَاكَ تَرْجُمَهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ  
 تکبیر یہاں تک کہ حضرت تشریف لائیں جب آپ تشریف لائے اور بلال دیکھتے نہ تھے تکبیر کہتے **ف** یہاں  
 ابھی اوپر کہہ آئے **بَابُ** مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَدْرَكَ تِلْكَ الصَّلَاةَ تَرْجُمَهُ  
 جس نے نماز کی ایک رکعت پائی اس نے نماز پائی **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ تَرْجُمَهُ ابُو هُرَيْرَةَ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 جس نے ایک رکعت کسی نماز کی پائی اس نے وہ نماز پائی **ف** اس حدیث کی کسی مسلم معلوم ہو **أَوَّلُ** یہ کہ خبر  
 نے ایک رکعت پڑھنے کے موافق کسی نماز کا وقت پایا مثلاً کافرا وسوقت اسلام لایا لڑکا بالغ ہوا یا مجنون غافل  
 ہوا یا لضعیف حیض سے پاک ہوئی وہ نماز اور سب فرض ہو گئی **و** دوسری یہ کہ جس نے ایک رکعت امام کو ساتھ پڑھ لی وہ  
 جماعت کی فضیلت کو پا چکا اب اگر جو بعد کی نماز تھی تو ایک رکعت اور پڑھے اور غلط اس ساقط ہوگی **مَجْرِبُ**  
 یہ کہ ایک رکعت کسی نے قبل طلوع آفتاب پڑھ لی یا قبل غروب آفتاب ادا کر لی اور بعد اس آفتاب طلوع ہو گئی  
 یا غروب ہو گئی قضا کو نماز صحیح اور عصر کی مل گئی باقی نماز اور کلمہ اور قضا نہ ہوئی **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ مَعَ الْإِمَامِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ تَرْجُمَهُ  
 یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لی اور کو نماز مل گئی  
 یعنی جماعت کا ثواب حاصل ہو گیا **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
 يَكْفَى عَنْ مَالِكِ بْنِ كَعْبٍ فِي حَدِيثٍ أُحْدِثَ عَنْهُمْ مَعَ الْإِمَامِ وَفِي حَدِيثٍ أُحْدِثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَقَدْ أَدْرَكَ



الصَّلَاةُ كَمَا تَرَجَمَهُ وَهِيَ جَوَابُ رِجَالِ الْاِمْرَانِ رُتُونِ كِي رَوَايَتِ مِیْنِ مَعَ الْاِمَامِ كَالْاِفْطَاهِنِیْنِ هُوَ اَوْرِ عَلَیْهِ  
 نَے كَلَمًا كَالْفِظِ زِيَادَهُ كَمَا **ف** جَسْنَ اِيَكِ رَكَتِ پَالِي اَوْ سَخِ سَارِي نَازِ پَالِي جَسْرِ عِبْدِ السُّكْرِ رَوَايَتِ  
 مِیْنِ هُوَ اسْكَائِ طَلَبِ نَهْنِیْنِ ہر كَمَا اب بَاقِي رَكَتِیْنِ اَوْ اِهِي نَكْرَسَ كَمَا يَفْطَاتِ اِجْمَاعِ سَلِیْقِیْنِ بَلَكُمُ رَوَاوِیْ هُوَ جَوَابُ  
 اَوْرِ بَيَانِ كَرَأَسَ كَمَا اَوْسُكُو ثَوَابِ جَمَاعَتِ كَالْمَلِكِ يَادَهُ نَازِ اَوْ سَبْخِ فَرْضِ سَوَیْجِ یَا اَوْ اِهَوِی قَضَانَهُ هَوِیْ اَوْرِ بَاتِی  
 رَكَتِیْنِ صَرَوَا اَكْبَرُ كَذَا قَالِ النُّودِي **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكَعَتَيْنِ مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَكَ رَكَعَتَيْنِ  
 مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ تَرَجَمَهُ اَبُو بَرِیْدَةَ كَمَا كَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ نَظَرَ يَا حَبِیْبُ اِيَكِ رَكَتِیْنِ قَبْلَ طُلُوعِ اَفْتَابِ كَمَا اَوْسُكُو صَبِیْحِ كِي نَازِ لَنْ بَحْثِي حَسْبُكَ اِيَكِ رَكَتِیْنِ قَبْلَ طُلُوعِ  
 غُرُوبِ اَفْتَابِ كَمَا اَوْسُكُو عَصْرِ كِي نَازِ لَنْ بَحْثِي **ف** سَطْلَبِ اسْكَائِ اَوْرِ بَيَانِ كَرِیْجَ اَوْرِ فَلَاحِیْهِ هُوَ كَرِیْجَ كَسْبِیْ  
 صَبِیْحِ كِي نَازِ كِي اِيَكِ رَكَتِیْنِ قَبْلَ طُلُوعِ شَمْسِ پُڑَہِیْ اَوْ اِيَكِ رَكَتِیْنِ قَبْلَ طُلُوعِ اَوْ اِيَكِ رَكَتِیْنِ قَبْلَ غُرُوبِ شَمْسِ  
 بَاطِلِ نَهْنِیْنِ هَوِیْ ہِي مَذْہَبِ اِمَامِ ہَاكِ اَوْ اِمَامِ شَاغِیْ اَوْ اِمَامِ اَحْمَدِ كَا اَوْرِ تَمَامِ عِلْمِیْ سَلَفِ وَطَفِ كَا اَوْرِ فَلَاحِیْ  
 حَفِیْقِ كَا اَسْمِیْنِ بَاطِلِ اَوْ مَرْدُوْسَ اَوْ نَظَرِ حَدِیْثِ ہُوَ اِيَكِ اَطْلَانِ ظَاہِرِ ہُوَ اَوْ عَصْرِ كِي نَازِ كِي صَوْتِ یَنْ سَبِ  
 كَا اَلْفَاتِ ہُوَ **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ  
 اَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ ثَلَاثَةً قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَوْ مِیْنِ الْعُشْرِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهَا وَالسَّجْدَ  
 اَلْمَكِيَّ الرَّكْعَتَيْنِ تَرَجَمَهُ اِمَامُ الْمُؤَنِّیْنِ حَضْرَتُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَرَمَاتِیْنِ ہِيْنِ كَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 اَرَشَادَ فَرَمَا جَسْنَ عَصْرِ كِي نَازِ سِیْ اِيَكِ سَجْدَہِ قَبْلَ غُرُوبِ اَفْتَابِ یَا صَبِیْحِ قَبْلَ طُلُوعِ اَسْوَہِ نَازِ پَالِي اَوْ سَجْدَہِ  
 ہُوَ مَرَادِ رَكَتِیْنِ ہُوَ **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ  
 الْعَصْرِ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهُ وَمَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْعُشْرِ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهُ **تَرَجَمَهُ**  
 ہُوَ جَوَابُ رِجَالِ الْاِمْرَانِ رُتُونِ كِي رَوَايَتِ مِیْنِ مَعَ الْاِمَامِ كَالْاِفْطَاهِنِیْنِ ہُوَ اَوْرِ عَلَیْهِ  
 كَمَا دَقَقُوْنَ كِي بَيَانِ ہِيْنِ **عَنْ** اَبِي رِشَابِ اَنَّ عَمْرًا بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ اَخْرَجَ الْعَصْرَ ثَلَاثًا فَقَالَ  
 لَهُ عُرْوَةُ اَمَّا اَنْتَ حَبِیْبُیْ قَدْ تَزَوَّلَ فَصَلِّ اِمَامُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُو  
 وَتَسَلَّمَ مَا تَقُوْلُ یَا عُرْوَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ یَسْبِیْہِیْنِ اَوْ اَمَّا عُمَرُو یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ  
 سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تَزَوَّلَ حَبِیْبُیْ عَلَیْہِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَاَنْتَ یَا







بیت  
الصلوة

کے وقت اپنا سر سوچ کے نزدیک کر دیتا ہے کہ جو لوگ سوچ کو مسجدہ کریں وہ مسجدہ گویا اوس مرد کو جو ہودی اور اس وقت گویا شیطان اور اس کے گردہ کا غلبہ اور تسلط ہو تا ہے اس لیے اس وقت نماز کو نہ فرمایا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نُفَيْثِ الصَّلَاةِ فَقَالَ وَنُفَيْثُ صَلَاةِ الْغَيْبِ مَا لَمْ يَطْلُمْ قَدْ رُنَّ الشَّمْسُ الْأَوَّلُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الظُّهْرِ إِذَا رَأَيْتَ الشَّمْسَ عَنْ بَطْنِ السَّمَاءِ مَا لَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَقْصُرْ الشَّمْسُ وَكَيْفَ قَدْ رَفَعَهَا الْأَوَّلُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مَا لَمْ يَكْثُرِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ ترجمہ عبد اللہ کہہ رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازوں کا وقت پر چہا فرمایا نماز فجر کا وقت جب تک ہے کہ اگر آپ کا کنارہ سوچ کا نہ نکلے اور نماز ظہر کا وقت جب تک کہ آفتاب بڑھ جائے آسمان کے نیچے سے جب تک کہ عصر کا وقت نہ آوے اور عصر کا وقت جب تک کہ آفتاب زرد ہو کر اور اوپر کا کنارہ اس کا ڈوب نہ جائے اور نماز مغرب کا جب تک کہ آفتاب ڈوب جائے جب تک کہ شفق نڈوبے اور وقت نماز عشا کا آج ہی رات تک **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْتَطَاعُ الْعِلْمُ بِرَأْسِهِ إِلَّا بِجِسْمٍ ترجمہ عبد اللہ کہہ رہا میں نے اپنا باپ پیغمبر سے سنا کہ فرماتے تھے علم آرام طلبی کے ساتھ نہیں ہوتا ہودی نے کہا اگر یہ احمدیہ کی موت قیامت صلوٰۃ سے کچھ تعلق نہیں مگر تاہم امام مسلم نے اس جگہ شاید یہ سبب ذکر کر دیا کہ عبد اللہ بن عمر کی روایت کو جو کہی عمدہ طریقوں سے روایت کیا ہے اور اس کی کثرت زیادہ اور نو فوائد پر نظر کی تو علم کی عادت و سنت کا خیال کر کے لوگوں کی ترغیب و تخریص کے لیے اس کو نفع بخش کر دیا کہ لوگ ہمیشہ کے طالب رہیں **عَنْ بَرِيدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ لُجْلًا سَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ صَلِّ مَعَ أَهْلِكَ يَوْمَئِذٍ يَنْفَعُ الْيَوْمَئِذٍ فَلَمَّا رَأَتْ الشَّمْسُ أَمْرًا بَلَاكَ فَأَذَانُ نَحْوِ أَمْرِكَ فَأَقَامَ الظُّهْرَ ثُمَّ رَفَعَهُ بِيَمَانِهِ ثُمَّ أَمْرًا فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمْرًا فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمْرًا فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا أَنْ كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِي أَمْرًا فَأَبْرَدَ بِالظُّهْرِ فَأَبْرَدَ بِهَا فَأَعْمَرَ أَنْ يُبْرَدَ وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مَرْتَقِدَةٌ فَأَخْرَجَهَا فَوَيْتَ الَّذِي كَانَ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ وَصَلَّى الْفَجْرَ فَاسْتَسْقَرَّ بِهَا ثُمَّ قَالَ ابْنَ السَّائِلِ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَفَايَا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ وَوَقْتُ صَلَاةِ**



دیا صبح کا جب روشنی ہو گئی پھر حکم کیا ظہر کا جب آفتاب ڈھل گیا تھا آسمان کے سچ سچ پہر حکم کیا انکو عصر کا اور  
 سوچ بلند تھا پہر حکم کیا انکو مغرب کا جب سوچ ڈوب گیا پہر حکم کیا انکو عشا کا جب طانی ہی شفق پہر حکم کیا انکو دوسرے  
 دن اور روشنی میں شہر پہر حکم کیا انکو ظہر کا اور شہر وقت پڑا پہر حکم کیا انکو عصر کا اور سوچ سفید صاف تھا  
 کہ آسمان زردی نہیں ملنے باقی تھی پہر حکم کیا انکو مغرب کا قبل اسکے کہ شفق جانے پادے پہر حکم کیا انکو عشا کا  
 جب ٹٹیل گذر گئی یا اس سے کچھ کم شک کیا اس میں حرمی نے (جو راوی حدیث میں) پہر جب صبح ہوئی  
 فرمایا کہاں ہے وہ سائل پھر فرمایا اس درمیان میں جو تم نے دیکھا سب وقت ہر حکم اپنی موسیٰ عن  
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَتَاهُ سَائِلٌ لَيْسَ لَهُ عَصَا فَقَالَ قَاتِلِ الْعَقْلَوَةَ فَكَفَّرَ رُكُوعًا عَلَيْهِ  
 قَتِيلًا فَاتَّكَمَ الْفَجْرَ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَا يَكَادُ يَغْتَرُّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا شَرًّا أَمَرَكَ فَأَقَامَ  
 بِالظُّهْرِ حِينَ رَأَتْ لَوْنُ الشَّمْسِ وَالْقَائِلُ يَقُولُ قَدْ انْتَصَفَ الظُّهْرُ دُحُوكَانَ أَخْلَعَهُ مِنْهُمُ شَرًّا  
 أَمَرَكَ فَأَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ شَرًّا أَمَرَكَ فَأَقَامَ بِالْمَغْرِبِ حِينَ وَدَعَتِ الشَّمْسُ شَرًّا  
 أَمَرَكَ فَأَقَامَ بِالْعِشَاءِ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ شَرًّا أَخْلَعَهُ مِنَ الْعِشَاءِ حَتَّى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ  
 يَقُولُ كَلَّ حَلَمَتِ الشَّمْسُ وَكَادَتْ تَمُوتُ أَخْلَعَهُ الظُّهْرَ حَتَّى كَانَ قَرِيبًا مِّنْ وَقْتِ الْعَصْرِ يَأْكُلُ مَسْنَعًا  
 أَخْلَعَهُ حَتَّى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُولُ قَدْ انْصَرَفَتِ الشَّمْسُ شَرًّا أَخْلَعَهُ الْمَغْرِبَ حَتَّى كَانَ  
 عِنْدَ سُقُوطِ الشَّفَقِ شَرًّا أَخْلَعَهُ الْعِشَاءَ حَتَّى كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ لَا تَلُكُ شَرًّا أَصْبَحَ دَعَا السَّائِلَ فَقَالَ  
 الْوَيْلُ بَيْنَ هَذَيْنِ مَرَحِمِهِ ابْنِ هُوسَى نَبِيٍّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ وَسَلَّمَ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ وَسَلَّمَ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ وَسَلَّمَ  
 اور اوقات نماز پوچھی آپ اس وقت کچھ جواب نہیں دیا (اس لیے کہ انکو کر کے بتانا منظور تھا) پہر ادا کی فجر جب فجر  
 غلی اور لوگ ایک دوسرے کو پہچانتے نہ تھے (یعنی اندھیری کے سبب) پہر حکم کیا اور ادا کی ظہر جب ٹٹیل گیا آفتاب  
 اور کہنہ والا کہتا تھا کہ دو پہر ہو گئی اور حضرت جب پہچانتے تھے پہر حکم کیا انکو اور ادا کی عصر درجہ برف  
 پہر حکم کیا انکو اور ادا کی مغرب سوچ ڈوب گیا پہر حکم کیا انکو اور ادا کی عشا جب طانی ہی شفق پہر حکم کیا انکو دوسرے دن اور  
 پہر حکم کیا انکو عصر کا اور سوچ سفید صاف تھا کہ آسمان زردی نہیں ملنے باقی تھی پہر حکم کیا انکو مغرب کا قبل اسکے کہ شفق  
 جانے پادے پہر حکم کیا انکو عشا کا جب ٹٹیل گذر گئی یا اس سے کچھ کم شک کیا اس میں حرمی نے (جو راوی حدیث میں) پہر جب صبح ہوئی  
 فرمایا کہاں ہے وہ سائل پھر فرمایا اس درمیان میں جو تم نے دیکھا سب وقت ہر حکم اپنی موسیٰ عن رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَتَاهُ سَائِلٌ لَيْسَ لَهُ عَصَا فَقَالَ قَاتِلِ الْعَقْلَوَةَ فَكَفَّرَ رُكُوعًا عَلَيْهِ  
 قَتِيلًا فَاتَّكَمَ الْفَجْرَ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَا يَكَادُ يَغْتَرُّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا شَرًّا أَمَرَكَ فَأَقَامَ بِالظُّهْرِ حِينَ رَأَتْ لَوْنُ الشَّمْسِ وَالْقَائِلُ يَقُولُ قَدْ انْتَصَفَ الظُّهْرُ دُحُوكَانَ أَخْلَعَهُ مِنْهُمُ شَرًّا  
 أَمَرَكَ فَأَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ شَرًّا أَمَرَكَ فَأَقَامَ بِالْمَغْرِبِ حِينَ وَدَعَتِ الشَّمْسُ شَرًّا أَخْلَعَهُ مِنَ الْعِشَاءِ حَتَّى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُولُ كَلَّ حَلَمَتِ الشَّمْسُ وَكَادَتْ تَمُوتُ أَخْلَعَهُ الظُّهْرَ حَتَّى كَانَ قَرِيبًا مِّنْ وَقْتِ الْعَصْرِ يَأْكُلُ مَسْنَعًا  
 أَخْلَعَهُ حَتَّى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُولُ قَدْ انْصَرَفَتِ الشَّمْسُ شَرًّا أَخْلَعَهُ الْمَغْرِبَ حَتَّى كَانَ عِنْدَ سُقُوطِ الشَّفَقِ شَرًّا أَخْلَعَهُ الْعِشَاءَ حَتَّى كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ لَا تَلُكُ شَرًّا أَصْبَحَ دَعَا السَّائِلَ فَقَالَ الْوَيْلُ بَيْنَ هَذَيْنِ مَرَحِمِهِ ابْنِ هُوسَى نَبِيٍّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ وَسَلَّمَ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ وَسَلَّمَ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ وَسَلَّمَ

المغرب





بیٹے بہت دیر ہوئی اس لیے کہ ٹیلا زمین سے تھوڑا ملا ہوا ہوتا ہے اور چاروں طرف سے وہاں اور کس سے  
 نہیں پڑتا مگر جب کہ زوال کو زیادہ دیر ہو جاوے مگر اس سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ ایک مثل کے بعد پھر ہی ہر ایک کو  
 اگر یہ ہوتا تو اویسی ہی مثل کو بیان کرتا کہ یہ ہاں تھا بخلاف ٹیلوں کے اس سے کہ **عَنْ** ابی ہریرۃؓ  
 یَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْكِمِ النَّارَ إِلَى رَفْعِهَا فَقَالَتْ يَا رَبِّ أَكُلَ  
 بَعْضُهُ بَعْضًا نَأْذِنُ لَهَا بِنَفْسَيْنِ نَفْسٍ فِي الشَّيْءِ وَنَفْسٍ فِي الصَّيْفِ فَمَا شَاءَ مَا جَدَّ وَكَانَ مِنَ الْحَيَاةِ  
 وَاسْتَدَّ مَا جَدَّ وَكَانَ مِنَ الدَّامِنِ ثُمَّ رَجَعَهُ أَبُو هُرَيْرَةَؓ کہہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شکایت  
 کی دوزخ کی آگ (راستے پر در و گار کر آگے اور عرض کی کہ ای رب کہا گیا میرا ایک ٹکڑا دوسرے کو اجازت دی  
 اوسکو دوسانوں کی ایک سانس جاوے میں اور ایک سانس گرمی میں سو اسی وجہ سے جو تم پاتے ہو شدت گرمی  
 اور سردی کی **عَنْ** ابی ہریرۃؓ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ الْحَرُّ فَأَنْزِلُوا  
 مِنَ الصَّلَوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَذَكَرَ أَنَّ النَّارَ اسْتَحْكَمَتْ إِلَى رَفْعِهَا نَأْذِنُ  
 لَهَا فِي كُلِّ حَامٍ بِنَفْسَيْنِ نَفْسٍ فِي الشَّيْءِ وَنَفْسٍ فِي الصَّيْفِ ثُمَّ رَجَعَهُ أَبُو هُرَيْرَةَؓ کہہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
**عَنْ** رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَتِ النَّارُ دَرَبَتْ أَكُلَ بَعْضُهَا بَعْضًا نَأْذِنُ لَهَا  
 نَأْذِنُ لَهَا بِنَفْسَيْنِ نَفْسٍ فِي الشَّيْءِ وَنَفْسٍ فِي الصَّيْفِ فَمَا جَدَّ ثُمَّ بَدَأَ أَوْدَ مَهْرٍ ثُمَّ نَفْسٍ  
 نَفْسٍ جَهَنَّمَ دَمَا جَدَّ ثُمَّ بَدَأَ أَوْدَ مَهْرٍ ثُمَّ نَفْسٍ جَهَنَّمَ ثُمَّ رَجَعَهُ أَبُو هُرَيْرَةَؓ کہہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی کہ آپ نے فرمایا دوزخ کے کہا ای رب سیر کہا گیا میرا ایک ٹکڑا دوسرے کو  
 اجازت دی مجھے دوسانوں کی سو اجازت دی اوس دوسانوں کی ایک سانس جاوے میں ایک گرمی میں  
 جو پاتے ہو تم سردی سردہ جہنم کے سانس سے ہے اور جو پاتے ہو تم گرمی سردہ ہی جہنم کی سانس سے ہے **ف**  
 نودی نے لکھا کہ قاضی عیاض نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو اور اک اور قوت محکم وی ہے کہ اوس پر  
 رب کی شکایت کی کہ اہل سنت کا مذہب یہ کہ دوزخ اور جہنم دونوں مخلوق اور موجود ہیں اور یہ سب احادیث  
 اپنے ظاہر پر مجمل ہیں ظاہر حدیث میں ہے اور ابراہام شروع ہے ظہر میں عصر میں مگر نزدیک شہب کی کئی  
 اور صلہ جمعہ میں ابراہام ہور کے نزدیک شروع نہیں مگر بعض اصحاب خافضہ کو نزدیک **باب** استنباط  
 تَفْدِيرِ الظُّهْرِ فِي أَكْثَلِ الْوَقْتِ وَفِي تَفْدِيرِ شِدَّةِ الْحَرِّ حَبِ غَرْمٍ نَهْوَ تَوَطُّرِ أَوَّلِ نَفْتٍ پڑھو کہ بیان  
**عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَؓ قَالَ كَانَتْ النَّفْسُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوَلِّي الْمُهْرَةَ إِذَا دُخِلَتْ الشَّيْءُ

ترجمہ علیہ کہانی رسول صلی اللہ علیہ وسلم طہر با کرتے تو حیاتیات بل جاتا تھا **ف** اس حدیث سے ثابت  
ہوا کہ جب گرمی نہ تو اول وقت پڑھنا ظہر کا سبب **عَنْ** خُطَّابٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الرَّمَضَانِ لَمْ يَكُنْ تَرْجُمُهُ خُطَّابٌ لَمْ يَكُنْ تَرْجُمُهُ خُطَّابٌ لَمْ يَكُنْ تَرْجُمُهُ خُطَّابٌ  
علیہ وسلم نہایت دوہرے میں نماز پڑھنے کی (یعنی ظہر میں) انہوں نے نکایت کو قبول نہ فرمایا **ف** شاید  
رگِ خزانہ میں گئے کہ آخر وقت سب سے بھی زیادہ تاخیر فرما دیں **عَنْ** خُطَّابٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الرَّمَضَانِ لَمْ يَكُنْ تَرْجُمُهُ خُطَّابٌ لَمْ يَكُنْ تَرْجُمُهُ خُطَّابٌ لَمْ يَكُنْ تَرْجُمُهُ خُطَّابٌ  
الظُّهْرِ قَالَ لَمْ يَكُنْ تَرْجُمُهُ خُطَّابٌ لَمْ يَكُنْ تَرْجُمُهُ خُطَّابٌ لَمْ يَكُنْ تَرْجُمُهُ خُطَّابٌ  
سلم کی خدمت میں اور نکایت کی آپ کو سخت دوپہر کی تو آپ نے قبول فرمایا نہ ہرے کہا میں نے ابی اسحاق  
سے پوچھا کیا ظہر کی نماز کی نکایت تھی انہوں نے کہا ان میں سے کہا اول وقت نماز ادا کرنے کی انہوں نے  
کہا ان **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي الرَّمَضَانِ لَمْ يَكُنْ تَرْجُمُهُ خُطَّابٌ  
فَإِذَا لَمْ يَكُنْ تَرْجُمُهُ خُطَّابٌ لَمْ يَكُنْ تَرْجُمُهُ خُطَّابٌ لَمْ يَكُنْ تَرْجُمُهُ خُطَّابٌ لَمْ يَكُنْ تَرْجُمُهُ خُطَّابٌ  
کہا میں نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گرمی کی شدت میں پھر جب کسی سے پشانی  
سمجھ دین زمین پر نہ کر رہی جاتی تھی تو اپنا کپڑا بچھا کر اس کے اوپر سجھ دیتا تھا **بَابُ** اسْتِعْبَابِ  
النَّبِيِّ ﷺ بِالْعَصْرِ عَصْرُ أَوَّلِ وَقْتٍ يُرْجَمُ فِيهِ الْبُحَارَانُ **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيْثُ هَبَّ الدَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي  
فَيَأْتِي الْعَوَالِي وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ لَمْ يَكُنْ تَرْجُمُهُ خُطَّابٌ لَمْ يَكُنْ تَرْجُمُهُ خُطَّابٌ لَمْ يَكُنْ تَرْجُمُهُ خُطَّابٌ  
اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے اور سورج بلند رہتا تھا اور ہمیں گرمی مہولی تھی اس جگہ والے لاجپاتہا اور  
کناروں تک اور وہ وہاں پہنچ جاتا تھا اور آفتاب بلند رہتا تھا قیہ نے اپنی روایت میں اور پھر کناروں کا ذکر  
نہیں کیا **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ لَمْ يَكُنْ تَرْجُمُهُ خُطَّابٌ  
شل روایت بالآخر **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ لَمْ يَكُنْ تَرْجُمُهُ خُطَّابٌ  
فَيَأْتِي الْعَوَالِي وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ لَمْ يَكُنْ تَرْجُمُهُ خُطَّابٌ لَمْ يَكُنْ تَرْجُمُهُ خُطَّابٌ لَمْ يَكُنْ تَرْجُمُهُ خُطَّابٌ  
نہنہ رہتا تھا **ف** بعض کناروں پر بندہ نیل کے آئینہ میل تک تھی اور بعض میں نیل و نیل تک اور قبا میں سے  
میں بل تھی **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ لَمْ يَكُنْ تَرْجُمُهُ خُطَّابٌ

نیکو ہب

يَعْبُدُكُمْ فَصَلُّوا الْعَصْرَ ترجمہ اس نے کہا ہم نماز پڑھ چکے تھے پھر آدمی جاننا تھا نبی عمر بن عوف اس محلہ  
 میں اور انکو نماز پڑھ رہا ہو یا نہ ہو **ف** نووی نے ذکر کیا کہ نبی عمر بن عوف مدینہ سے واپس رہتے ہی اس حدیث سے  
 معلوم ہوا کہ حضرت عمرؓ میں بہت اہل وقت نماز عصر سنی تھی اور افضل ہی ہے **عَنْ** الْأَعْلَنِ بْنِ  
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى ابْنِ مَالِكٍ فِي دَارِهِ بِالْبَصْرَةِ وَجَدَ الْأَعْرَفَ مِنَ الظُّهْرِ وَدَاكُمُ بَحْتِ  
 الْمَسْجِدِ فَكَلَّمَا دَخَلْنَا عَلَيْهِ قَالَ أَصَلَيْتُمْ الْعَصْرَ ثَلَاثًا كَمَا رَأَيْنَا الْأَعْرَفَ قَدْ سَلَّعَ مِنَ الظُّهْرِ قَالَ فَصَلُّوا  
 الْعَصْرَ فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا كَلَّمَا الْأَعْرَفُ قَالَ يَمُوتُ دُرُوسُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تِلْكَ مَلَكُوتُ  
 الْمَلِكِ أَفَوَيْدُكَ بَرَقَ الشَّمْسُ حَتَّى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْيَتَيْنِ الشَّيْطَانُ قَامَ فَفَرَّهَا أَذْرَعًا لَا يَدْكُرُ اللَّهُ  
 قِيَّةً إِلَّا كَيْدًا لَا ترجمہ علامہ روایت ہے کہ عداس بن مالک کے گھر گئے ظہر پڑھ کر اداس کا گھر صبر کا پرتیسا  
 پھر جب ہم لوگ گھر اداس کے بیان تو انہوں نے کہا تم عصر پڑھ چکے ہو کہ ہم تو ابھی ظہر پڑھ کر آئے ہیں تو انہوں  
 نے کہا عصر پڑھ لو پھر جب عصر پڑھ چکے تو انہوں نے کہا میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے  
 یہ نماز منافق کی ہے کہ میں سوچ کر دیکھتا ہوں کہ جب یہ دونوں سیٹھوں میں شیطان کے سہارا ہو اور ہنسر  
 چار چوٹی مارتا ہے خدا کو نہیں یاد کرتا مگر تھوڑا **عَنْ** ابْنِ أُمَامَةَ بْنِ سَهِيلٍ يَقُولُ صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ  
 بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَا كَمَا يُصَلِّي الْعَصْرَ ثَلَاثًا يَا  
 عُمَرُ مَا هَذَا الصَّلَاةُ ابْنُ صَلَّيْتَ قَالَ الْعَصْرُ دَهْدَكَ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 ابْنُ كَيْتَا فَصَلَّيْنَا مَعَهُ ترجمہ ابی امامہ کہتے ہیں کہ ہم عمر بن عبدالعزیز کو ساتھ ظہر پڑھیں پھر گئے اس پر  
 مالک کے پاس اور انکو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہے ہیں عصر کی تو میں نے کہا اے میرے چچا یہ کیوں ہی نماز پڑھ رہے ہو انہوں نے فرمایا  
 عصر کی اور یہ وہ نماز ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھ کر تے تھے رہے وقت سنوں ہی ہے  
**عَنْ** ابْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ ثَلَاثًا كَمَا  
 رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَكَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ تَخَذَ جُرُودًا لَنَا دَعَاكَ حَتَّى أَنْ تَخْطُرَهَا قَالَ  
 الْعَصْرَ فَإِنْ خَطَرْنَا مَعَهُ فَوَجَدْنَا الْجُرُودَ لَمْ نَخْطُرْ فَنَحْنُ دُونَ الْخَطَرِ ثُمَّ خَطَرْنَا ثُمَّ لَمْ يَخْطُرْنَا فَخَرْنَا كَلَّمَا  
 دَخَلْنَا ابْنَ أَبِي السَّمُوسِ ترجمہ اس نے کہا نماز پڑھائی ہم کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی پھر چار چوٹی  
 ہو چوٹی سلسلہ کا ایک آدمی آیا اور اسے عرض کی کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ایک اونٹ اپنا دیا ہے اور  
 آرزو کہتے ہیں کہ آپ ہی غریب لادین آپ کو فرمایا اچھا پھر آپ چلے اور ہم بھی گئے آپ کے ساتھ اساد بن



اور یحییٰ بن ابرہہ بن اسد اور مالک اور شافعی اور محمد بن شافعی وغیرہم سے اس ایک گروہ کو کہا ہے کہ وہ ظہر  
 ہے اور یہ فقہ اچھے ترین ہیں اور اس سلسلہ میں زید اور ابی سعید خدری اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور عبد اللہ بن  
 شہاد اور ایک روایت ابو نعیمہ (جی) الیسی ہی آئی ہے اور قیصر بن ذبیحہ کہا وہ مغرب ہے اور کہیں کہا  
 ان لوگوں کے سوا کہ وہ عشاء ہے اور کسی نے کہا کہ وہ نماز چوگانہ ہے کوئی نماز سہمہ ہے کہ ہم کو اس کا علم نہیں اور بعض  
 نے کہا پانچون نمازین وسطیٰ میں قتل کے یہ قاضی حیاض نے اور بعضوں نے کہا وہ نماز جمعہ ہے اور صحیح ان سب  
 قولوں سے دو قول میں ایک صبح دوسری عصر اور صحیح تر عصر ہے بسبب دو احادیث صحیحہ میں کہ اور جس نے جمعہ  
 کہا بکنہ نہایت نیکت اور جس نے نمازین میں وہ توصیف کیا کہ غلط ہے عن عثمان بن عفان الأشجری ترجمہ میں اور گزرا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الآخر یصلون فاعلموا صلوة الوصل حتیٰ ان النفس مملأہ  
 فیہم فادوا ویومہم اربطوہم شداً شجبت فی البیوت البیوت ترجمہ میں جو اور گزرا **عن قتادہ بهذا**  
**السناد** وقال **یومئذ یؤذونہم و یؤذونہم و کثر یقتل** ترجمہ قنادہ کی روایت میں بیوت اور قبور کا لفظ  
 وار و ہوا ہے اور راوی کو نہیں ہے **عن علی بن نقول** قال **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم**  
**الآخر اذ ینزل علیہ غلظ عظیم من فدا من الخندق یصلون فاعلموا صلوة الوصل حتیٰ غریبت**  
**النفس مملأہ** اللہ یؤذونہم و یؤذونہم اذ قال **یؤذونہم و یؤذونہم** نا ترجمہ علی بن روایت ہے  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احزاب کو دن اور عذرہ شہر سے ہجرت کو چوبیس سال ہوا ہے اور بعضوں نے کہا  
 پانچین سال ہوا ہے ایک سستہ بخندق کے پیشتر تھے اور فرماتے تھے کہ ان کافروں نے باز رہا ہو  
 نماز وسطیٰ یہاں تک کہ آفتاب دوب گیا اور انکی قبروں اور گہر دیکھا فرمایا قبروں اور بیٹوں کو آگ سے بہرہ  
 سکے **عن علی بن نقول** قال **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الآخر اذ ینزل علیہ غلظ عظیم**  
**الغیر فی الوفا** ترجمہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احزاب کو دن باز رہا  
 ان کافروں نے بہر نماز وسطیٰ سے نماز عصر سے اللہ تعالیٰ بہر دوائے گہروں اور قبروں کو آگ سے بہرہ دیا ہے  
 نماز عصر کو مغرب عشاء کے چھ من **ف** یہ تاخیر ہوا ہوئی اور کیا نایا ہے بسبب اشتغال و غن کے قبل صلوة  
 حوت کی باقی رہا اب اگر اشتغال عدد کے ساتھ نہ ہو صلوة خوف پڑنا چاہیے اور تاخیر و غن میں اور بخاری  
 میں ہے کہ فقط نماز عصر فوت ہوئی اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہی ایک نماز فوت ہوئی اور موقوف

میں ہے کہ ظہر اور عصر دونوں فوت ہوئی اور اگر کتب میں ہے کہ چار دن نمازین ملا کر پچیس ظہر عصر وغیرہ عشا اور  
 تطہیر اس میں ہے کہ واقعہ اخراج کا کسی روز نہ تھا اس میں کمی باریسا اتفاق ہو گیا  
 ایک باریسا ایک بار ویسا عکس عبد اللہ قال حکیر المنیر کون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن  
 صلوة العصر حتی احدث الشمس او اضاءت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شغلنا عن  
 الصلوة النوسلی الصلوة صلاکما العصر فلو دھم نادا وحشی اللہ اجوا فھم وکھم  
 فاداً ترجمہ عبد اللہ نے کہا روکے یا مشرکوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز عصر سے بہانہ کیا کہ سرخ  
 ہو گیا آفتاب یا زور ہو گیا سو فرمایا آپؐ کہ انہوں نے روک دیا ہم کو نماز عصر سے اس لیے کہ پتھر میں بار  
 قبروں میں آگ ہو رہی یا فرما دینی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک میں عکس ان یؤتئس مولى عائشة انک قال  
 امرت عاتشة ان اکتب لھا مصحفاً وقالت اذا بلغت هذه الآية فاذنی حائطوا علی الصلوة  
 والصلوات لئلا یسقطی قال لکن یکتفھا اذ نزلت فامدت علی حائطوا علی الصلوات والصلوات الوسط  
 و صلوة العصر و قوموا باللہ فارتین قالک عائشة سمعتھا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 ترجمہ ابی ہریرہ جبریل بن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہ میں نے غلام آزاد انہوں نے کہا مجھے یہ فرمایا حضرت  
 عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک قرآن ہمیں کہہ دو اور فرمایا جب تم اس آیت پر پہنچو حافظہ اعمالی الصلوات تر  
 مجھے خبر دو جب ہمیں وہ دن پہنچے میں نے انکو خبر دی انہوں نے مجھ بتلایا کہ یوں کہہو حافظہ علی الصلوات  
 والصلوات لئلا یسقطی العصر و قوموا باللہ فارتین میں نے حفاظت کرو نمازوں کی اور نماز وسطی اور نماز  
 عصر کی اور کھڑے ہوا کہ آگے اوپر ہو اور فرمایا کہ ایسا ہی سننا میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عکس  
 ابن ابی نعیر عاریظ قال نزلت هذه الاية حائطوا علی الصلوات و صلوة العصر فقرأتھا ما  
 شاء اللہ ثم نفعھا اللہ فنزلت حائطوا علی الصلوات والصلوات الوسطی فقال رجل کان  
 جالساً عند شقيق له هو ان صلوة العصر فقال البنا ان قد اخبرک کيف نزلت وكيف  
 نكحھا اللہ واللہ اعلم ترجمہ براہین عازب نے کہا اتری یہ آیت حائطوا علی الصلوات  
 بصلوة العصر (یعنی حفاظت کرو نمازوں پر) اور پڑھو عصر (یعنی) اور کو جب تک اللہ چاہے یہ منسوخ  
 ہو گئی اور ان ہی حافظہ اعمالی الصلوات والصلوة الوسطی میں نے حفاظت کرو نمازوں پر اور یہی کہ نماز پڑھا کر ایک  
 شخص میں تباہی شقیق کے پاس غرض اس نے کہا کہ اب تو صلوة وسطی نماز عصر ہے تو براہین نے کہا میں تو تم کو



ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ آپ فرمایا فرشتے آتے جاتے ہیں ہمارے پاس آخر  
مدینہ تک مثل روایت ابی الزنادکی (جو ابی اور گندی) **عَنْ جَدْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ يَقُولُ كُنَّا**  
**جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ أَمَلَاكُمْ**  
**سَكَنٌ دُونَ بَكْرِكُمْ مَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ لَا تَحْصَاؤُنَّ فِي رُفُوعِهِ فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَنْكَلُوا**  
**عَلَى صَلَواتِ قَبْلِ طُلُوعِ الْقَمَرِ قَبْلَ غُرُوبِهَِا يَعْنِي الْعَصْرَ وَالْعَصْرَ كَقَوْلِهِ خَيْرٌ لَكُمْ نَسِيحَةُ مُحَمَّدٍ**  
**رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الْقَمَرِ وَتَبْلُغُ غُرُوبَهَُا** ترجمہ کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے  
تھے کہ آپ ارچہ دوہین روایت کا چاند کی طریت دیکھا اور فرمایا کہ بیشک تم دیکھو گے اپنی پروردگار کو صبر و یکسوئی  
ہو اس چاند کو ہرگز ایک دو سحر کی آثر میں نہ ہو گے اس کو دیکھنے میں پہر اگر تم سے ہو کہ تو نہ مارو سوچ نکلنے کے  
قبل کے نماز میں اور سوچ غروب ہو چکی نماز میں بیٹھے فجر اور عصر میں پہر ٹہری جبر نے یہ آیت بھیج دینے پکی بول  
اپنے رب کی تعریف کو ساتھ قبل طلع آفتاب کو اور قبل غروب کہ کہا اسلم نے اور روایت کی ہم سے ابو بکر بن  
ابی شیبہ نے انہوں نے عبد اللہ بن عمر اور ابو اسلمہ و اسد کیچ سے اس کہنا کہ اور اس میں یہ ہے کہ آپ نے  
فرمایا تم پیش کیے جاؤ گے اپنی پروردگار کے آگے پہر دیکھو گے اس کو صبر و یکسوئی ہو اس چاند کو اس کا بھر ٹہری یہ  
آیت اور خبر کا نام نہیں لیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہو کہ رویت مابین اعلیٰ کی جانب فوق میں ہوگی  
اور یہی وجہ ہوگی کہ کوئی کسی کے آثر میں نہ ہوگا اور نیزہ جافوق کے نہیں ہو سکتا پس ہو گیا اس میں توان چہ  
ناباک کا جو شکر ان فوق میں اور نوری نے لکھا ہو کہ مدیارتہی خاص ہے ساتھ مومنوں کے غرض کنار اس  
مردم رہیں گے اور اب یہی منافقین ہی اس تعلق کو نہ کہیں گے اسی پرچہ میں جو رہا ہست **عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ**  
**بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يَكُنِيَ الْكَافِرُ أَحَدًا صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ**  
**الْقَمَرِ قَبْلَ غُرُوبِهَِا يَعْنِي الْعَصْرَ فَقَالَ لَهُ تَعْلَلْ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ أَأَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا**  
**مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ رَأَيْنَا أَفْهَمُ لِي سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ**  
**اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ أَذْنَايَ دَوَّعَاهُ قَلْبِي** ترجمہ علامہ نے کہا سنا میرے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرماتے ہیں نہ داخل ہوگا کہیں وہ شخص روزخ میں جس نے نماز ادا کی قبل طلوع آفتاب  
کے اور قبل غروب آفتاب کہ بیٹھے فجر اور عصر کی سو ایک شخص نے بصر کو والوں میں کہ کہا کہ تم نے سنا ہو اس  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے کہا ہاں اس نے کہا اور میں ہی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ہی سنا



ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سارے میرے سکا لون نے اور یاد رکھا ہے میرے دل کے عین  
 عمارۃ بن زبیبہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یلکم الماد من کل قبل کلکم  
 القمیس من قبل غرودہا وعندک رجل من اہل البصر فقال انک سمعت ہذا من الشیخی صلی  
 اللہ علیہ وسلم قال نعم اشدہ یہ علیہ قال وانا اشدہ لقد سمعت الشیخی صلی اللہ  
 علیہ وسلم یقولہ بالکسان الذی سمعہ منہ ترجمہ عمار نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے فرمایا داخل ہوا گودونخ میں جس نے نماز پڑھی آفتاب نکلنے کے پہلے اور ڈوبنے کے پہلے اور انکو بائیں ایک  
 آدمی تھا بصرہ والوں میں سے اور اس نے کہا کیا تم نے سنا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے  
 کہا ہاں میں گواہی دیتا ہوں اس پر کہ میں نے یہ آپ سے سنا ہے کہ اس پر میری رائے کہ میں بھی گواہی دیتا ہوں  
 کہ میں بھی سنا یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ایسے مکان ہو کہ میں سنتا تھا اس بات کو ان  
 سے عن ابی بکر عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی الذکرین فخل  
 الخیۃ ترجمہ ابی بکر نے اپنے باپ کو انہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا جو دو مذکور  
 نمازیں ادا کرے داخل جنت میں فی بیعت اور عین کا یہ حدیث اسناد ترجمہ جو دو رکعت کا باب بیان ہے  
 وقت المغرب عند غروب الشمس اول وقت مغرب غروب شمس سے ہے یہاں بیان عین کے تہذیب ان کو کہ ان رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصل المغرب اذا غربت الشمس وقوانت بالجاب ترجمہ  
 سلم نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ نماز مغرب پڑھ کر تے تھے جب آفتاب ڈوب جاتا تھا اور پردہ نیز  
 چھپ جاتا عین رافع بن خدیجہ یقول لکنا کصلی المغرب مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 سلم فینصرف احدنا وانک لیبصر مواقع تبلیہ ترجمہ رافع کہتے تھے کہ ہم نماز پڑھ کر مغرب کی رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہنچتے اور ہر ایک ہم میں کو دیکھ سکتا تھا اپنے تیر گرنے کے جگہ کو (یعنی اتنی  
 روشنی ہوتی تھی) کہ اس صیغہ معلوم ہوا کہ فوراً بعد غروب آفتاب نماز مغرب شروع ہو جاتی تھی۔  
 عین ابی العباس قال حدثنی رافع بن خدیجہ قال کنا کصلی المغرب یخوۃ ترجمہ وہی  
 جو دو رکعت کا باب رقت العشاء وتکلیفہا عتاک وقت اور اس میں تاخیر کرنے کا بیان عین  
 عائشہ زوجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت اعم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیکنۃ  
 بین الکیانی بصلوات العشاء وہی الی من علی العتمة ولم یخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم



فَقَالَ جِبْرِيلُ نَحْنُ لَنَنْظُرَنَّ صَلَواتُ مَا يَنْظُرُهَا أَهْلُ دِينٍ غَيْرُكُمْ وَلَكِنْ أَنْ يَنْقُلَ عَلَا  
 أُتِيَ لَصِيْقَتٌ يَوْمَئِذٍ الشَّاعِرَةُ ثُمَّ أَمَرَ الْمَوْدُونُ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَلَّى **ترجمہ** عبد اللہ کہا ہے  
 ہجوم ایک دن انتظار کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز عشا کی اور پھر نکلے آپ ہماری طرف  
 جب گندہ گئی تہائی رات یا بعد اوس کے پہر نہیں جانتے تھے کہ آپ کچھ کام ہو گیا تھا اپنے گہرین یا کچھ اور  
 تھا پہر فرمایا آپ جب کچھ تم انتظار کرتے تھے ایسی نماز کا کوئی دین والا تمہارا ہوسوا اسکا انتظار نہیں  
 کرتا تھا اور اگر بار نہ ہوتا یہی رست پر تو میں ہمیشہ انکے ساتھ اسی وقت یہ نماز پڑھا کرتا ہوں کہ فرمایا مژدن  
 کو اور اقامت کہی اوس نے اور نماز پڑھی آپ **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 شُدَّ عَنْهَا إِلَيْكَ فَاحْذَرِهَا حَتَّى تَقْدَرَ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا فَتَرَدَّدْنَا ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ  
 خَرَجَ عَلَيْهِ سَارِسُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ إِلَّا لَيْكِلَ بَنَظَرُ  
 الصَّلَاةِ وَخَيْرُكُمْ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن عشا کی نماز کی وقت  
 کشمکش میں مشغول ہو گئے اور اس میں دیر کی پہانک کہ ہم سو گئے مسجد میں اور پہر جاگے پہر سو گئے اور پہر  
 جاگے پہر نکلے ہماری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کوئی زمین والوں کو حج کی رات سنا  
 کی انتظار میں نہیں ہے سوا تمہارے **عَنْ** ثَابِتٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ أَخْبَرَنَا عَنْ خَاتِمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَوْ أَنَّ أَتَاتُ الْيَلَدُ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ  
 أَوْ كَادَ يَنْهَبُ شَطْرَ اللَّيْلِ لَشَجَّاهُ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا دُمُورًا كَلِمَةً كَلِمَةً زَالُوا فِي صَلَواتِ مَا  
 أَنْتُمْ تَحْتَ الصَّلَاةِ قَالُوا أَتَى كَانَتْ أَنْظُرُ إِلَى بَيْتِ خَاتِمِهِ مِنْ مَقْعَدِي رَفَعَ أَصْبَعَهُ إِلَيْنَا  
**ترجمہ** ثابت نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا حال حضرت کی انگوٹھی کا تو انہوں نے کہا ایک رات  
 کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا میں نصف شب تک یا قریب تھا کہ نصف شب ہو جاوے پہر آئے  
 آپ اور فرمایا لوگ نماز میں پڑھ کر سو رہے اور تم جب تک نماز کے منتظر ہو گویا نماز میں ہو رہے تو اب کی  
 وجہ سے پہر کہا ان سے گویا میں اب دیکھتا ہوں آپ کی انگوٹھی کی چمک کہ جواہندی کی تھی اور انہوں نے  
 بائیں ہاتھ کی انگلی سے اشارہ کیا (یعنی انگوٹھی اسی انگلی میں تھی) **فَا** اس حدیث سے جواہندی کی  
 انگوٹھی پہننا روا معلوم ہوا اور اس پر اجماع ہے مسلمین کا **عَنْ** الْأَسَدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْكِلَ حَتَّى كَانَ قُرْبَ رَيْبٍ مِنْ نَهْضِ اللَّيْلِ ثُمَّ بَدَأَ صَلَّى ثُمَّ أَقْبَلَ

بَابُ بَيْتِهِ

فَوَدَّ

ذَکَیْہِ تَابُو جَعِہُ فَکَا تَمَّا اَنْظَرُوْا اِلَی رَیْعِیْنِ کَا تَمَہِ فِی یَدَہِ مِنْ بَعْثَہِ تَرْجُمَہُ اَنْہُ لَیْہِ مَا سَمِیَ اَنْتَظَرُ  
 کیا رسول امہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک شب یہاں تک کہ ادھی رات کو قریب ہو گئی پہر آپ شریف لائے  
 اور نماز ادا کی اور ہماری طرف متوجہ ہو کر گویا کہ میں اب انتظار کر رہا ہوں اکی انگوٹھی کی چمک کو اون کے ہاتھ  
 میں اور وہ چاندی کی تھی **عَنْ** مُرَّةَ بَہْدَا اَمَّا سَنَادُہِ لَمْ یَذَکُرْ کُنْ لَمْ اَقْبَلْ عَلَیْہِ تَابُو جَعِہُ  
 ترجمہ اسکا وہی ہے جو اوپر گذر اگر اس میں ہمارے طرف متوجہ ہو نہ کیا ذکر نہیں **عَنْ** اَبِی مُوسٰی قَالَ  
 کُنْتُ اَنَا وَاصْحَابُی الَّذِیْنَ قَالُوْا مَوَاسِیْ فِی السَّعِیَةِ تَرَوْکُمْ فِی بَیْعِ بَھْطَانٍ وَرَسُولُ اللّٰہِ صَلی اللّٰہُ عَلَیْہِ  
 وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَا لَمَیْذَنَہُ فَکَانَ یَتَنَا وَبَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلَوةِ الْوُضُوْءِ لَمْ یَذَکُرْ  
 مِنْہُ حَرَّ قَالَ اَبُو مُوسٰی فَوَاقَفْنَا رَسُولَ اللّٰہِ صَلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاصْحَابُی وَلَکَ بَعْضُ الشَّعْرِ  
 اَمَرَہُ حَتّٰی اَعْتَمَ بِالْصَّلَوةِ حَتّٰی اَبْہَا کَرَّ اللِّیْلِ لَمْ یَخْرُجْ رَسُولُ اللّٰہِ صَلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَخْرُجْ  
 فَلَمَّا قَضَیْہُ صَلَوةَہُ قَالَ لَمْ یَخْصُرْہُ عَلَی رِجْلِہُ اَحَدٌ کَرَّ اَبْہَا کَرَّ اَنْتَ مِنْ بَعْثَہِ اللّٰہِ عَلَیْکَ  
 اَنْتَ لَیْسَ مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ یُصَلِّیْ ہِذَی السَّاعَةَ غَیْرَکُمْ اَوْ قَالَ مَا هَلْکَ ہِذَی السَّاعَةَ اَحَدٌ  
 غَیْرَکُمْ لَا تَدْرِی سَ اَنْیَ الْکَلِمَتَیْنِ قَالَ قَالَ اَبُو مُوسٰی فَرَجَعْنَا فِرْجَیْنِ بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللّٰہِ  
 صَلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرْجُمَہُ اَبُو موسٰی نے کہا کہ میں اور میرے رفیق جو آئے تھے کلمہ میں یہ سب اور وہی ہوئے  
 تھے لنگری میں زمین میں بیعت کی اور رسول امہ صلی اللہ علیہ وسلم مدین میں تھے اور ایک جماعت ہم میں کی باری  
 باری روزانہ تھی رسول امہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عشا کے وقت سوا ایک آن میں چند پاروں کے  
 ساتھ حاضر خدمت ہوا اور آنحضرت کو کچھ کام تھا کہ اس میں نہ مشغول تھے یہاں تک کہ دیر ہوئی نماز میں اور رات  
 قریب نصف کو ہو گئی پہر آنحضرت رسول امہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نماز پڑھی سب کے ساتھ پہر چپ رخ ہو کر تواضع  
 سے فرمایا ذرا تھیر و میں ٹھوکر دیتا ہوں اور بشارت ہو کہو کہ اللہ کا احسان تمہارا اور پر یہ تھا کہ کوئی آدمی فوت  
 ہو تمہارا نماز نہیں پڑھتا تھا یا فرمایا نماز پڑھی اس وقت کہ میں سواتھ ہا رہا راوی کہتا میں نہیں جانتا  
 کہ کون سی بات کہی ان دونوں میں کہ کہا ابو موسٰی نے کہ پہر بھرے ہم خوشی اس بات کے سن کر کو سب  
 سے رسول امہ صلی اللہ علیہ وسلم **عَنْ** اَبِی جَدْرِ قَالَ کُنْتُ لِعَلَّاکِ اَبِی جَدْرِ اَبِی جَدْرِ لَمَّا کَانَ  
 اَنْ اَصْلَہُ اَلِیْہِ اَنْ یَقُولَہَا النَّاسُ الْعَمَّةُ اِمَامًا وَفَعَلُوْا فَکَانَ سَمِعْتُ اَبِی جَدْرًا یَقُولُ اَللّٰہُ  
 عَلَیْہِمَا یَقُولُ اَعْتَمَ نَبِی اللّٰہِ صَلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ لِّی الْعِشَاءُ قَالَ حَتّٰی رَفَعْنَا کُلَّ شَیْءٍ

جید

الصلوة

جید

الکلام

الشیخ

نقل

ورد قد اذ اسبقوا فقام عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فقال الصلوة فقال عطاء قال ابی  
 عباس رضی اللہ عنہما اخرج نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کأنی انظر الیک لان یقطر  
 رأسه ماء وارضاعاً یدک علی فخذ رأسه قال لکی ان یسقط علی اشیء لا مریض من یصلوها  
 کذلک قال فاستنبت عطاء کیمف و وضع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی رأسه یداه کما  
 انما کانہ بن عباس رضی اللہ عنہما فبدلی عطاء بین اصابعه فبینا من تبدل ید ثم وضع  
 اظفار اصابعه علی راس لکس ثم صبها یمدھا کذلک علی الناس حتی مشوا بماء  
 طرب الاذن و مثالی الوضوء ثم علی الصدغ وناحیه الخیة لا یقع ولا یطش و یسوق الا  
 کذلک فقلت لعطاء کمر ذک رک آخرها النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیکتدین قال  
 لا ادری قال عطاء احب الی ان اصلیہا اما واخلو موحداً کما صلوا النبی صلی  
 اللہ علیہ وسلم لیکتدین فان شئ علیک فلیک یصلوا وعل الناس فی الخیة و انت امامهم فکفنا انک لا یفعل  
 و کما یفعل فی حجة الوداع نے کہا کہ میں نے عطاء سے کہا کہ میں نے یہ دیکھا کہ اس وقت میں نے  
 پڑا کہ میں نے عطاء کی جھک لوگ ائمہ کثیرین خواہ امام ہو کر خواہ خاصو عطاء نے کہا میں نے ابن عباس سے کہ  
 فرماتے تھے کہ دیکھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ات عشا کی نماز میں جب انک کہ لوگ سو گئے اور بچھڑا  
 اور بچھڑ گئے اور پھر جاگے پھر عربن خطا ہے کہا کہ منا لینی بکار کہ نماز کا وقت ہو گیا اب پر عطاء نے کہا کہ  
 ابن عباس سے کہا کہ نکھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گویا کہ میں انکواب و کہہ دے ہوں کہ سر مبارک سے انکے  
 پانی ٹپکتا تھا ہاتھ رکھے ہوئے تھے وہ اپنے سر کے اوپر اور فرمایا آپ کے اگر بار نہ ہوتا میری است پر تو  
 میں اپنی حکم کرتا کہ اسی وقت پڑھتے وہ نماز کہ کہا میں جس طرح نے کہ میں نے عطاء کی کیفیت دیکھی  
 کہ کہو کہ کہا تھا ہاتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہٹانے سر پر اور کس طرح بتا تھا کہ اب ابن عباس نے سو کہو لی  
 عطاء نے اپنی انگلیاں تھوڑی سے پھر رکھی انگلیوں کے کنارے اپنے سر پر پھر چکایا انکو سر سے ادھیڑ  
 پہا تک پہنچا انکو ہاتھ آپ کا کان کے پاس کنارے کی طرف جو کہنا نہ موصیہ کی جانب پر پھر پہنچا انکو ہاتھ اکا  
 کینٹی تک اور اوڑھی کے کنارے تک نہ پھیرتا تھا ہاتھ کسی چیز پر اور نہ پکڑتا تھا کسی کو گرانیبا ہی میں نے  
 عطاء سے کہا کہ انہوں نے یہ بھی ذکر کیا کہ کتنی دیر کی انہوں نے عشا میں اس رات میں کہا میں نے  
 جانا پھر عطاء نے کہا میں نے دست رکھتا ہوں کہ اس وقت نماز پڑھوں امام ہو کر ہاتھ دیر کے جیسے ادا کیا

ہے اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس امت میں اور اگر تم پر باگداری یا لوگوں پر بار ہو اور تم انکے امام ہو تو  
 ادا کیا کرو اسکو متوسط وقت میں نہ جلدی نہ دیر کر کے **ف** سر سبز ہونے کی حدیث جابن جریج  
 نے دریافت کی یہ محض محبت اور عشق کی بات تھی اور اس امت کو خلاص اور فاضل میں یہ بات ہو کر پڑی  
 نبی کے احوال کو ضبط کر رہی ہے **عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**يُؤْتِيهِ صَلَواتُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِمَّا يُؤْتِيهِ صَلَواتُ اللَّهِ عَلَى سَائِرِ الرِّسَالِ**  
**عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ لِلْمَلَائِكَةِ**  
**مِنْ صَلَواتِهِمْ وَأَنْصَابِهِمْ يَوْمَئِذٍ مِائَةُ أَلْفٍ وَفِي رِوَايَةٍ**  
**أُخْبِرَ كَامِلٌ بِخَفِيفٍ مَرَجَمَةٌ جَابِرٌ لَمَّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَارَكُ**  
**كِي نَارِ مِينَ تَبَارَكِي بِسَبْتِ ذَرِيرِكِي كَرْتِي تَبَارَكِي وَنَارِ مِينَ تَبَارَكِي بِسَبْتِ تَبَارَكِي وَنَارِ مِينَ تَبَارَكِي**  
**كَالْفَرْسِ مَعْنَى اسْکُوبِ دِهِي هِن **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ****  
**اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَغْلِبَنَّكُمْ أَكْثَرُ آبِ عَلِيٍّ صَلَواتُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِمَّا يُؤْتِيهِ**  
**وَهُمْ يُعْطُونَ بِأَكْثَرِ مِمَّا يُؤْتِيهِمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**نَهَى تَبَارَكِي لَوِ كَمَا دِينِ تَبَارَكِي نَارِ مِينَ تَبَارَكِي نَارِ مِينَ تَبَارَكِي نَارِ مِينَ تَبَارَكِي نَارِ مِينَ تَبَارَكِي**  
**وَوَهْنِي مِينَ لِسِيهِ سَبِيحِي وَهْنِي نَارِ مِينَ تَبَارَكِي نَارِ مِينَ تَبَارَكِي نَارِ مِينَ تَبَارَكِي نَارِ مِينَ تَبَارَكِي**  
**رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْلِبَنَّكُمْ أَكْثَرُ آبِ عَلِيٍّ صَلَواتُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِمَّا يُؤْتِيهِ**  
**كِتَابُ اللَّهِ الْعَفْوَ وَهُوَ أَكْثَرُ مِمَّا يُؤْتِيهِمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**فَرَاغَ غَالِبِ نَهْنِ تَبَارَكِي لَوِ كَمَا دِينِ تَبَارَكِي نَارِ مِينَ تَبَارَكِي نَارِ مِينَ تَبَارَكِي نَارِ مِينَ تَبَارَكِي نَارِ مِينَ تَبَارَكِي**  
**كَرْتِي مِينَ وَنَهْنِي مِينَ وَنَهْنِي مِينَ وَنَهْنِي مِينَ وَنَهْنِي مِينَ وَنَهْنِي مِينَ وَنَهْنِي مِينَ وَنَهْنِي مِينَ وَنَهْنِي مِينَ**  
**مِينَ وَنَهْنِي مِينَ وَنَهْنِي مِينَ وَنَهْنِي مِينَ وَنَهْنِي مِينَ وَنَهْنِي مِينَ وَنَهْنِي مِينَ وَنَهْنِي مِينَ وَنَهْنِي مِينَ**  
**سَبِيحِي وَهْنِي نَارِ مِينَ تَبَارَكِي نَارِ مِينَ تَبَارَكِي نَارِ مِينَ تَبَارَكِي نَارِ مِينَ تَبَارَكِي نَارِ مِينَ تَبَارَكِي**  
**وَبَيَانٍ قَدَّارِ الْفَرَاغِ فِيهَا سَبْرٌ جَانِبِ كِي نَارِ مِينَ تَبَارَكِي نَارِ مِينَ تَبَارَكِي نَارِ مِينَ تَبَارَكِي نَارِ مِينَ تَبَارَكِي**  
**رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنْ يَسْأَلَ الْمُؤْمِنَاتُ عَنْ بَصَائِلِ الْعُبُودِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ**  
**يَجْعَلْ مِثْلَ الْعَارِثِ مَرَّةً وَاحِدَةً أَحَدٌ مَرَجَمَةٌ جَابِرٌ لَمَّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

بَابُ

فِي صَلَواتِ الْمَلَائِكَةِ

بَابُ فِي صَلَواتِ الْمَلَائِكَةِ

بَابُ

بَابُ فِي صَلَواتِ الْمَلَائِكَةِ



نظر داری ضرور ہے **عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ** قَالَ كَانَ النَّجَّاجُ يُؤَيِّدُ الصَّلَاةَ  
 مَسَاجِدَ النَّجَّاجِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا يُوَسِّلُ خَدَيْشَ عِنْدُ قَرْنِهِ مَرَّجِبَهُ مَعْدِنَ عَمْرِو بْنِ حَسَنِ  
 بن علی نے کہا کہ حجج نمازون میں دیر کرتا تھا تو ہم نے جابری پوچھا تو انہوں نے یہی روایت بیان کی  
 جو یہی اور بزرگ نہی جبکہ عندہ نے روایت کیا ہے **عَنْ** سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ يَسْلُ  
 أَبَا بَرزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ مَلُوقٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ  
 قَالَ فَقَالَ كَأَنَّمَا أَسْمَعُهُ السَّاعَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ يَسْلُ عَنْ مَلُوقٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُ تَأْخِيرِهَا قَالَ يَغْنُ الْعِشَاءُ أَوْ لِيَضَعَ النَّيْلَ وَلَا يَحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا  
 وَأَلْحَدِيثَ بَعْدَهَا قَالَ شُعْبَةُ تَقُولُ قِيَّتُهُ بَعْدُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الْفَلَاحَ حِينَ يَرَى  
 الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ مَذْهَبَ الرَّجُلِ إِلَى أَصْحَابِ الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيْثُ قَالَ وَالْمَغْرِبُ لَا أَدْرِي آتَى  
 حِينَ ذَكَرْتَ قَالَ تَقُولُ قِيَّتُهُ بَعْدُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ وَكَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ يُكْثِرُ فِي الصُّبْحِ فَيَنْظُرُ إِلَى  
 رَجُلٍ عَلَيْهِ لَبَنٌ يُعْرِفُ يُعْرِفُ لَهُ قَالَ وَكَانَ يَقْدُرُ أَهْلُهَا بِالسَّيِّئِينَ إِلَى الْيَأْسِ مَرَّجِبَهُ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ  
 نے کہا کہ میں نے اپنے باپ کو سنا کہ وہ پوچھتے تھے ابو بزرہ سے حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا شبیہ  
 کہا کیا تم نے سنا ابو بزرہ سے انہوں نے کہا میں گویا ابھی سن رہا ہوں (یعنی مجھ پر ایسا یاد ہے) پھر کہا  
 سيار نے کہ میں نے اپنے باپ کو سنا کہ وہ ابو بزرہ سے پوچھتے تھے حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا  
 تو کہا انہوں نے کہ پردہ نہ کہتے تھے آپ اگر عشاء میں آدمی رات تک تاخیر ہو جاوے اور اس کو آگے  
 سے نیکو اچھا نہ جانتے تھے اور نہ اس کو بعد باتیں کرنے کو شیعہ نہ کہنا کہ پھر میں ان سے (یعنی سيار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) اور  
 پوچھا تو کہا انہوں نے کہ ظہر میں تیرے تہجیب آفتاب ڈھل جاتا اور عصر جب کہ جاتا آدمی اپنے بعد نماز کے  
 کو نہ تہجیب مینے کے اور آفتاب میں گرمی مہیچہ اور کہا کہ مغرب کو میں نہیں جانتا کہ کیا ذکر کیا پھر طافات  
 کی میں نے اون سے اور پوچھا تو کہا انہوں نے کہ صبح ایسے وقت پہنچے کہ بعد نماز کے آدمی اپنے ہمنشین کو  
 دیکھتا جس کو بھی نہ تھا تو پہچان لیتا اس کو اور اس میں ساتھ آتین سے سو آتین تہجیب ہوتا **ف** سونا  
 قبل عشاء کے بعد کہ وہ جاگ کر سہل حمال پر نماز قضا ہو چکا یا وقت مختار دعوہ کے نکل جائیگا اور اس کو بعد  
 مانتا کہ اس لیے بجا جاتے کہ احتمال ہو کہ زیادہ جاگے اور تہجیب کو نہ اوٹہ ہو کیا زیادہ جاگے کہ سبک دن کے  
 ضروری کام میں جمع ہو **عَنْ** ابْنِ بَرَزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ مَلُوقٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

سَمِعْتُ

وَلَا

بَعْرُفُ



اللَّهِ صَلَّيْ وَسَلَّم لَا يَلِي بَعْضُ تَاخِيْرِ صَلَوةِ الْعِشَاءِ الْفَضْلُ الْبَلِيْلُ وَكَانَ كَايْهِي الْعَمَّ قَبْلَهَا  
 وَكَهْدِيكَ بَعْدَهَا **قَالَ** شَعْبَةُ شَعْرَ لَقِيْتَهُ مَرَّةً أُخْرَى فَقَالَ اَوَقُلْتُ الْبَلِيْلُ **ترجمہ**  
 ابی ہریرہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ نہ کہتے اگر عشاء میں ایسی رات نہ گزیرے جتنی اس کے  
 قبل سونے کو اور اس کے بعد باتون کو برا جاتے شعیبہ کہہ کہ میں اور بن ہیر ملا تو انہوں نے کہا تہا می نہ  
**ابن عکرم** ابی ہریرہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ  
 الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ الْبَلِيلِ وَيَكُونُ الْعَمَّ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثُ بَعْدَهَا وَكَانَ يَقْدُرُ فِي صَلَوةِ الْعِشَاءِ  
 الْوَأَخِرَةِ الرَّاشِدِينَ وَكَانَ يَصْرَفُ حِينَ يَعْرِفُ بَعْضُنَا دَجَمَ بَعْضُ **ترجمہ** ابی ہریرہ کہتے تھے کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کو پڑھتے تھے تہا می رات میں اور اس کو آگے سونے کو اور اس کی بعد باتون کو  
 برا جاتے اور نماز میں سو اتین سے ساٹھ تک پڑھتے اور فارغ ہوتے ایسے وقت کہ ایک دوسرے  
 کا سہ پہن لیتا **بَاب** كَمَا هَتَمَ تَاخِيْرِ صَلَوةِ الْعِشَاءِ **ترجمہ** كَمَا هَتَمَ تَاخِيْرِ صَلَوةِ الْعِشَاءِ  
 اِذَا اَتَخَذَهَا الْهَيَاثُ **ترجمہ** عمدہ وقت سو نماز کی تاخیر کر رہا ہے اور جب امام بیا کرے تو لوگ کیا  
 کریں اس کا بیان **عَنْ** ابْنِ دُرَيْمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ أُمُورٌ تَتَوَخَّوْنَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا أَوْ يَمِيلُونَ الصَّلَاةَ  
 عَنْ وَقْتِهَا قَالَ قُلْتُ كَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قَعِيهَا فَإِنْ أَدْرَكَتْهَا مَعَهُ فَصَلِّ فَإِنَّ  
 لَكَ نَافِلَةً لَمْ يَنْ كُنْ خَلَفَ عَنْ وَقْتِهَا **ترجمہ** ابی ہریرہ کہہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے تم کیا کرو گے جب تمہاری اور پر ایسے امور ہوں گے کہ نماز آخر وقت ادا کرینگے یا فرمایا نماز کو مار  
 ڈالیں گے اوس کے وقت تو میں نے عرض کیا کہ پھر آپ کیا حکم فرماتے ہیں جب کو آپ فرمایا تم اپنے وقت  
 پر ادا کر لینا پھر اگر اوس کے ساتھ ہی اتفاق ہو تو پھر پڑھ لینا کہ وہ تمہارا یہ نفل ہو جائیں گے  
 اور خلف جو راوی ہے اوس نے عن وقت کا لفظ روایت نہیں کیا **ف** **ترجمہ** لڑوی نے کہا کہ تاخیر  
 سے عمدہ وقت سو تاخیر کرنا مراد ہے یعنی جب امام عمدہ وقت سو تاخیر کریں تو تم اکیلے پڑھ لو پھر اگر جماعت  
 میں جانا تو دوبارہ ادا کر لو کہ جماعت میں پہنٹ نہ پڑے اور نوبت فتنہ کی نہ آوے اور پھر اگر عصر کے بعد  
 دوبارہ اعادہ نہ کرے اس لیے کہ ان کے بعد نفل جائز نہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرض بھی ہے  
**عَنْ** ابْنِ دُرَيْمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا

باب تاخیر نماز عشاء

وہ



حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے بھائی کو چاہا جیسے تم نے چاہا سو انہوں نے یہی  
 راہ پر ہاتھ مارا جیسا میں نے تمہاری راہ پر ہاتھ مارا اور کہا کہ میں نے چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے جیسا تم نے مجھ سے چاہا تو آپ نے میری راہ پر ہاتھ مارا جیسے میں نے تمہاری راہ پر ہاتھ مارا اور  
 فرمایا کہ نماز پڑھ لیجیو تو اپنے وقت پر پہنچ کر کھڑے ہو اور ان کے ساتھ بیٹھو  
 اور یہ کہہ کر کہ میں نے تمہارا ہوا اب نہیں بڑھتا (کہ اسمین جماعت میں بیٹھ کر بیٹھیں) **عَنْ أَبِي**  
**ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ مَعَهُمْ خَيْرٌ مِنَ الشَّلَاةِ**  
**عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ مَعَهُمْ خَيْرٌ مِنَ الشَّلَاةِ**  
 ابی نے فرمایا کہ کیا تم کو جب باقی رہے لوگوں میں جو دیر کرتے ہیں نماز میں اپنے وقت سے  
 تیرے لینا نماز کو اس کے وقت پر پہنچ کر تمہیں سزا دے لوگوں کے ساتھ ہی پڑھ لے سیکو کہ اسمین نہیں  
 کی زیادہ ہے **عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ مَعَهُمْ خَيْرٌ مِنَ الشَّلَاةِ**  
**يَوْمَ الْجُمُعَةِ خَلَفَ أَمْرًا يَوْمَ خَيْرٌ مِنَ الشَّلَاةِ قَالَ فَخَرِبَ غَيْرِي فَخَرِبْتُ وَأُجْعِلِي وَقَالَ كَيْفَ**  
**أَمَّا ذَرٍّ عَنْ ذَلِكَ فَخَرِبَ غَيْرِي وَقَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ**  
**صَلُّوا الشَّلَاةَ لَوْ تَجَاهَلْتُمْ أَصْلُكُمْ لَكُمْ وَخَيْرٌ نَالِكٌ قَالَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَيْفَ قَالَ قَالَ كَيْفَ**  
**الْقَوْمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرِبَ غَيْرِي وَأُجْعِلِي وَقَالَ كَيْفَ قَالَ كَيْفَ قَالَ كَيْفَ قَالَ كَيْفَ**  
 کہا کہ جمعہ کے دن نماز پڑھتے ہیں جاگن کے چھ اور وہ نماز کو اخیر وقت ادا کرنے میں اسے العالی نے  
 کہا کہ عبد اللہ نے میری راہ پر ایک ہاتھ مارا کہ میرے درمیان اور کہا میں نے ابو ذر سے پوچھا اسی بات  
 کو تو انہوں نے یہی میری راہ پر ایک ہاتھ مارا اور کہا کہ میں نے چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی  
 بات کو تو آپ نے فرمایا نماز پڑھ لیا کرو تم اپنے وقت میں ہوا اور ان کے ساتھ کہ نماز کو نقل کرو یا کہ وہ اس کا  
 لئے کہا کہ عبد اللہ نے کہا کہ اگر کیا مجھ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی ابو ذر کی راہ پر ہاتھ مارا  
**بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ عَلَيْهَا إِذَا تِمَّتْ فِي الْكَلْبَةِ وَأَنَّهَا خَيْرٌ مِنَ الْيَوْمِ كُلِّهِ**  
 اور اس کی تائید کرتے ہیں کہ اگر نماز پڑھی جائے تو اس سے خیر ہے کہ اگر نماز نہ پڑھی جائے تو اس سے خیر ہے  
**الْجُمُعَةِ فَضْلُهَا مِنْ صَلَاةِ الْيَوْمِ كُلِّهِ خَيْرٌ مِنْهَا خَيْرٌ مِنْ جَمْعَةِ الْيَوْمِ كُلِّهِ**  
 حدیث نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز جمعہ کی ایک شخص کی مانند ہے پچیس روپے کے برابر

نماز کا

نماز  
اجل  
اجل

نماز  
اجل  
اجل



[illegible]

پہر حق بیوتا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

یَحْمَدُكَ عَزَّ وَجَلَّ وَتُحْمَدُكَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے روایت کی کہ آپؐ فرمایا جو لوگ  
 حاضر نہیں ہوں ان کے حق میں کہ میں ارادہ کرتا ہوں کہ حکم کروں ایک شخص کو جو لوگوں کو نماز  
 پڑھاویں پھر میں جلادوں اور لوگوں کے گہر جو جمعہ میں نہیں آئے ہیں **حکم** اُن کے لئے کہ وہ اپنے لئے کہ اللہ تعالیٰ  
 اُن کو بخشے۔ **فَاِنْ اَتَى النَّاسَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ أَتَى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَكُنْ فِي كَأَنِّكَ يَقُولُ لِي أَلِي  
 الْمَسْجِدِ فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرْخِصَ لَهُ فَيُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ فَكَرَّخَصَ لَهُ فَلَمَّا  
 دَعَا فَاتَّكَ هَلْ تَحْمَدُكَ اللَّهُ أَذَى بِالْقُلُوبِ فَكَانَ لَكُمْ قَالُ فَاجِبُ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ نبی صلی  
 علیہ وسلم کے پاس ایک اندھا آیا اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مجھ کو کوئی کھینچ کر مسجد تک لائیے لہذا انہیں اور  
 اوجھنے چاہا کہ آپ اجازت دیں تو گھر میں نماز پڑھ لیا کہ آجے اس اجازت دی پھر جب وہ لوٹ گیا آجے  
 فرمایا تم اذان سنتے ہو اس سے عرض کی ہاں آپ نے فرمایا تم مسجد میں آیا کرو **ف** تو وہی نے کہا کہ  
 کہ یہ سائل عبد اللہ بن ام مکتوم تھے چنانچہ سن اہی داؤد میں بفضل آیا ہے اور اس حدیث میں دلیل ہے  
 ان کی وجہ جماعت کو فرض ہونے کے نائل ہیں اور جمہور نے (یعنی شیعہ نزدیک جماعت و جب ہر) پر جواب  
 دیا ہے کہ ان کے بچنے کا مطلب تھا کہ میں گھر میں پڑھ لیا کروں اور ثواب جماعت کا پاؤں اپنے عند کی  
 وجہ سے فرمایا آپ نے فرمایا اور تائید جمہور کی اسطور پر ہی ہوتی ہے کہ جماعت عند العذرہ عاف ہو جائے  
 ہے اس پر اجماع ہے سب مسلمانوں کا دلیل اس پر قبائیل، ملک کی روایت ہر جو آگے کے باب میں آئیگی  
**حکم** اُن کے لئے کہ وہ اپنے لئے کہ اللہ تعالیٰ اُن کو بخشے۔ **فَاِنْ اَتَى النَّاسَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ أَتَى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَكُنْ فِي كَأَنِّكَ يَقُولُ لِي أَلِي  
 الْمَسْجِدِ فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرْخِصَ لَهُ فَيُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ فَكَرَّخَصَ لَهُ فَلَمَّا  
 دَعَا فَاتَّكَ هَلْ تَحْمَدُكَ اللَّهُ أَذَى بِالْقُلُوبِ فَكَانَ لَكُمْ قَالُ فَاجِبُ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ نبی صلی  
 علیہ وسلم کے پاس ایک اندھا آیا اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مجھ کو کوئی کھینچ کر مسجد تک لائیے لہذا انہیں اور  
 اوجھنے چاہا کہ آپ اجازت دیں تو گھر میں نماز پڑھ لیا کہ آجے اس اجازت دی پھر جب وہ لوٹ گیا آجے  
 فرمایا تم اذان سنتے ہو اس سے عرض کی ہاں آپ نے فرمایا تم مسجد میں آیا کرو **ف** تو وہی نے کہا کہ  
 کہ یہ سائل عبد اللہ بن ام مکتوم تھے چنانچہ سن اہی داؤد میں بفضل آیا ہے اور اس حدیث میں دلیل ہے  
 ان کی وجہ جماعت کو فرض ہونے کے نائل ہیں اور جمہور نے (یعنی شیعہ نزدیک جماعت و جب ہر) پر جواب  
 دیا ہے کہ ان کے بچنے کا مطلب تھا کہ میں گھر میں پڑھ لیا کروں اور ثواب جماعت کا پاؤں اپنے عند کی  
 وجہ سے فرمایا آپ نے فرمایا اور تائید جمہور کی اسطور پر ہی ہوتی ہے کہ جماعت عند العذرہ عاف ہو جائے  
 ہے اس پر اجماع ہے سب مسلمانوں کا دلیل اس پر قبائیل، ملک کی روایت ہر جو آگے کے باب میں آئیگی  
**حکم** اُن کے لئے کہ وہ اپنے لئے کہ اللہ تعالیٰ اُن کو بخشے۔ **فَاِنْ اَتَى النَّاسَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ أَتَى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَكُنْ فِي كَأَنِّكَ يَقُولُ لِي أَلِي  
 الْمَسْجِدِ فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرْخِصَ لَهُ فَيُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ فَكَرَّخَصَ لَهُ فَلَمَّا  
 دَعَا فَاتَّكَ هَلْ تَحْمَدُكَ اللَّهُ أَذَى بِالْقُلُوبِ فَكَانَ لَكُمْ قَالُ فَاجِبُ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ نبی صلی  
 علیہ وسلم کے پاس ایک اندھا آیا اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مجھ کو کوئی کھینچ کر مسجد تک لائیے لہذا انہیں اور  
 اوجھنے چاہا کہ آپ اجازت دیں تو گھر میں نماز پڑھ لیا کہ آجے اس اجازت دی پھر جب وہ لوٹ گیا آجے  
 فرمایا تم اذان سنتے ہو اس سے عرض کی ہاں آپ نے فرمایا تم مسجد میں آیا کرو **ف** تو وہی نے کہا کہ  
 کہ یہ سائل عبد اللہ بن ام مکتوم تھے چنانچہ سن اہی داؤد میں بفضل آیا ہے اور اس حدیث میں دلیل ہے  
 ان کی وجہ جماعت کو فرض ہونے کے نائل ہیں اور جمہور نے (یعنی شیعہ نزدیک جماعت و جب ہر) پر جواب  
 دیا ہے کہ ان کے بچنے کا مطلب تھا کہ میں گھر میں پڑھ لیا کروں اور ثواب جماعت کا پاؤں اپنے عند کی  
 وجہ سے فرمایا آپ نے فرمایا اور تائید جمہور کی اسطور پر ہی ہوتی ہے کہ جماعت عند العذرہ عاف ہو جائے  
 ہے اس پر اجماع ہے سب مسلمانوں کا دلیل اس پر قبائیل، ملک کی روایت ہر جو آگے کے باب میں آئیگی******

رسول اور نبی مذہب اور جمہور کا اور اس حدیث سے شقت انہا کے سجدہ میں آنا ثابت ہوتا ہے **عن عبد**  
 رضی اللہ عنہ قال من ساروا ان یلقوا اللہ عند امسلیا فلیکما یطعن ہکذا الصلوات حیث یسجد  
 یسجد فان اللہ شرع لنبیکم من اللہ علیہ وسلم سجد الہدی لو انکم صلیتم فی بیوتکم  
 کما یصلی ہذا الخلف فی بیتیہ لکن تم سجدتہ نذیرکم ولو انکم سجدتہ نذیرکم  
 لصلیتم وما من رجل یطعن فی حق من الطغور کثر یعد الی مسجد یموت ہذا الساجد الا کتب  
 اللہ لہ بک کل خطیہ یطعنہا حسنہ ویرفعہا دجیۃ یرفعہا عنہا سیدۃ ولقد دانیما  
 وما یختلف عنہا الا ما فی حقہ لوم النفاق ولقد کان الرجل یؤتی یم یعد لہ بک کل خطیہ  
 کفی مقام فی اللہ ترجمہ عبد اللہ نے کہا جس کو خوش گئے کہ اس کے ملاقات کرے قیامت کروں سلمان  
 ہو کر تو ضرور ہو کہ مخالفت کرے ان نمازوں کی جہان اذان ہوتی ہو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے  
 نبی کے لیے طریقے ہدایت کو مقرر کر دیے اور یہ نمازین ہی انہیں میں ہیں اور اگر تم پڑھو انکو گہروں میں ہو  
 فلا جماعت کا چوڑے والا اپنے گہر میں پڑھتا ہے تو بیفک چوڑ دیا تمہرے طریقہ اپنے نبی کا اور اگر چہ  
 تم نے طریقہ اپنے نبی کا تو بیفک نہ کر رہ گئے اور کوئی ایسا نہیں ہے کہ ہمارے کرے اور اچھی طرح ہمارے  
 کرے ہر ارادہ کرے کسی سجدہ کا ان سجدوں میں ہو مگر اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم پر کہ وہ رکھتا ہے ایک نیکی  
 لکھتا ہے اور ایک رجب ہنر کرتا ہے اور ایک بدنی گنہگار ہے اور ہم اپنے تین ایسا دیکھتے تھے کہ نہ ہند  
 غیر حاضر ہوتا تھا جماعت و مگر منافق جبکا اتفاق کہلا تاہنا اور آدمی دو شخصوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ  
 کے جلا یا جاتا تھا یہاں تک کہ کٹر اگر دیا جاتا تھا صاف میں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس قدر یا سجدہ  
 جماعت میں **عن ابی الشعث** قال کنا نعود فی المسجد مع ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ  
 فاذا انزلوا فقام رجل من المسجد یمشی فاتبعہ ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بصرہ وحق  
 خرج من المسجد فقال ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ ما ہذا فقد صلی ابی القاسم صلی اللہ علیہ  
 وسلم ترجمہ ابی الشعث نے کہا ہم سجدہ میں بیٹھے تھے ابو ہریرہ کے ساتھ کہ موزن نے اذان دی اور  
 ایک شخص سجدہ سے اٹھا اور جانے لگا تو ابو ہریرہ اس کو دیکھتے رہے یہاں تک کہ وہ باہر چلا گیا تب ابو ہریرہ  
 نے کہا کہ اس شخص نے نماز میں ابی القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی **عن ابی الشعث** الخاری فی مال یحفظ  
 ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ وراہی ہر جملہ یحجاز المسجد خارجا بعد اذان فقال اما ہذا

بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو سجدہ میں لکھ کر اذان سنو





جہاں تم ترجمہ جس کی رعایت میں ہی وہی مضمون ہے مگر وہ نسخہ میں ڈالنے کا ذکر نہیں باب  
 الرخصۃ فی التخلیۃ عن الجماعۃ بعدد غلہ کے سبب جمعہ کا سات سو اکن عثمان  
 ابن مالک رضی اللہ عنہ وہو من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم من شہدا بدلا  
 من الانصار انہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی قد اکتسبت  
 بھری انما اصل لغوی واذا کان الیہ مطار سأل الولد الذی یبغی ویبغیہم ولہم استطیع ان  
 مبعود ہم فاصل لغوی و فی ثانی اقل یا رسول اللہ فانی فصل فی مصل الخید کہ مصل قال  
 فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سافعل ان شاء اللہ قال عثمان قد ارسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم فی البوکی الطول فی رضی اللہ عنہ عند حین اذ لعم اللہ غار فاستغلت  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذنک کہ فلم یجلس حتی دخل البیت ثم قال آیت  
 عجبت ان اصلي من بیتک قال کانت کربت الی ناحیۃ من البیت فقام رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم فکبر فقاموا ذلک فصلی رکعتین ثم سأل قال وجہنا اہل خیر صنعنا  
 کہ قال کتاب رجال من اہل الذاریۃ کنا حقرا لجمیع فی البیت جال کد وقعد فقال قایل  
 منہم ایہ مالک بن الدخین فقال بعضہم ذلک منافق لا یحب اللہ ورسولہ فقال  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تغفل لہ ذلک الا کرا کہ ذل قال لا الہ الا اللہ یرید اللہ  
 وجہ اللہ قال قالو اللہ ورسولہ اعلم قال فاما نری وجہہ فیصحتہ لہما فہین قال  
 فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی اللہ قد حکم علی الشار من قال لا الہ الا اللہ  
 یتبعہ بذلک وجہ اللہ قال ابو شہاب فترسالت الحصین بن محمد ان انصاری و  
 احد بنو سائرہ من سائرہ عن حدیث محمد بن زبیر فصل فی ذلک ترجمہ  
 عثمان جو صحابی ہیں بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بدین حاضر ہوئے ہیں اور انصار میں ہیں وہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسول میری تکبیر  
 جاتی رہیں اور میں اپنی قوم کی امامت کرتا ہوں اور جب مدینہ پرستامی فلا آتا ہے جو بیعت اور  
 بیچ میں ہے تو میں انکے سجدہ میں نہیں جاسکتا کہ امامت کروں اونچی اور آرزو کرتا ہوں اسے کہ  
 رسول کا آپ شریف لا دین اور ایک جگہ نماز پڑھیں (یعنی میرے گھر میں) تاکہ میں اسے نماز کی

فانی  
 ماخذ

نسخہ  
 خیر

الذاریۃ

نسخہ  
 الریبع

مقرر کروں تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اچھا میں ایسا ہی کروں گا اگر اللہ نے چاہا  
 عقیبان نے کہا یہ صبر و جگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ابو بکر ہی آپ کے ساتھ تہہ تہجیب کچھ  
 دن چڑھا اور آواز دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جے اوزین نے آپ کو بلایا اور آپ جب گھر  
 میں آئے تو بیٹی نہیں اور فرمایا تم کہاں جا رہے ہو کہ میں نماز پڑھوں تمہارا گھر میں کہا انہوں نے کہ میں  
 نے ایک کونا بنایا اور آپ کے کھڑے ہو کر اللہ کہا اور ہم سب آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور آپ نے کویت  
 پڑھ کر سلام پیرا اور ہم نے آپ کو روک کر کہا تمہارا گوشت کی کڑی کھڑو آپ کے پیو پانی تھی اور حملہ کے لوگ  
 ہی آگئے یہاں تک کہ گئی آدمی جمع ہو گئے گھر میں ہو ایک شخص نے ادن میں ہو کہا کہ مالک بن خضن کہاں  
 ہے تو کسی نے کہا وہ منافق ہے اللہ اور رسول کو دوست نہیں کہتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ  
 نیکو اور سکوتم نہیں جی کہتے کہ وہ لاکہ الا اللہ کہتا ہے چاہتا ہے اس کلمہ سے رخصت مندی اللہ کی لوگوں نے کہا اللہ اور  
 رسول اللہ کا خوب جانتا ہے پھر کہا ایک شخص نے کہ ہم اس کے قوجہ اور خیر خواہی منافقوں کے ساتھ دیکھتے ہیں  
 تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اگلے پراؤ کو جو کہے لاکہ الا اللہ اور جانتا  
 ہو اس کہنے سے رخصت مندی اللہ کی بن خضن نے کہا پھر ہر جس نے حصین بن محمد انصاری سے پوچھا اس روایت  
 کو اور وہ نبی سالم میں کے سردار میں جبر دایت کی مجبور بن بریج نے سوا تصدیق کی انہوں نے **ف**  
 اس حدیث میں کسی نام کے ہیں ایک ایک جب کسی کا وعدہ کرے تو انشاء اللہ کہ دو سر برکت و شہدائے نیکوں  
 کے ساتھ اور ان کی نشانیں اور عقابوں سے قیسمی نماز ادا کرنا نیکوں کے نماز کی جگہ میں چھٹی  
 افضل شخص کا دعوت قبول کرنا اور اپنی سے کم دھوے کو گھر جانا یا نچوچین۔ صاف ہونا جماعت کا عذر  
 کے سبب سے چھٹی امام اور عالم کے ساتھ جانا اور کفر نسیق کا تاوین اجازت جانا باہر سے آنی والا  
 کا گھر والے سے آؤ میں یہ کہ پہلے عمدہ اور دین کے کام شروع کرے چنانچہ پہلے آپ نے نماز ادا کی تو میں  
 نفل کا جماعت سے ادا کرنا دسویں دن کے نماز ہی دو دو رکعت افضل ہو مثل رات کی نماز کے اور شافعیہ  
 کا یہی مذہب ہے اور جہود کا گیارہویں شب ہونا اسکا کہ حملہ میں جب کوئی شخص نیک آدمی تو اسکو ملنے کو  
 آوین اور اسکی زیارت سے شرف ہوں اور اسکی صحبت سے فیض اٹھا دین اور یہی حق ہے ہر عالم دیندار کا  
 تمام مسلمانوں پر بار ہویں گھر میں نماز کی جگہ عذر کرنا جائز ہے بخلاف مسجد کے تیرہویں ربو ذکر سے  
 کسی کے لوگوں کو روک دینا چوتھویں یہ کہ لاکہ الا اللہ کا قائل صدق حل سے و فرخ میں ہمیشہ رہے گا سوا

اسے اور یہی بہت سرفراز ہیں جو بجز محلِ معززِ تحریر میں نہ آسکے (نودی) **عن** محمد بن النضر  
عن عثمان بن مہزیار عن ابي عبد الله عليه السلام قال انكيت رسول الله صلى الله عليه وسلم و ساق الحديث  
بمغني حديثه في يومئذ عينا انه قال فقال رجل اني مالك بن النضر اول الدخيلين وذا في  
الحديث قال محمد بن النضر ثم بعد الحديث ثم قال فمروا ابو ايوب الانصاري رضي  
الله عنه فقال ما اظن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما قلت قال فقلت اني سمعت  
العثماني ان اسأله قال رجعت اليه فوجدته شيخا كبيرا قد ذهب بصره وهو ابل  
فكم مررت بكست الجنيمة فقلت عن هذا الحديث في حديثه كما حدثني عن ابي  
قال الزهري ثم تركت بعد ذلك فرائض و امور اخرى ان الامراء انما يجمعون  
استطاع ان لا يفتن فلا يفتن ترجمہ محمود نے عثمان کی روایت کی کہ انہوں نے کہا آیا میں سہل  
اصحی علیہ وسلم کے پاس اور بیان کی روایت یونس کی ہم نے دیکھی جو اوپر مذکور ہو چکی ہے مگر اتنی بات  
زیادہ تھی کہ ایک شخص نے کہا کہ ان میں مالک بن خثعم یا کہا خثعم اور یہی زیادہ کیا کہ محمود نے کہا یا  
کہ میں نے یہ روایت چند شخصوں میں کہ ان میں ابو ایوب انصاری ہی تھے تو انہوں نے کہا میں نہیں  
گمان کرتا ہوں کہ رسول اصحی علیہ وسلم نے یہ بات فرمائی ہو جو تم کہتے ہو سو میں نے قسم کھائی کہ  
میں کبھی جا کر عثمان سے پوچھوں گا سو میں ان کے پاس گیا اور انکو بہت بڑا پایا کہ انہیں جانی رہی نہیں  
اور وہ اپنی قوم کے امام تھے سو ہم ان کے بازو پر جا بیٹھے اور میں نے ان کو یہی حدیث پوچھی تو  
انہوں نے یہی بیان کر دیا ہے مجھے یہ پہلے بیان کی تھی نہ ہری نے کہا کہ اس کے بعد ابو جہزین فرما  
ہو میں اور بہت سی احکام اسی اور ہی کہ جبکہ ہم جانتے ہیں کہ کام اور ختم ہو گیا ہے جو یہ چاہا ہو گا کیا تو خود  
کہہ دو گاہ کہ **عن** محمد بن النضر عن ابي عبد الله عليه السلام قال انكيت رسول الله صلى الله عليه وسلم  
صلى الله عليه وسلم من كلوني دارنا قال محمد بن النضر عن عثمان بن مالك رضي الله عنه  
قال قلت يا رسول الله ان بصري قد ساء و ساق الحديث الى قوله فقلت انكيت رسول الله صلى الله عليه وسلم  
حبس رسول الله صلى الله عليه وسلم على حديثه صنعنا هاله وكرهنا كذا ما بعد  
من في نباد في يومئذ ومعه ترجمہ محمود نے کہا مجھ پر اسے ایک کلی جو رسول اصحی علیہ وسلم

نے ہمارے محمد کو ٹول لی تھی اور محمد نے کہا روایت کی مجھ سے عثمان نے لکھا انہوں نے عرض کی  
 بیچ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میری بصارت کم ہو گئی ہے اور بیان کی حدیث یہاں تک کہ ہا  
 عثمان نے کہ در رکعت چوبیس آپ ہمارے ساتھ اور روک رکھا ہم نے آپ کو ایک کہانے کے لیے جسکو  
 جثیف کہتے ہیں کہ وہ ہم نے آپ کو یہ بکایا تھا اور اس کے بعد کا ذکر نہیں کیا جیسے یونس اور عمر نے ذکر کیا  
 ہے **ف** جثیفہ بہرہ کو گھیر کر باریک آٹا لیا اور اس میں گروخت ڈال کر بکایا یا کھجور کا لکڑ اور بکڑ  
 کی روایت میں مذکور ہے کہ محمد نے کہا کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے موندہ پر ہلکی اور اس  
 روایت سے جو از نکلا ملا طفت اور مزاج کا ذکر کن کے ساتھ دن کے دل خوش کرنے کو اس لیے کہ بچوں  
 کا دل ایسی باتوں سے بہت خوش ہوتا ہے اور آپ ارادہ کیا کہ اس غشی کے سبب ہمارے فیض محبت  
 کو یاد کرے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا **باب** جَوَالِ الْجَمْعَةِ فِي الثَّانِيَةِ وَالْمُتَلَوِّ حَصِينٍ رَضِيحًا  
 وَفَوَ كَيْ عَدِيهِمَا وَالطَّاهِرَاتِ نَفْلٍ مِّنْ جَمَاعَتِ اَوَّلُ بُوْرِيْ وَغَيْرُهُ رُفِجَنَ كَا بِيَانِ عَنْ  
 النَّبِيِّنِ مَا رَأَى اَنْ جَلَدَتْهُ مُلْكَةً رَّحِمَى اللّٰهُ عَنْهَا اَدْعَتْ رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ  
 وَسَلَّم لِّطَعَامٍ وَصَنَعَتْهُ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوا اَنَا صِلَیْ اَلْ كَمَرُ قَالَ اَنْتُمْ جُزْءُ مَا لَكَ  
 رَحِمَ اللّٰهُ عَنْہُ فَقُمْتُ اِلَى حَصْنِ اَنَا قَدْ اَشُوْذُ مِنْ طُوْلِ مَا لَیْسَ مَفْعُوْلٌ كَمَا یَسْأَلُ فَقَامَ عَلَیْہِ  
 رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وَصَفَّتْ اَنَا اَوَّلَیْكُمْ وَرَدَّ اَنَا اَوَّلَ الْعَوْرَةِ قَدْ اِنَّا فَصَّلَ اَنَا  
 رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَنْصَرَفَ تَرْجَمَہُ النَّسَّیْ كَمَا كَاوْنِ كَوْدِی  
 نے جبکہ نام ملیک تھا بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کہانے کے لیے جو انہوں نے بکایا تھا  
 پھر حضرت نے اس میں بکھریا اور فرمایا کہ کثرے ہو میں نے غیر و بکرت کر لیے نماز پڑھوں ان سے کہا کہ میں ایک  
 بوریاد کثرے اور جو بہت بچانے کا لاہو گیا (یعنی مستعمل تھا) اور اس میں میں نے بانی چکر اور حضرت  
 اوس پر کثرے ہو اور میں نے اور ایک تیسیم نے آپ کے پیچھے صف باندھی اور بوڑھی ہی ہمارے پیچھے  
 کثرے ہو میں نے پھر نماز پڑھائی آپ نے دو رکعتیں اور سلام پہرا **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا قبول  
 کرنا دعوت کا اگرچہ وہیمہ نہ ہو اور جماعت میں نفل نماز پڑھنا اور جائز ہو اگر بت لینا ساتھ نماز کیوں کہ  
 اسے گھیر میں اور شا یا آپ کو انکی تعلیم ہی منظور ہو علی الخصوص عورت کی کہ عورتیں مسجد میں آپ کی  
 ہیئت نماز کو بخوبی نہیں دیکھ سکتی تھیں اسوجہ سے کہ پیچھے رہتی تھیں اور ثابت ہوا نماز پڑھنا بوریون

وَقَدْ كُنْتُ عَدِيهِمَا وَالطَّاهِرَاتِ نَفْلٍ مِّنْ جَمَاعَتِ اَوَّلُ بُوْرِيْ وَغَيْرُهُ رُفِجَنَ كَا بِيَانِ عَنْ  
 النَّبِيِّنِ مَا رَأَى اَنْ جَلَدَتْهُ مُلْكَةً رَّحِمَى اللّٰهُ عَنْهَا اَدْعَتْ رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ  
 وَسَلَّم لِّطَعَامٍ وَصَنَعَتْهُ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوا اَنَا صِلَیْ اَلْ كَمَرُ قَالَ اَنْتُمْ جُزْءُ مَا لَكَ  
 رَحِمَ اللّٰهُ عَنْہُ فَقُمْتُ اِلَى حَصْنِ اَنَا قَدْ اَشُوْذُ مِنْ طُوْلِ مَا لَیْسَ مَفْعُوْلٌ كَمَا یَسْأَلُ فَقَامَ عَلَیْہِ  
 رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وَصَفَّتْ اَنَا اَوَّلَیْكُمْ وَرَدَّ اَنَا اَوَّلَ الْعَوْرَةِ قَدْ اِنَّا فَصَّلَ اَنَا  
 رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَنْصَرَفَ تَرْجَمَہُ النَّسَّیْ كَمَا كَاوْنِ كَوْدِی

بطورہرچوچیز ایک ہوا اگرچہ شعل ہو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ امام کے سوا جب وہ آدمی ہوں تو وصف  
 امام کے پیچھے باندھ لین اور عورت پیچھے کٹری رہی اگرچہ اکیلی ہو اور بانی چٹھن کور یہی ہر آدمی کی نرم کرنے  
 کے لیے تھا اور قاضی حیاض نے کہا ہے کہ نیک نجاست کو سبب بانی چٹھن کا مگر صحیح وہی ہے جو ہم نے  
 پہلے کہا ہے **عسک** اکثر بنی ممالک رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 احسن الناس خلقا فربما تحضر الصلوة وهو في بيتنا قال فيكلمنا باللسان الذي نختار فيكلمنا  
 بنوع من نوع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نفوس خلفه فيقول بنا قال ان كان يساطم  
 من جديد النخل ترجمہ انس ایک کے بیٹے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کا  
 زیادہ اچھتر اخلاق میں اور کہی آپ کو نماز کا وقت آجاتا اور آپ ہمارے گہر میں ہوتے تو ہم کرتے  
 ہمارے پیچھے ہونے کو اور آپ کے پیچھے ہونا کہاد اسکوجہاڑ دیتی ہر بانی چٹھن دیتی ہر امامت کرتے رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم اس میں لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو جاتے اور ہمارے ساتھ آپ نماز پڑھتے اور آپ کا بچونا  
 گہر کے تون کا تھا **ف** اشربے کلفی انبیا کی ثابت ہوئی **عسک** اکثر رخصتے اللہ تعالیٰ  
 عنہ قال دخل الشرجي صلي الله عليه وسلم عليتنا وما هو الا انا واثني واثم حرامنا  
 فقال في قولنا صلي بكره وغيره فت صلوته فصل بنا فقال رجل انكيت ابي جعل  
 انسا منته قال جعله على يمينه ثم دعانا اهل البيت بكل خير ومن خيل لنا  
 في الاخير فقال انت ابي رسول الله حوئيد ملك ادع الله له قال كذا على رجل خيل  
 في اكان في اخر ما دعاني يوم ان قال اللهم احسن ماله في الدنيا والآخرة في الدنيا والآخرة  
 اس نے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گہر میں ہوں میں تھا اور میری مان اور میری خال اور  
 آپ کو فرمایا کھڑے ہو میں ہمارے بیٹوں نماز پڑھوں اور اس وقت کسی نماز میں کا وقت نہ تھا ہر آپ کو  
 نماز پڑھی اور ایک شخص نے ثابت ہو چکا کہ حضرت نے اس کو کہا کہ کثیر کیا انہوں نے کہا اپنے دینی  
 طرف پہر دعا خیر کی ہم سب گہر والوں کے لیے سب بہترین کی خواہ دنیا کی ہو یا آخرت کی سو عرض  
 کی میری مان نے کہ اے اللہ کے رسول یہ آپ کا چوتھا قدم ہے (یعنی انس) اس کے لیے آپ  
 دعا فرمادیں سو آپ نے میرے لیے ہر چیز مانگی اور انیس میں اس دعا کی عرض کی کہ یا اللہ اس کا  
 مال زیادہ کر اور اولاد زیادہ دے پھر اس میں برکت عنایت فرما **عسک** انیس بن مالدیہ اثنی

[illegible]

سید محمد علی

و بَابُ فَضْلِ صَالِحِي الْجَمَاعَةِ وَتَرْكِهَا بِالْمُصَلِّينَ

رَفَعَ اللهُ



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ أَعْدُوهُمْ إِلَيْهَا مَشَى فَا بَعْدُ  
 وَالَّذِي يَنْظُرُ الصَّلَاةَ حَتَّى يَصِلَ بِهَا مَعَ الْأَمَامِ أَعْظَمَ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّيُهَا شَخْرَ  
 يَتَانِ قَالَ فِي رِوَايَةِ ابْنِ كُرَيْبٍ حَقٌّ يُصَلِّيُهَا مَعَ الْأَمَامِ فِي جَمَاعَةٍ تَرْجُمُهُ أَبُو مَرْثُ  
 كَمَا كَرَمَلِ صَلَّيْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَّيَا جِغَا كَرَمَلِ مَسْجِدِي قَبْلَ زِيَادَةَ دُورٍ وَتَسَاهِي ثَوَابِ هِيَ أَسْكَ  
 زِيَادَةَ هُوَ اِدْرَجْنَا زَكَامَنْظَرُ هِيَ كَامَامِ كَسَا قَطْرُ مِيكَ اِدْرَسْكَ ثَوَابِ هِيَ زِيَادَةَ هِيَ اِدْرَسْكَ شَخْ  
 كَرْبُ لَ اِدْرُورَةُ اِدْرَابُ كَرِيبِ كِي رَدَا بَتِ مِينَ يَلْفَظُ شَخْ يَلْفَظُ شَخْ اِخْرَمَكَ اِدْرُطَلَبُ زِيَادَةَ  
 كَا اِيكِي هِيَ **عَنْ** اِبْنِ كُرَيْبٍ قَالَ كَانَ دَجَلٌ كَا اَعْلَمَ رَجُلًا اَبْدًا مِنَ السَّجْدِ وَمِنْهُ  
 وَكَانَ لَا يَخْطِيهِ صَلَاةٌ قَالَ فَقِيلَ لَهُ اَوْفُلْتُ لَهُ كَوَاشْتُمْ اِيَّتِ جِمَارًا اَوْ كَبَةً فِي الظُّلَمِ اَوْ  
 فِي النَّارِ صَايَا قَالَ مَا اَكْبُرُكَ اَنْ تَمْنِي اَنْ اِلَى جَنْبِ السَّجْدِ اَوْ اَنْ اِيَّتِ اَنْ تَمْنِي اَنْ اِلَى مَمَكَائِ  
 اِلَى السَّجْدِ دُجُو عَزَّ اِذَا دَجَعْتُ اَلْاُفْعَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَمَعَ اللَّهُ  
 لَكَ ذِيكَ كَسَا تَرْجُمُهُ اِبْنُ بَنِ كَرِيبٍ كَمَا كَرَمَلِ مَسْجِدِي قَبْلَ زِيَادَةَ دُورٍ وَتَسَاهِي ثَوَابِ هِيَ اِدْرَسْكَ  
 مَسْجِدِي دُورُهُ تَهَا اِدْرَكِي هِيَ كَوَلِي جَمَاعَتِ اُسْكَ بِنَا بِي اِدْرَسْكَ كَمَا كَرَمَلِ مَسْجِدِي قَبْلَ زِيَادَةَ دُورٍ وَتَسَاهِي  
 خَرِيدُ كَرَمَلِ اِدْرَسْكَ سَوَارِ هُوَ كَرَمَلِ اِدْرَسْكَ سَوَارِ هُوَ كَرَمَلِ اِدْرَسْكَ سَوَارِ هُوَ كَرَمَلِ اِدْرَسْكَ سَوَارِ  
 كَرَمَلِ اِدْرَسْكَ سَوَارِ هُوَ كَرَمَلِ اِدْرَسْكَ سَوَارِ هُوَ كَرَمَلِ اِدْرَسْكَ سَوَارِ هُوَ كَرَمَلِ اِدْرَسْكَ سَوَارِ  
 لَوْ تَهَا هِيَ جِبِ مِينَ لَوْ تَهَا كَرَمَلِ اِدْرَسْكَ سَوَارِ هُوَ كَرَمَلِ اِدْرَسْكَ سَوَارِ هُوَ كَرَمَلِ اِدْرَسْكَ سَوَارِ  
 ثَوَابِ تَهَا رَسَا يَدُ اِكْهَا كَرَمَلِ **عَنْ** اِبْنِ كُرَيْبٍ قَالَ كَانَ دَجَلٌ كَا اَعْلَمَ رَجُلًا اَبْدًا مِنَ السَّجْدِ وَمِنْهُ  
 اَعْلَى بَيْتٍ فِي الدِّيَارِ فَكَانَ لَا يَخْطِيهِ الصَّلَاةُ مَعَ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ فَتَوَجَّعًا لَهُ فَقُلْتُ لَهُ كَمَا فُلَانُ لَوْ اَنَّكَ اَشْتَدَّ يَتِ جِمَارًا اَوْ كَبَةً فِي الظُّلَمِ اَوْ  
 فِي النَّارِ صَايَا قَالَ مَا اَكْبُرُكَ اَنْ تَمْنِي اَنْ اِلَى جَنْبِ السَّجْدِ اَوْ اَنْ اِيَّتِ اَنْ تَمْنِي اَنْ اِلَى مَمَكَائِ  
 اِلَى السَّجْدِ دُجُو عَزَّ اِذَا دَجَعْتُ اَلْاُفْعَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَمَعَ اللَّهُ  
 لَكَ ذِيكَ كَسَا تَرْجُمُهُ اِبْنُ بَنِ كَرِيبٍ كَمَا كَرَمَلِ مَسْجِدِي قَبْلَ زِيَادَةَ دُورٍ وَتَسَاهِي ثَوَابِ هِيَ اِدْرَسْكَ  
 مَسْجِدِي دُورُهُ تَهَا اِدْرَكِي هِيَ كَوَلِي جَمَاعَتِ اُسْكَ بِنَا بِي اِدْرَسْكَ كَمَا كَرَمَلِ مَسْجِدِي قَبْلَ زِيَادَةَ دُورٍ وَتَسَاهِي  
 خَرِيدُ كَرَمَلِ اِدْرَسْكَ سَوَارِ هُوَ كَرَمَلِ اِدْرَسْكَ سَوَارِ هُوَ كَرَمَلِ اِدْرَسْكَ سَوَارِ هُوَ كَرَمَلِ اِدْرَسْكَ سَوَارِ

اَوْفُلْتُ لَهُ



تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو گون گواون پر برس آیا اور چچ ان کو کہا کہ کاش تم ایک  
 گدا خرید لو کہ تہی کری سے اور راہ کے تیرے کوڑوں سے بچاے اُنہوں نے کہا کہ سنو قسم ہمارے  
 کی کہیں وہ نہیں چاہتا کہ میرا گھر بند ہو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے اور کچھ بات اس کی بھی بہت ہا  
 اور گران گزری اور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ کو خبر دی آپ نے انکو بلایا اُنہوں  
 حضرت جی ہی کہا کہ مجھ پر کہا تھا اور ذکر کیا کہ میں اپنی قدموں پر چلا آیا اور اللہ نے فرمایا کہ ایک گدا  
 جو کہ تمہارا ہوتا ہے وہ کچھ دیکھو کہ اس کا ترجمہ وہی ہے جو گدا ہے  
 فَالْكَانَتْ دِيَارَنَا نَارِيَّةً وَقَنَّ السَّجْدَ فَكَرَدْنَا أَنْ نَبْعَثَ نَبِيًّا تَتَأْتِنَا فَقَدْ بَرَّكَ السَّجْدَ  
 فَهَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ لَكُمْ مِنْ بَعْضِ خَطْوَةِ دَرَجَةٍ ترجمہ  
 ابوالبر نے جابر سے سنا کہ اُنہوں نے کہا ہمارے لوگوں کے گھر سجد سے دور تو ہم نے چاہا کہ حج  
 والین اور سجد کے قریب آ رہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ تمہی ہر قدم  
 پر ایک درجہ ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَلَّتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ النَّبِيِّ  
 فَأَرَادَ بَنُو سُلَيْمَةَ أَنْ يَتَّقِلُوا أَثْقَالَ السَّجْدِ فَلَمَّا ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَقَالَ لَقَدْ بَلَغَ بَعْضُكُمْ تَرِيدًا أَنْ تَسْقِلُوا أَثْقَالَ السَّجْدِ فَأَلَا نَعْمَ يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ قَدْ أَرَدْنَا ذَلِكَ فَقَالَ يَلْبَسُ سُلَيْمَةَ دِيَارَكُمْ ثُمَّ تَكْتَبُ الْفَارُكُمْ دِيَارَكُمْ تَكْتَبُ  
 الْفَارُكُمْ ثُمَّ ترجمہ جابر نے کہا کچھ جاہلین خالی ہو میں سجد کے گرد تو بنو سلمہ کے قبیلہ والوں نے چاہا  
 کہ سجد کے پاس رہیں اور بنو سلمہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ تمہاری خبر ہو  
 پہنچی ہے کہ تم چاہتے ہو کہ سجد کے قریب آ رہو انہوں نے عرض کی کہ ہاں اے اللہ کے رسول ہم نے  
 چاہا تو جب تب آپ نے فرمایا اے بنو سلمہ اپنے ہی گھروں میں رہو تمہارے قدم کبھی جاتے ہیں یعنی  
 ناکہ ان کا رتبہ ہو **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَرَادَ بَنُو سُلَيْمَةَ أَنْ يَتَّقِلُوا  
 إِلَى قُرْبِ السَّجْدِ فَأَلَا نَعْمَ خَالِيكُمْ فَلَمَّا ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بَنِي سُلَيْمَةَ  
 دِيَارَكُمْ ثُمَّ تَكْتَبُ الْفَارُكُمْ فَقَالُوا مَا كَا كَيْتُرْنَا أَنْتَا كُنَّا نَحْتَوُّنَا ترجمہ جابر نے کہا بنو  
 نے چاہا کہ سجد کے قریب جا دیں اور کچھ خالی تھے تو بنو سلمہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا اے  
 بنو سلمہ اپنے ہی گھروں میں رہو تمہارا قدم کبھی جاتے ہیں تو انہوں نے کہا اس زمانے میں ہم ایسے خوش

بہ خط

الکتاب

ہو کہ وہ دن ہوا اٹھ اٹھ آنے سے کسی خوشی نہ ہوئی **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
**قَالَ مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ فَتَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ مِنْ بَيْتِهِ قَدْ تَطَهَّرَ مِنْ بَيْتِهِ** **عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ** رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
 كَانَتْ خَطْوَاتُهُ إِذَا تَطَهَّرَ بِهَا عَطَّ حَظِيظُهُ وَكَانَتْ خَطْوَاتُهُ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ **عَنْ تَرَجُمِهِ** أَبُو هُرَيْرَةَ لَمْ يَكُنْ  
 ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ يَسْلَمُ لَمْ يَكُنْ يَسْلَمُ لَمْ يَكُنْ يَسْلَمُ لَمْ يَكُنْ يَسْلَمُ لَمْ يَكُنْ يَسْلَمُ لَمْ يَكُنْ يَسْلَمُ لَمْ يَكُنْ يَسْلَمُ لَمْ يَكُنْ يَسْلَمُ  
 كَمَنْ فَرَضَ كَوَامِلُ الْفَرْضِ مِنْ تَوَاضَعٍ قَدَمِ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ كَمَنْ فَرَضَ كَوَامِلُ الْفَرْضِ مِنْ تَوَاضَعٍ قَدَمِ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ  
 اَوْ دَرَسَ وَجْهَ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ **عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ** رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ **عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ** رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
**عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** قَالَ **وَفِي حَدِيثٍ بَيْنَ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ أَبِي شَيْبَةَ** **عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ** رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
**لَوْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ يَتَقَرَّرُ مِنْهُ كُلُّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَكْفِي مِنْ دَرَجَةٍ شَيْءٌ**  
**فَالْوَلَا يُكْفِي مِنْ دَرَجَةٍ شَيْءٌ** قَالَ **فَالْوَلَا يُكْفِي مِنْ دَرَجَةٍ شَيْءٌ** **عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ** رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
 ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ لَمْ يَكُنْ يَسْلَمُ لَمْ يَكُنْ يَسْلَمُ لَمْ يَكُنْ يَسْلَمُ لَمْ يَكُنْ يَسْلَمُ لَمْ يَكُنْ يَسْلَمُ لَمْ يَكُنْ يَسْلَمُ لَمْ يَكُنْ يَسْلَمُ  
 مِمَّنْ هَرَفَ بِأَنْ يَسْلَمَ ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ اَوْ دَرَسَ وَجْهَ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ اَوْ دَرَسَ وَجْهَ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ اَوْ دَرَسَ وَجْهَ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ  
 مِثَالُ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ اَوْ دَرَسَ وَجْهَ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ اَوْ دَرَسَ وَجْهَ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ اَوْ دَرَسَ وَجْهَ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ  
**هُوَ ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ** **عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ** رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ **عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ** رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
**الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَارَكْنَا فِيهِ** **عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ** رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ **عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ** رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
**قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَارَكْنَا فِيهِ** **عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ** رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ **عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ** رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
 مَثَلُ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ اَوْ دَرَسَ وَجْهَ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ اَوْ دَرَسَ وَجْهَ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ اَوْ دَرَسَ وَجْهَ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ  
 مِمَّنْ هَرَفَ بِأَنْ يَسْلَمَ ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ اَوْ دَرَسَ وَجْهَ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ اَوْ دَرَسَ وَجْهَ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ اَوْ دَرَسَ وَجْهَ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ  
**عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** قَالَ **عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ** رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ **عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ** رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
 رَاحَ تَرَجُمِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ لَمْ يَكُنْ يَسْلَمُ لَمْ يَكُنْ يَسْلَمُ لَمْ يَكُنْ يَسْلَمُ لَمْ يَكُنْ يَسْلَمُ لَمْ يَكُنْ يَسْلَمُ لَمْ يَكُنْ يَسْلَمُ  
 تَعَالَى اَوْ دَرَسَ وَجْهَ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ اَوْ دَرَسَ وَجْهَ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ اَوْ دَرَسَ وَجْهَ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ  
**بَعْدَ الصُّبْحِ** **عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ** رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ **عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ** رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
**سَمَاعِلُ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ** **عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ** رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ **عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ** رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
**عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** قَالَ **عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ** رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ **عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ** رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

اَنْ يَكْفُلَهُ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ دُكَاوُنًا يَخْدُثُونَ فَيَاخُذُونَ فِي امْرِ الْجَاهِلِيَّةِ  
 فَيَقْعُونَ فِي سَوْنٍ وَيَتَبَسَّخُونَ ترجمہ ہا کہ بن حرب نے کہا کہ میں نے جابر سے کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے پاس بیٹھے ہو انہیں نے کہا کہ بہت پہر کہا کہ آپ کی عادت تھی کہ اپنی نماز کی جگہ میں بیٹھے تھے  
 صبح کے بعد جب تک کہ آفتاب نہ نکلتا پہر جب سورج نکلتا اور ٹھہرے ہوئے اور لوگ ذکر کیا کرتے تھے  
 کفر کے زمانہ کا اور نہ تھے اور آپ ہی مکرانے رہتے تھے **عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ جَلَسَ فِي مَصَلٍّ لَمْ يَخُفْ فُطْلَمَ الْفُطْلُ حَسَنًا ترجمہ جابر بنی  
 اسر عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھ چکے اپنی جگہ میں بیٹھے تھے ترجمہ ہا کہ  
 کتاب خوب نہ نکل آتا **عَنْ سَمَاءِ ابْنِ بِلَالٍ** اَلَا سَمَاءُ دَاوُدَ لَكَ رُفُوًا حَسَنًا ترجمہ ہا کہ  
 ہی مروی ہے اسی اسناد کے راویوں میں **عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَرْثَدَانَ**  
**مَوْلَى ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ أَحَبُّ إِلَيَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَسَاجِدُ هَذَا بَعْضُ الْإِلَادِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى اسْوَأُ أَهْلِ كَرَمِهِ  
 عبد الرحمن جو مولے ہیں ابو ہریرہ کے وہ ابو ہریرہ کے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 شہروں میں جو پیاری جگہ اللہ کے نزدیک ہے مجھ میں اور سب سو ہی اللہ کے نزدیک بازار میں ہیں  
**ف** بازاروں میں شیطان کا جہنم کا گھر ہوتا ہے گالی گلوں کے گھر کے قریب منقوش و غیر کا زور و  
 شور رہتا ہے بخلاف ان کے مسجدوں میں ذکر الہی نماز و نہ و نہ و عبادت خوف خدا کا جو جاری رہتا ہے  
**بَابُ مَنْ أَحَبَّ إِلَهُ مَا مَدَّ يَدَهُ إِلَى شَيْءٍ كَانَتْ كَأَنَّهُ لَمْ يَمَسَّهُ** اس کا بیان **عَنْ** اَلْأَسْعَدِيَّ اَلْخَدَّ  
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فَلْيُؤْمَرْ أَحَدُهُمْ  
 أَحَقُّهُمْ بِالْعَمَلِ اَفَرُّهُمْ ترجمہ ہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تین  
 شخص ہوں تو ایک ان میں سے جو اللہ سے زیادہ حق دار است کا وہ جو قرآن زیادہ پڑھو اور حق  
**عَنْ** اَلْأَسْعَدِيَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ يَفْعَلُ ترجمہ ہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 اَللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقَوْمِ اَفَرُّهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّكَ لَإِنِ اتَّقَى تَوَسَّلَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى  
 فَإِنِ كَانَتْ فِي الشَّيْءِ سَوَاءٌ فَادْفَعْهُ عَنْكَ فَإِنِ كَانَتْ فِيهِ سَوَاءٌ فَادْفَعْهُ عَنْكَ  
 سَلَامًا وَلَا يَوْمَ مِنَ الرَّجُلِ الرَّجُلُ فِي سَلَامٍ وَلَا يَقْعُدُ فِي بَيْتِهِ عَلَى كَرَمٍ وَلَا يَأْتِيهِمْ

حَسَنًا  
 حَسَنًا

قَالَ

رَوَاهُ  
 رَوَاهُ

سَلَامًا



فی الحدیث ہو اذان اور اجابت اور امامت کا حکم ہوا اور چونکہ وہ لوگ حیرت اور عظم میں برابر تھے لہذا آپؐ کو پہلے  
 دیا جو عمر میں بڑا ہر وہ امامت کے **عَنْ** مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَكَلَّمَنِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مَرَّةً مَعَهَا ثَلَاثُونَ وَاقْتَضَا جَمِيعًا الْحَالِيَةَ وَخَوَّجَ حَدِيثًا بَيْنَ عِلْمَتِهِ مَرَّجَمٍ لِمَا بَنَ حَبِثَ  
 نے کہا کہ آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چند لوگوں کے ساتھ جو ہم شیخ اور بیان کیا حدیث کو آخر تک  
**عَنْ** مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَصَلْبُ بْنُ كَلْبَةَ اَوْدَانَا اَهْلُ قَالٍ مِنْ عُنْدِ  
 قَالَ لَنَا اِذَا احْضَرْتِ الصَّلَاةُ نَاوُذْنَا حَتَّى اَوْثِمَا لِيَوْمًا مَكَلَّمَا اَكْبَرُ كُنَّا مَرَّجَمٍ لِمَا بَنَ اَمَامِي لِمَا بَنَ مِثْقَالِ  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ لوں گا چاہے اسے انکو پاس تو فرمایا آپؐ کہ جب نماز کا وقت آوے تو اذان دینا اور  
 امامت کہنا اور امامت کے جو حق میں کا بڑا ہو **عَنْ** خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ رَفَعَهُ الْاِسْنَادُ وَذَادَ قَالَ لَمَّا كُنَّا وَكَانَ  
 مُتَقَارِبِينَ فِي الْقَهْقَرَةِ مَرَّجَمٍ خَالِدُ بْنُ اَسِيٍّ سَمِعَ بِي بَدَايَتِ كِي اَوْرَسِيْن اَسْنَادًا يَدَاهُ كَمَا كَمَا مَدَلْنِي كَمَا كَمَا وَفَوْ  
**فَرَاوَتْ** مِنْ بَابِ تَوْبَةٍ **بَابُ** اسْتِغْثَادِ الْقَهْقَرَةِ فِي جَمِيعِ الصَّلَاةِ اِذَا تَزَلَّكَ بِالْمَسْلُوبِ كَذَا وَكَذَا لَعَلَّكَ يَأْتِيهِ  
 اسْتِغْثَا بِي فِي الصَّلَاةِ دَائِمًا وَيَكُنْ اَنْ تَحْكُمَهُ بَعْدَ دَفْعِ الشَّامِرِ مِنَ الرَّجُوعِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولَى كَمَا رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ  
 قدرت نمازون میں بڑھنا مستحب ہے جب بلانوں پر کوئی بلانا مل نہ ہو اور پناہ مانگنی ساتھ اس کے اور مستحب ہونا  
 اسکا صبح کی نماز میں اور سہات کا بیان کا مکمل اسکا دوسری رکعت میں سر اٹھانے کے چھپے ہے اور  
 اونچی بڑھنا اسکا مستحب ہے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
 حِينَ يَخْرُجُ مِنْ صَلَاةٍ الْعَبْدُ مِنَ الْعِدَاةِ وَكَانَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ سَمِعَ اللَّهُ لِرَجُلٍ حَمْدًا وَتَبَا لَكَ  
 اَلْحَمْدُ لَمْ يَقُولْ وَهُوَ قَائِمٌ اَللَّهُمَّ اِنِّجْ اَوْلِيْدَكَ بِنَ الْعَلِيْدِ وَسَلِّمْ بَنَ هِنَاكَمُ وَعَبَّاسُ بَنَ اَبِي رَيْجَعَةَ فَا  
 الْمُسْتَضْعِفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللَّهُمَّ اَشْدُدْ وَطَانَكَ حَلْ مَعْرُ وَاَجْعَلْكَ اَعْيُنَ كَيْسِيٍّ وَنُفُوسَ اَللَّهُمَّ  
 الْعَزِيزُ بِنَ اَنْ يَخْلُوَ كَوْنًا وَنُفُوسًا تَحْصِيَّتُكَ اَللَّهُ وَرَسُولُهُ لَمْ يَلْفَنَا اَنَّهُ تَزَلَّكَ  
 لَمْ تَزَلْ لَيْزَلْكَ مِنْ اَكْبَرِ شَيْءٍ اَوْ يَتَوَبَّ عَلَيْهِمْ اَوْ يَمْلِكُهُمْ فَاَبْتَهُمْ ظَالِمَاتٍ مَرَّجَمٍ  
 ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز فجر کی قرات فارغ ہو جاتی اور  
 سبارک کہنے کو اٹھاتے رہنے دوسری رکعت میں کہتے سمع اللہ سے اخیر تک یعنی سنا اللہ نے  
 جس نے اس کی حمد کی اے رب ہمارا تجھی کہ ہے سب تعریف پہ کہتے کہڑی کہڑی یا اللہ نجات دے  
 ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ریحہ پر سب مسلمان کہنے کے لئے یہ مقید تھے



اور ہر روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت پڑھا بعد رکوع کے ایک مہینہ تک منع اللہ من جب  
 تو ابی قنوت میں کہتے تھے یا اللہ چھوڑ دو ولید بن ولید کو یا اللہ چھوڑ دو سلمہ بن ہشام کو یا اللہ چھوڑ دو عیاض  
 بن ابی ربیعہ کو یا اللہ چھوڑ دو ضعیف و سون کو یا اللہ سخت کر اپنے رومندان ضریر یا اللہ فالدیوان  
 پر قحط مثل قحط یوسف علیہ السلام کے زمانے کی ابوہریرہ نے کہا بھروسہ کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم کو کہ آپ نے دعا چھوڑ دی اس کے بعد تو میں نے کہا کہ میں دیکھتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 کہ آپ دعا چھوڑ دی تو لوگوں نے کہا کہ دیکھتے نہیں ہو جسکے لیے دعا کرتے تھے وہ تو آگے (یعنی  
 کافرون کے پاس سے چھوٹ آؤ) **عن ابی سلمۃ** ان ابیہ دیکھتا کہ رضی اللہ عنہ خبر آتا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ما ہو یصلی العشاء** اذ قال سمیع اللہ لمحمد کاشم  
 قال یصلی العشاء ثم یخیر عیاش بن ایدہ ربيعة ثم ذک کہ میں مثل حدیثہ کہ در کعبہ  
 الی قولہ کعبی یوسف وکعب بن کعب ما یفدک ترجمہ ابی سلمہ کی روایت سے مروی ہے  
 وہی مضمون جو ابی یوسف وکعب بن کعب میں کہیں کہ یوسف کو بعد کعبہ مذکور نہیں **عن ابی ہریرۃ** رضی اللہ  
 عنہ یقول واللہ کافر بن یکم صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ کان ابوہریرۃ  
 رضی اللہ عنہ یفدک فی الظہر والاعشاء والاکسوف وصلوۃ الضحی ویدعو للمؤمنین ویلعن  
 الکفار ترجمہ ابوہریرہ کہتے تھے کہ اس میں ادا کر دن ہمارے ساتھ نماز جو قریب قریب رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے پہر ابوہریرہ قنوت پڑھتے تھے ظہر اور عشاء اور صبح اور رومنوں کے لیے دعا  
 کرتے اور کافرون پر لعنت کرتے **عن النیر بن مالک** رضی اللہ عنہ قال دعا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم علی الذین قتلوا اصحاب یتیم معونۃ ثلاثین صباحاً یدعو علی  
 رجل وکونان وخصیۃ عصت اللہ ورسولہ قال انس انزل اللہ عذرا وعل فی  
 الذین قتلوا یتیم معونۃ فدا ان اذ انہ حق لیس بعد ان بلکوا اتومنا ان قد لقمنا  
 زینبا فوہی عتار وخصیۃ ترجمہ انس بن مالک نے کہا بد دعا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان  
 لوگوں پر جنہوں نے قتل کیا تھا یتیم معونۃ کے لوگوں کو تیس دن تک (یعنی بد دعا کی تیس دن تک) بد دعا  
 کرتے تھے آپ رعل اور نوکان اور خصیہ پر کہ نافرمانی کی انہوں نے اللہ کی اور اس کے رسول  
 کی انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ادا کر ان مقتولوں کو نصیب روم کے حال میں جو یتیم معونۃ پر قتل ہوئے

باب فی منہ

تعالیٰ





ترجمہ انس کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی چوٹے ٹھکانے کے لیے ہتھکڑیاں پہنے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔ بعد ازاں ستر صحابیوں کے لیے آپ غصہ ہوئے جو یہ دعویٰ میں کام آئے کہ انہیں قادی کہتے ہیں اور آپ ایک ماہ تک برابر کوفہ قلمیہ بد دعا کرتے رہے۔ **عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَلِ الْحَدِيثِ** **يُرِيدُ بَعْضُهُمْ نَظَرَ بَعْضٍ عَنِ النَّبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ سَمِعًا لِنَعْنٍ رِغْلًا دُكْوَانٍ وَعَصِيَّةً عَصَا اللَّهِ وَرَسُولُهُ** **عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُنْتُ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءِ أَعْرَابِ الشَّرِّ وَكَهْ تَرْجُمُهُ** انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک تنوت پڑا اور کسی گہرا خون پر عرب کی بدوعا کی ہر چیز پر **يَا عَن الدَّارِ** **يَا عَزِيزُ** **يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ** ترجمہ برابر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور مغرب میں تنوت پڑتے تھے **عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجْرِ وَالْمَغْرِبِ** ترجمہ اسکا اور ہر جگہ **عَنْ خُفَاتِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ الْعَفَايِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَصَلُوا إِلَهُكُمْ الْعَنَ بَنِي الْحَيَّانَ وَرِغْلًا دُكْوَانٍ وَعَصِيَّةً عَصَا اللَّهِ وَرَسُولُهُ غَفَا غَفَرًا اللَّهُ لَهَا وَأَسْكَمَ سَامِعًا اللَّهُ** ترجمہ خفات نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی ناز میں یا اللہ لعنت کر بنی الحیان اور رعل اور ذکوان اور عصیہ کو کہ اللہ اور رسول کی نافرمانی کی اور غفار کی اللہ مغفرت کرے اور سالم کو انتوان کی بچاوت۔ **عَنْ الْحَارِثِ بْنِ خُفَاتٍ إِذْ قَالَ قَالَ خُفَاتُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دُكْوَانٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَا رَأْسَهُ فَقَالَ غَفَا غَفَرًا اللَّهُ لَهَا وَأَسْكَمَ سَامِعًا اللَّهُ وَعَصِيَّةً عَصَا اللَّهِ وَرَسُولُهُ الْهَمَّ الْعَنَ بَنِي الْحَيَّانَ وَرِغْلًا دُكْوَانٍ ثُمَّ دَعَا سَاحِدًا إِذَا خُفَاتُ يُجْعَلُ لَعْنَةُ الْكَفَرَةِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ** ترجمہ حارث نے کہا کہ خفات نے کہا کہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیر سر اٹھایا اور کہا کہ غفار کو اللہ غفر اور سالم کو بچاوت اور عصیہ نے اللہ اور اسکو رسول کی نافرمانی کی یا اللہ لعنت کر بنی الحیان کو اور رعل اور ذکوان کو پیر سجدہ میں گئے خفات نے کہا کہ اسی دعا کے سبب کفار ملعون ہو گئے **عَنْ** **خُفَاتِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَعْنَةُ الْكَفَرَةِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ** ترجمہ



مَعَ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَسْقِطْ حَتَّى دَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 لِمَنِ الْإِحْدَنْ كُلُّ رَجُلٍ بِرَأْسٍ أَحَدَةٍ فَإِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَصَفَةِ نَادِيَةِ الْبَطْنَانِ قَالَ لَفَعَلْنَا  
 شَرُّ دَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ تَعَبْتُ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهُنَّ ثُمَّ أَقْبَضَ الصَّلَاةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 لَمْ يَكُنْ يَشَبِّهِمْ أَخْرَافَاتٍ مِثْلَ تَرْبَةِ نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَرَى بَنَاتِكَ كَسُورِ كُلِّ  
 آيَاتِ نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرًا يَكُنْ شَخْصًا وَنُفْسًا كَيْفَ يَكُنْ كَيْفَ يَكُنْ كَيْفَ يَكُنْ كَيْفَ يَكُنْ كَيْفَ يَكُنْ  
 أَيْسَاهِي كَيْفَ يَكُنْ أَيْسَاهِي كَيْفَ يَكُنْ أَيْسَاهِي كَيْفَ يَكُنْ أَيْسَاهِي كَيْفَ يَكُنْ أَيْسَاهِي كَيْفَ يَكُنْ  
 يَعْقُوبُ سَجْدَتَيْنِ كَيْفَ يَكُنْ كَيْفَ يَكُنْ كَيْفَ يَكُنْ كَيْفَ يَكُنْ كَيْفَ يَكُنْ كَيْفَ يَكُنْ كَيْفَ يَكُنْ  
 اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكُمْ تَسِيرُونَ وَنَدَّ عَشِيْقَتَكُمْ  
 وَلَيْلَتَكُمْ وَتَأْتُونَ الْمَاءَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَإِنَّا نَطْلُقُ النَّاسَ لِكَيْلَوْا أَحَدًا عَلَى أَحَدٍ قَالَ أَمَّا نَدَّ  
 فَبَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ حَتَّى أَتَاهَا اللَّيْلُ وَأَنَا الْجَنِبِ قَالَ فَتَعَسَّ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَالَ عَيْنُ أَحَدَةٍ فَأَتَيْتُهُ فَنَدَّ عَيْنَهُ مِنْ عَيْنِ أَوْقَطَةٍ  
 حَتَّى أَتَيْتُ عَلَى رَأْسِهِ قَالَ ثُمَّ سَارَحْتُ نَهْرًا لَيْلًا قَالَ عَيْنُ أَحَدَةٍ فَتَعَسَّ مِنْ عَيْنِ أَوْقَطَةٍ حَتَّى أَتَيْتُ  
 دَاخِلَةً قَالَ ثُمَّ سَارَحْتُ إِذَا كَانَ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ قَالَ مَيْلَهُ هُوَ أَشَدُّ مِنَ الْمَيْلِ لَيْلًا لَيْلًا لَيْلًا لَيْلًا  
 زُرْقَةً وَرَأْسَهُ فَقَالَ مِنْ هَذَا أَوْقَطَةٍ قَالَ مَتَى كَانَ هَذَا مَسِيرُكَ مَتَى قُلْتُ مَا دَالَ هَذَا مَسِيرُكَ مُنْذُ  
 اللَّيْلِ قَالَ نَهَى اللَّهُ بِمَا حَفَظَكَ بِنَيْبَةٍ ثُمَّ قَالَ هَلْ زَرْنَا خَطْمَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ قَالَ هَلْ زَرْنَا  
 مِنْ أَحَدٍ قُلْتُ هَذَا أَرَاكَ كَيْفَ قُلْتُ هَذَا أَرَاكَ كَيْفَ أَخْرَجْتَنِي أَجْمَعًا قُلْتُ سَبْعَةَ رُكُوبٍ  
 قَالَ فَمَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّرِيقِ فَوَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ احْفَظُوا  
 عَلَيْكُمْ صَلَاتَنَا فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ اسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالشَّمْسُ فِي ظَهْرِهَا  
 قَالَ فَقُمْنَا فَرَعَيْنَ ثُمَّ قَالَ أَرَاكُمْ بَوَاكِرِكُنَا فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ بِهَيْمَنَاءَ  
 كَانَتْ مَعَهُ فِيهَا أَشْيَاءُ مِنْ مَاءٍ قَالَ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا وَوَضَعَهَا وَوَضَعَهَا وَوَضَعَهَا وَوَضَعَهَا وَوَضَعَهَا  
 مِنْ مَاءٍ ثُمَّ قَالَ لَا إِنِّي قَتَاةٌ احْفَظْ عَلَيْكُمْ مِصْرَاتَكُمْ فَيَكُونُ لَهَا ثَبَاتٌ ثُمَّ أَذِنَ  
 بِدَلَالٍ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ فَصَنَعَ  
 كَمَا كَانَ يَصْنَعُ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ مَعَهُ

(ب)

قال لما

قال جعل بعضنا يهيمس الى بعض ما نكاد ما صنعنا بتزيينا في صلواتنا ثم قال اما لكم في  
 اسوة ثم قال انه ليس في الصوم تزيين كما التديين على من لم يصل الصلوة حتى ياتي وقت  
 الصلوة الا انكم فمن فعل ذلك فليصليها حين ينبتسرها لها فاذا كان الغد فليصليها عند  
 وقتها ثم قال ما ترون الناس منعوا انهم قالوا اصبر الناس فقد وانبيهم فقال ابو بكر وعمر  
 رضي الله عنهما رسول الله صلى الله عليه وسلم بعدكم لم يكره ليخلكم وقال الناس  
 ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بين ان يكره فان بطيعوا ابا بكر وعمر رضي الله عنهما  
 يكرهوا وقال فانتهى ان الناس حين امتد اليها رويكم لشدة رهيهم يقولون يا رسول  
 الله هل لك ناعظننا قال لا هلك عليكم كرم ثم قال اطلقوا الى عمرى قال دعنا يا امير  
 محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم يصب دوقا دة ليقهركم بعد ان ذكى الناس  
 ما في ايضا ذكوا عليها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم احسنوا الملة كلكم  
 سيدى قال ففعلوا فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يصب داسيقه حتى ما  
 بقي غيرى فغير رسول الله صلى الله عليه وسلم قال صبت رسول الله صلى الله عليه  
 وسلم فقال لي اشرب فقلت لا اشرب حتى تشرب يا رسول الله قال ان ساقى القوم  
 اخرهم قال فشربت وشرب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فاقى الناس الماء  
 حامين رد اذ قال فقال عبد الله بن عباس اني لا حديث هذا الحديث في مسجد الجبل  
 اذ قال عثمان بن حصين انظر اليها الفتى كية عذرت فاني احدث الركب تلك الليلة  
 قال فقلت كانت اعلم يا حديث قال ممن انت قلت من انك صار قال حدثت كانت  
 اعلم حديثكم قال فحدثت القوم فقال عثمان لقد شهدت تلك الليلة وما  
 شعرت ان احد احفظه كما حفظته ترجمه الوقاه في كتاب خطبة في شهر رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 عليه وسلم في اور فرما ياتم جبرگ آج زوال کے بعد اور اپنے ساری رات اور پھر بچو گے بانی پر اگر خدا  
 نے بایا توکل جس کو سچا نول اس طرح کہ کوئی کسی کی طرف متوجہ نہوتا تھا الوقاد نے کہا کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم چلے جاتے تھے بایا تک کہ آدمی رات ہو گئی اور میں آپ یاروں پر نہا اور آپ بگنی  
 لے اور اپنی سوارسی پر سے جہر (یعنی غلبہ خوابی) اور میں نے اگر آپ کو ٹیکا دیا یعنی تاکہ اگر

ان  
 من  
 ان  
 ان

لا حديث الناس

فقلت  
 فقلت

نہ ٹپین) بغیر اسکے کہ میں آپ کو جگاؤں پہاٹک کہ آپ پہر سکیں یہ کہ بیٹھ گئے پہر چلے پہاٹک کہ جب  
 پہرے رات گز گئی پہر آپ جگر اور میں پھر ٹپک دیا بغیر اس کے کہ آپ کو جگاؤں پہاٹک کہ پہر آپ  
 سیدہ کو کہ بیٹھ گئے پہر چلے پہاٹک کہ آخر وقت سحر ہو ا پہر ایک بار بہت جگر کہ اگلے دو بار سی ہی  
 زیادہ کہ قریب تھا کہ گر ٹپین پہر تین آیا اور آپ کا کہنا بن گیا پہر آپ نے سر اٹھایا اور فرمایا کہ ہم کون ہے  
 میں نے عرض کی ابوتامہ آپ نے فرمایا کہ تم کسی سیر کے ساتھ اس طرح چل رہے ہو میں نے عرض کی کہ  
 میں اس کے ساتھ اس طرح چل رہا ہوں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے جیسے  
 تمہنے اوس کے نبی کی حفاظت کی پہر آپ نے فرمایا کہ تم دیکھتے ہو ہم کو کہ ہم چپے ہوئے ہیں لہذا لوگ کی  
 لفظوں سے پہر آپ نے فرمایا کہ تم دیکھتے ہو کسی کو میں نے کہا یہ ایک سوار ہے پہر کہا یہ ایک اور سوار  
 ہے پہاٹک کہ ہم سات سوار جمع ہو گئے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راہ سے ایک طرف الگ ہو  
 اور اپنا سرزمین پر لکھ لے یعنی سونیکا اور فرمایا خیال بہ کہنا تم لوگ ہماری نماز کا بار (یعنی نماز کی وقت جگا  
 دینا) پہر پہلے ججاگے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور آفتاب آپ کی پیٹھ پر آگیا پہر ہم لوگ گھبرا کر اٹھیں اور  
 آپ نے فرمایا سوار ہو پھر چلے پہاٹک کہ جب وہ پہر چڑھ گئی اور آپ اترے اپنا وضو کا لوٹا لنگھایا کہ  
 میرے پاس تھا اور اس میں تھوڑا سا پانی تھا پہر آپ نے اس سے وضو کیا (جو اور وضوؤں سے کم تھا  
 یعنی بہت قلیل پانی سے بہت جلد) اور اس میں حقوڑا سا پانی باقی رہ گیا پہر ابی قتادہ سے فرمایا کہ  
 ہمارے لوٹے کو کہہ چھوڑو کہ اوس کے ایک کیفیت عجیب ہوگی پہر اذان کہی بلال نے نماز کی اور نماز  
 پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پہر فرض نماز صبح کی ادا کی اور ویسے ہی ادا کی جیسے ہر  
 روز ادا کرتے ہیں اور آپ ہی سوار ہو اور ہم بھی آپ کے ساتھ پہر ایک ہم میں سے چپکے چپکے کہتا تھا  
 کہ آج ہماری اس قصور کا کیا ناما ہو گا جو ہم نے نماز میں قصور کیا تب آپ نے فرمایا کہ کیا تم لوگوں کا پیشہ  
 میں نہیں ہوں پہر فرمایا کہ سونے میں کیا قصور ہے قصور تو یہ ہو کہ ایک آدمی نماز پڑھتا ہے لیکن تک  
 کہ دوسرا وقت نماز کا آجاءو (یعنی جاتے میں قضا کر دے) پہر جو ایسا کرے (یعنی نماز اوسکی قضا  
 ہو جاو) تو لازم ہے کہ جب ہشیا رہو ادا کرے پہر جب دوسرا دن آوے تو اپنے اوقات متعین پر نماز ادا کرے  
 (یعنی یہ نہیں کہ ایک بار قضا ہو جائے نماز کا وقت ہی مہل جاوے) پہر فرمایا کہ تم کیا خیال کرتے ہو کہ  
 لوگوں نے کیا کیا ہو گا پہر فرمایا کہ لوگوں نے جب صبح کی تو اپنے نبی کو نہ پایا تب ابو بکرؓ اور عمرؓ نے کہا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری پیچھے ہونگے آپ اللہ نہیں کہتے ہیں پیچھے چڑھنا جو میں اور لوگوں نے کہا  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم سے آگے ہیں پھر لوگ لکڑا لکڑا کر اور عمر کی بات مانتے تو سیدھی ایمان لے آئے (یہ  
 خبر اپنے منجھڑے کے طلحہ پر دینی) اسراوی نے کہا کہ پھر ہم لوگوں تک پہنچ رہا تھا کہ دن چڑھ گیا اور چہرہ  
 گرم ہو گئی اور لوگ کہنے لگے اے رسول اللہ کے ہم تو مر گئے اور پیا سے ہو گئے آپ فرمایا نہیں تم نہیں  
 مرے پھر فرمایا کہ ہمارا چہرہ بال بال لگاؤ اور لہ لہا لہا لہا لہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بانی دہانے لگے  
 اور ابوقتہ دن لوگوں کو پلانے لگے پھر جب یہی لوگوں نے دیکھا کہ بانی ایک لوٹا ہی بٹھرا تو لوگ گری پھر  
 (اپنے ہر شخص نے لگا لگا بانی تھوڑا ہے کہ میں میں محروم نہ رہ جاؤں) تب اپنے فرمایا اچھی طرح آہستگی  
 سے لیتے رہو تم سب میرے ہوا جو گے غرض پھر لوگ اطمینان سے لینے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 سلم بانی دہانے تھے اور میں پلا آتا تھا یہاں تک کہ کوئی نہ باقی رہا میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے سوا کہ ہر ایک نے کہ پھر ڈالا اور فرمایا مجھے سوال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیو میں سے عرض کی کہ فیروز  
 نہ یوں گا جب تک آپ نہ بین اے رسول اللہ کے آپ فرمایا قوم کا بلائے والا سب آخر میں پیتا  
 ہے پھر میں نے پیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا کہ ہر راوی نے کہ پھر پوچھ لو کہ بانی پرخشاخ شتر  
 اور اسودہ کہ ہر راوی نے کہ کہا عبد اللہ بن ربیع بن جہل کہ میں لوگوں سے یہی حدیث روایت کرتا تھا جا  
 سجد میں کہ عمر ابن حصین نے کہا کہ غور کرو اسے جو ان پہلو کہ تم کیا کہتے ہو اسلئے کہ میں ہی اس بات  
 کا ایک سوا رہتا تو میں نے کہا تم غیب واقعت ہو گے اس بات کو انہوں نے کہا کہ تم کس قسم سے ہو  
 میں نے کہا میں انفسار میں ہوں انہوں نے کہا تو تم خوب جانتے ہو اپنی حدیثوں کو پھر میں نے بیان  
 کی پوری روایت لوگوں کو قیام عمر ان نے کہا میں بھی اس بات حاضر تھا مگر میں نہیں جانتا کہ یہاں  
 تھے یا نہ کہہا انہوں نے یاد رکھا ہوا تو وہی نے کہا اس حدیث میں کئی منجھڑے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکور ہوئے ایک تو خدیجہ ابی کا کہ اس نے طے ہو عجیب کیفیت  
 ظاہر ہو گئی اور یہاں ہی ہوا کہ سیکڑوں آدمی اس سے ریزا ہو گئے و و مری تھوڑی بڑا کا  
 بہت ہو جاتا تیسری آپ کا یہ فرمایا کہ سب میرا پ اور اسودہ ہوا جو گے اور یہاں ہی ہوا چوتھی  
 آپ کا پخیر دینا کہ ابو بکر و عمر نے یوں کہا اور اور لوگوں نے یہ کہا اور وہ لیسوی کہا تھا یا نخون آپ نے  
 خبر دی کہ آج کی رات رات پھر چلو گے اور صبح کو بانی پر پھونچے گئے اور وہاں ہی **عَنْ**



نکل آئی سو سب پہلے ہو کر بلا گئے اور ہماری عادت تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فیند سونہین جگاتے تھے  
 کہ شاید وحی نہ اوتری تو محبت کس کہ آپ خود نہ جا گئیں پھر حضرت عمر جا گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
 کھڑے ہو کر اللہ اکبر بلند آواز سے کہنے لگے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جا گئے پھر حباب آپ کی  
 سر اٹھایا اور سوچ کر کو دیکھا کہ نکل آیا تب فرمایا کہ چلو اور ہماری ساتھ آپ بھی چلے یہاں تک کہ جب دھوپ  
 صاف ہو گئی نماز پڑھی ہمارے ساتھ صبح کی اور ایک شخص جماعت کا ایک رہا کہ اس نے ہماری ساتھ  
 نماز نہیں پڑھی جب آپ نماز سو فایغ ہوئے اسے فرمایا کہ تم کیوں ہمارے ساتھ نماز کے ادا کرنے  
 سے باز رہے اور نے عرض کی کہ انہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچے جناب ہو گئی ہے سو حکم دیا اور سکونشی صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے کہ اسے تیم کیا خاک پر اور نماز پڑھی پھر مجھے آگے دوڑایا اپنے چند سواروں کے ساتھ کہ ہم  
 پانی ڈھونڈیں اور ہم بہت پیاسہ ہو گئے تھے پھر ہم چلے جاتے تھے کہ ایک عورت کو دیکھا کہ اپنے دونوں  
 پیٹھ لٹکائے دو کھالوں پر بیٹھی چلی جاتی ہے (یعنی اونٹ پر) تو ہم نے اس سے کہا کہ پانی کہاں ہو کہاں  
 بہت دور ہے بہت دور ہے تم کو پانی نہیں ملے گا ہم نے کہا کہ تیرے گھروالوں کو پانی کتنی دور ہے  
 اس نے کہا ایک رات دن کل راستہ یہ پھر بتنے کہا چل تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس نے  
 کہا رسول اللہ کیا میں عرض ہم اسے مجبور کر کے لے آئے آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ  
 نے اسکا حال پوچھا سو میں نے انکا خبر دی اور اس کے حال سے جیسے اس کی خبر دی تھی اور کہا میں نے کہ وہ  
 یتیموں والی ہے اور اسکا کوئی بچے بن باپ کو میں عرض اپنے فرمایا کہ اونٹ اسکا بٹھایا جاوے سو  
 وہ بٹھایا گیا اور اپنے اس بھالوں کے اوپر کے دمانوں میں کلی کی اور اونٹ کو پھر کھڑا کر دیا پھر ہم سب  
 پانی پیا اور ہم سب چالیں آدمی تھے بہت پیاسے یہاں تک کہ ہم سب سودہ ہو گئے اور اپنے ساتھ  
 کی سب سنگین ہیر لہین اور چھالگین اور جس منہ کو جنابت تھی انکو بھی انہما کیا مگر کسی دنت کو پانی  
 نہیں پلایا اور اسکی کھال میں دسی ہی پانی سے پہٹی پڑتی تھیں پھر فرمایا جسکو باس تم میں سے کچھ چوڑا  
 سو جمع کیا ہنوز بہت سو گھڑوں اور کچھ روں کو اور ایک پوٹلی اسکی اپنے باندھی اور فرمایا اور سنیک  
 تخت کو کہ یہ لیجا اور اپنے بچوں کو کھلا اور جان لے کہ ہنوز تیرا پانی کچھ نہیں کھسا یا پھر جب وہ اپنے گھر  
 پہنچی کہنے لگی کہ آج میں اس کے بچاؤ کر آدمی سے ملی یا بیشک وہ نبی ہے جیسا دعویٰ کرتا ہے  
 اور آپ کا سارے معجزہ بیان کیا کہ یہ ہم یہ گدرا سو اللہ تعالیٰ نے اس کا نون بھر کر اس عورت



کہو جو یہ حدیث کی اور وہ بھی اسلام لائی اور گاہوں والے بھی اسلام لائے **ف** اس حدیث میں  
 بڑا معجزہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور نرم دلی اور سخاوت آپ کی اور جو اتیم کا وقت نہ ملے پانی  
 کے اور یہ بھی جنب کوجب پانی ملے غسل کرے خواہ نماز کا وقت ہو یا نہ ہو **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ فَرَسُنَا لِيَكْلَمَ حَتَّى  
 إِذَا كَانَ مِنَ الْجِدَارِ قُبَيْلِ الشُّجْرِ وَقَعْنَا تِلْكَ الْوَقْعَةَ الَّتِي لَا دَفْعَ عَنْهَا إِلَّا بِالْمَسَافِرِ أَهْلُ مَعَاكِمَ  
 أَيْقُنًا الْأَحْزَامَ الشَّمْسُ فَسَاءَ الْحَدِيثُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِزَارِهِ إِذَا وَقَعَ وَكَانَ فِي الْحَدِيثِ  
 فَلَمَّا اسْتَقْبَضَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَأَى مَا أَصَابَ النَّاسَ كَانَ أَجُوفَ جَلَدًا  
 فِي كَبَرٍ وَدَفَعَ صَوْنَهُ بِالْكَتَبِ حَتَّى اسْتَقْبَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهُ فَلَمَّا اسْتَقْبَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوَا إِلَيْهِ الَّذِي أَصَابَهُمَا  
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَضَيَّا الرُّحُلُ وَأَوْتَقَصَ الْحَدِيثُ تَرْجُمَهُ عُمَرُ بْنُ  
 حَمِيصٍ كَمَا كَرِهَ أَيْكَ اتَّجَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَاهُمَا بِنَاتِكَ كَجِبِ خَيْرَاتِ هَوْنِي أَوْ  
 صَحِّ قَرِيبِ هَوْنِي تَوَجَّعْتُ وَأَسْأَلُكَ سَمْعَكَ لَوْ كُنْتُ لَيْسَ بِنَذِيرٍ لَمْ يَنْهَى عَنْهُ يَوْمَ كَرِهَ يَوْمَ كَرِهَ يَوْمَ كَرِهَ  
 نَسَى أَوْ بَيَانِ كِي رَوَايَتِ مِثْلُ رَوَايَتِ سَلَمِ بْنِ زَيْدٍ كِي (یعنی جو ابھی اوپر گھڑی) اور اس میں یہ بھی ہے  
 کہ جب حضرت عمر جاگے اور لوگوں کا حال دیکھا اور وہ بڑی آواز والے قوی تھے غرض انہوں نے  
 اللہ اکبر کہا یا اللہ اور آواز بند کی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگے اور نیکے بلند آواز سے  
 یہ جب آپ جاگے لوگوں نے یہاں حال عرض کیا آپ فرمایا کچھ حرج نہیں چلو اور آخر تک روایت بیان  
 کی **عَنْ** الشَّرِّ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ  
 تَشَى صَلَوةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَ هَاكَ فَارَدَ لَهَا لَا ذَلِكَ قَالَ قَتَادَةُ وَأَقِيمَ السَّلَوةَ  
 لِيَذْكُرَنِي تَرْجُمَهُ النَّسَبُ كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَا يَوْمَ نَزَلَ كَوْهَلُ جَابِرٍ تَوَادَّرَ كَرِهَ جَابِرُ  
 أَوْ كَرِهَ اسْمُ الْكَفَّارَةِ قَتَادَةُ نَسَى كَمَا كَرِهَ تَقَالَى وَتَقَالَى وَتَقَالَى وَتَقَالَى وَتَقَالَى وَتَقَالَى وَتَقَالَى وَتَقَالَى  
**عَنْ** النَّسَبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّسَبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَى عَنْهُ يَوْمَ كَرِهَ يَوْمَ كَرِهَ يَوْمَ كَرِهَ  
 لَا ذَلِكَ تَرْجُمَهُ النَّسَبُ بِنِي رَوَايَتِ بَيَانِ كِي مَكَرَاسِ مِينَ كَفَّارَةِ كَا ذِكْرُ نَبِيْنِ كِي **عَنْ** النَّسَبِ  
 بَرِّ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسَى صَلَوةً أَوْ بَامَ هَمَّا





روانہوں اور انہوں نے اس قبل کا جواب یہ دیا ہے کہ ایک گنت سہر اور وہ رکعت ہو جو امام کے ساتھ  
اور انہوں نے اور دو سر اگشت یعنی چار روایات صحیحہ میں نماز خوف کا انداز رسول پر حملہ علیہ  
سلم سے مروی ہے اور اس تاویل سے تطبیق ہو جاتی ہے اور حدیثوں میں اور اس قول میں عن  
ابن عباس قال ان الله تعالى فرض الصلوة على لسان نبيكم صلى الله عليه وسلم  
على السائر ركعتين وعلى المقيم اربعاً وفي الخوف ركعتين ترجمہ وہی ہے جو اوپر مذکور  
عن موسیٰ بن سنان اھلہ فی قال سالت ابن عباس کیک اصل اذا کنت بمیک  
اذا المصل مع الکرام فقال رکعتین سنتہ اوالکنا سمعنا من رسول الله عليه وسلم ترجمہ  
موسیٰ بن سلمہ سے مروی ہے کہ میں نے پوچھا ابن عباس سے کہ جب میں کہ میں ہوں رہنے سفر میں  
اور امام کے ساتھ نماز نہ ہو تو انہوں نے فرمایا کہ دو رکعت اور اگر نے مدت ہو ابوالقاسم علی ابیہ علیہ  
سلم ابوالقاسم گنت ہر حضرت علی ابیہ علیہ سلم کی عمر کا ذکر ہے کہ ترجمہ وہی ہے جو اوپر مذکور ہے  
قال یحییٰ بن عمر بن یونس قال فضل لنا الظہر رکعتین ثم اقبل واخذت معہ حتی جاء  
رحلہ یحکم رجلاً معاً فانت منه العاقۃ فوحیت علی ذراعی ناساً قما فقال  
ما یضغ هو کذا قلت یسبحون قال کنت مسبحاً اتممت صلوتی یا ابن اخی انی یحیت  
رسول الله صلى الله عليه وسلم في الشرف فلم يزد علي ركعتين حتى قبضه الله تعالى  
وحیت ابا بکر فلم يزد علي ركعتين حتى قبضه الله تعالى وحیت عثمان فلم  
يزد علي ركعتين حتى قبضه الله ثم وحیت عثمان فلم يزد علي ركعتين حتى قبضه الله  
وذلك قال الله تعالى كان نبيكم ورسول الله اسوة حسنة ترجمہ حصص نے کہا کہ میں عبد اللہ ابن عمر کے  
ساتھ تھا کہ کی راہ میں تو انہوں نے ہکو ظہر کی دو رکعت پڑھائی پھر آئے اور ہم بھی ان کے ساتھ  
آئے یہاں تک کہ اپنے اوپر نے کی پیرنجی اور بیٹھ گئے اور ہم بھی ان کے ساتھ بیٹھ گئے تو کبھی نگاہ  
اس طرف پڑی جہاں نماز پڑھی تھی تو کچھ لوگوں کو کھڑے دیکھا پوچھا یہ کیا کرتے ہیں میں نے کہا ساتھ  
پڑھنے میں انہوں نے کہا جیسے سنت پڑھنا ہوتی تو میں نے پوری پڑھ بیٹھا اپنے فرض  
پوری کرتا پھر کہا اب میرے پیچھے میں جمعیت میں رہا رسول اللہ علیہ وسلم کی نصیحت  
تو انہوں نے دو رکعت سے زیادہ نہ پڑھیں یہاں تک کہ اپنے آگے اپنے وفات دی

نماز میں

کے ساتھ رہنا تو دور رکعت سے زیادہ نہ پڑ ہی انہوں نے یہاں تک کہ اللہ ان کو بھی وفات دی اور حضرت  
 عمر کے ساتھ رہنا تو انہوں نے بھی دور رکعت کا پونہ پڑ ہی یہاں تک کہ اللہ نے ان کو بھی وفات دی اور ساتھ رہنا  
 میں حضرت عثمان کے تو انہوں نے دوسری زیادہ نہ پڑ میں یہاں تک کہ اللہ نے ان کو بھی وفات دی اور اللہ  
 نے فرمایا ہے کہ تمہارے لیے رسول اللہ کی چال اچھی ہے **ف** اس روایت سے معلوم ہوا کہ سنتوں  
 کا پڑنا سفر میں سنت نہیں ہے بلکہ علما نے اس کو وہ کہا ہے چنانچہ ابن عمر کا مذہب یہی ہے اور اور  
 علماء کا اور امام شافعی اور جہود نے کہا ہے کہ سفر میں سنت کلکم نفل کا ہو جاتا ہے اور عبد اللہ بن عمر  
 نے یہ جو کہا کہ حضرت عثمان نے آخر عمر تک دور رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑ میں حالانکہ وہ سری رشتہ  
 میں وارد ہوا ہے کہ وہ پوری سناڑ پڑھتے تھے سفر میں سو تفصیل سکی یہ ہے کہ ایک روایت میں آیا  
 ہے کہ چہر برس کے بعد اپنے خلافت کے پورا پڑھنے لگے نماز کو اور ایک روایت میں آٹھ برس مروی ہے  
 میں اور یہ پورا پڑھتے اور کامی میں تھا باقی غیر سن میں وہ بھی دو پڑھتے رہی پس عبد اللہ بن عمر  
 نے شافعیہ کی غیر سن میں وہ بھی پڑھتے رہی **ع** **حَقَّقَ بَعْضُ عَامِمٍ قَالَ مَرَّضْتُ مَرَضًا**  
**بِجَدِّ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَعْنِي قَالَ رَأَيْتُهُ عَنِ الشَّيْخَةِ فِي الشَّيْخَةِ فَقَالَ حَقَّقْتُ**  
**رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشَّيْخَةِ كَمَا رَأَيْتُهُ كَيْسَ لِي وَكَوَيْتُ مُسْتَحَالًا كَمَا كُنْتُ**  
**وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو مَغْفِرَةً مِّنْ رَبِّهِ**  
 ایجاب بیمار ہوا اور ابن عمر میری بیمار چرسی کو آئے تو میں نے ان سے سنتوں کا پڑنا سفر میں پوچھا  
 انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا سفر میں اور کبھی انکو سنت پڑھتا نہ دیکھا  
 اور اگر مجھے سنت پڑھنا ہوتا تو میں فرض ہی پڑھتا نہ کرتا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہارے لیے رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال اچھی ہے **ع** **أَشْنَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**كَانَ يَصَلِّي الْمَطَرُ بِالْمَدِينَةِ أَكْبَرًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِبَنِي مُلَيْكَةَ وَكَعْتَيْنِ مَرَّجَمَةَ النَّسَبِ**  
 ہاں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر جابر رکعت پڑھی اور فدو الخلیفہ میں عصر دو رکعت  
**ف** دو بخلیفہ مدینہ سے چہ میل ہے اور بعضوں نے سات میل کہا ہے اور اہل ظاہر کا یہی مذہب  
 ہے کہ سفر خواہ چوہا ہو خواہ بڑا ہو قصر روا ہے اور جہود کا مذہب یہ ہے کہ جب تک دو منزل کا سفر  
 نہ ہو قصر روا نہیں اور ابو حنیفہ کا اور ایک گردہ مذہب یہ کہ تین منزل کا سفر ضرور ہے اور ابو حنیفہ

ابن عمر کا مذہب  
 ہے کہ سفر میں  
 سنت پڑھنا  
 واجب ہے





ابوبکر بعد و عمر بعد ابوبکر و عثمان صدرا من خلافتہ ثم ان عثمان صلی بعد  
 ابوبکر کان ابن عمر رضی اللہ عنہما اذا صلی مع الامام صلی اربعاً اذا صلیاں حاکم  
 صلی رکعتین **ترجمہ** نافع نے عبد اللہ بن عمر سے روایت کی کہ انہوں نے کہا نماز پڑھی رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے منی میں دو رکعتیں اور ابوبکر نے آپ بعد اور عثمان نے اپنی ابتدا میں خلافت میں پہر عثمان  
 چار رکعت پڑھنے لگے تو ابن عمر جب امام کے ساتھ پڑھتے تو چار پڑھتے اور جب ایک پڑھتے تو دو رکعت پڑھتے  
 عمر عبد اللہ بعد الا ستاد حکمہ ترجمہ ہی ہوا پھر لکھا **عن** عن فاک صلی اللہ علیہ وسلم معی صلوۃ السفر  
 ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم ثمانین رکعتیں اذ قال ست سبعمائین فاک حفص  
 قال کان ابن عمر رضی اللہ عنہما یصلی بھما رکعتین شکر بانی فیراشہ فقلت اکی تحکم  
 لو صلیت بعد ہا رکعتین فاک لو فعلت لاکتممت الصلوۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر کہا کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منی میں چار نماز کی پڑھی اور ابوبکر اور عمر اور عثمان نے بھی آٹھ برس تک یا کہا  
 کہ چھ برس تک حفص نے کہا کہ ابن عمر نے منی میں دو رکعتیں پڑھنے اور اپنے بچوں نے پڑھتے  
 تو میں نے کہا اے میرے چچا کاش کہ آپ کے بعد فرض کے دو رکعت اور پھر بیس سنت کی انہوں نے  
 فرمایا اگر مجھ سے ایسا کرنا ہوتا تو میں اپنے فرض ہی پڑھتا کرتا **عن** شعبۃ بعد الا ستاد حکمہ یقول  
 فی الحدیث معی فاک قال صلی فی السفر ترجمہ شعبہ نے اسی ستاد سے روایت کی انہوں نے منی  
 کا اقباض نہیں کیا لیکن یہ کہا کہ نماز پڑھی سفر میں **عن** عبد الرحمن بن یزید یقول صلیاں  
 رضی اللہ عنہ یعنی اربع رکعات فقیل ذلک لعبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فاجمع  
 ثم قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی رکعتین وصلیت مع ابوبکر الصدیق  
 رضی اللہ عنہ یعنی رکعتین وصلیت مع عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ یعنی رکعتین  
 فقلت حتی من اربع رکعات رکعتان متفق لکان ترجمہ عبد الرحمن نے کہا نماز پڑھی ہمارے  
 ساتھ عثمان نے منی میں چار رکعت اور کسی نے اسکا ذکر عبد اللہ بن مسعود سے کیا تو انہوں نے کہا انا ما وانا  
 الیہ راجعون پھر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ منی میں دو رکعت پڑھی اور ابوبکر کے ساتھ دو رکعت  
 منی میں اور پھر منی میں نے عمر بن خطاب کو ساتھ منی میں دو رکعت تو میں نے ذکر کیا ہوں کہ چار برس دو  
 رکعتیں مقبول پڑھی ہونیں تو بہتر تھا **ف** نووی نے کہا کہ عبد اللہ بن مسعود کو یہ بھی لغت حضرت



عثمان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بری معلوم ہوئی باوجود اسکو کہ عبداللہ بن مسعود کے نزدیک یوسفی  
 پڑھنا روا ہے مگر مخالفی آنحضرت کی اور ابوبکر و عمر کی انکو پسند نہیں آئی مگر حرم اس نہایت سے معلوم  
 ہوا کہ صحابہ کرام خلفاء راشدین کے فعل کو سنت نہیں سمجھتے تھے ورنہ خلفاء کے فعل پر مستحسن ہوتے  
 حالانکہ بکثرت صحابہ کی ایسے امور مذکور ہیں اور یہی امر صحیح ہے اسی لیے کہ مسنون ہونا افعال کا یہ خاصہ ہے رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور وہ جو حدیث میں مذکور ہے علیکم بسنتی و سنتہ الخلفاء الراشدین بیان سنت  
 خلفاء سے وہی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ہے کہ بسطرح خلفاء اس کے پابند رہیں اور یہی  
 اسی طرح تم بھی پابند رہو نہ یہ کہ اذن کا فعل ایک سنت ہو جاوے ورنہ صحابہ کا انکار ایسے امور پر جو خلفاء  
 راشدین کی عمر میں کیا گئے تھے نہ تھا **عَنْ** الْأَعْمَشِ بِطَلْحَةَ الْأَيْكَاذِي عَنْهُ تَرْجُمَهُ دِي جُو بَرِگَزْدَا عَنْ حَارِثَةَ بْنِ دَهَبٍ رَضِيَ  
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِينَ مَرَّةً كَانَ النَّاسُ وَالْكَتَنُ  
 دُرُكَتَيْنِ تَرْجُمَهُ حَارِثَةُ بْنُ دَهَبٍ كَمَا بَرِی یَسُی رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَ سَاتِهِ مَنِ مِیْن دُو  
 رُكْعَتَيْنِ عَالَمَانِ لَوِگ اطمینان سے ہے اور کثرت سے ایسے کچھ خوت نہ تھا **عَنْ** حَارِثَةَ بْنِ دَهَبٍ  
 الْحُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةً وَثَلَاثِينَ مَرَّةً  
 أَكُنْتُ مَا كُنْتُ أَصَلِّي دُرُكَتَيْنِ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ **قَالَ** مَرْثِي حَارِثَةُ بْنُ دَهَبٍ الْحُدْرِيُّ  
 هُوَ أَخُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كُتِبَ تَرْجُمَهُ حَارِثَةُ بْنُ دَهَبٍ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهُ نَعَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَ سَاتِهِ مَنِ مِیْن دُو رُكْعَتَيْنِ عَالَمَانِ لَوِگ اطمینان سے ہے اور کثرت سے ایسے کچھ خوت نہ تھا  
 پہر آپ حجۃ الوداع میں وہی رکعتیں پڑھی مسلم نے کہا کہ حارثہ بن دہب خزاعی بہائی مین عبید اللہ بن  
 عمر بن خطاب کے اور عبید اللہ اور حارثہ کی مان ناکل ہیں **بَابُ** الصَّلَاةِ فِي الرَّجَالِ فِي الْمَطِيرِ  
 سِينَةِ مِیْن گہرون مین نماز پڑھنے کا بیان **عَنْ** نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَذَّنَ  
 بِالْمَلَكَةِ فِي لَيْلَةِ دَأْتِ بَرْدٍ قِيْلَ قَالَ أَصَلُّوا فِي الرَّجَالِ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ كَبَارَةٌ دَأْتِ مَطَرٌ يَقُولُ أَصَلُّوا فِي  
 الرَّجَالِ تَرْجُمَهُ نافع نے کہا کہ ابن عمر نے اذان دی نماز کی ایک رات مین کہ سردی اور آندہ تھی  
 کی رات تھی تو کہا کہ نماز پڑھ لو اپنے اپنے گہرون مین پہر کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 حکم دیا کرتے تھے مؤذن کو کہ جب رات سردی کی اور سینہ کی ہو تو اب اذان کے کہہ دیا کرو

سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی

بجا کر کہنا چاہئے کہ میں نماز پڑھوں اس روایت سے معلوم ہوا کہ عذر کے سبب ترک جماعت روا ہے اور جب عذر نہ ہو تو ترک اس کا جائز نہیں **عن** ابن عمر عن عائشة کہ اذات کذا فی الصلوة فی النکاح فی الحج فی مکہ فقال فی  
 انہ یأثمہ الاصلوا فی النکاح فی الحج فی مکہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یأثمہ  
 المؤمن اذا کان فی النکاح یا ردة اذ اذات مطر فی السفر ان یقولوا الاصلوا فی النکاح لکن رحمہ عبد اللہ اذ ان  
 نماز کی آویں اس میں کہ اس میں مردی اور بھندہ ہوا تھی اور میں تہا پہر اذان کے آخر میں کہہ دیا کہ اپنے گھر میں نماز  
 پڑھ لو اگرچہ میں میں نماز پڑھ لو پہر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سو دن کو حکم دیتے تھے جب مردی کی اور میں نہ کی  
 رات ہوئی سفر میں کہ بجا دیو تو گو اپنے غم میں میں نماز پڑھ لو **عن** ابن عمر عن عائشة کہ اذات کذا فی الصلوة  
 یحجنا رستم لکن یثلمہ وقال الاصلوا فی النکاح لکن یثلمہ ثانیۃ الاصلوا فی النکاح من قول ابن عمر رحمہ  
 ابن عمر نے اذان دی نماز کی غنجان میں یہ بیان کیا ہے اور پھر اگر اس میں الاصلوا فی النکاح صرف یہ دو سر اجماع ہیں  
**عن** ابن عمر قال سمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر یحجنا فقال لیس من فکاة فی النکاح فی مکہ  
 رحمہ بجا کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ تو سفر میں اور میں برسا نواب اور بجا جاتی جاہر انہو ستر بنماز پڑھ  
**عن** عبد اللہ بن مسعود قال سمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قلت اشہد ان لا اله الا الله اشہد ان محمداً رسول اللہ  
 قال قل بحی علی الصلوة قل صلوا فی بیوتکم قال ان کان الناس استذکک واذک  
 فقال انحبون من ذلک فعل دامن هو حیث می ان الجمعة عذمة وانی کوه شان  
 انہو جکوف تمثوا فی الطین والذخیر رحمہ عبد اللہ بن عباس نے اپنے سو دن سے کہا جس دن میں  
 تہا کہ سب تم نماز میں کہ چلو توحی علی الصلوة کہو بلکہ یہ کہو نماز پڑھ لو اپنے گھر میں تو لوگون کو یہم  
 نئی بات معلوم ہوئی انہوں نے کہا کہ نکلو اس سے تعجب ہوا یہ تو اس سے کیا ہے جو مجھے ہی ہنرتھے انہو  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر جمعہ اگرچہ وہ بیت گھر مجھے برا معلوم ہوا کہ میں بھی تکلیف دوں اور  
 تمہیں چھوڑ دوں میں چلو **عن** عبد اللہ بن الحارث قال خطبنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فی  
 عنہما فی یوم ذی ریح قال ساق الحادیث بمعنی حدیث ابن علیہ قال لکم ذک الجمعة  
 قال قد فعلہ هو حیث می یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رحمہ عبد اللہ بن  
 حارث نے کہا کہ خطبہ پڑھا ہے عبد اللہ بن عباس نے کہ چھوڑ دینی کے دن اور حدیث بیان کی مثل حدیث ابن  
 علیہ کی (یعنی جو اوپر مذکور ہوئی) اور جمعہ کا ذکر نہیں کیا اور یہ کہا کہ یہ کام تو کیا ہے انہوں نے

رواہ  
 ابن  
 عمر

رواہ  
 ابن  
 عمر

رواہ  
 ابن  
 عمر



کہ سواری سے ذاتری اور قبلہ کی طرف آدا کرے یہ ایک اجماعی بات ہے مگر قدرت خوف کو وقت الگ  
 قبلہ کی طرف موہ نہ کرنا اور قیام اور مکہ و مسجد ایسے سواری پر چڑھ کر کھڑا ہو سکے تو فریضہ نہیں  
 ہے مثلاً ایسی سواری ہو کہ اوپر بیرون جہاں اور یہ صحیح ذریعہ ہر شافعیہ کا پھر اگر وہ سواری روانہ ہو  
 تو صحیح روایت شافعی کی یہ ہے کہ فرض اور سپرد انہیں اور ایک قول یہ ہے کہ روا ہے جو کشتی میں  
 نماز روا ہے بالاتفاق کہ اوپر بیرون کیا ہو تمام فقہائے اور فودی نے کہا ہے کہ اگر ایسی سواریوں کے  
 ساتھ ہو کہ اوتری تو ان کے ساتھ ہو چوٹ جاو اور اسکو ضرر پہنچی تو ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ فرض  
 سواری پر پڑے جسے با مکان انیہو جسطرح ممکن ہو اور اعادہ اسکا لازم ہے سلیو کہ یہ عندنا روا ہے  
 مترجم کہتا ہے کہ ریل ہی ظاہر تین کشتی کی مانند ہے اور چونکہ اب ہمارے زمانہ میں بہت ریلچ ہو گئی ہے  
 اور اوٹر کنگ لڑاؤ کر کے میں بہت بڑے بڑے ضرر رونق پاتے ہیں پس اگر اوپر فرض ادا کریں  
 تو یقین ہے کہ روا ہو اور بہت قابل قبلہ ہی اگر ممکن ہو تو نماز کے ابتدائے وقت اودہ موہ نہ کر لیں اور  
 چونکہ اب یہ عندنا در نہیں رہا بلکہ اکثر سافرون کو اس کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً اوسکا اعادہ ہی ضروری  
 نہیں ہے بلکہ ہمارے مین حرج نہیں اور جو باقی میسر نہ ہوں ان سے ادا کریں اور ہرگز نقصان نہ پڑے  
**عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَأْسِ حِمَّتٍ**  
**فِي حِمَّتٍ عَمَّ مَرَجُمَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ مَرَّةً مَرَّةً**  
**بِمَدِينَةِ مَنَ كَرَى عَنِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَالَ كَان رَسُولُ اللَّهِ ﷺ**  
**عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَهُوَ مُقْبِلٌ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ عَلَى رَأْسِ حِمَّتٍ كَانَ وَجْهَهُ**  
**فَالْ دِينَ نَزَلَتْ كَأَيْمًا كَوَلَّاهُ كُنْ وَجْهَهُ اللَّهُ مَرَجُمَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ كَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ**  
**عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَتْ بِتَبَةِ هُوَ رَأْسُ كَدَّ مَدِينَةِ كَوَلَّاهُ كُنْ وَجْهَهُ اللَّهُ مَرَجُمَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ كَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ**  
**عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَتْ بِتَبَةِ هُوَ رَأْسُ كَدَّ مَدِينَةِ كَوَلَّاهُ كُنْ وَجْهَهُ اللَّهُ مَرَجُمَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ كَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ**  
 میں انہی جو یہ آیت کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جدہ پر نہ کہو اودہ پر موہ نہ ہو اسکا  
 سے ہی ایسی نماز کا جائز ہونا ثابت ہوتا ہے اور اس آیت سے بعض جاہلان جو یہ ہستہ لال کرتے  
 ہیں اس امر پر کہ ہر جگہ اللہ تعالیٰ ذات پر موجود ہے حالانکہ یہ انکی سفارت ہے سلیو کہ پوری آیت  
 یوں ہے وَلَئِنْ أَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ كَأَيْمًا كَوَلَّاهُ كُنْ وَجْهَهُ اللَّهُ مَرَجُمَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ كَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
 کہ اودہ پر نہ کہو نہ ہے پس پس آیت میں لشرق اور مغرب و چین و بڈ کہہ جو بین وہ آسمان





اور ابوداؤد وغیرہ کی روایتیں اور پر محبت ہیں اور جو بات غلط حدیث ہو وہ قابل عمل اور لا کثر  
**عن** عائشہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کان اذ اجلس فیہ الشیخ یجمع  
 بیننا اعراس العشاء یقول ان یغیب الشفق ویقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کان اذ اجلس فیہ الشیخ یجمع بیننا المغرب والعشاء ترجمہ مانع نے کہا کہ عہد اسد بن عمر کو  
 جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشاء ملا کر پڑھتے بعد غروب شفق کے اور کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشاء ملا کر پڑھتے **عن** سالم بن عبد اللہ بن عبد اللہ  
 عنہ قال رايت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجمع بین المغرب والعشاء اذ اجلس  
 فیہ الشیخ ترجمہ سالم نے اپنی باپ سے روایت کی کہ انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشاء ملا کر پڑھتے **عن** سالم بن عبد اللہ بن عبد اللہ  
 ابیہ رضی اللہ عنہ قال رايت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ اجلس فی  
 الشفق یؤخر صلوٰۃ المغرب حتی یجمع بینہما ویبین صلوٰۃ العشاء ترجمہ سلم نے  
 اپنی باپ سے سنا کہ انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جب آپ کو جلدی چلنا ہوتا سفر میں تو  
 مغرب میں دیر کے عشاء کے ساتھ پڑھتے **ف** یجمع ماخیر یولی **عن** انس بن مالک  
 رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل قبل ان یرفع الشمس  
 اخذ الطہر الى وقت العصر ثم نزل یجمع بینہما کان داعی الشمس قبل ان یؤخر  
 صلی الطہر ثم رکب ترجمہ انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب کچھ  
 کرتے آفتاب دمنے سے پہلے تو ظہر میں دیر کرتے عصر کے وقت تک پہرہ کرتے اور دو کو ملا کر پڑھتے اور  
 اگر کو جس پہلے آفتاب ڈل جاتا تو ظہر پڑھ کر سوار ہوتے **عن** انس قال کان الشیخ صلی  
 اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یجمع بین الصلوٰتین فی الشفق اخذ الطہر حتی یدخل  
 اول وقت العصر ثم یجمع بینہما ترجمہ انس نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت  
 تھی کہ جب ارادہ کرتے نمازوں کے اکٹھا کر لیا سفر میں ظہر میں دیر کرنے کے اول وقت عصر کا  
 آجاتا پہرہ نہ لیتے **عن** انس عن الشیخ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل علیہ  
 الشفق یؤخر الطہر الى اول وقت العصر فیجمع بینہما ویؤخر المغرب حتی یجمع

بَيْنَهُمَا مِنَ الشَّيْءِ خَيْرٌ لِّغَيْبِ الشَّقِيقِ ترجمہ اس نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سفر میں ملے  
 ہوتی ظہر میں دیر کرتے کہ عصر کا ادا ہو تو آجائے پھر دونوں کو جمع کرتے اور مغرب میں دیر کرتے کہ جمع کا  
 ادا ہو عشا کے ساتھ جب شفق ڈوب جائے تو غیب شفق دہ سحر میں ہے جو آفتاب ڈوبنے کے بعد آسمان پر  
 ظاہر ہوتی ہے اور کو ڈوبنے کے بعد وقت عشا کی وقت آجائے اور مغرب کا وقت تمام ہو جائے  
**عن** ابوعبید بن جریج قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انظر هذا العصر جميعاً  
 قال لا تغرب والعشاء جميعاً في غيبه فقلت ان لا تغرب ترجمہ عبد بن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر ملا کر پڑھیں اور مغرب اور عشا ملا کر پڑھیں بغیر خوف اور غیر سفر کے  
 اسکا بیان فضیل آخرین باب کر آویجا انک را رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **عن** ابوعبید بن جریج قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انظر هذا العصر جميعاً قال لا تغرب والعشاء جميعاً في غيبه فقلت ان لا تغرب ترجمہ عبد بن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر ملا کر پڑھیں اور مغرب اور عشا ملا کر پڑھیں بغیر خوف اور غیر سفر کے  
 سید پوچھا کہ آپ کیوں ایسا کیا انہوں نے کہا میں نے عبد بن عباس سے یہی پوچھا جیسا کہ میں نے  
 مجھ سے پوچھا انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہیں کہ یہ سب  
 سونے یا چھینے کے لئے ہیں یا نہیں؟ **عن** ابوعبید بن جریج قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انظر هذا العصر جميعاً قال لا تغرب والعشاء جميعاً في غيبه فقلت ان لا تغرب ترجمہ عبد بن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر ملا کر پڑھیں اور مغرب اور عشا ملا کر پڑھیں بغیر خوف اور غیر سفر کے  
 وسلم جمع بين العشاء والعصر في غيبه فقلت ان لا تغرب ترجمہ عبد بن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر ملا کر پڑھیں اور مغرب اور عشا ملا کر پڑھیں بغیر خوف اور غیر سفر کے  
 المغرب والعشاء قال سجدت في غيبه فقلت ان لا تغرب ترجمہ عبد بن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر ملا کر پڑھیں اور مغرب اور عشا ملا کر پڑھیں بغیر خوف اور غیر سفر کے  
 أمته ترجمہ عبد بن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر ملا کر پڑھیں اور مغرب اور عشا ملا کر پڑھیں بغیر خوف اور غیر سفر کے  
 نمازوں کو ایک سفر میں جہاں آپ غزوہ ہو کہ گئے تھے غرض ملا کر پڑھیں ظہر اور عصر اور مغرب اور  
 عشا سید نے کہا کہ میں نے عبد بن عباس سے پوچھا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا انہوں نے کہا کہ آپ کی  
 است کہ یہ سب سونے یا چھینے کے لئے ہیں یا نہیں؟ **عن** ابوعبید بن جریج قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انظر هذا العصر جميعاً قال لا تغرب والعشاء جميعاً في غيبه فقلت ان لا تغرب ترجمہ عبد بن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر ملا کر پڑھیں اور مغرب اور عشا ملا کر پڑھیں بغیر خوف اور غیر سفر کے  
 الله عز وجل في غيبه فقلت ان لا تغرب ترجمہ عبد بن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر ملا کر پڑھیں اور مغرب اور عشا ملا کر پڑھیں بغیر خوف اور غیر سفر کے  
 العشاء جميعاً ترجمہ عبد بن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر ملا کر پڑھیں اور مغرب اور عشا ملا کر پڑھیں بغیر خوف اور غیر سفر کے







زمانہ ملکہ کیونکر چھوڑا سکتا ہے **ت** بلکہ کینیڈیہ تاویل کی کہ اپنے بارش کی وجہ سے جمع کیا اور یہ تاویل  
 بڑے بڑے متقدمین سے مروی ہوئی ہے مگر وہ ضعیف ہے اس لیے کہ اوپر کی روایتوں میں بغیر خوف اور  
 مینہ کے ذکر آچکا ہے اور کینیڈیہ تاویل کی کہ یہ واقعہ بدلی میں ہوا کہ آپ نے ظہر پڑھی پہ جب بدلی پہل  
 گئی معلوم ہوا کہ عصر کا وقت آچکا تو عصر بھی پڑھ لی اور یہ بھی باطل ہے اگرچہ احتمال ہو سکتا ہے کہ یہ  
 امر ظہر اور عصر میں ہو مگر مغرب اور عشاء میں نہیں ہو سکتا **ف** اسکی بطلان کی ادبھی ایک وجہ ہے  
 کہ ابن عباس نے جب عشاء کو دن مغرب میں دیکر جب بدلی کہاں تھی اگر بدلی جوتی تو اور لوگ جو نماز کو  
 متقاضی تھے انکو وقت کیونکر معلوم ہوتا دوسری حدیث میں صاف مذکور ہے کہ ناسر نہ رکھ آئے **ت** اور  
 فیہ تاویل کی کہ ایک نماز کو ایسی آخر وقت پڑھا کہ جب اس سے فارغ ہوئے دوسری نماز کا وقت آگیا اور کچھ  
 دو نماز بن ظاہر میں جمع معلوم ہوئیں تحقیق میں دونوں ایک وقت میں نہ تھیں **ف** جب یہ  
 حنفی بہائی جو مذاق حدیث سے واقف نہیں ایسی ہی تاویل کرتے ہیں **ت** اور یہ تاویل بھی ضعیف  
 بلکہ باطل ہے اس لیے کہ یہ مخالف ظاہر ہے اور ایسی مخالفت رکھتی ہے کہ ہرگز اس تاویل کا تہیک ہونا خیار  
 میں نہیں آتا اس لیے کہ صاف فضل ابن عباس کا وعظ کے دن اور دلیل پڑھا انکا احمدیث سے اپنے  
 فضل کے صواب بخیر اور سچا کہنا ابو ہریرہ کا انکو اور انکار نہ کرنا اور ابو ہریرہ کا اس تاویل کے حیرے اڑانا  
 ہے **ت** اور کینیڈیہ تاویل کی کہ بدعل آپ کا مرض یا اور کسی عذر کے سبب کہ تھا جو عذر اور ضرورت  
 مرض کی مانند ہو اور یہ قول احمد بن حنبل کا ہے اور قاضی حسین کا شافعیہ سے اور پند کیا اسکو خطابی  
 نے اور متولی اور رویانی نے اصحاب شافعیہ سے اور یہی قول پسندیدہ و ظاہر حدیث کی رو سے اور  
 ابن عباس کے تاخیر کرنے کے رو سے اور ابو ہریرہ کی موافقت کو لحاظ سے اور سوجہ سے ہی کہ مرض میں یا  
 بعض ضرورتوں میں جو بستر مرض کے ہوں **ف** یعنی جمین آدمی مجبور ہو جاوے جس سے بعض اذکار یا  
 یا بعض خانگی امور کہ اس میں اختیار نہیں **ت** مینہ سے زیادہ شقت ہے اور ایک جماعت اماموں  
 کی اعطاف گئی ہے کہ جمع کرنا حضرت میں کسی حاجت کی وجہ سے روا ہے جب اسکی عادت نہ کرے اور یہی  
 قول ہے ابن سیرین اور شہرہ بگا اور حکایت کیا ہے اسکو خطابی نے فقال اور شامی کہیر سے جو صحابہ  
 شافعیہ میں سے ہیں ابی اسحق مروزی سے انہوں نقل کیا ہے ایک جماعت کے اصحاب عیث کی  
 اور پند کیا اسکو ابن منذر نے اور مویہ سے اس قول کا ابن عباس کا یہ کہنا کہ حضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے چاہا کہ اجنبی ہست کو تکلیف نہ ہو عرض ابن عباس نے کسی مرض وغیرہ کو اسکی علت نہیں ٹھہرایا  
**ف** ایسی معلوم ہو کہ محض اسے آسانی است کو یہ امر ہو خواہ مرض جو بانہ و یا کوئی اور مرض و رست  
 ہو بانہ ہو اور جو آسانی ہمارے ہی نے ہمارے لیے چاہی وہ ہست کو لوگ کہہ کر دے سکتے ہیں مگر جیسے ہم نے  
 ان روایتوں سے ثابت ہوئی وہی وہی عادت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حدیثوں سے ثابت ہوئی  
 کہ پانچون نمازون کو ہمیشہ اپنی وقت پر ادا کرتے تھے اور جمع کی عادت نہ کرتے تھے پس متبع سنت کو دونو  
 بات کا لحاظ ضرور ہے **باب** جَوَازِ الْأَنْصَرَفِ مَرَّةٍ مَرَّةً وَتَحْلِيلِ عَيْنِ الْيَمِينِ وَالشَّامِلِ نَمَازِ ثَلَاثِ  
 کے واسطے اور بائیں دونو طرف پہرہ مارا ہو اسکا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَا يَجْعَلُكَ أَحَدُكُمْ  
 لِلشَّيْطَانِ مِنْ نَفْسِهِ جُزْءًا كَأَيُّهَا أَنْ تَقْعُدَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ أَكْثَرُ  
 مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ شَمَالِهِ **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا کہ کوئی  
 اپنی ذات میں سے شیطان کو حصہ نہ دے یہ سمجھو کہ مجھ پر واجب ہو وہ اپنی ہی طرف پہرہ نماز کو بعد اکثر پہرے  
 دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بائیں طرف ہی پہرے سے **ف** جب ساتھیں اپنی جانب  
 سے شیطان کو حصہ ہوا تو اب جو بائیں اور بائیں سوین یا چپٹی جلد یا بسم اللہ کے تعین اپنی جانب سے قرآن و غیر  
 میں وہ تو پوری شیطان کے حصہ میں آگے نواز بائیں **عَنْ** الْأَعْمَشِ يَضُكُّ الْأُصْبُعَ  
 عَلَيْهِ **ترجمہ** عمن سے ہی پہرے مروی جو ہی سند **عَنْ** الشَّاذِلِيِّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ  
 اللَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا صَلَّيْتُ عَنْ يَمِينِي أَوْ عَنْ شَمَالِي قَالَ أَمَا أَنَا كَأَنَّكَ تَرْمِي  
 رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ **ترجمہ** مدی نے کہا میں نے  
 انس سے پہرے میں نماز پڑھا کہ کہہ رہا کہ میں نے اپنی طرف یا بائیں طرف انہوں نے کہا کہ میں نے تو  
 اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طرف پہرے سے دیکھا ہے **عَنْ** الشَّاذِلِيِّ عَنْ النَّبِيِّ أَنَّ  
 الشَّيْخَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ **ترجمہ** مدی نے انس سے روایت کی  
 کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی طرف پہرے کرتے تھے **باب** اسْتِحْبَابِ يَمِينِ الْأَمَامِ كَوَافِ  
 دہنی طرف کھڑا ہونا مستحب اسکا بیان **عَنْ** الْأَعْمَشِ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ  
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبْنَا أَنْ تَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ يُقِيلُ عَلَيْكَ وَبُحْبُوحُ  
 قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَتْ أَوْجُوحُ عِبَادَكَ **ترجمہ**

باب الانصراف من المصلاة

براہِ رسالت ہے کہ انہوں نے کہا ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دوست رکھتے تھے کہ وہ اپنی  
 طرف سے کھڑے ہوں (یعنی نماز میں) کہ حضرت ہماری طرف سے ہونہ کر کے بیٹھیں اور پیش سنا کہ کہتے  
 تھے ربّی آخر تک اپنے اسے رہنے لگا۔ اپنے عذاب و سزا کا ہوا تو یا فرماتے جمع کرے تو  
 اپنے بندوں کو **ف** ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ کبھی حضرت وہ اپنی طرف سے کہ بیٹھے کبھی بائیں  
 طرف اور جس آدمی نے جو یہ کہا بیان کر دیا **عَنْ** سَنَادٍ طَيِّبَةٍ اَلَا سَنَادٌ وَ لَكُم بِذَلِكَ تَقْبِيلٌ  
 عَلَيْكَ اَجْمَعًا ترجمہ یہ ہے اسی اسناد بھی روایت کی اور سو بخیر کہ ہماری طرف سے بیٹھنے  
 کا ذکر نہیں کیا **ف** اکثر روایتوں سے وہ اپنی طرف سے کہ بیٹھنا افضل معلوم ہوتا ہے مگر اسکو  
 وجہ جاننا وہی شیطان کا حصہ ہے **بَابُ** تَرَاهُ الْمَشْرُوعَ فِي تِلْكَ بَعْدَ شُرُوعِ الْمُؤَدِّ  
 فِي اَقَامَةِ الصَّلَاةِ فَرَضَ شُرُوعَ هُوَ بَعْدَ نَقْلِ سَوِيكَا بَيَان **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهُ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اُقِمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ اِلَّا اَلْمَكْتُوبَةُ  
 ترجمہ ابورہ سے روایت ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تکیر ہو نماز فرض کی تو کوئی نماز نہ پڑھا  
 چاہے سو فرض کے **عَنْ** زَكَرِيَّا ابْنِ سَعْدٍ اَلَا سَنَادٌ مُشْكَلَةٌ ترجمہ نہ کرے ہی ہی  
 اسناد بھی مضمون روایت کیا **عَنْ** عَطَاوَيْنِ سَا عَنِ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اِمْتَنَحَ قَالَ حَمْدًا ثُمَّ لَقِيَتْ عَمْرًا اَلْحَدَّثِي بِهٖ وَلَمْ يَرَفْعْهُ ترجمہ  
 عطاربن سبیر ابورہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی کی مثل روایت کیا حاد نے کہا  
 کہ میں عمر سے ملتا انہوں نے ہی ہی روایت کی مگر حضرت تک نہیں پہنچائی **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ  
 ابْنِ مَالِكٍ اَبِي جَحْشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَجَّهَ لِيُصَلِّيَ  
 وَقَدْ اُقِمَتِ صَلَاةُ الصُّبْحِ فَكَانَ لَيْسَ لَكَ لَقِيَتْ عَمْرًا اَلْحَدَّثِي بِهٖ وَلَمْ يَرَفْعْهُ اَحْطَا لِقَوْلِ  
 مَا ذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ لِي يُوَسِّتُ اَنْ يُصَلِّيَ اَحَدُكُمْ  
 الصُّبْحَ اَرَبْعًا قَالَ فَقَبِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَالِكٍ اَبِي جَحْشَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ اَبُو الْحَسَنِ وَقَوْلُهُ  
 عَنْ اَبِيهِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ حَقًّا ترجمہ عبد اللہ مالک کو بیٹے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم ایک شخص کے پاس سے نکلی جب تکیر ہو چکی تھی صبح کی نماز کی اور کہہ کیا کہ ہم کو معلوم نہ ہوا پھر  
 جب ہم نماز میں نہ ہوئے اسکو تکیر لیا اور کہنے لگے کہ کیا کہا ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بَابُ اَقَامَةِ الصَّلَاةِ فَلَا صَلَاةَ اِلَّا الْمَكْتُوبَةُ

اَحْطَا

اَبُو الْحَسَنِ

نے اوسے کہا کہ آپ نے فرمایا کہ اب تم میں کوئی چار رکعت پڑھو لگے گا صبح کی قہنی ہے کہا عبد اللہ بن مالک  
 بن بکینہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ ابو جحیم نے کہا انکایہ کہنا کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ  
 سے یہ جو کہ **ع** ابن جحیم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أُفِيضْتُ صَلَوةَ الصُّبْحِ فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي وَالْمُؤَذِّنُ يَقْرَأُ فَقَالَ أَصَلَّيْتُ الصُّبْحَ أَرَبْعًا **ترجمہ** ابن بکینہ نے  
 کہا بخیر ہوئی صبح کی نماز اور دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ نماز پڑھتا ہے اور مؤذن  
 تکبیر کہہ رہا ہے تو فرمایا تم صبح کی چار رکعت پڑھو **ع** عبد اللہ بن جحیم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ  
 قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ دَرَسُوهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَوةِ الْغَدَاةِ فَصَلَّاهُ رَكْعَتَيْنِ فِي  
 حَائِطِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا سَمْعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا فُلَانُ يَا هَٰذَا الصَّلَوَتَيْنِ اعْتَدَدْتَ ابْصُلَوَتِكَ وَحَدَّثَكَ أَمْ بَصُلَوَتِكَ  
 مَعَنَا **ترجمہ** عبد اللہ مخرج کے بیٹے نے کہا ایک شخص مسجد میں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 صبح کے فرض پڑھتے تھے تو اوس نے دو رکعت سنت پڑھی مسجد کے کنارے پھر شریک ہو گیا رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر جب آپ نے سلام پہنچا فرمایا اے فلاں نے تم نے فرض نماز کس کو گنا  
 آیا وہ جو اکیسلی پڑھی یا وہ جو ہماری ساتھ پڑھی **ف** ان سب روایتوں سے معلوم ہوا کہ فرض ہوتا  
 وقت سنتوں کا پڑھنا مکروہ ہے نووی نے کہا ہے کہ اس حدیث میں دلیل ہے کہ بعد اقامت کے  
 نفل یعنی سنت وغیرہ نہ پڑھے اگرچہ اوس کو یقین بھی ہو کہ مجھے امام کے ساتھ نماز ملجائے گی اور اس  
 روایت سے اسکا قول رد ہو گیا جو کہتا ہے کہ سنت پڑھنا اوسے جب جان لے کہ پہلی رکعت امام کو ساتھ  
 ملجائے گی یا یہ خیال ہو کہ دوسری رکعت ضرور ملجائے گی **مترجم** کہتا ہے جیسے بعض خفیون کا  
 قول ہے جبکہ مذاق حدیث نہیں **بَاب** مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ مَسْجِدِینِ جَانِے کی  
 وعاون کا بیان **ع** ابی حمید اَوْعَنْ ابْنِ أُسَیْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ افْخُزْهُ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ  
 إِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ افْخُزْهُ إِذَا سَأَلَكَ مِنْ فَضْلِكَ **ترجمہ** ابی حمید یا ابی اسید کہہ کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسجد میں آوے تو کہے یا اللہ کہو لہے میرے لیے دروازہ اپنی  
 رحمت کر اور جب کھڑے ہو تو کہے یا اللہ کہ تو میرا فضل دینے رزق اور دنیا کی نعمتیں مسکرم

ابن جحیم

باب ما يقال إذا دخل المسجد

سنة ۱۰۰

نے کہا میں نے سیکھے بن سیکھے سو کہ کہتے تھے کہی میں نے یہ حدیث سلیمان بن بلال کی کتاب سے اور کہا کہ  
 ہے کہ مجھ خبر پہونچی ہے کہ سیکھے حمانی کہتے تھے روایت ہے ابو اسید کہ اس نے روایت کی ہم سے حماد  
 بن بکر اور نے اون کو بشیر نے اون کے عمارہ نے اون سے ربیعہ نے اون کے عبدالمکک ان سے ابی حمید نے  
 ابی اسید انہوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل اسکی عن ابی حمید اور ابی سعید بن الشیخ صلی اللہ علیہ  
 علیہ وسلم ترجمہ ہے جو اور گذرا **باب** استحبنا فی حیاتہ السجود رکعتین تحیۃ المسجد کا بیان  
 وَاَلَمْ قَالَ اِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكُوعَ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُسَ **ترجمہ** ابوقنادہ  
 نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسجد میں آوے تو دو رکعت نماز بیٹھنے سے پہلے  
 ادا کرے **عن** ابی قتادہ صخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا بَيْنَ ظَهْرَانِی النَّاسِ قَالَ تَجَلَّسْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَرْكُوعَ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَجْلِسَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُكَ  
 جَالِسًا فِي النَّاسِ جُلُوسًا قَالَ فَإِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسُ حَتَّى يَرْكُوعَ رَكَعَتَيْنِ **ترجمہ**  
 قتادہ نے کہا جو صحابی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ میں مسجد میں گیا اور رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے تو میں بن بیٹھ گیا آپ نے فرمایا کہ اس نے روکا تمکو دو رکعت پڑھنے  
 سے قبل بیٹھنے کے میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے آپ کو اور لوگوں کو بیٹھے دیکھا (تو میں بنی  
 بیٹھ گیا) آپ نے فرمایا جب ہم میں سے کوئی مسجد میں آوے تو جب تک دو رکعت نہ پڑھے نہ بیٹھے -  
**عن** حابر بن عبد اللہ قَالَ كَانَ لِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَيْنَ فَقَضَا فِي  
 ذَا ذَيْنِ وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ الْمَسْجِدَ فَقَالَ لِي صَلِّ رَكَعَتَيْنِ **ترجمہ** جابہ نے کہا میرا کچھ  
 فرض تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میں ان کے پاس مسجد میں گیا تو مجھے سے فرمایا دو رکعت  
 پڑھ **عن** حابر بن عبد اللہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ لَسْتُ لِي مَعِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيدًا فَلَمَّا دَخَلَ الْمَدِينَةَ أَمَرَنِي أَنْ أَرُقِيَ الْمَسْجِدَ فَأَصَلَّيْتُ رَكَعَتَيْنِ **ترجمہ**  
 جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک اونٹ خرید لیا اور جب مدینہ میں آکر  
 تو فرمایا کہ تم مسجد میں آؤ اور دو رکعتیں پڑھو **ف** ان سب سے معلوم ہوا کہ جب مسجد میں  
 داخل ہوئے جب کہ دو رکعت ادا کر کے بیٹھے بعض نادان پہلے بیٹھ جاتے ہیں پھر ادا کرتے یہ محض

عن ابی حمید اور ابی سعید بن الشیخ

فی المسجود

باب إذا دخل المسجد فليركع ركعتين قبل أن يجلس

**باب** اسْتِجَابَاتِ كَعْتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ لِمَنْ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَوْ قَدْ رَفَعَهُ  
 مسافر کو پہلے مسجد میں اگر دو رکعت تہجد ہو اسکا بیان **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا** قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَزَاةٍ فَأَبْطَأَنِي جَمَلِي وَ  
 اَعْيَا شَعْمِي قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلِي وَقَدِمْتُ بِالْعَدَاةِ فَخَسَمْتُ  
 الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ قَالَ الْآنَ حِينَ قَدِمْتُ ثَلَاثُ نَعَمٍ قَالَ فَدَعِ  
 جَمَلَكَ وَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَرَجَمَهُ جَابِرُ  
 کہہ کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک لڑائی میں گیا اور میرے اونٹ نو دیر لگائی  
 اور تھک گیا پھر اُسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے پہلے اور میں دوسرے دن مسجد پر پہنچا  
 اور آپ کو مسجد کے دروازہ پر پایا آپ نے فرمایا تم ہی آئے میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اونٹ  
 کو چھوڑ کر مسجد میں جاؤ اور دو رکعت ادا کرو پھر میں گیا اور دو رکعت پڑھ کر پھر **عَنْ**  
 اَبِي مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَقْدُمُ مِنْ سَفَرٍ  
 إِلَّا اَتَاكَرًا فِي الصُّلُوِّ فَاِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَجَعْتُ فِيهِ رَجَمَهُ  
 کعب مالک کے بیٹے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب سفر سے آتے ہیں  
 دن چڑھے داخل ہوتے اور پہلے مسجد میں جاتے اور دو رکعت پڑھتے پھر بیٹھتے مسجد میں **باب**  
**اسْتِجَابَاتِ صَلَوةِ الصُّحُفِ** نمازِ صبح کا بیان **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ** قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّحُفَ قَالَتْ لَا اِلَّا اَنْ يَخِيَّ مِنْ  
 مَخِيبَةٍ رَجَمَهُ عِدَالَةُ حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھتے انہوں نے فرمایا نہیں مگر جب سفر سے آئے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ  
 بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّحُفَ قَالَتْ لَا اِلَّا  
 اَنْ يَخِيَّ مِنْ مَخِيبَةٍ رَجَمَهُ اور پھر **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا  
 رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي سُبْحَةَ الصُّحُفِ اَوْ لَا سُبْحَتِهَا وَاسْكَانَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَدْعُو الْعَمَلَ رَهُوْجِيَّتْ اَنْ يَعْمَلَ بِمَخِيبَةٍ اَنْ يَكْمَلَ بِهِ  
 اَلْاَمْسَ يُفْقَهُ عَلَيْهِ رَجَمَهُ حضرت عائشہ مسلمانوں کے مان فرماتی ہیں کہ میں نے

نَقَلَ

وَقَدْ

وَقَدْ

وَقَدْ







نودی نے کہا حاصل ان سب دایتوں کا یہ ہے کہ چاشت کی نماز سنت موکدہ ہے اور کم سے کم اوسکی  
دور کعات میں اور پوری آٹھ رکعات اور متوسط چار رکعات یا چہر رکعات اور جو کچھ حضرت کہی  
ٹپھی اور کہی نہ ٹپھی سلیج جنہوں نے مذکبہا انہوں نے انکار کیا چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ  
عنہا کا یہی فرمانا ایسا ہی ہے اور ابن عمر سے جو مروی ہوا ہے کہ انہوں نے بدعت کہا مراد اس  
سے یہ ہے کہ مسجدوں میں دکھاوا کر کے ٹپہنا بدعت ہے جیسا لوگ کرنے لگے تھے اسلیو کہ اس نفل کا  
ٹپہنا گم بہن ہے یا موطبت اور بیہنگی اور سہ بدعت ہے اس لیے کہ حضرت ازاد سہ بدعت نہیں  
کی اور بیہنگی نہ کرنا آپ کا اس عذر سے تھا کہ خوف تھا فرض ہو جائیگا اور اب یخوف نہیں اور  
اوستحیہ نامہ بیہنگی کا ہمارے حق میں ثابت ہو چکا ہے ابی دردار اور ابہریرہ کی روایت  
جراگے آتی ہیں اسباب میں اور ابن عمر کو شاید آپ کا فعل نہیں پہونچا اور آپ کے حکم کرنے  
کی خبر نہیں ہوئی اور جہور علما اوس کے مستحب ہونے کے قائل ہیں اور ابن مسعود اور ابن عمر کے  
نوفت ہی مذکور ہے **عَنْ** اَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِيُصْبِرَ الرَّجُلُ  
عَلَى سَلَامَةٍ مِنْ أَحَدِكُمْ مَدَقَّةً نَكَلُ شَجَةٍ مَدَقَّةً وَكُلُّ تَحْمِيْدٍ مَدَقَّةٌ  
وَكُلُّ تَعْلِيْقَةٍ مَدَقَّةٌ وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ مَدَقَّةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ مَدَقَّةٌ وَنَهْيٌ عَنِ  
الْمُنْكَرِ مَدَقَّةٌ وَخَيْرُيْ مِنْ ذَلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكُوعُهُمَا مِنَ الطُّغْيَانِ مِثْرُ حِمَّةٍ ابوزر نے  
کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی پر صبح ہوتی ہے تو اس کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ واجب  
ہوتا ہے پھر ہر کھانہ ایک صدقہ ہے اور ہر بار الحمد صر کہنا ایک صدقہ ہے اور ہر بار لا الہ  
الا اللہ کہنا ایک صدقہ ہے اور ہر بار اللہ اکبر کہنا ایک صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا ایک صدقہ  
ہے اور بُری بات سے منع کرنا ایک صدقہ ہے اور ان سب کافی ہو جاتی ہیں دو رکعتیں چاشت کی ہر  
کو وہ پڑھ لیتا ہے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اَوْصَانِي خَلِيْلِي بِثَلَاثٍ يَصِيْحُمُ ثَلَاثَةٌ اَيَّامٍ مِنْ  
كُلِّ شَهْرٍ تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اُتْرُقَ قَبْلُ اَنْ اُدْفَعُ ثُمَّ حِمَّةٍ ابوزریرہ نے کہا کہ میرے دوست  
نے مجھ کو وصیت کی (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) تین چیزوں کی تین روزوں کی ہر مہینہ  
میں اوپر دو رکعت چاشت کا اور دو تہ پڑھ لینا۔ قبل سونے کے **ف** جبکہ تہجد کے وقت نہ ہوں  
کا یقین نہ ہو اوس کو اول ہی وقت میں پڑھنا اوسے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ

ابوزر نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی پر صبح ہوتی ہے تو اس کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ واجب ہوتا ہے پھر ہر کھانہ ایک صدقہ ہے اور ہر بار الحمد صر کہنا ایک صدقہ ہے اور ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا ایک صدقہ ہے اور ہر بار اللہ اکبر کہنا ایک صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا ایک صدقہ ہے اور بُری بات سے منع کرنا ایک صدقہ ہے اور ان سب کافی ہو جاتی ہیں دو رکعتیں چاشت کی ہر کو وہ پڑھ لیتا ہے

رَفَعِيَ اللَّهُ عَنْهُ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَلَاثَةِ تَرْجَمَةٍ ابُو هريره عن روى سند سے وہی مضمون  
 مروی ہوا **عَنْ ابُو نَعْمٍ الصَّايغِ** قَالَ سَمِعْتُ أَبَاهُ رِيَّةَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي أَبُو الْكَاسِمِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي عُمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ تَرْجَمَةُ ابُو نَعْمٍ  
 نے وہی مضمون ابو هريره سے روایت کیا **عَنْ ابِي مَرْثَدَةَ مَوْلَى ابُو هَارِثٍ** عَنْ ابِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَوْصَانِي خَبِيئِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ لَنْ أَدْعُهُنَّ مَا عَشْتُ  
 بِصِيَامٍ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَعْرٍ وَصَلَوَةٍ طَيِّحَةٍ وَيَأْنِ لَا أَتَامُ حَتَّى أُوْتِرَ تَرْجَمَةُ  
 ابی مرہ نے ابودر اس سے روایت کی کہ انہوں نے کہا وصیت کی جو کہ میرے پیارے تین چیزوں  
 کی کہ نہ چوڑھ دن گامین الموجب تک جیون گامین روز سے ہر مہینہ میں اور نماز حاجت کی اور نہ  
 سونا ہیرے و تر پڑے ہے **بَابُ اسْتِحْبَابِ كَعْنِ سُنَّةِ الْفَجْرِ وَالْحَتِّ عَلَيْهِمَا سُنَّتُ فِجْرِ**  
 کی نصیحت وغیرہ کا بیان **عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا** أَنَّ سَهْمَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَدِّينَ مِنْ  
 الْأَذَانِ لِيُصَلُّوا الصُّبْحَ وَبَدَأَ الصُّبْحُ رَكَعَ رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ فَكُلُّ مَنْ تَقَامَّ الصَّلَاةَ  
 تَرْجَمَةُ عبد السم عمر بن خطاب کے صاحبزادے کہ ما کہ خبر دی انکو مسلمانوں کی مان ہفتہ سے  
 اسے عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب سوزن صبح کی اذان دیکر چپ ہو  
 جاتا اور صبح ظاہر ہو جاتی دو رکعتیں تک پڑھتے تکیہ فرض کے پہلے **عَنْ** تَأْفِيعِ بَعْضِ الْأَئِمَّةِ  
 الْأَسْنَادِ كَمَا قَالَ مَالِكٌ تَرْجَمَةُ نافع سے نقل روایت مالک کہ اسی اسناد سے مروی ہوا ابونعیم  
 سے روایت اور گزرجی **عَنْ** حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَهْلَكَ  
 الْفَجْرَ لَا يَصِلُ إِلَّا إِلَى رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ تَرْجَمَةُ حفصہ رضی اللہ عنہا مسلمانوں کی مان نے فرمایا  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر اٹھاتی تو نہ پڑھتے مگر دو رکعت تک **عَنْ** شُعْبَةَ بْنِ كَثِيرٍ  
 مِثْلَهُ تَرْجَمَةُ شعبہ سے بھی اسی سند سے مضمون مروی ہوا **عَنْ** سَالِمِ بْنِ أَبِي جَدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي  
 حَفْصَةُ رَفَعِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَهْلَكَ الْفَجْرَ لَا يَصِلُ إِلَّا إِلَى رَكَعَتَيْنِ  
 تَرْجَمہ سالم نے اپنے باپ سے انہوں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 جب صبح جب جاتی دو رکعت ادا کرتے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ابو هريره

ابو نعيم الصايغ

ابو هريره

بِحَبِيبِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبْتُ الْعَبْدَ إِذَا سَمِعَ الْإِذَا نَ دَعَا مُقْتَضًا مَرْجُمَةً حَاضَةً سَلَامُونَ  
 کی بارہ محبوبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو  
 رکعت سے: ت فجر پڑھ کر تے تھے جب اذان سن چکے اور پہلی ٹہپتے انکو **عَنْ عَائِشَةَ** کہ تین  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی رکعتین بآذان التی تآذی و لا قامة من صلواتہ الصلی مَرْجُمَةً  
 حضرت عائشہ مسلمانوں کی ماں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبہ فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ و  
 سلم دو رکعت پڑھتے تھے اذان اور - صبح کی تعبیر کے درمیان **عَنْ عَائِشَةَ** رَضِیَ اللہُ عَنْہَا  
 کانت تقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی رکعتی العبد یقف حتی آت  
 أقول هل قد آتی جماعاً یا أم القرآن ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی دو رکعت اس قدر پڑھتے تھے کہ میں کہتی آپ لڑان میں فاتحہ بھی پڑھی کہ نہیں  
**عَنْ عَائِشَةَ** رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کانت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا حکم العبد  
 صلی رکعتین أقول هل یقر فی جماعاً یفاحیہ لیکتاب ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ  
 عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر پڑھتی دو رکعت پڑھتے کہ میں کہتی کہ سورہ فاتحہ بھی  
 آپ نوازد میں پڑھتی کہ نہیں (یعنی ایسی بھی پڑھتے) **عَنْ عَائِشَةَ** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ التَّوَكُّلِ اسْتَدْعَاهَا فَهَذَا كَمَا مَضَى عَلَى رُكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ مَرْجُمَةً  
 حضرت عائشہ مسلمانوں کی ماں نے اسراں پر رضی اللہ عنہا فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نفسی کا اتنا  
 خیال نہیں کرتے تھے جتنا دو رکعتوں کا قبل صبح کے **عَنْ عَائِشَةَ** کانت ما دأیت رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شئ من التَّوَكُّلِ اسْتَدْعَاهَا إِلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ مَرْجُمَةً  
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نہیں دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نفل کے لیے  
 جلدی کرتے ہو کر جیاد کیا اور کھڑوں کے لیے قبل فجر کے **عَنْ عَائِشَةَ** رَضِیَ اللہُ عَنْہَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَالَ رُكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا دو رکعتیں فجر کی دنیا سے اور جو کہ وہ میں  
 ہے بہتر ہیں **عَنْ عَائِشَةَ** رَضِیَ اللہُ عَنْہَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي  
 شَأْنِ الرُّكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْفَجْرِ لَيْسَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ترجمہ حضرت عائشہ

لکھ

 باری تعالیٰ  
 عَزَّ وَجَلَّ  
 تَعَالَى

بَابُ فَنَصَحَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

بَابُ فَنَصَحَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

مسلم کی روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی دو رکعتوں کو فرمایا کہ مجھ پر ساری دنیا ہو  
 زیادہ پیاری ہیں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَكْفَرُ  
 الْفَجْرَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَ قَالَ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی سنتوں میں قل یا ایہا الکافرون وقل هو اللہ احد پڑھے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ  
 وَالْأُولَى مِنْهُمَا قَوْلُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا الْآيَةُ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ وَفِي الْآخِرَةِ  
 مِنْهُمَا آمَنَّا بِاللَّهِ وَاشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم صبح کی دونوں سنتوں میں پہلی رکعت میں قَوْلُوا آمَنَّا بِاللَّهِ اور آخر تک پڑھتا رہتا ہے جو  
 آیتیں سورہ بقرہ میں وارد ہوئی ہیں اور دوسرے میں امنا باللہ سے آخر تک (اور سر اس آیت  
 کا یہ ہے) قل یا اہل الکتاب لقولوا الی کلہ سورہ بقرہ میں الایہ **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَوْلُوا آمَنَّا بِاللَّهِ  
 وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا الْآيَةُ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ قَالُوا الْآيَةُ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ سَوَاءٌ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ الْآيَةُ **بَرْجِ**  
 ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذر مسلمانہ کہا روایت کی ہے علی بن خشرم نے اون سے عیسیٰ بن یونس  
 اون سے عثمان بن حکیم نے اسی اسناد میں عدیث مروان انفراسی کے (یعنی جو اوپر مذکور ہوئی)  
**بَابُ فَضْلِ السَّحْنِ الرَّائِيَةِ وَبَيَانِ عَدَدِهَا** سنتوں کی فضیلت اور اوران  
 کی گنتی کا بیان **عَنْ** عُمَرُ بْنُ أَوْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُنْبَسَةُ بْنُ أَبِي سَفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
 فِي مَدِينَةِ الْأَنْدَلُسِ مَا تَرَيْتُ حَدِيثَ يَسَّادٍ إِلَيْهِ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
 تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا تَرَكْتُكُمْ مِنْ صَلَاةٍ إِلَّا عَشْرَةَ رَكَعَاتٍ  
 فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بِي بَيْتِ الْوَحْشَةِ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ مَا تَرَكْتُكُمْ مِنْ صَلَاةٍ  
 سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عُنْبَسَةُ مَا تَرَكْتُكُمْ مِنْ صَلَاةٍ سَمِعْتُ  
 مِنْ أُمِّ حَبِيبَةَ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ أَوْسٍ مَا تَرَكْتُكُمْ مِنْ صَلَاةٍ سَمِعْتُ مِنْ عُنْبَسَةَ وَقَالَ  
 النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ مَا تَرَكْتُكُمْ مِنْ صَلَاةٍ سَمِعْتُ مِنْ عُمَرُ بْنُ أَوْسٍ ترجمہ عمر بن اوس نے  
 کہا روایت کی مجھ سے عنبیسہ نے اوس ہیاری میں جہین وہ مرے ایسی ایک حدیث جس کے خوشی



فَصَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ جُمِعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرُ لِيُكَلِّمَ كَهَا كَمَا كَانَ يَكُونُ سَلَامًا  
 الصَّلَاةُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَاتِهِمْ نَهْرُ كَقَبْلِ دَوْرَ كَعَتَيْنِ أَوْ نَهْرُ كَقَبْلِ دَوْرَ كَعَتَيْنِ أَوْ مَغْرِبُ كَقَبْلِ دَوْرَ كَعَتَيْنِ  
 أَوْ عِشَاءُ كَقَبْلِ دَوْرَ كَعَتَيْنِ أَوْ جُمُعَةُ كَقَبْلِ دَوْرَ كَعَتَيْنِ أَوْ عِشَاءُ أَوْ جُمُعَةُ كَقَبْلِ دَوْرَ كَعَتَيْنِ بَنِي  
 صَلَّيْتُ الصَّلَاةُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَاتِهِمْ أَكْبَرُ مِنْ ثَلَاثِينَ **ف** اس دامت سو معلوم ہوتا ہے کہ سنتوں کا  
 گہر میں پڑنا افضل ہے اور امام مالک اور ثوری نے کہا ہے دن کے نفل مسجد میں اور رات کو گہر میں  
 افضل میں مگر ایک جماعت نے اسے کہا ہے کہ سب نفل گہر ہی میں افضل ہیں اور ان روایتوں پر  
 بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنت صبح اور جمعہ گہر میں پڑھتے تھے اور حدیث  
 میں وارد ہوا ہے کہ آپؐ فرمایا گہر میں نماز افضل ہے سو فرض کے اور یارشاد آپؐ کا عام حکم پھر  
 سنت ہی ہے کہ سنت گہر میں پڑھے اور ہمیشہ مساجد میں پڑھنا بدعت سیغالی نہیں علی الخصوص  
 فرض ہوتے ہوئے سنتوں میں مشغول رہنا کراہت سیغالی نہیں مگر اکثر لوگ اس سے غافل ہیں۔

**باب** حَوَازِلُ الْفَائِدَةِ وَالْفَاعِلِ بِغَيْرِ الْوَكِيلِ فَكَيْفَ كَانَتْ بَعْضُهَا قَاعًا كَانَتْ قَاعًا  
 كَقَبْلِ دَوْرَ كَعَتَيْنِ كَقَبْلِ دَوْرَ كَعَتَيْنِ كَقَبْلِ دَوْرَ كَعَتَيْنِ كَقَبْلِ دَوْرَ كَعَتَيْنِ كَقَبْلِ دَوْرَ كَعَتَيْنِ  
 شَفِيقَةٌ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ  
 تَطَوُّعِهِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِهِ قَبْلَ الطَّهْرِ أَوْ بَعْدَهُ ثُمَّ يَخْرُجُ يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ  
 يُصَلِّي دَوْرَ كَعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَكْرَبِ ثُمَّ يَدْخُلُ يُصَلِّي دَوْرَ كَعَتَيْنِ وَيُصَلِّي  
 بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَيَدْخُلُ يُصَلِّي دَوْرَ كَعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ سَبْعَ دَعَائِمَاتٍ فَيَهْدِي  
 الْوُجُوهُنَ يَصَلِّي كَيْلَ لَا تَطْوِي لَهَا قَاعًا وَلَا تَطْوِي لَهَا قَاعًا إِذَا قَامَ دَهْوًا قَامَ دَعْوًا وَتَعْبَدُ  
 دَهْوًا قَامَ دَعْوًا قَامَ دَعْوًا وَتَعْبَدُ دَهْوًا قَامَ دَعْوًا قَامَ دَعْوًا إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ رَمَلَ دَوْرَ كَعَتَيْنِ جُمُعَةٍ  
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْبَةَ لِيُكَلِّمَ كَهَا كَمَا كَانَ يَكُونُ سَلَامًا

نماز کا حال تو انہوں نے فرمایا نماز پڑھتے تھے آپ میرے گہر میں قبل ٹھہر کے چار رکعت پڑھتے اور لوگوں  
 کے ساتھ فرض نماز پڑھتے پھر گہر میں اگر دو رکعت اور عشا لوگوں کے ساتھ پڑھ کر گہر میں آتے اور دو رکعت  
 پڑھتے اور رات کو نو رکعت پڑھتے کہ اسی میں دو رکعت اور ٹہری رات تک کھڑے پڑھتے اور ٹہری رات  
 تک کھڑے ہو کر قراآت کرتے تو رکوع اور سجود بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب قراآت پڑھ کر پڑھتے

بَابُ حَوَازِلِ الْفَائِدَةِ وَالْفَاعِلِ بِغَيْرِ الْوَكِيلِ فَكَيْفَ كَانَتْ بَعْضُهَا قَاعًا كَانَتْ قَاعًا

نَدَا

۴  
 ۵  
 ۶  
 ۷  
 ۸  
 ۹  
 ۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰



توسعدہ اور رکوع سے بھی بیٹھتے ہوئے کرتے اور جب فجر تکبیر تو دو رکعت پڑھتے **عَنْ**  
 عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي  
 لَيْلًا طَوِيلًا مَاذَا صَلَّى فَأَتَمَّاسَرَ كَعَمَ قَامًا فَإِذَا صَلَّى فَأَعَدَّ ارْكَعَ فَأَعَدَّ **ترجمہ**  
 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹہری ٹہری راتوں  
 تک نماز پڑھتے پھر جب کھڑے ہو کر پڑھتے تو رکوع بھی کھڑے کھڑے کرتے اور جب بیٹھتے  
 کر پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ  
 شَاكِيًا بِفَارِسٍ فَكُنْتُ أَصِلُ فَأَعَدُّ اَكُنْتُ عَنْ ذَلِكَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
 تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا  
 فَأَتَمَّ أَتَمَّ كَدَّ الْحَدِيثِ **ترجمہ** عبد اللہ بن شقیق نے کہا میں فارس میں  
 بیمار ہوا تھا اور بیٹھ کر نماز پڑھا کرتا تھا (پھر جب مدینہ میں آیا) حضرت  
 عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا اب نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 ٹہری رات تک نماز بیٹھ کر پڑھتے اور آخر تک حدیث ذکر کرتے (یعنی جو اور یاد رکھتے)۔  
**عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعَقِيلِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ رُكُوعِ رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا فَأَتَمَّ وَلَيْسَ لَهَا حِيلٌ فَأَعَدَّ أَفْكَادًا  
 إِذَا قَدَّمَ فَأَتَمَّ ارْكَعَ فَأَتَمَّ ارْكَعَ فَأَعَدَّ ارْكَعَ فَأَعَدَّ **ترجمہ** اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا۔  
**عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعَقِيلِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ الصَّلَاةَ وَأَتَمَّ  
 وَاقْعَدًا فَإِذَا أَتَمَّ الصَّلَاةَ فَأَتَمَّ ارْكَعَ وَإِذَا أَتَمَّ الصَّلَاةَ فَأَعَدَّ ارْكَعَ فَأَعَدَّ **ترجمہ**  
 عبد اللہ نے کہا میں نے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر کھڑے ہی نماز پڑھتے تھے اور اکثر بیٹھتے ہی پھر  
 جب شروع کرتے کھڑے کھڑے تو رکوع بھی کھڑے کھڑے کرتے اور جب شروع کرتے بیٹھ کر  
 تو رکوع بھی کرتے بیٹھ کر **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا دَرَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُرُ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَوةٍ لَيْلًا جَالِسًا حَتَّى إِذَا كَبَّرَ قَامَ جَالِسًا حَتَّى

در کعبه و در رکوع سے بھی بیٹھتے ہوئے کرتے اور جب فجر تکبیر تو دو رکعت پڑھتے

عَنْ

عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي

لَيْلًا طَوِيلًا مَاذَا صَلَّى فَأَتَمَّاسَرَ كَعَمَ قَامًا فَإِذَا صَلَّى فَأَعَدَّ ارْكَعَ فَأَعَدَّ

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹہری ٹہری راتوں

تک نماز پڑھتے پھر جب کھڑے ہو کر پڑھتے تو رکوع بھی کھڑے کھڑے کرتے اور جب بیٹھتے

کر پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ

شَاكِيًا بِفَارِسٍ فَكُنْتُ أَصِلُ فَأَعَدُّ اَكُنْتُ عَنْ ذَلِكَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ

سَأَلْتُ

عَنْ

حَتَّىٰ إِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ الشَّوْكِ لَكَؤُنْ أَوْ أَدْبَعُونَ آيَةٌ قَامَ فَقَرَأَهُنَّ ثُمَّ رَكَعَ تَرْجُمَةً حَضَرَ  
 عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبین دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قرأت کرتے ہوئے غا  
 میں بیٹھ کر پھر جب بوڑھے ہو گئے بیٹھی بیٹھے قرأت کرتے یہاں تک کہ جب رہ جاتی سورہ میں سے تیس یا  
 چالیس تین کھڑے ہو کر پڑھتے پھر رکوع کرتے **فائدہ** اس سنہ ثابت ہوا کہ ایک ہی رکعت  
 میں کچھ بیٹھ کر پڑھتے کچھ کھڑے **ہو کر عین** عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيُ جَالِسًا نَفِيقًا أَوْ هُوَ جَالِسٌ فَإِذَا سَقِيَ مِنْ قُرْآنِهِ تَدَارُ مَا يَكُونُ  
 ثَلَاثِينَ أَوْ أَدْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ دَهُوًا ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ  
 الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ **ترجمہ** حضرت عائشہ مسلمانوں کی ماں رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے بیٹھے ہوئے اور قرأت کرتے بیٹھے بیٹھے پھر جب رہ  
 جاتیں تیس یا چالیس آیتیں کھڑے ہو کر قرأت کرتے پھر رکوع کرتے اور سجدہ پھر دوسری رکعت پڑ  
 ہی ایسا ہی کرتے **ف** و دونوں روایتوں سے ایک رکعت میں کچھ کھڑا رہنا کچھ بیٹھا ثابت  
 ہوا اور یہ جائز ہے امام شافعی اور امام مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک اور عامہ علماء کے آگے  
 کہ برابر ہے پہلے کھڑا ہو پھر بیٹھ جائے یا پہلے بیٹھا ہو پھر کھڑا ہو جائے اور بعض سلف اُسکو  
 منع کیا ہے مگر منع کرنا انکا غلط ہے اور قاضی نے ابو یوسف اور امام محمدؒ سے گردان ابو حنیفہ سے  
 اور اور دوسرے فقہاء سے نقل کیا ہے کہ پہلے کھڑے ہو کر پھر بیٹھ جانا مکروہ ہے اور اگر نیت  
 کی کھڑے ہو کر تو پھر بیٹھ گیا تو فاعیہ کے اور جبہور کے نزدیک جائز ہے اور ابن قاسم مالکی بھی اس  
 جائز کہتے ہیں اور شہب منع کرتے ہیں مگر حرم کہنا ہے بیٹھ کر اٹھنا اور اٹھ کر بیٹھنا دونوں  
 احادیث صحیحہ میں وارد ہوا ہے پھر منع کرنا کسی ایک کا میرا خلاف ہے اور قابل التفات نہیں  
 اسکو کہ شیعہ وہی ہے جو نبی سے ثابت ہو نہ راوی اور قیاس کیسی کا علی الخصوص جب مخالفت نبی  
 ہو اگرچہ سارا جہان اسکا قائل کیوں نہ ہو **ہو عین** عَائِشَةُ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ دَهُوًا عِدًّا فَإِذَا ارَادَ أَنْ يَرَكَعَ قَامَ قَدْ رَمَا يَفْقَرُ الْإِنْسَانُ أَدْبَعِينَ  
 آيَةً **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے  
 قرأت کرتے پھر جب ارادہ کرتے رکوع کا کھڑے ہوتے اتنی دیر کہ آدمی اوس میں چالیس

بیان حکم مخالفت فیماں باہریت

لَا يَنْبَغُ

ایتین پڑھے (یعنی پہر کو کرے) **عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ كَيْفَ**  
**كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَالَتْ كَانَ يَقْرَأُ**  
**فِيهِمَا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكُعَ قَامَ فَرَكْعَهُ تَرْجَمَهُ علقمة** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعت (رُکب) اس سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ بیٹھ کر پڑھتے پہر جب ارادہ  
 ہوتا کہ رکوع کرین کہڑے ہو جاتے پہر رکوع کرتے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ**  
**رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَهُوَ نَائِمٌ قَالَتْ نَعَمْ بَعْدَ**  
**مَا حَظَمَهُ النَّاسُ تَرْجَمَهُ عبد الله بن شقيق** نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول  
 صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے انہوں نے فرمایا کہ ہاں جب لوگوں نے آپ کو بوڑھا کر دیا  
 (یعنی اس کے فکر و ن کے) **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فَإِنْ كَانَ عَنِ الشَّيْءِ**  
**صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ تَرْجَمَهُ نسل** اور یہی روایت کر رہے **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ**  
**عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَحْكُمُ كُنْ كُنْ يَرَأِيهِمْ صَلَوَاتِهِمْ وَهُوَ جَالِسٌ**  
 ترجمہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال نہیں ہوا جب تک اکثر آپ بیٹھ کر نماز  
 پڑھنے لگے **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنُقِلَ كَانَ**  
**أَكْثَرُ صَلَوَاتِهِ جَالِسًا** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم فرما ہو گئے اور بہار ہو گئے تو اکثر بیٹھ کر نماز پڑھتے **عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا**  
**قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاتِهِ قَاعِدًا أَحَدًا كَانَ**  
**قَبْلَ وَفَاتِهِ بِعَامٍ فَكَانَ يُصَلِّي فِي صَلَاتِهِ قَاعِدًا إِذْ كَانَ يَقْدُرُ بِالسُّورَةِ فَيُرِيدُ قَائِمًا حَتَّى**  
**تَكُونُ أَطْوَلُ مِنْ أَطْوَلٍ مِمَّنْهَا** ترجمہ حضرت حفصہ نے فرمایا کہ میں نے نہیں دیکھا کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر نفل پڑھا ہو یا تنگ کہ جب آپ کی وفات سے ایک سال باقی رہی تو  
 آپ بیٹھ کر نفل پڑھنے لگے اور سورت کو پڑھتے اور یہاں تک ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے کہ وہ لمبی سے لمبی ہو  
 جاتی مسلم نے کہا روایت کی ہم سے ابو الطاهر اور حرمہ نے اون دونوں سے اس پر پہنچے اور ان  
 یونس نے اور روایت کی ہم سے اسحق نے اور عبد بن حمید نے دونوں سے عبد الرزاق نے اور ان  
 سمیع نے اور بن سے زہری نے اسی سند سے نسل اس کی مگر ان دونوں نے کہا کہ جب آپ کی وفات

کتابہ  
 مینہ

رسول اللہ

بلکہ

کتابہ  
 مینہ

میں ایک یا دو سال رہ کر **عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ** رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 لَمْ يَمُتْ حَتَّى صَلَّى قَاعِدًا **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال  
 نہیں ہوا جب تک آپ بیٹھ کر نماز نہ پڑھ لیں **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو** رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
 حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا يَصُفُّ الصَّلَاةَ  
 قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي جَالِسًا فَوَضَعْتُ يَدَيَّ عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ  
 بَنَ عَمْرٍو قُلْتُ حَدَّثَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّكَ كُنْتَ صَلَاةَ الرَّجُلِ قَاعِدًا أَعْلَى يَصُفُّ الصَّلَاةَ  
 وَأَنْتَ تُصَلِّي قَاعِدًا أَقَالَ أَجَلٌ وَلَكِنِّي كُنْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا  
 مجھ کو کسی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیٹھے ہوئے نماز ادا ہی نماز کے برابر ہے  
 تو میں آپ کے پاس آیا اور آپ کو پایا کہ آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں اور میں نے آپ کو سر پر ہاتھ  
 رکھا آپ نے فرمایا کیا ہے اے عبد اللہ میں نے کہا کہ مجھے پہونچا ہے کہ آپ فرماتے ہیں اے رسول  
 اللہ کے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنا اسی نماز کے برابر ہے اور آپ بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں آپ نے فرمایا کہ مان  
 سچ ہے مگر میں تم لوگوں کے برابر نہیں ہوں **فائدہ** ایسے آپ کو بیٹھ کر نماز کے ادا کرنے میں  
 بھی ویسا ہی ثواب ہے جیسے کھڑے ہو کر نفل ادا کرنے میں اللہ یہ آپ کے خصائص میں سے یا کوئی  
 عذر کے سبب ہو اگر آپ بیٹھ کر تو معذور کو پورا ثواب ہے مگر یہ قول آپ کا خصائص پر زیادہ حال ہے  
 واللہ اعلم بالصواب **بَابُ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَعَدَدُ رَكَعَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**فِي اللَّيْلِ وَأَنَّ الْوُتْرَ رَكْعَةٌ** نماز شب اور وتر کے ایک رکعت ہونیکا بیان **عَنْ عَائِشَةَ**  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً  
 يُؤْتِرُ مِنْهَا بِرَكْعَةٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا أَطْبَعَهُ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيُصَلِّي  
 رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے  
 رات کو گیارہ رکعت پڑھتے اور ایک رکعت اس میں سے وتر کی ہوتی تھی پھر جب پڑھتے تو سن کر رٹ  
 بیٹھ جاتے یہاں تک کہ مؤذن آتا تب دو رکعت پڑھتے **عَنْ عَائِشَةَ** رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَقْرَأَ  
 مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَهِيَ الْوَيْلُ عَوَالِ النَّاسِ الْعَمَّةِ إِلَى الْعَجَبِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ

بَابُ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَعَدَدُ رَكَعَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كُلَّ رَكْعَتَيْنِ يَتْرُكُ وَاحِدَةً فَإِذَا سَأَلْتَ الْمَوْزُونَ مِنْ صَلَوةٍ تَتَّبِعِينَ لَهُ الْغَبْرُ وَجَاءَهُ الْمَوْزُونَ  
 قَامَ فَرَكَمَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ أَصْبَحَ عَلَى شَيْءٍ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمَوْزُونَ لِلدَّائِمَةِ  
 ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز میں چتر تک گیا رکعت  
 پڑھتے سلام پھیرنے پر دو رکعت کر بعد اور ایک وتر پڑھتے پھر جب موزن فجر کی اذان دے جاتا اور  
 ظاہر ہو جاتی اون پر صبح اور موزن آتا کھڑے ہو کر دو رکعت ملکی واکرتے پھر وہی کروٹ یث جاتا  
 یہاں تک کہ موزن کبیر کہنے کو آتا **عَنْ** ابْنِ شُعَابٍ يَهْدِي الْأَسْنَادَ وَسَاتِ حَمْلَةَ الْحَدِيثِ  
 بِمَنْثِلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَذْكُرْ كَذَلِكَ الْمَوْزُونَ وَكَمْ يَذْكُرُ إِلَّا قَامَةً  
 وَسَارَتْ الْحَدِيثِ بِمَنْثِلِ حَدِيثِ عَائِشَةَ وَنَسَا ترجمہ ابن شہاب زہری نے اسی سناد میں روایت  
 کی اور حملہ نے حدیث روایت کی مثل حدیث اوپر کی اور اس میں صبح کے ظاہر ہو جانے کا ذکر نہیں کیا  
 اور نہ موزن کے آئینہ کا ذکر کیا اور ساری حدیث بخو کی روایت کے مطابق بیان کی **عَنْ** عَائِشَةَ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ  
 رَكْعَةً يَتْرُكُ مِنْ ذَلِكَ عَشْرًا لَا يَخْلُسُ فِي شَيْءٍ إِلَّا فِي آخِرِهَا ترجمہ حضرت عائشہ رضی  
 اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعت پڑھتے پانچ اون میں سے وتر ہو تین  
 کو نہ بیٹھتے مگر اون کے آخر میں **ف** وتر ایک رکعت سر لگا کے گیا رہ اور تیرہ رکعتوں تک  
 مسنونہ اور جائز ہے مگر فضل یہی ہے کہ ہر دو رکعت پر سلام دیتا جائے اور حالانکہ سب رکعتوں  
 کے اخیر میں ایک سلام دینا ہی روا ہے مگر مشہور وہی ہے دو دو رکعت پر سلام کہا مسلم نے روایت  
 کی ہم سے ابو بکر نے اون سے عہدہ لے اور روایت کی ہم سے ابو کریب نے دونوں نے کہا روایت کی  
 ہم سے ربیع نے اور ابواسامہ نے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يَتْرُكُ عَشْرًا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعت پڑھتے تھے ہم دو رکعت سنت فجر کے **عَنْ** ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ  
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ مَلُوكُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى أَحَدٍ

ابوبکر نے  
 روایت کی

ابواسامہ نے  
 روایت کی

عشر رکعات یعنی اربعاً فلا تسأل عن حبسین ووطولین ثم یصلی اربعاً فلا تسأل عن حبسین ووطولین ثم یصلی ثلاثاً فقالت عائشة رضی اللہ عنہا فقالت یا رسول اللہ انما قبل ان توتر فقال یا عائشة ان عینکي تتماكران ولا ینام کفنی ترجمہ ابی سلمہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان کی نماز کو تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعت سے زیادہ نہ پڑھتے تھے خواہ رمضان ہو یا غیر رمضان چار رکعت ایسی پڑھتے تھے کہ ان کا حسن اور طول کچھ نہ بوجھ بہر طاری ایسی پڑھتے تھے کہ ان کا ہی حسن اور طول کچھ نہ بوجھ بہر طریز رکعت ٹیچتے تو روضہ و ترکی اپر کا حضرت عائشہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوجاتے ہیں ترجمہ میں آپ فرمایا یا عائشہ میری انگلیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا **ف** اس حدیث سے استدلال کیا ہے شافعیہ نے اس پر کہ ان کا نماز قرات کا افضل ہے بہت رکوع اور سجدہ کرنے سے اور یہ فضائل انہی سے ہے کہ سونے سے وضو بخا و سکا اور بعضوں اعتراض کیا ہے کہ وادی میں آپ سونے کو گھومتے اور نماز قضا نہ ہوگی یہی بہرہم کہو مگر یہ سنا ہے اور جواب اس کا یوں دیا ہے کہ طلوع ہونا آفتاب کا انہوں سے متعلق سے بخلاف حدیث کے کہ وہ قلب سے متعلق ہے **ع** ابی سلمہ قال سألت عائشہ رضی اللہ عنہا عن عبد اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت کان یصلی ثلاث عشاء کما رکع عشاء یصلی اثنان رکعات ثم یوتر ثم یصلی رکعتین وھو جالس فإذا اراد ان یتکع قام فکرم ثم یصلی رکعتین لیکن الیذا اراد الاقامۃ یصلی صلوۃ الطیمہ ترجمہ ابی سلمہ سے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو تو انہوں نے فرمایا کہ میری رکعت ٹیچتے انہر رکعت کے بعد دو پڑھتے پھر دو رکعت ٹیچتے بیٹھ کر اور جب ارادہ کرتے رکوع کا کھڑے ہوتے اور رکوع کرنے دو رکعت ٹیچتے صبح کی اذان اور تکبیر کے بعد یہیں **ف** اس حدیث کے ظاہر سے تسک کیا ہے اور اعمی اور احمد نے جیسا کہ قاضی اذن دونوں سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے بعد وتر کے دو رکعت بیٹھ کر ٹیچتے کہ اس کا جواب احمد سے یہ بھی ساری ہے کہ میں اس کو نہ پڑھتا ہوں نہ صبح کرتا ہوں اور امام مالک نے اس کا انکار کیا ہے اور صواب یہ ہے کہ یہ دو رکعتیں آپ نے پڑھی ہیں بعد وتر کے بیٹھ کر تا معلوم ہو جاوے کہ بعد وتر کے جائز ہے مگر اس پر آپ نے ہمیشگی نہیں کی کہ یہی کیا اور کہی نہ کیا اور کوئی شخص کان کے لفظ سے دوام نہ خیال کرے اس لیے

مفتی محمد رفیع

١٠

کہ یہ لفظ صرف ایک نفل کے وقوع پر دلالت کرتا ہے کہ زمانہ احسنی میں واقع ہوا چنانچہ دوسری روایت  
 میں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ کُنْتُ أُحِیْبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحِلَّةٍ قَبْلَ  
 أَنْ يَكُونَتْ مَعِيَ مِثْنُ خَوْضٍ لَكَاتِي تَبَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كُنْتُ أَسْمَعُ  
 طَوَاتِ أَفَاضِ كَعَالَا نَكَلًا هَامٍ هَبَ كَعَصْرَتِ عَائِشَةَ كِي صَحْبَتِ بَعْدَ حَضْرَتِ نَعَى أَيْ هِيَ بَارِجٌ كَمَا يَنْبَغِي  
 حِجَّةُ الْوَدَاعِ أَوْ بِهَيْتِ رَفَاتِ عَمَلٍ مِثْنُ مَارِدٍ وَاسْتَهَ كَعَصْرَتِ عَائِشَةَ كِي سَاتِ مِثْنُ وَتَرْتِ مَائِثِ لَقِينِ هُوَا  
 كَعَصْرَتِ عَائِشَةَ كِي هِيَ بِهَيْتِ نَعَى عَمَلٍ مِثْنُ مَارِدٍ وَاسْتَهَ كَعَصْرَتِ عَائِشَةَ كِي سَاتِ مِثْنُ وَتَرْتِ مَائِثِ لَقِينِ هُوَا  
 عَنْ صَلَوةٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ عَمَلٍ مِثْنُ مَارِدٍ وَاسْتَهَ كَعَصْرَتِ عَائِشَةَ كِي سَاتِ مِثْنُ وَتَرْتِ مَائِثِ لَقِينِ هُوَا  
 فَاهْمَا يُونُ مِثْنُ مَارِدٍ وَاسْتَهَ كَعَصْرَتِ عَائِشَةَ كِي سَاتِ مِثْنُ وَتَرْتِ مَائِثِ لَقِينِ هُوَا  
 رَكَعَتِ ثَبَتِ كَعَصْرَتِ عَائِشَةَ كِي سَاتِ مِثْنُ وَتَرْتِ مَائِثِ لَقِينِ هُوَا  
 أَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْتُ أَيْ أَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْتُ أَيْ أَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْتُ  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ كَانَتْ صَلَوةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كُنْتُ أَسْمَعُ  
 بِاللَّيْلِ مِثْنُ مَارِدٍ وَاسْتَهَ كَعَصْرَتِ عَائِشَةَ كِي سَاتِ مِثْنُ وَتَرْتِ مَائِثِ لَقِينِ هُوَا  
 الْمَوْتِ مِثْنُ مَارِدٍ وَاسْتَهَ كَعَصْرَتِ عَائِشَةَ كِي سَاتِ مِثْنُ وَتَرْتِ مَائِثِ لَقِينِ هُوَا  
 الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي نَمَازِ مِثْنُ مَارِدٍ وَاسْتَهَ كَعَصْرَتِ عَائِشَةَ كِي سَاتِ مِثْنُ وَتَرْتِ مَائِثِ لَقِينِ هُوَا  
 رَاثِ كَوَا كَعَصْرَتِ عَائِشَةَ كِي سَاتِ مِثْنُ وَتَرْتِ مَائِثِ لَقِينِ هُوَا  
 عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْتُ كَانَتْ صَلَوةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كُنْتُ أَسْمَعُ  
 عَمَلٍ مِثْنُ مَارِدٍ وَاسْتَهَ كَعَصْرَتِ عَائِشَةَ كِي سَاتِ مِثْنُ وَتَرْتِ مَائِثِ لَقِينِ هُوَا  
 تَرْجَمَةً تَاسَمِ مِثْنُ مَارِدٍ وَاسْتَهَ كَعَصْرَتِ عَائِشَةَ كِي سَاتِ مِثْنُ وَتَرْتِ مَائِثِ لَقِينِ هُوَا  
 الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي رَاثِ كَوَا كَعَصْرَتِ عَائِشَةَ كِي سَاتِ مِثْنُ وَتَرْتِ مَائِثِ لَقِينِ هُوَا  
 يَسْبِ تَرْجَمَةً تَاسَمِ مِثْنُ مَارِدٍ وَاسْتَهَ كَعَصْرَتِ عَائِشَةَ كِي سَاتِ مِثْنُ وَتَرْتِ مَائِثِ لَقِينِ هُوَا  
 عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صَلَوةٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْتِ كَانَتْ يَتَامُ أَوَّلًا  
 الْيَكْنِ كَعَصْرَتِ عَائِشَةَ كِي سَاتِ مِثْنُ وَتَرْتِ مَائِثِ لَقِينِ هُوَا  
 كَانَتْ يَتَامُ أَوَّلًا الْيَكْنِ كَعَصْرَتِ عَائِشَةَ كِي سَاتِ مِثْنُ وَتَرْتِ مَائِثِ لَقِينِ هُوَا

فَعَصْرَتِ

بِكَبْرٍ مِثْنُ

بِكَبْرٍ مِثْنُ

بِكَبْرٍ مِثْنُ









إِذْ أَصْلَحَ صَلَوةً أَحَبَّ أَنْ يُدْ أَوْمَ عَلَيْهِمَا وَكَانَ إِذَا غَلَبَهُ نَوْمٌ أَوْ جَمْعٌ عَرَفَ قِيَامَ اللَّيْلِ صَلَ  
 مِنْ النَّجَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رُكْعَةً وَلَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ  
 وَبَيَّنَّهُ وَلَا صَلَ لَيْلَةً إِلَى الصُّبِيِّ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ قَالَ الْكَلْبُكِيُّ الْإِنْسَانِي  
 قَدْ نَشَأَ بَعْدَ بَيْنِهِمَا فَقَالَ صَدَقْتَ لَوْ كُنْتُ أَقْرَبُهَا أَوْ ادْخُلْتُ عَلَيْهَا لَأَتَيْتُهَا حَتَّى تَشَاغِبَنِي  
 بِهِ قَالَ قُلْتُ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهَا مَا حَدَّثْتُكَ حَدِيثَهَا **ترجمہ** قتادہ سے روای  
 ہے کہ زرارہ بن سعد بن ہشام بن عامر نے چاہا کہ اس کی راہ میں جہاد کرے اور مدینہ کو آئے اور چاہا  
 کہ اپنے باغ و زمین وغیرہ بیچ دے لیکن اور اس سے متنبہ اور گھوڑے خریدیں اور لفاری سے لڑیں  
 مرنے کے وقت تک پھر مدینہ میں آئے اور مدینہ والوں سے ملے انہوں نے انکو منع کیا (یعنی بالکل  
 کار و بار دنیا اور ضروریات بشری چھوڑ کر ایسا نکرنا چاہیے) اور خبر دی کہ چچہ آدمیوں نے اسکا  
 ارادہ کیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں تو آپ نے انکو منع کیا اور فرمایا کہ کیا تمہارے  
 لیے میری راہ اچھی نہیں پھر جب لوگوں نے اون سے یہ کہا تو انہوں نے اپنی بیوی سے رجعت  
 کی (یعنی جب کو طلاق دیدیا تھا) اور انکو طلاق دیدیا تھا اور ان کی رجعت پر گواہ کر لیا لوگوں کو پھر  
 وہ ابن عباس کے پاس آئے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کا حال پوچھا انہوں نے  
 کہا میں نکو ایسے شخص کو بتا دوں کہ جو ساری زمین کے لوگوں سے حضرت کے وتر کا حال بہتر جانتا  
 ہے انہوں نے کہا وہ کون ہے ابن عباس نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سو میں ان کے پاس  
 جاؤ اور ان کو پوچھو پھر میرے پاس آؤ اور انکے جواب سے خبر دو پھر میں انکے پاس چلا اور حکیم بن اسلم  
 کے پاس آیا اور ان سے چاہا کہ وہ مجھے حضرت عائشہ کے پاس لے جلیں انہوں نے کہا میں انکے  
 پاس نہیں جاتا اس لیے کہ میں رنے انکو روکا تھا کہ وہ ان دونوں گروہوں کے بیچ میں کچھ نہ بولیں  
 (یعنی صحابہ کی آپس کی ٹرائیوں میں) مگر انہوں نے لٹا مارا جلی گئیں زرارہ نے کہا کہ میں نے  
 حکیم کو قسم دی غرض وہ آئے اور ہم سب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف چلے اور ان سے اطلاع  
 کی انہوں نے اجازت دی اور ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تب انہوں نے فرمایا کیا حکیم  
 ہیں انہوں نے کہا ان غرض حضرت عائشہ نے انکو پہچان لیا (یعنی آواز وغیرہ سے پڑھ کی آڑ  
 سے پھر انہوں نے فرمایا کہ تمہارے ساتھ کون ہے حکیم نے کہا میرے ساتھ سعد بن ہشام ہیں

انہوں نے فرمایا ہمام کون سے حکیم نے کہا عامر کے بیٹے تب ادھر بہت مہربانی کی اور قتادہ نے کہا  
 وہ جنگ احد میں شہید ہوئے تھے پہر میں نے عرض کی کہ اے مسلمان کی مان مجھے رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے اخلاق سے خبر دیجیے انہوں نے فرمایا تم نے قرآن نہیں پڑھا میں نے کہا کیوں نہیں انہوں  
 نے فرمایا حضرت کا خلق وہی تھا جسکا قرآن میں حکم ہے انہوں نے کہا پہر میں نے چلنے کا ارادہ کیا اور  
 چاہا کہ موت کو وقت تک اب کسی کو کوئی چیز نہ پوچھوں۔ پہر مجھے خیال آیا تو میں نے عرض کی کہ خبر دیجیے  
 مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رات کو اٹھنے سے پہر انہوں نے فرمایا کیا تم نے کیا ثبات اٹھائی نہیں ہے  
 میں نے کہا کیوں نہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرض کیا رات کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کو اس سورہ  
 اول میں پہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے پیارے رات کو نماز پڑھتے رہے اور اللہ تعالیٰ نے اس سورہ  
 کا خاتمہ بارہ چھینچے تک آسمان پر روک رکھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس سورہ کا آخر آمانا اور اس میں  
 تخفیف فرمائی یعنی تہجد کی فرضیت معاف کر دی مسنون ہونا باقی رہا پہر ہو گیا رات کا نماز پڑھنا  
 خوشی کا سودا بعد اسکے کہ فرض تھا پہر میں نے عرض کی اے مسلمان کی مان خبر دیجیے مجھے رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کی تب انہوں نے فرمایا کہ ہم آپ پر سو اگ اور وضو کا پانی طیار رکھتے تھے  
 اور اللہ تعالیٰ آپ کو جب چاہتا تھا اٹھا دیتا تھا رات کو پہر آپ سو اگ کرتے تھے اور وضو پہر لوگ  
 ٹپتے تھے تھوڑے بیٹھے اوس میں مگر تھوڑی رکعت کو بعد اور یاد کرتے اللہ کو اور اس کی حمد کرتے اور دعا  
 کرتے یعنی خوش ہند پڑھتے (پہر کھڑے ہو جاتے اور سلام نہ پھیرتے اور نوین رکعت پڑھتے پہر ٹپتے  
 اور اللہ کو یاد کرتے اور اس کی تعریف کرتے اور اس کے دعا کرتے اور اس طرح سلام پہرتے کہ ہم کو  
 سنا دیتے (تاکہ سوتے جاگ اٹھیں) پہر دو رکعت پڑھتے اور اسکے بعد بیٹھے بیٹھے بعد سلام کے عرض  
 کیا کہ یہ دو رکعت ہوئی اے میرے بیٹے چرب آپ کا سن زیادہ ہو گیا اور بدن میں گشت الکیا سات  
 رکعت وتر پڑھنے لگے اور دو رکعتیں ویسی ہی پڑھتے جیسے اوپر ہم نے بیان کیں عرض یہ سب نو  
 رکعتیں ہوئیں اے میرے بیٹے (یعنی سات وتر تہجد کی اور دو بعد وتر کے) اور آپ کی عادت تھی  
 کہ جب کوئی نماز پڑھتے اوپر ترنگی کرتے اور جب آپ پر نیند یا کسی درد کا غلبہ ہوتا کہ رات کو نہ اٹھ  
 سکتے تو دن کو بارہ رکعت ادا کرتے (یعنی وتر نہ پڑھتے اس سہو ثابت ہوا کہ وتر کی قضا نہیں ہے)  
 اور میں نہیں جانتی کہ کبھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سارا قرآن ایک رات میں پڑھ لیا ہو۔

(اس سو یک شبہ قرآن کا دعوت ہونا ثابت ہوا) نہ یہ جانتی ہوں کہ ساری رات آپ نے نماز پڑھی  
 صبح تک (یعنی ذرا بھی نہ سو کر آرام لیا ہو) اور نہ یہ کہ سارا مہینہ روزہ رکھا ہو سوا رمضان کے بہر  
 میں ابن عباس کے پاس گیا اور ان سو پیر ساری حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ بیشک حضرت عائشہ  
 نے سچ فرمایا اور کہا کہ اگر میں ان کے پاس جاتا ہوتا تو یہ سب مہینہ در مہینہ سننا زرا رہے کہا  
 اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ ان کے پاس نہیں جاتے ہیں تو میں کہی ان کی بات آپ نے کہنا مسلم  
 نے کہا روایت کی مجھ سے محمد بن مشور نے ان سے معاذ بن سوہام نے جو معاذ کے باپ ہیں ان  
 سے قتادہ نے ان کو زرا رہنے ان سے سعد بن ہشام نے کہ سعد نے طلاق دیا اپنی بیوی کو  
 اور مدینہ گئے تاکہ اپنی زمین وغیرہ فروخت کریں پھر یہی مضمون بیان کیا اور حکم نے کہا روایت کی مجھ سے  
 ابو بکر بن ابی شیبہ نے ان سے محمد بن بشر نے ان سے سعید بن ابی عروبہ نے ان سے قتادہ نے  
 ان سے زرا رہنے ان سے ان سے سعد بن ہشام نے کہا سعد نے کہ میں عبد اللہ بن عباس کے  
 پاس گیا اور ان سو ترکہ کو پوچھا اور سارا قصہ حدیث کا بیان کیا اور اسی میں یہی ہے کہ حضرت  
 عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہشام کو ان سے انہوں نے کہا عامر کے بیٹے انہوں نے فرمایا وہ کیا  
 خوب شخص تھے اور عامر شہید کے بہتے جنگ احد میں **ف** اس حدیث میں بہت نواید ہیں اول  
 یہ کہ ابن عباس نے حضرت عائشہ کو بتایا کہ ان سے وتر کا حال پوچھو اس سے معلوم ہوگا کہ عالم کو  
 مستحب ہے کہ جب کوئی شخص اپنے سے زیادہ جانتا ہو تو مسائل کو اس کی طرف رجوع کر دے اس میں  
 دین کی غیر خواہی اور مسائل کی بہتری ہے دوسری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو جواب  
 دیا کہ خلق حضرت کا قرآن تھا اس سے عنوان اور وفور علم اور کثرت فہم اور کثرت اور اک  
 حضرت ام المومنین کا معلوم ہوتا ہے کہ کتنے بڑے دریا کو ایک کونڈی میں کر لیا اور ایسی جامع اور جامع  
 تعریف آپ کے خلق کی کردی کہ سائل کو خیال ہوا کہ اب ساری عمر کسی سے اس بارہ میں سوال  
 نہ کرے سبحان اللہ کیون انہوں آخر محبوب بہ محبوب خدا میں رضی اللہ عنہا وعن ائمتہا واخذہا امہنا  
 تیسری یہ جو فرمایا کہ تہجد فرض تھا پھر غشی کا سودا ہو گیا اس سے معلوم ہوا کہ حضرت صلوات اللہ  
 علیہ وسلم پر اور بہت پر سب پر نفل ہو گیا مگر بہت پر نفل ہوئے ہیں تو اجماع ہے ادنیٰ صلوات اللہ علیہ  
 وسلم کے لیے شافعیہ کے نزدیک فرضیت ماقط ہو گئی چوتھی جب تہجد قضا ہوتا صبح کو اور قرات

اس ثابت ہوا کہ اور اور وظائف کی احتیاط ضرور ہونی باوجودین ثابت ہوا کہ وتر کی قضا نہ پڑھتے۔

**عن** زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى أَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامٍ كَانَ حَاكِمًا لِلَّهِ فَكَذَّبَهُ أَنَّكَ طَلَعُ امْرِئَاتٍ وَ  
 انْقَضَ الْحَدِيثُ بِمَعْنَى حَدِيثِ سَعِيدٍ وَفِيهِ ثَلَاثٌ مِنْ هِشَامٍ قَالَ أَبُو عَامِرٍ قَالَتْ رِغَمَ  
 الْمُرَّةِ كَانَ أَصِيبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ وَفِيهِ نَقَالَ حَكِيمُ بْنُ  
 أَفْلَحٍ أَمَا أَنْتَ لَوْ عَلِمْتَ أَنَّكَ لَأَنْتَ خَلَّ عَلِيَّهَا مَا أَنْبَأَكَ بِحَدِيثِهَا تَرْجِمَهُ زُرَّارَةُ بْنُ أَوْفَى  
 سے روایت ہو کہ سعد بن ہشام اون کے ہم سایہ تھے پس انہوں نے خبر دی کہ طلاق دیا انہوں نے  
 اپنی بیوی کو اور حدیث بیان کی جیسو سعید کی روایت ہو اور اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت عائشہ نے  
 پوچھا کہ کون سے ہشام انہوں نے کہا عامر کے بیٹے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ مان وہ کیا خوب  
 آدمی تھے شہید ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احد کے دن اور اس میں یہ بھی ہے  
 کہ حکیم بن اسلم نے کہا کہ اگر میں جانتا کہ تم ان کے پاس نہیں جاتے تو میں انکی حدیث سونم کو خبر  
 نہ دیتا **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا  
 قَامَ مِنَ الصَّلَاةِ مِنَ اللَّيْلِ مِنْ وَجَعٍ أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ مِنَ النَّهَارِ رَأَيْتُكَ عَشْرَةَ رَكَعَاتٍ تَرْجِمَهُ  
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شب کی تہجد جب قضا ہو  
 جاتی کسی درود وغیرہ کے غرض سے تو دن کو بارہ رکعت پڑھ لیتے **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
 عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَمِلَ عَمَلًا أَثَبَّتَهُ وَكَانَ إِذَا  
 قَامَ مِنَ اللَّيْلِ أَوْ مَرَضَ مِنَ النَّهَارِ رَأَيْتُكَ عَشْرَةَ رَكَعَاتٍ وَمَا دَأْبُ رَسُولِ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحَ وَمَا صَامَ مُتَتَابِعًا إِلَّا رَمَضَانَ تَرْجِمَهُ  
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی کام کرتے تو اسے  
 ہمیشہ کیا کرتے اور جب رات کو سو جاتے یا بیمار ہو جاتے تو دن کو بارہ رکعت پڑھ لیتے اور میں نے  
 نہیں دیکھا کہ کہی آپ ساری رات صبح تک جاگے ہوں اور کبھی ایک ماہ برابر روزہ نہ رکھے مگر رمضان  
 میں **عن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مَنْ قَامَ عَنْ حَرْبٍ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَامَ كَأَنَّمَا بَيْنَ صَلَوةِ الْفَجْرِ وَصَلَوةِ الظُّهْرِ كَتَبَ  
 لَهُ كَأَنَّمَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ تَرْجِمَهُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مَنْ قَامَ عَنْ حَرْبٍ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَامَ كَأَنَّمَا بَيْنَ صَلَوةِ الْفَجْرِ وَصَلَوةِ الظُّهْرِ كَتَبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

نے جو سو گیا اپنے وظیفہ سے کسی چیز کو چھوڑ کر اور پڑھ لیا اوس کو فجر اور ظہر کے سچ میں تو کہتا ہے اسکو  
 ابدہ ایما کہ گویا پڑھ لیا اوس نے رات کو **عَنْ** الْقَاسِمِ الشَّيْبَانِيِّ أَنَّ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهُ رَأَى قَوْمًا يَصَلُّونَ مِنَ الصُّبْحِ فَقَالَ أَمَا لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّ الصَّلَاةَ فُغِيْرَ هَذِهِ السَّاعَةِ  
 أَفْضَلُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَّوْهُ أَلَا وَابْنُ حَزْمٍ تَرْمِضُ الْفِصَالُ  
 ترجمہ قاسم شیبانی سے روایت ہے کہ زید بن ارقم نے لوگوں کو نماز چاشت پڑھتے ہوئے دیکھا رہی  
 ابھی دن خوب نہیں چڑھا تھا تو انہوں نے کہا کہ لوگ خوب جان چکے ہیں کہ نماز اس کے سوا اور گہری  
 میں افضل ہے اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز جمعہ کرنے والا روزن کی جب  
 ہے کہ اونٹ کے بچوں کے پیر گرم ہو جاوین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ چاشت دن چڑھنے پر نماز  
 افضل ہے اگرچہ طلوع خمس سے زوال تک جائز ہے مگر عہد وقت یہ ہے کہ دو سو پیر گرم ہو جاوے  
 اور اونٹ کے بچوں کے پیر جلنے لگیں اور اسی کو صلوٰۃ الاولیین ہی کہتے ہیں **عَنْ** زَيْدِ بْنِ  
 اَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ ثَبَاةٍ ذَهُمٌ يَصَلُّونَ  
 فَقَالَ صَلَّوْهُ أَلَا وَابْنُ حَزْمٍ تَرْمِضُ الْفِصَالُ ترجمہ زید ارقم کے بیٹے نے کہا انھیں رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم قبلا والوں کی طرف اور دیکھا کہ وہ لوگ نماز پڑھتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ صلوٰۃ  
 الاولیین کا وقت جب ہے کہ اونٹ کے بچوں کے پیر جلنے لگیں **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
 أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَّوْهُ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّوْهُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمْ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً  
 وَأُخْرَى فَإِنَّهُ تَوَرَّكَ مَا قَدْ صَلَّى **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے پوچھا رات کی نماز کو تو آپ نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعت ہی بہر جب خیال ہو  
 کہ صبح ہو چلی تو ایک رکعت پڑھ لے کہ وہ طاق کر دے گی ساری نماز کو جو اوس نے پڑھی **عَنْ**  
 سَالِمِ بْنِ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَّوْهُ اللَّيْلِ  
 فَقَالَ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِرَكْعَةٍ **ترجمہ** سالم اپنے باپ سے روایت ہے  
 کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا رات کی نماز کو تو آپ نے فرمایا دو دو رکعت  
 پڑھ بہر جب صبح سے دو رکعت تو ایک رکعت و تراویح **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

بَابُ صَلَّوْهُ اللَّيْلِ

بَابُ صَلَّوْهُ اللَّيْلِ

وہی ہے جو  
میں نے  
کہا تھا

اور  
اسی

میں نے  
کہا تھا

وہی ہے جو  
میں نے  
کہا تھا

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ صَلَوةُ اللَّيْلِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا اخْتَفَتِ الضُّمُجُ قَاوَرَتْ بِوَاحِدَةٍ تَرْتَحِمُهُ  
 عَبْدُ اسْمِ بْنِ عُمَرَ كَمَا أَيْكُتُفُصُّ كَمَا يُهَوُّ أَوْ اسْمِ عَرْضِ كِي كَمَا نَزَّ شَبَّ كِي وَنُكِرَ هِيَ أَكْ مَضْمُونِ هِيَ  
**عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ  
 السَّائِلِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ صَلَوةُ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا اخْتَفَتِ الضُّمُجُ فَصَلِّ  
 رُكْعَةً وَاجْعَلْ آخِرَ صَلَوتِكَ وَتِلَاثَةً سَأَلَ رَجُلٌ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ وَأَنَا بَيْنَ لَكَ الْمَكَانِ  
 مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَدْرِي هُوَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ لَهُ  
 وَشَكَلَ ذَلِكَ تَرْتَحِمُهُ عَبْدُ اسْمِ بْنِ عُمَرَ كَمَا أَيْكُتُفُصُّ نَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُوَيْهًا أَوْ مِينِ اسْمِ  
 أَوْ رَحْمَتِ كِي بِحِمْبِنِ تَهَا أَوْ سَمِ عَرْضِ كِي كَمَا لَ رَسُولِ اسْمِ كِي رَاتِ كِي نَزَّ كِي وَنُكِرَ هِيَ أَكْ مَضْمُونِ  
 فَرَمَا يَدُ وَدُورِ كَرَمَتِ بِحِمْبِنِ تَهَا وَرَبُّ صَبِيحِ كَا تَوَا كِي رَكْعَتِ ثَبْرَه لَ أَوْ اسْمِ نَزَّ كِي وَتَرَا أَوْ كَرَمِ بُوَيْهًا  
 كِي سَالِ كِي بَعْدَ أَوْ مِينِ رَحْمَتِ كِي پَاسِ أَوْ سَمِ طَرَحِ تَهَا (بِغْنَةِ دُونَ كِي بِحِمْبِنِ) اِسْمِ تَحْصِنِ  
 يَا أَوْ كَرَمِ نَ سَمِ پَرِ هِيَ أَكْ مَضْمُونِ اسْمِ اِسْمِ اِسْمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلَ  
 رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ كَيْفَ يَسْأَلُ وَكَيْفَ يَجِبُ مَا سَأَلَ رَجُلٌ عَلَى  
 رَأْسِ الْحَوْلِ وَمَا بَعْدَ كَا تَرْتَحِمُهُ عَبْدُ اسْمِ بْنِ عُمَرَ كَمَا أَيْكُتُفُصُّ نَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَوْ ذَكَرَ كِي حَدِيثِ دُونَ رَاوِي بِنِ نَ مَثَلِ أَوْ بِكِ حَدِيثِ كِي كَمَا اِدْنِ كِي رَوَا مِثْ مِينِ سَالِ بِهْ كِي  
 بَعْدَ بِهْ بِحِمْبِنِ كَا ذَكَرَ أَوْ اسْمِ كِي بَعْدَ نَبِيْنِ هِيَ **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُ دُورِ الضُّمُجِ بِالْوَتْرِ تَرْتَحِمُهُ عَبْدُ اسْمِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا نَ كَمَا كَا  
 نَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَا يَدُ وَرَمِجِ كِي أَكْ ثَبْرَه لِبَا كَرِ **عَنْ** نَافِعِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهُمَا قَالَ مَنْ صَلَّى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ آخِرَ صَلَوتِهِ وَتِلَاثَةً فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِذَلِكَ تَرْتَحِمُهُ نَافِعِ نَ كَمَا كَا اِبْنِ عُمَرَ كَمَا أَيْكُتُفُصُّ نَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 سَبْ اَمْرِ مِينِ اِدَا كَرَمِ اسْمِ كَا رَسُولِ اسْمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهْ حَكَمِ فَرَمَاتِ تَه **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَجْعَلُوا آخِرَ صَلَوتِكُمْ بِالْوَتْرِ وَتِلَاثَةً  
 عَبْدُ اسْمِ نَ هِيَ مَضْمُونِ رَحْمَتِ سَمِ رَا مِثْ كَا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا





کو دو رکعت پڑھا کرتے تھے اور وتر ایک رکعت پڑھتے تھے ابن سیرین نے کہا میں یہ نہیں  
 پوچھا عبداللہ نے کہا تم موٹے آدمی ہو (یعنی موٹے عقل والے) کہ بیچ میں بول اُسے (مجھ) نصبت  
 مذی کہ میں پوری حدیث تم سے بیان کرتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دو رکعت پڑھتے  
 تھے اور وتر ایک رکعت ادا کرتے تھے اور دو رکعت قبل فرض کے ایسے وقت پڑھتے کہ تمیران  
 کے کان میں ہوتی (یعنی قریب تکبیر پڑھتے اور ظاہر ہے کہ اس وقت نماز جو ہوگی نہایت نفیس  
 ہوگی) خلف (اپنی روایت میں) اراۃ کہا اور نماز کا ذکر نہیں کیا **عَنْ** النَّبِيِّ بْنِ سَبْرٍ  
 قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِمَنْ لِهَذَا يُوْتَرُ رَكْعَةً مِنْ الْخَيْرِ الْبَيْتِ  
 نَبِيهِ فَقَالَ بَيْتُهُ إِنَّكَ لَتَجِدُ تَرْجُمَهُ ابْنُ سِيرِينَ لَمْ يَكُنْ ابْنُ عُمَرَ  
 پوچھا اور مثل اوپر کی روایت کو بیان کیا اور اتنا زیادہ کیا کہ وتر ایک رکعت ٹہری آخر شب  
 میں اور اس میں یہ بھی ہے کہ ٹہیر و ٹہیر و تم موٹے آدمی ہو **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
 يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْبَيْتِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا رَأَيْتَ  
 أَنَّ الصُّبْحَ يَدْرُكُكَ فَادْرُكْهُ بِوَاحِدَةٍ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ غَمْرُكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَا مَثْنَى مَثْنَى  
 قَالَ إِنَّ لِسَلَامٍ وَكَذَلِكَ تَرْجُمُهُ ابْنُ سِيرِينَ لَمْ يَكُنْ ابْنُ عُمَرَ  
 سلم نے فرمایا رات کی نماز دو رکعت ہر چرب تجھ معلوم ہو کہ صبح آن پہنچی تو ایک رکعت تر  
 پڑھ لے پھر ابن عمر سے پوچھا کہ دو رکعت کو کیا معنی انہوں نے کہا ہر دو رکعت کو بعد سلام  
 پھر جواب دے **عَنْ** ابْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 أَوْتَرُوا قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا تَرْجُمَهُ ابْنُ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رَوَايَتَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فرمایا وتر پڑھو صبح سے پہلے **عَنْ** ابْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُمْ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 بَيْتَ عَمْرِو بْنِ لُطَيْمٍ فَقَالَ أَوْتَرُوا قَبْلَ الصُّبْحِ تَرْجُمَهُ ابْنُ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 سلم نے جب آپ سے پوچھا کہ وتر پڑھ لیا کر صبح سے پہلے **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنَ الْخَيْرِ الْبَيْتِ فَلْيُوتِرْ  
 أَوَّلَهُ وَمَنْ طَمَعُ أَنْ يَقُومَ أَخْرَجَهُ فَلْيُوتِرْ الْخَيْرَ الْبَيْتَ فَإِنَّ صَلَاةَ الْخَيْرِ الْبَيْتِ مَشْهُودَةٌ  
 وَذَلِكَ أَفْضَلُ وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ كَحُضْرَتِهِ تَرْجُمَهُ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ ابْنُ عُمَرَ

نَدَائِلُ

ابن سَعِيدٍ أَخْبَرَهُمْ

اصحیٰ السید علیہ وسلم فرمایا جب کوفہ ہو کہ آخر شب میں اٹھ کر توجہ پہلے اول شب میں (یعنی بعد شام) اور جب کہ آرزو ہو کہ ایک آخر  
 شب میں توجہ پہلے کہ در پہلے آخر شب میں پہلے کہ نماز آخر شب کی ایسی کہ اس میں نہ شہر حاضر نہ ہو میں اور وہ فہم ہے اور ابو موسیٰ نے  
 محض وہ کہہ منہ دونوں کے ایک میں **عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ**  
**أَيُّكُمْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُؤْتِرْ شَيْئًا كَلْبًا قَدْ وَصَّ دُلُوقَ لَيْلِكُمْ مِنْ الْبُكْلِ**  
**فَلْيُؤْتِرْ مِنْ آخِرِهِ فَإِنْ قَدِ امْتَدَّ آخِرُ اللَّيْلِ مَحْضُورُهُ فَذَلِكَ أَفْضَلُ** ترجمہ جابر نے کہا میں نے  
 نبی صلی السید علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو کوئی ڈرے کہ ادھم نہ سکیگا آخر رات میں تو جابریہ کہ در  
 پہلے پہر سو جاوے اور جب ایقین ہو رات کہ آئینہ کا وہ در پہلے ہے آخر میں اس لیے کہ قرارت  
 آخر رات کی ایسی ہے کہ اس میں نہ شہر حاضر نہ ہو میں اور یہ فعل ہے **عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ**  
**رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ طَوْلُ الْقَنُوتِ** ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ  
 نے کہا کہ رسول اللہ صلی السید علیہ وسلم نے فرمایا نمازوں میں بہتر وہ ہے جس میں دیر تک کھڑا رہنا ہو  
**عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ طَوْلُ الْقَنُوتِ**  
 ترجمہ جابر نے کہا کہ رسول اللہ صلی السید علیہ وسلم سے پہلے کون سی نماز افضل ہے کہ جس میں دیر تک  
 کھڑا رہنا ہو **عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ**  
**إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا كَابِلٌ شَيْئًا يُسْأَلُ اللَّهُ حِينَ يَأْتِي الدُّنْيَا وَلَا آخِرَتِهَا**  
**إِلَّا أَعْطَاهَا أَيَاكَ وَذَلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ** ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 سلم سے رات میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس وقت مسلمان آدمی جو اس وقت کے  
 دنیا اور آخرت کی خیر مانگے اس وقت کے او سے عطا کرے اور یہ رات میں ہوتی ہے **عَنْ**  
**جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةً لَا**  
**يُؤَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْأَلٌ إِلَّا أُعْطِيَ أَيَاكَ** ترجمہ جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات میں ایک گھڑی ہوتی ہے کہ اس وقت بندہ مسلمان اس وقت کے سے جو  
 وہ اسے دے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**قَالَ يَنْتَزِلُ رَبُّنَا تَارِكٌ دُنَاكَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَنْفَعُ نَفْسُكَ الْكَلْبُ**  
**الْأَخْصَرُ فِيهِ مَنْ يَدْعُوَنِي فَأَسْتَجِيبُ لَهُ وَمَنْ يَنْفَعُنِي فَأَعِطِيهِ وَمَنْ يَسْتَعِزُّ بِي فَأَعِزَّهُ**

تاویل اصل النکاح واصل النکاح

تاویل النکاح واصل النکاح

تاویل النکاح واصل النکاح

تاویل النکاح واصل النکاح

ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور تمنا ہے پروردگار ہمارا برکت والا بلند  
ذات والا ہر رات دنیا کے آسمان پر جب رہ جاتی ہے اخیر کی تہائی رات اور فرماتا ہے کون ہے  
کہ مجھ سے دعا کرے میں قبول کروں کون ہے کہ مجھ سے مانگے میں اس کو دوں کون ہے کہ مجھ سے بخشش  
میں سے بخشوں **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
قال یُنزلُ اللہُ تبارکَ وتعالٰی الی السَّمَاءِ الدُّنْیَا کُلَّ لَیْلَةٍ حَتّٰی یَمُوتَ ثُلُثُ اللَّیْلِ  
اَوَّلُ فِیَقُولُ اَنَا الْمَلِکُ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَدْعُوْنِیْ فَاَسَجِّبُ لَهُ مِنْ ذَا الَّذِیْ یَسْأَلُنِیْ  
فَاُعْطِیْهِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرُ لَهُ فَلَایَذَّالْ کَانَ لَکَ حَقٌّ یُّصِیْحُ فِی الْعَجْرِ  
ترجمہ ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا اور تمنا ہے اللہ تعالیٰ  
آسمان دنیا کی طرف ہر رات میں جب تہائی رات اول کی گزر جاتی ہے اور فرماتا ہے میں بادشاہ  
ہوں میں بادشاہ ہوں کون ہے جو مجھ سے دعا کرے کہ میں قبول کروں کون ہے کہ مجھ سے مانگے  
کہ میں اسے دوں کون ہے کہ مجھ سے مغفرت مانگے کہ میں اسے بخشوں غرض ایسا ہی فرماتا رہتا  
ہے کہ صبح روشن ہو جاوے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا مَضَى شَطْرُ اللَّیْلِ اَوَّلُ ثُلُثَا لَیْلِ یُنْزِلُ اللہُ تبارکَ وتعالٰی  
اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا فِیَقُولُ هَلْ مِنْ سَآئِلٍ تُعْطٰی هَلْ مِنْ دَآءٍ یُّسْحَبُ کَ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ  
یُعْفٰی کَ حَتّٰی یَفْجُرَ الصُّبْحُ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم جب آدھی رات یا دو تہائی گزر جاتی ہے اور تمنا ہے اللہ تعالیٰ برکت والا بلند ذات والا  
دنیا کے آسمان کی طرف اور فرماتا ہے کوئی مانگنے والا ہے کہ وہ تعالیٰ اسے دیکر کوئی دعا کرے  
والا ہے کہ وہ اس کی دعا قبول کیجاوے کوئی بخشش چاہنے والا ہے کہ وہ بخشا جاوے یہاں تک کہ  
صبح ہو جاتی ہے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم یُنْزِلُ اللہُ تبارکَ وتعالٰی فِی السَّمَاءِ الدُّنْیَا لِشَطْرِ اللَّیْلِ اَوَّلُ ثُلُثِ اللَّیْلِ  
اَلَا خَیْرٌ فِیْقُولُ مَنْ یَدْعُوْنِیْ فَاَسَجِّبُ لَهُ اَوْ یَسْأَلُنِیْ فَاُعْطِیْهِ ثُمَّ یَقُولُ مَنْ یُغْفِرُ  
غَیْرِ عَدِیْمٍ وَلَا حُلُوْمٍ ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا اور تمنا ہے اللہ تعالیٰ برکت والا آسمان دنیا کی طرف آدھی رات کو یا پچھلی

باجوئے منہ

تہائی رات کو اور فرماتا ہے کون مجھ سے دعا کرتا ہے کہ میں اسے دو دن پہر فرماتا ہے کون قرض دیتا ہے اسکو جو کہی فقیر نہ ہوگا دے کسیر عظیم کرے گا

**عَنْ** سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةٍ قَامَتْ لَهُ رَجُلَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ **عَنْ** ابْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةٍ قَامَتْ لَهُ رَجُلَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ وہی جو اور گنہگار کی طرح رہتا ہے **عَنْ** ابْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةٍ قَامَتْ لَهُ رَجُلَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ **عَنْ** ابْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةٍ قَامَتْ لَهُ رَجُلَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

جب تہائی رات کی گزرتی ہو تو تلبہ دنیا کو آسمان پر اور فرماتا ہے کون ہے جو مغفرت مانگے کون ہے جو توبہ کرنے کو کہتا ہے جو کچھ مانگے کون ہے جو دعا کرے یہی فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ فجر ہو جاتی ہو

**ف** ان سب احادیث صحیحہ سے اتنا پروردگار کا ہر شب جو ایک صفت فعلی ہے اس تعالیٰ شانہ کی ثابت ہوئی اور اس کے ظاہر معنی پر بلا کیفیت ایمان لانا سلف کل جہت ہے اور یہ تاویل

کہ اسکی رحمت اترتی ہے یا اس کے فرشتے یہ تاویلات باطلہ و دواز کار ہرین سلیم کوئی فرشتہ وغیرہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھے جو مانگو سو دوں جو دعا کرو قبول کروں یہ خاص اس فعل کے کی

ذات مقدس کو لائق ہر نہ اس کے کسی صفت سے یہ یمن نکل سکتا ہے نہ کسی مخلوق سے اور صحابہ سے اور تابعین اور کتبہ دین اور اکابر محدثین کا ان سب صفات میں جو یہ اتنا چڑھنا آنا ہنسنا تعجب

کرنا ہوتا ہے بعضہ کرنا رحم کرنا جو احادیث صحیحہ میں یا آیات قرآنیہ میں وارد ہوئے ہیں یہی مذہب ہے کہ اس کے ظاہر معنی پر ایمان لانا اور کیفیت اسکی اسکو سوچنا اور قرض دینے سے مراد صد

ہے کہ اسکو فضل کی راہ سے قرض فرمایا اور اکثر ان سب حدیثوں سے بڑی نصیحت آخر شب کی ظاہر ہوئی اور دعا کا قبول ہونا اور مسئلہ کا ملنا اور رحمت کا جوش اور قبولیت کا خوش اور

الطاف کا زور اور رحمتوں کا شور ثابت ہوتا ہے **عَنْ** ابْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةٍ قَامَتْ لَهُ رَجُلَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ان حدیث منصوصہ انکم داکثر ترجمہ ابی اسحاق نے یہی روایت کی ہے اسی سنہ سے مگر حدیث منصور کی پوری اور بڑی ہے **بَابُ** التَّوْبَةِ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ

ہو اللہ اذنی تراویح کا بیان **عَنْ** ابْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةٍ قَامَتْ لَهُ رَجُلَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو رات کو رمضان کی نماز پڑھی ایمان اور  
 ثواب کی راہ سے اس کے گناہ بخش جاویں **عَنْ** ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم یخرج فی قیام رمضان من عیدان تأمروہم فیہ بغير ما  
 یقول من قیام رمضان ایماناً واحتساباً غفرلہ ما تقدم من ذنبہ فتوفوا رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واکامروا علی ذلک ثم کان الامرو علی ذلک فی خلافتہ ابی بکر  
 وصلاہ علیہ وسلم لا فخر لافتر عمر رضی اللہ عنہما علی ذلک ترجمہ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم رمضان میں تراویح پڑھنے کی موعیت دیتی بغیر اس کے کہ تاکید ہو حکم کرین یا رون کو  
 اور فرماتے جو نماز پڑھے رمضان میں ایمان کو درست کرے کہ اور ثواب کو حاصل کرے کہ کو بخش جائے  
 گے اور اس کے لگے گناہ پہر انتقال فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہی طریقہ رہا پہر ابو بکر  
 کی خلافت میں یہی طریقہ رہا پہر حضرت عمر کی شروع خلافت ابی یہی طریقہ رہا ریفیم حبس کا  
 جی چاہتا رات کو نماز پڑھتا **عَنْ** ابی ہریرۃ حدیثہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم قال من صام رمضان ایماناً واحتساباً غفرلہ ما تقدم من ذنبہ ومن قام  
 لیلۃ القدر ایماناً واحتساباً غفرلہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ ابوہریرہ نے لوگوں سے  
 بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کا روزہ رکھا ایمان اور ثواب کی  
 نظر سے بخش جاویں گے اور اس کے لگے گناہ **عَنْ** ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن البیہقی  
 اللہ علیہ وسلم قال من یقیم لیلۃ القدر یتقوا فیہا اذ قال ایماناً واحتساباً غفر  
 لہ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شب میں جاگتا  
 عبادت کرتا سو اور جانے کے یہ کہ بقدر ہے گمان کرتا ہوں میں کہ آپ نے یہ فرمایا کہ ایمان اور ثواب  
 کی نظر سے وہ بخشا جائیگا **عَنْ** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم کان فی المسجد ذات لیلۃ فصلی بصلوۃ ناس ثم صلی من القایۃ فکثر  
 الناس ثم اجتمعوا من الیلۃ الثالثۃ او الرابعۃ ثم خرج الیہم رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم فلما اصبح قال قد رایت الذی صنعتم فکم یمنعنی من  
 الخروج الیکم الا انی خشیتم ان یفرض علیکم قال وذلك فی ہذا ترجمہ

ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو رات کو رمضان کی نماز پڑھی ایمان اور ثواب کی راہ سے اس کے گناہ بخش جاویں

عَنْ

ترجمہ ابوہریرہ نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شب میں جاگتا عبادت کرتا سو اور جانے کے یہ کہ بقدر ہے گمان کرتا ہوں میں کہ آپ نے یہ فرمایا کہ ایمان اور ثواب کی نظر سے وہ بخشا جائیگا







[illegible]

باب صلوة النبي صلى الله عليه وآله وسلم بالليل ودعا فيه

ہلکا اور یادہ باقی نہیں گرایا اور پورا وضو کیا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور میں ہی اٹھا اور اکثر علی  
 لی کہ کہیں حضرت یہ نہ جانیں کہ یہ ہمارے حال کیکنے کے لیے ہوشیار تھا اس سے معلوم ہوا کہ کچھ  
 کو حضرت کے ساتھ علم غیب کا عقیدہ نہ تھا جیسو اب ملوں کو انبیا اور ان کے ساتھ ہی اور میں نے وضو کیا  
 اور آپ کی مابین طرفت کھڑا ہوا اور آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر لیا کہ اپنی طرفت کھڑا کر لیا (اس سے  
 معلوم ہوا کہ ایک مقتدی ہوتا تھا وہی طرف امام کے کھڑا ہوا غرض پوری ہوئی نماز رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی رات کو تیرہ رکعت پھر آپ لیٹ رہے اور سو گئے بہت تک کہ خزانہ لینے لگو اور آپ کی  
 عادت تھی کہ جب سو جاتے تھے خزانہ لینے تھے پھر بال آئے اور آپ کو نماز جمع کے لیے آگاہ کیا  
 اور آپ اٹھے اور نماز جمع ادا کی اور وضو نہیں کیا اور آپ کی دعا میں یلفظ تھے اللہم سے عظمیٰ  
 نور تک یعنی یا اللہ کر دے میرے دل میں نور اور آنکہ میں نور اور کان میں نور اور دامن میں نور  
 اور بائیں میرے نور اور اوپر میرے نور اور نیچے میرے نور اور آگے میرے نور اور پیچھے میرے نور اور  
 بڑا میرے لیے نور کر دے پھر اور ای حدیث میں کہا ہے کہ سات لفظ اور فرما لے تو کہ وہ  
 میرے دل میں بین (یعنی منہ پر نہیں آتے اس لیے کہ میں بول گیا پھر ملاقات کی میں نے بعض  
 اولاد عباس سے اور انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ یہ لفظ میں اور ذکر کیا کہ میرا بیٹا اور میرا گھوڑا  
 اور میرا لہو اور میرے بال اور میری کھال اور دو چیزیں اور ذکر کیا کہ میں نے اپنے ان سب میں حضرت  
 نور انعام علیہ السلام کے کتب مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما ما اخرجہ عنہما انہ کتبا  
 یکلہ عند میمونۃ ام المؤمنین رضی اللہ عنہما رہی کتبا قال فاصبحنا فی فخر من  
 الوساخ واصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واولاہ فی طویحا فنام رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم حتی انصف اللیل او ذلک یقلیل او بعدہ یقلیل فاستيقظ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحمل یسیر النوم عن وجهه یدہ ثم قرأ العشر الايات  
 النخوات من سورة ال عمران ثم قام الشریع فعلقہ فتوضا منها فاحسن وضوءہ  
 ثم قام فصلى قال ابن عباس رضی اللہ عنہما فقامت فسعت فقل ما صنع رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ذهب فقامت الی جنبہ فوضع رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم یدہ الی یمنی علی راسہ واخذ فی الیمنی فقیل لہما فصلی رکعتین ثم



بہت کم گرایا پھر مجھے ملایا تو میں اٹھا اور باقی روایت مثل روایت مالک کے ہے (یعنی جو اوپر مذکور ہوئی)  
**عن** ابن عباس رضی اللہ عنہما اَنَّہ قالِ مِمْتُ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى  
 اللہ علیہ وسلم وَرَسُولُ اللہ صَلَّى اللہ علیہ وسلم عِنْدَ هَا ثَلَاثَ اللَّيْلَةِ ثُمَّ قَالَ  
 رَسُولُ اللہ صَلَّى اللہ علیہ وسلم ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَاَحَدَنِي فَيُحَدِّثُنِي  
 عَنْ كَيْفِيَّتِهِ فَصَلَّى فِي ثَلَاثِ عَشْرَةِ رَكَعَةٍ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللہ صَلَّى  
 اللہ علیہ وسلم لَمْ يَحْضُرْ فَقَالَ اِذَا قَامَ نَفَخْتُ حَتَّى اَتَاكَ الْمُؤَذِّنُ فَاُخْرِجْ فَصَلَّى لَمْ يَوْمُضْ  
 قَالَ عُمَرُ وَفَعَلْتُ ثُمَّ يَهْجُرُ بَيْنَ الْاَشْيَاءِ فَقَالَ حَدِّثْنِي كَرِيْبُكَ بِذَلِكَ تَرْجِمُهُ عَلَيَّ  
 بن عباس مروی ہے کہ میں ایک من مہیونہ ام المؤمنین جو بی بی امین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی انکے گھر سویا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہیں تھے پھر وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 سلم نے اور کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور میں آپ کی بائیں طرف کھڑا ہوا سو مجھے پکڑ کر دواہنی طرف  
 کر لیا اور اس اثنا تیرہ رکعت پڑھی پھر سو رہے یہاں تک کہ خراٹو لینے لگے اور آپ کی عادت  
 تھی جب سوتو خراٹے لیتے پھر آپ کے پاس موزن آیا اور آپ نکلے اور نماز پڑھی اور وضو نہیں  
 کیا عرو نے کہا میں نے یہ حدیث کبیر سے بیان کی تو انہوں نے کہا کریئے بھی مجھ سے بیان کی ہے  
**عن** ابن عباس رضی اللہ عنہما مَا قَالَ بَيْتٌ لَيْلَةً عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بَيْتُ الْخَالِ  
 رَضِيَ اللہ عَنْہُمَا فَقُلْتُ لَهَا اِذَا قَامَ رَسُولُ اللہ صَلَّى اللہ علیہ وسلم فَاقِفِي عَنِّي فَقَالَ  
 رَسُولُ اللہ صَلَّى اللہ علیہ وسلم فَقُمْتُ الْجَنِبِ اَلَا يَسِرُّ فَاَحَدَنِي فَيُحَدِّثُنِي مِنْ  
 شَيْءٍ اَلَا يَمِينُ فَيُحَدِّثُنِي اِذَا اَغْمَيْتُ يَا حُدُّ شَيْءًا اَذُنِي قَالَ فَصَلَّى اِحْدَى عَشْرَةَ رَكَعَةً  
 ثُمَّ اَحْتَبَى حَتَّى اَتَى لَا تَمُوتُ نَفْسُهُ رَاقِدًا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ اَلْفَجَرُ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ  
 خَفِيفَتَيْنِ تَرْجِمُهُ عَبْدُ اللہ بن عباس کہ میں ایک رات رہا اپنی خالہ مہیونہ بنت حارث کو گھر  
 اور میں نے ان سے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھیں تو مجھے جگا دینا اور رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم اوٹھے اور میں آپ کی بائیں طرف کھڑا ہوا اور آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی دواہنی  
 طرف کر لیا اور جب میں ذرا اٹھ کھڑا ہوا تو آپ میرے کان کی لو پکڑ لیتے پھر گیارہ رکعت پڑھی پھر  
 آپ لیٹ رہے یہاں تک کہ میں آپ کے خراٹے سونے کی سنتا تھا پھر چپ خبر ہوئی تو آپ نے

باب ثانی

فصل دوم

و رکعت ہر پڑھی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ بات عین حال میں ميمونة رضی اللہ عنہا فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من البیت فتوضا من شرب مبعلي وضوء خفيفا قال وصفت وضوءا وجعل يخففه ويقول قال ابن عباس فمست وضعت مثل ما صنع النبي صلی اللہ علیہ وسلم ثم حثت فمست عن يساره فاخلفني فجعلني عن يمينه فصلت ثم اصطع فنام حتى كثر ثم أتاه يلا لرفعني الله عنه فاذن بالصلاة فخرج فصلي الظهر وكنت يومئذ نال سفين وهذا النبي صلی اللہ علیہ وسلم خاصة لأنه بلغنا أن النبي صلی اللہ علیہ وسلم تنام عينا ولا ينام قلبه ترجمہ عبدالعزیز ابن عباس ایک بات اپنی خالہ ميمونة کے پاس ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات سو اٹھے اور وضو کیا ایک پرانی مشک سے ملکا وضو پہر بیان کیا ان سے وضو کا کہ وہ بہت ہلکا تھا اور تھوڑے سے پانی سے کیا تھا ابن عباس نے کہا میں کبڑا ہوا اور میں نے وہی کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر نماز پڑھی اور لیٹ رہی اور سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے پہر بلا آئے اور آپ کو نماز کے لیے اگاہ کیا اور نکلے اور صبح کی نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا سفیان نے کہا کہ یہ (یعنی سونے سے وضو نہ ٹھننا) خاصہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اس لیے کہ ہم کو بوجہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سو جاتی تھیں اور دل نہ سوتا تھا عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال بیت فی بیت خالکتی ميمونة فبقیت کیف یصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فقام فبال ثم غسل وجهه وكفیه ثم نام ثم قام إلى الفريجة فأظلمت سائفها ثم صبت في الجففة أو القصة فأكتبه بيده عليها ثم توضأ وضوءا حسنا بين الوضوءين ثم قام فبسط يده فمست إلى جنبه فمست عن يساره قال فاخلدني فأقامني عن يمينه فتكاملت صلاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث عشرة ركعة ثم نام حتى كثر ثم اغترس إذا نام يتجهم ثم خرج إلى الصلاة فصل جعل يقول في صلواته أحيي سجدتي اللهم اجعل في قلبي نوراً يعني سجدتي نوراً في بصری نوراً وعن يميني نوراً وعن شمالي نوراً وأما حيي لوداً وجعلني نوراً وفوقی نوراً وتحتي نوراً اجعل لي نوراً أو قال اجعلني نوراً

باب ثانی



رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بَابُ لَيْلَةٍ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْقُرْبَةِ فَسَكَبَ مِنْهَا قُضًا وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْمَاءِ وَلَمْ يَمُزْ فِي  
 الْوُضُوءِ وَرَأَى الْحَدِيثَ فِيهِ قَالَ وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَتَيْنِ نَسِمَ  
 عَنْهُمَا كَلِمَةً قَالَ سَلِمَةُ حَدَّثَنِيهَا كَرِيمٌ خَفِضْتُ مِنْهَا ثِنْتَيْ عَشْرَةَ كَلِمَةً  
 قَالَ سَلِمَةُ حَدَّثَنِيهَا كَرِيمٌ خَفِضْتُ مِنْهَا ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَنَسِيتُ مَا بَقِيَ قَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي لِسَانِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا  
 وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي نَفْسِي نُورًا وَفِي عَمَلِي نُورًا وَفِي رِجْلَيْ نُورًا وَفِي يَدَيَّ نُورًا  
 وَفِي بَيْتِي نُورًا وَفِي خَلْقِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نَفْسِي نُورًا وَاعْظُمْ لِي نُورًا **ترجمہ**  
 کریم نے روایت کی کہ ابن عباس ایک ات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہے اور کہا کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھے اور منہ کو پاؤں لگے اور اسکو جھکایا اور اس سے وضو کیا اور  
 بائیں بہت نہیں پہنچا اور وضو میں کچھ کمی بھی نہ کی اور حدیث بیان کی اور اس میں پہنچا کہا کہ  
 دعا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سات انیس کلموں سے سلمہ نے کہا کہ مجھ۔ کریم نے  
 بیان کیے تھے مگر اس میں سے بارہ یاد رہے اور باقی بھول گیا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے یا اللہ کر دے میرے دل میں نور اور میری زبان اور کان اور اکٹھ میں اور اوپر اور نیچے  
 اور داہنی اور بائیں اور آگے اور پیچھے نور اور کر دے میری ذات میں نور اور پڑا سے  
 مجھے نور **عن ابن عباس** کہ قال فَقَدْ رَأَيْتُ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ لَيْلَةً كَانَ النَّبِيُّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا لَا تَطْرُقُ كَيْفَ صَلَوةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 بِاللَّيْلِ قَالَ فَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ نَفَدَ رَأَى  
 الْحَدِيثَ فِيهِ ثُمَّ قَامَ قُضًا وَاسْتَوَى **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے  
 سویا میمونہ کے گھر جس ات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی دین تھے کہ دیکھو اب آپ کی بات  
 کی نماز پڑھتے ہیں آپ نے تھوڑی دیر اپنی بی بی صاحبہ سے بھر سہ ہے اور حدیث بیان  
 کی تا درس میں یہ بھی ہے کہ پڑاٹھے اور وضو کیا اور رسوا کی **عن عبد اللہ بن**  
**عباس رضی اللہ عنہما** کہ قال فَقَدْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ سَيْفِظَا

فَتَسَبَّوْكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ فُحْلَيْنِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَايَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ  
لَا يَتِي لِي وَلَا وَلِي الْأَنْبَاءُ يَقْدَرُ هَوْلًا لَا يَأْتِ حَتَّى خَتَمَ السُّورَةَ ثُمَّ تَامَ نَصْلُ رَكْعَتَيْنِ  
فَأَهْلَكَ فِيهِمَا الْعِيَامَ وَالزُّكُوعَ وَالشُّجُودَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَمَا مَحَى نَفْخَ ثُمَّ نَعَلَ ذَلِكَ  
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِسَبْتِ رَكْعَاتٍ كُلُّ ذَلِكَ يَسْأَلُكَ وَيَتَوَضَّأُ وَيَقْدَرُ هَوْلًا لَا يَأْتِ  
ثُمَّ أَوْتَرِثَ ثَلَاثَ نَازِلَاتٍ الْمُؤَذِّنُ نَحَجَّ إِلَى الصَّلَاةِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي  
لُودًا تُرْفِي لِسَانِي لُودًا أَجْعَلَ فِي سَمْعِي نُورًا أَجْعَلَ فِي بَصَرِي نُورًا أَجْعَلَ مِنْ  
خَلْقِ لُودًا وَمِنْ أَمَامِي لُودًا أَجْعَلَ مِنْ فَوْقِي لُودًا اذْمِنْ نَحْرِي لُودًا اللَّهُمَّ اَعْطِنِي نُورًا  
ترجمہ عبدالمن بن عباس ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ آپ جاگے  
مسواک کی اور وضو کیا اور وہ بیاتین پڑھتے تھو ان فی خلق السموات سے آخر سورۃ تک پہ  
کھڑے ہوئے اور دو رکعت پڑھی اور اس میں قیام بہت لمبا کیا اور رکوع بھی اور سجدہ بھی بہت  
یہ پہنائے کہ خزانے لینے لگے غرض اسی طرح تین بار کیا اور چہرہ رکعت پڑھی ہر بار مسواک  
کرتے اور وضو کرتے اور ان آیتوں کو پڑھتے پہر تین رکعت دتر پڑھی اور مؤذن نے اذان دی  
اور پہر آپ نماز کو بچھے اور یہ دعا پڑھتے تھے اللہم سے آخر تک یا اللہ میری مدد میں نور اور میری  
زبان میں نور اور گردے میرے کان میں اور میری آنکھ میں نور اور میرے پیچھے نور اور میرے گے  
نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور یا اللہ دے مجھے نور **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ بَيَّتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي  
مُتَوَضِّعًا مِنَ اللَّيْلِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى الْقِرْبَةَ فَتَوَضَّأَ فَقَامَ فَقَامَ  
فَقَامَتْ لَمَّا رَأَتْهُ مَنَّعَ ذَلِكَ فَتَوَضَّأَتْ مِنَ الْقِرْبَةِ ثُمَّ قَامَتْ إِلَى الشَّقِيقَةِ الْأَيْسَرِ  
فَأَخَذَ بِيَدِي مِنْ دُونِ إِدْخُلِهِ بَعْدَ لَيْلِي كَذَلِكَ مِنْ دُونِ إِدْخُلِهِ إِلَى الشَّقِيقَةِ الْأَيْمَنِ  
ثُمَّ أَفَى السَّطْرَةِ كَانَ ذَلِكَ قَالَ لَكُمْ ترجمہ اسکا وہی ہے جو اوپر کی روایتوں میں  
کئی بار گذرا اتنی بات زیادہ ہے کہ راوی نے جوہا ابن عباس سے کہ یہ (یعنی ماہمہ کپڑے کا پیر  
سے دہنہ کر لینا) نفل میں تھا انہوں نے کہا ہاں **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
بُعِثَنِي الْعَبَّاسُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَبَيَّتْ



مَعَهُ تِلْكَ الْبَيْتَاتُ فَقَامَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَقَتَرْتُ لِي مِنْ خَلْفِي طَهْرًا  
 فَعَلَيْتُ عَلَى يَمِينِهِ **ترجمہ** مضمون انکا ہی وہی ہے جو اوپر کے تراجم میں گذرا صرف اتنی بات  
 زیادہ ہے کہ ابن عباسؓ نے مجھے عباسؓ نے ہیجا حشرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ  
 میری خالہ کے گھر تھے پہر میں رات کو وہاں رہا باقی وہی مضمون ہے جو اوپر کی روایتوں میں  
 گذرا **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَشَّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ نَحْوَ حَدِيثِ**  
**ابْنِ جُرَيْجٍ وَكُنْتُ بَيْنَ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ** کہا میں رات کو اپنی خالہ کے گھر رہا باقی مضمون  
 وہی ہے جو ابن جریر اور قیس کی روایت سے اوپر گذرا **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ**  
**اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً** **ترجمہ** عباسؓ کہتے تھے  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعت پڑھتے تھے **عَنْ زَيْدِ بْنِ حَالِدٍ الْجُعْفِيِّ كُنْتُ**  
**اللَّهُ عِنْدَهُ أَنَّهُ قَالَ لَا دُفْعَ صَلَوةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّيْلَةَ فَصَلَّ**  
**رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى**  
**رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّيْلَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ الْخَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ الْخَفِيفَتَيْنِ**  
**ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّيْلَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ الْخَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ الْخَفِيفَتَيْنِ**  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کو تواب نے دو رکعت ہلکی پڑھی (نحیۃ الوضو تھا) پہر دو رکعت  
 پڑھیں یعنی اور یعنی پہر دو رکعت اور وہ ان سے کم تھی پہر دو رکعت اور وہ ان سے کم تھی پہر دو رکعت  
 انہوں نے کہی پہر دو اور کہہ انہوں نے کہی پہر دو رکعت (یعنی ایک رکعت) یہ سب یہ رکعات ہلکی **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ**  
**رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَتَيْنَا إِلَى**  
**مَشْرِعَةٍ فَقَالَ لَا تَسْرِعُوا يَا جَابِرُ فَلَمْ يَلْ قَالَ فَذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**وَأَسْرَعَتْ قَالَ ثُمَّ ذَهَبَ لِحَاجَتِهِ وَوَضَعَتْ لَهُ وَضُوءًا قَالَ فَجَاءَ فَنُوضًا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى**  
**فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ خَالَفَ بَيْنَ حَتَرَيْنِ وَفَعَلْتُ خَلْفَهُ فَأَخَذَ بِأُذُنِي فَعَلَيْتُ عَنْ يَمِينِهِ**  
**ترجمہ** جابر نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ایک سفر میں اور ہم ایک گھاٹ پر  
 پہنچے تو آپ نے فرمایا تم بارہوئے ہو اسے جابر بن عبد اللہ نے کہا ان پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارہوئے  
 اور زمین ہی پہر آپ پہنچے تھے اور میں نے آپ کے لیے وضو کا پانی رکھا امداد آپ لو اگر وضو کیا

پہ کھڑے ہو گئے اور ایک کپڑا اوڑھ کر نماز پڑھتے رہے جبکہ وہ اپنے کنارے کو بائیں طرف اور بائیں  
 کو داہنی طرف ڈال دیا تھا اور میں آپ کو بیچھے کھڑا ہوا آپ نے میرا کان پکڑ کر داہنی طرف کر لیا  
**عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ  
 مِنَ اللَّيْلِ لِيُصَلِّيَ افْتَحَ صَلَواتَهُ بِرُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا  
 نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز شروع کرتے تو پہلے دو رکعت ہلکی پڑھتے  
**عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُ  
 كُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيُفْتَحْ صَلَواتَهُ بِرُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ **ترجمہ** حضرت ابوسہریرہ رضی اللہ عنہما  
 سے روایت کی کہ آپ فرمایا جب کوئی کھڑا ہو تو اپنی نماز ہلکی دو رکعتوں سے شروع کرے **عَنْ**  
 ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا قَامَ  
 مِنَ الصَّلَواتِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ  
 لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قِيَامُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَ  
 الْأَرْضِ مَنْ فَعَلَ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَإِقْدَارُكَ الْحَقُّ وَ  
 الْحُكْمُ الْحَقُّ وَالنَّارُ الْحَقُّ وَالسَّاعَةُ الْحَقُّ اللَّهُمَّ لَكَ سُبْحَانَكَ وَبِكَ أَمْنْتُ وَعَلَيْكَ  
 تَوَكَّلْتُ وَالْبَيْتُ أَيْدِيكَ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَالْبَيْتُ حَاكِمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدْ خَسِرْتُ  
 وَأَخْذَرْتُ وَأَمْرَدْتُ وَأَعْلَنْتُ أَنْتَ الْيَقِينُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز کو اٹھتے تو اللہم سے آخر تک کہتے یعنی یا اللہ یا اللہ  
 تیرے ہی لیے ہیں تو آسمان اور زمین کی روکشنی ہے اور تعریف تھی کہ ہے تو آسمان و زمین  
 کا تہا من و والہ ہے کچھ ہی کہ تعریف ہو تو آسمان و زمین اور جواں دین میں سب کا پالنے  
 والہ ہے تو سچا ہے تیرا وعدہ سچا ہے تیری بات سچ ہے تیری ملاقات سچی ہے جنت سچ ہے  
 دوزخ سچ ہے قیامت سچ ہے یا اللہ میں تیری بات مانا ہوں تجھ پر ایمان لایا ہوں تجھ پر  
 بہرہ و سار کرتا ہوں تیری طرف جھکتا ہوں تیرے ساتھ ہو کر اور تو سے جھگڑتا ہوں اور  
 تیرے ہی سے فیصلہ جانتا ہوں سو بخشدے تو میرے اگرو پھلے چاہے کہلے گیاتوں کو یا  
 اللہ تو ہی میرا معبود ہے سوا تیرے کوئی معبود نہیں **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)



لَكَ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ يَا أَيُّهَا الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ بَقِيٌّ وَأَنَا  
عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَعَارَفْتُ بِذَنْبِي فَاعْفُ عَنِّي ذَنْبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ  
إِلَّا أَنْتَ وَأَهْدِنِي لِحَسَنِ الْخَلْقِ لَا يَهْدِي إِلَّا حَسَنُهَا إِلَّا أَنْتَ وَأَهْدِنِي لِحَسَنِ سَيِّئِكَ لَا  
يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئِكَ إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ الْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشُّرُكُ لَيْسَ  
بِالْمَلِكِ أَنْزِلَكَ وَالْمَلِكُ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اسْتَغْفِرُكَ وَأُتُوبُ إِلَيْكَ وَإِذَا أَرْكَعَكَ قَالَ  
اللَّهُمَّ لَكَ كَعْتُ وَبِكَ أَمْسَعُ وَلَكَ سَلَكْتُ خَشَعُ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَخُفْيَ فَا  
عَصَمِي وَإِذَا أَرْفَعَكَ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مَلَأَ السَّمَاءَ حَمْدًا لَكَ لَمْ يَكُنْ لَكَ مِنْهَا  
مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ وَإِذَا سَجَدَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ أَمْسَعُ لَكَ أَسْلَمْتُ  
سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَنِي وَصَوَّرَنِي وَشَقَّ سَمْعِي وَبَصَرِي تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ  
ثُمَّ يَكُونُ مِنْ أَحَدِنَا يَقُولُ بَيْنَ الشَّهَادَتَيْنِ الشَّكِيمُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ  
وَمَا كَسَرْتُ وَمَا عَدَلْتُ وَمَا سَرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ  
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم جب نماز کو پڑھتے ہوئے دہرت سے واپس آیا تو بایک تاک پڑھتے یعنی میں نے اپنا سونہہ کیا اس  
کی طرف جس نے آسمان وزمین بنایا ایک طرف کاہنوں اور میں ہنر کون میں نہیں ہوں اور مسلمانوں  
میں ہوں یا اللہ تو بادشاہ ہے کوئی معبود نہیں مگر تو تو میرا بننے والا ہے اور میں تیرا غلام ہوں  
میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کیا سو میرے سب گناہوں کو بخش دے اس لیے  
کہ گناہوں کو کوئی نہیں ٹھنکتا مگر تو اور کہہ دو مجھ کو اچھی عادتیں کہ نہیں سکھانا اے ملکوتیہ اور  
دور کہ مجھ سے بری عادتیں کہ دور نہیں کی سکتا اے ملکوتیہ حاضر ہوں میں تیری خدمت کر لیے اور  
فرمانبردار ہوں تیرا اور ساری خوبی تیرے ہاتھوں میں ہے اور شر سے تیرے نزدیک حاصل نہیں ہو سکتی  
طرف تیری (یا شریک یا تیری طرف منسوب نہیں ہوتا مثلاً نہیں کہا جاتا خالق الفردۃ والخالق  
یا نہیں کہا جاتا بار بے بشر یا بشر تیرے طرف پڑتا نہیں ہے بلکہ طیب اور نیک صالح چڑھتا ہے میں یا  
تیری وہ مخلوق بشر نہیں اگرچہ ہمارے لیے شر ہو کہ ہم بشر ہیں اس لیے کہ تو چیز کو حکمت کے  
ساتھ بنایا ہے) میری توفیق تیری طرف سے ہے اور میری العجا تیری طرف سے بڑی برکت والی

نور اور بلند ذات والا ہی تو میں تجھ سے مغفرت مانگتا ہوں اور تیرے لطافت جہکتا ہوں اور جب رکوع کرتے  
 الہم سے خصوصی ناک پڑتے یعنی یا استیر کی لیے جہکا ہوں میں اور تجھ پر یقین رکھتا ہوں اور تیرے فرمان  
 بردار ہوں جہاں تک میرے لیے کان میرے اور انکھیں میری اور مغز میرا اور ٹہریاں میری اور پٹے  
 میرے اور جب رٹھاتے الہم سے سن تے بعد تک پڑتے یعنی یا اسے اے پروردگار ہمارے تجھ کو حمد ہی  
 آسمانوں پہر اور زمین پہر اور ان کے درمیان پہر اور اسکو بعد جتنی توجاہ ہے اس پہر اور جب سجدہ کرتے  
 الہم سے خالقین تک کہتے یعنی اے استیر کے لیے میں نے کیا اور تجھ پر یقین لایا اور تیرا فرمان بردار ہوں  
 سجدہ کیا میرے سامنے اس کے لیے جس نے اسے بنایا ہے اور تصویر کہنچی ہے اور اس کے کان اور  
 آنکھوں کو چیرا تیری برکت والے استیر بناؤ انوں سے اچھا پہر آخر میں تشہد اور سلام کے سچ کہتے  
 الہم سے آخر تک یعنی یا استیر تجھ کو جو میں نے آگے کیا اور جو پیچھے کیا اور جو چھپایا اور جو کھولا اور جو  
 حمد سے زیادہ کیا اور جو توجاہ ہے مجھ پر بیکر تو سب سے آگے تھا اور سب کو بعد ہیکا کوئی سجدہ نہیں  
 کرتا **عن** الأعراسی عن الأستاد قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا  
 اجتمع المسلمون قالوا جئنا من عند ربنا فقالوا جئنا من عند ربنا فقالوا جئنا من عند ربنا فقالوا  
 وإذا رجعوا قالوا جئنا من عند ربنا فقالوا جئنا من عند ربنا فقالوا جئنا من عند ربنا فقالوا  
 ما حسن صوره فقالوا إذا سلم قال اللهم اغفر لي ما قد مضى مما أمرت باله وأنهايت عنه فقالوا  
 بئین الشیطان والشکلیم ترجمہ اعرج نے اسی سند سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز  
 شروع کرتے اسے اکبر کہتے اور وجہت وہی پڑھتے اور انا اعلیٰ المسلمین کہتے اور جب اپنا سر اٹھاتے  
 رکوع سے تو کہتے سمع اللہ یعنی سنا اللہ جس نے اسکی تعریف کی اے رب ہمارے اور تیرے لیے ہے سب  
 تعریف اور کہا وصورہ فاحسن صورتہ اور جب سلام کہتے کہتے اللہ اغفر لی ما قد مضی مما أمرت باله  
 وأنهايت عنه اور تشہد اور سلام کا ذکر نہیں کیا **باب** استغفار تطویل القراءۃ فی صلوٰۃ اللیل  
 نجد میں منی قرات کا مستحب ہونا **عن** حذیفۃ قال سألت مع الشیخ صلی اللہ علیہ  
 وسلم ذات لیلۃ فافتتح البقرۃ فقلت کرکع عند المائۃ ثم معنی فقلت فیصلی بها فی  
 رکعۃ ثم معنی فقلت کرکع بها ثم افتتح النساء فقرأها ثم أنتخا ال عمران فقرأها  
 یقرأ مثلاً إذا أمرت بها فیسبغ سبغاً إذا أمرت باله إذا أمرت بتعود

باب استغفار تطویل القراءۃ فی صلوٰۃ اللیل

ثُمَّ رَكَعَ جَعَلَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ فَكَانَ رَكَعُهُ هُوَ امْرُؤٌ قِيَامُهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ  
 اللَّهُ بِحَمْدِكَ فَكُنْتُ قَامَ كَوَيْلًا فَسَرَّيْبًا مِمَّا رَكَعْتُ ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ سُبْحَانَ  
 رَبِّيَ الْأَعْلَى فَكَانَ سُجُودُهُ قِيَامًا مِمَّا قِيَامُهُ قَالَ وَفِي حَدِيثٍ حَزْرٍ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ  
 سَمِعَ اللَّهُ بِحَمْدِكَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ترجمہ حذیفہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و  
 سلم کے ساتھ نماز پڑھی ایک رات اور اپنے سورہ بقرہ شروع کی اور دل میں کہا کہ آپ سوائیوں پر  
 مشایخ کو کم کرین گے پھر آپ اگوڑہ گئے پھر میں نے خیال کیا کہ شاید آپ ایک دو گانہ میں پوری سورہ  
 پڑھیں گے پھر آپ اگے بڑھ گئے تب میں نے خیال کیا آپ پوری سورہ پر رکوع کرین گے پھر آپ سورہ  
 النہ شروع کر دی اور اسکو بھی تمام پڑھا پھر آپ نے سورہ آل عمران شروع کر دی اور آپ ٹھہر کر پڑھتے  
 تھے اور جب گزرتے تھے ایسی آیت پر جس میں تسبیح ہوتی آپ سبحان اللہ کہتے اور جب سوال کی  
 آیت پر گزرتے سوال کرتے اور جب نفوذ کی آیت پر گزرتے پناہ مانگتے پھر آپ نے رکوع کیا اور  
 کہتے سبحان ربی العظیم یعنی پاک ہو پروردگار میرا بڑا ہی والا اور رکوع بھی آپ کا قیام کے برابر  
 برابر تھا پھر کہا نا اللہ نے جس نے اسکی تعریف کی پھر دینا کھڑے رہے قریب رکوع کے پھر سجدہ  
 کیا پھر کہا پلک جو رب میرا بلند ذات والا اور سجدہ بھی آپ کا قریب قیام کے تھا اور پیر کی روایت  
 میں یہ بات زیادہ ہے کہ آپ نے کہا نا اللہ جس نے اسکی تعریف کی اسے رب ہمارا بھی کہے تعریف  
**عَنْ** أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فَأَطْلَحَ حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سَوْعَةٍ قَالَ قُلْتُ وَمَا هَمَمْتُ بِهِ قَالَ هَمَمْتُ أَنْ أَجْلِسَ  
 وَأَدْعُهُ ترجمہ ابی وائل نے کہا کہ عبداللہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
 نماز پڑھی اور آپ اور قرات یہاں تک لمبی کی کہ میں نے ارادہ کیا ایک بری بات کا کسی نے پوچھا کہ تم نے  
 کیا ارادہ کیا انہوں نے کہا میں نے چاہا بیٹھ رہوں اور آپ کو چھوڑ دوں **عَنْ** الْأَعْمَشِ بِحَدَّثِ  
 الْأَسْنَادِ مِنْكَ ترجمہ اعش نے بھی اسی سند وہی مضمون روایت کیا **بَابُ الْحَدِيثِ**  
**عَلَى صَلَوةِ اللَّيْلِ** وَإِنْ قُلْتُ تَهْبِطُكَ تَرْغِيبُكَ الرَّغْبَةُ تَهْطِطُ رَايَ هُوَ **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذَكَرَ  
 سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا نَامَ لَيْلَةً حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ ذَاكَ دَجَلٌ بَالَ  
 الشَّيْطَانُ فِي أُنْفِهِ أَوْ قَالَ فِي أُذُنِهِ ترجمہ عبداللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے پاس ایک کا ذکر کیا گیا کہ وہ صبح تک سوتا ہے (یعنی تہجد کو نہیں اٹھتا) آپ نے فرمایا اوسکو کانیز  
یا دونوں کان میں شیطان جاتا ہے **ف** یا تو ہم ہمتا رہے ہیں وہ شیطان کا فرمانبردار  
یا شیطان نے اُسکو خراب کر رکھا ہے یا دلیل حقیر کرتا ہے یا حقیقت ہو کہ جس سوشاع نے خبر دی  
**عَنْ** عَمْرِو بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَهُ وَطَاطَةً  
فَقَالَ أَكُلُ لُصُوكُنْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَلْفُسْنَا بَيْدَ اللَّهِ فَإِذَا سَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا  
فَأَكْصَرَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَحِيلٌ قُلْتُ لَهُ ذَلِكَ ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ  
يَقُولُ فَخَذَكَ وَيَقُولُ كَانَ الْإِنْسَانُ أَكَلَتْ شَيْءًا جَدًّا تَرْجُمُهُ حُطْرَةٌ عَلَى رَأْسِهِ  
سے خبر دی ہے کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تشریف لائے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا  
کو دیکھ کر اوسفرمایا کہ تم لوگ نماز نہیں پڑھتے (یعنی تہجد) کی تو میں نے عرض کی کہ اسے رسول اللہ  
کے ہماری جانبین اللہ کے ہاتھ میں ہیں وہ جب چاہتا ہے ہمیں چھوڑتا ہے تو لوٹ گئے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم جب میں نے یہ کہا اور میں نے سنا کہ آپ فرماتے تھے انصاف بنی ران پر ہاتھ مارتے  
تھے (یہ عرب کا قاعدہ ہے افسوس کیونکہ) اور فرماتے تھے کہ انسان سب چیزوں سے زیادہ جھگڑا  
ہے **ف** آپ کو اون کا یہ جواب پسند نہیں آیا اس جگہ پر اپنے قصور کا اقرار اور عذر درکار تھا  
اسی لیے آپ نے یہ آیت پڑھی اس حدیث سے ترغیب تہجد ثابت ہوئی اور حکم کرنا آدمی کا اپنے نفس کو  
کو اور خبر گیری امام کی اپنے لوگوں کے لیے اور رعایت کرنا مصالح دین و دنیا میں اور معلوم ہوا  
کہ جب ناصح کی نصیحت کوئی قبول نہ کرے تو اس پر عتاب نہ کرے اور گناہ کرے مگر یہ کہ عتاب میں  
کوئی اور صلت دیکھو **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَسْمَعُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَائِدِيهِ رَأْسَ أَحَدِكُمْ ثَلَاثَ عُمَدٍ إِذَا نَامَ بِكُلِّ عُمْدَةٍ يَقُولُ  
عَلَيْكَ الْكَافُورُ فَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَدْ كَرَّ اللَّهُ ائْتَلَفَتْ عُمْدَةٌ وَإِذَا نَامَ ائْتَلَفَتْ عُمْدَةٌ  
عُمْدَتَانِ بِإِذْنِ اللَّهِ ائْتَلَفَتِ الْعُمْدَةُ فَاصْبِرْ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ فَإِنَّ أَصْبَحَ خَيْرٌ مِنَ الشَّفَقِ  
کے لائن ترجمہ ابو ہریرہ اس خبر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے تھے اور آپ نے  
فرمایا شیطان ہر ایک کی گردن پر تین گہرین لگاتا ہے جب وہ سو جاتا ہے ہر گہر پر پہونک دیتا ہے  
کہ ابھی رات بہت ہو پہر جب کوئی جاگا اور اس نے اللہ کو یاد کیا ایک گہر کھل گئی اور جب دھونکی

بَابُ التَّوْبَةِ

بَابُ التَّوْبَةِ  
بَابُ التَّوْبَةِ  
بَابُ التَّوْبَةِ

ایک اور گھر کہل گئی کہ دو ہو گئیں اور جب نماز پڑھی سب گھر میں کہل گئی پھر وہ صبح کو اٹھتا ہوا بائیں  
 غرض مزاج اور نہیں تو گندہ دل **ف** تبیہ گذار اکثر خوش مزاج پاک طینت صاف طبیعت  
 نیک نیت چالاک ہوتے ہیں گویا یہ بھی ایک عمدہ ریاضت ہے کہ بدن کو پہرہ تیار کرتی ہے اور اس صفت  
 میں کمی فائدے ہیں اول جاگنے کے وقت یاد الہی کرنا چنانچہ بہت سی دعائیں احادیث میں وارد  
 ہوئی ہیں اور امام نووی نے کتاب الاذکار میں انکو جمع کیا ہے دوسرے جاگنے کی وقت وضو کرنا  
 اور نماز پڑھنا اگرچہ قلیل ہے مگر یہ معلوم ہوا کہ انسان پر شیطان کا تسلط ہو جاتا ہے جو کہ  
 معلوم ہوا کہ دفعہ شیطان کا ذکر الہی اور وضو اور نماز ہو **باب** استحباب صلوٰۃ التَّكْوِيْنِ  
 رَفِيعَتِهِ نَفْلٌ نَّازِلٌ عَلَى الْغَيْرِ **عَنْ** اَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 اجْعَلُوا مِنْ صَلَواتِكُمْ فِي بَيْوتِكُمْ وَلَا تَتَخَذُوا هَآؤُلَآءِ مَرْجَمَةً عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اپنی نمازوں میں سے کچھ گھر میں ادا کیا کرو اور گھر کو قبرستان بنا دو **ف**  
 جیسے قبرستان نماز سو خالی ہوتے یا مردی قبروں میں پڑے ہوتے ہیں ویسے ہی گھروں کو نماز سے  
 خالی مت کرو اور مراد اس سے نماز نفل ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ کبھی کبھی فرض ہی گھر میں  
 پڑھا کرو کہ عورتیں تمہاری اقتدار میں یا اطفال و یرضی وغیرہ تاکہ گھر میں برکت ہو **عَنْ**  
 اَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا فِي بَيْوتِكُمْ وَلَا تَتَخَذُوا هَآؤُلَآءِ مَرْجَمَةً  
 مضمون اسکا بھی وہی ہے جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقَضَى أَحَدُكُمْ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدٍ فَلْيُكْعَلْ لِبَيْتِهِ خَصِيْبًا مِنْ  
 صَلَواتِهِ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَواتِهِ خَيْلًا ترجمہ جابر نے کہا کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص نماز اپنی مسجد میں پڑھے تو تھوڑی سی اپنی گھر کے  
 لیے اٹھا رکھے اسی اللہ تعالیٰ اسکی نماز سے اسکی گھر میں بہتری کرے گا **عَنْ** اَبِي  
 مُوَيْسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِي يُذْكَرُ اللَّهُ فِيهِ  
 وَالْبَيْتِ الَّذِي لَا يُذْكَرُ اللَّهُ فِيهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ ترجمہ ابی موسیٰ نے فرمایا کہ  
 عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں اسکی یاد ہو  
 ہے اور جس میں نہیں ہوتی وہ مثل زندہ اور مردے کی ہے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

بَابُ صَلَواتِ النَّبِيِّ فِي الْبَيْتِ





تَجْعَلِ النَّاسَ يَصْلَوْنَ بِصَلْوَتِهِ يَسْطُوهُ بِالنَّهَارِ نَقَاجُوا ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ  
 عَلَيْكُمْ مِزَاجُ الْعَمَالِ مَا تُطِيعُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمْلِكُ حَتَّى تَمْلُكُوا وَإِنْ أَحَبَّ الْأَعْمَالُ إِلَى اللَّهِ  
 مَا دُودُمْ عَلَيْهِ وَإِنْ قُلْتُ وَكَانَ إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَمِلُوا عَمَلًا أَتَبْنَا  
 ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بور یا تہا کہ آپ اسکو گھیر لیا کرتے تھے رات کو اس میں نماز پڑھ کرتے تھے اور  
 لوگ بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے اور دن کو اسکو بچھا لیتے تھے پھر لوگوں نے ایک دن پھوم  
 کیا آپ کو فرمایا اے لوگو! اسکا عمل کرو جتنے کی تمکو سہارا ہو پہلی کہ اللہ اب غیری سے نہیں تھکتا  
 تم عمل سے تھک جاؤ گے اور پیارا اللہ کے آگے وہ عمل ہے جسکو ہمیشہ کیا کریں اگرچہ تھوڑا ہو اور  
 آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی قاعدہ تھا کہ جب کوئی کام کریں اسکو ہمیشہ کیا کریں **عَنْ**  
**عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ أُمَّ الْغَلَّيْلِ أَحَبَّ**  
**إِلَى اللَّهِ تَعَالَى قَالَ أَدْوَمُهُ وَإِنْ قُلْتُ** ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے مروی  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ کون سا عمل بہت پیارا ہے اسکو اپنے فرمایا جو ہمیشہ  
 ہوا اگرچہ تھوڑا ہو **عَنْ** عَلْقَمَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ  
 قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ  
 يَخْصُ شَيْئًا مِنْ الْأَيَّامِ قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً نَأْيَكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطِيعُ ترجمہ علقمہ بنے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے  
 پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا کیا حال تھا آیا کسی دن کو خاص فرماتے تھے کسی  
 عبادت کو یہ انہوں نے فرمایا کہ نہیں انکی عبادت ہمیشہ کی تھی اور تم میں سے کون انکی سی  
 عبادت کر سکتا ہے جو وہ کرتے تھے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قُلْتُ فَكَيْفَ  
 عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِذَا عَمِلَتْ أَلْعَلَّ لَيْلَ مَتْنُهُ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا  
 فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب زیادہ پیارا عمل اللہ کے آگے وہ ہے جو  
 ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو اور اسی نے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عادت تھی کہ جب کوئی عبادت

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بور یا تہا کہ آپ اسکو گھیر لیا کرتے تھے رات کو اس میں نماز پڑھ کرتے تھے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے اور دن کو اسکو بچھا لیتے تھے پھر لوگوں نے ایک دن پھوم کیا آپ کو فرمایا اے لوگو! اسکا عمل کرو جتنے کی تمکو سہارا ہو پہلی کہ اللہ اب غیری سے نہیں تھکتا تم عمل سے تھک جاؤ گے اور پیارا اللہ کے آگے وہ عمل ہے جسکو ہمیشہ کیا کریں اگرچہ تھوڑا ہو اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی قاعدہ تھا کہ جب کوئی کام کریں اسکو ہمیشہ کیا کریں

کر میں ہمیشہ اسکو لازم کر لیتیں **عَنْ** النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَحَلَّ عَصَاكَ وَكَذَبَيْنِ سَارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا لَمْ يَنْسَبْ تَصْلِيَّ قَدْ كَسَلَتْ أَوْ فَتَرَتْ أَمْ سَكَنَتْ بِهِ فَقَالَ حُلُوهُ لِيُصَلَّ أَحَدُكُمْ لِنَقَاطِهِ فَإِذَا كَسَلَتْ أَوْ فَتَرَتْ فَخَدَّ وَفِي حَدِيثٍ لِرُحَيْلٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرْجَمِ النَّبِيِّ كَمَا رَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ  
 ثنا آئے اور ایک سی دو کہ منہوں کے چپ میں لگتی دیکھی کہا یہ کیا ہے لوگوں نے عرض کی یہ سی  
 زینب کی ہے اور وہ نماز پڑھتی ہی جاتی ہیں ہر جب سست ہو جاتی ہیں ایک جاتی ہیں اسکو کہہ لیتی  
 ہیں آپ اسکو کہہ دل ڈالو چاہیے کہ تم میں سے ہر ایک اپنی خوشی کے موافق نماز پڑھے ہر جب سست  
 ہو جاوے یا تھک جاوے یا بیٹھ رہے اور نہ میرے روایت میں یہ ہے کہ چاہیے کہ بیٹھ رہے مسلم نے کہا  
 اور بیان کی ہے یہ روایت شیبانی بن فروخ نے اور عبد الوارث اور عبد الغزیز نے اور ابن  
 النبی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عَنْ** عَدُوَّةَ بْنِ الْأَبْيَانِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ الْحَوَكَةَ بِنْتُ تُوَيْمِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ أَبِي  
 قُرَيْبٍ عَبْدِ الْعَزْزِيِّ مَرَّتْ بِهَا وَعِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ هَذِهِ الْحَوَكَةُ  
 بِنْتُ تُوَيْمِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ أَبِي قُرَيْبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنَامِ  
 الْبَيْتُ حَتَّى تَعْمَلَ مَا تُطِيقُونَ قَالَتْ لَا تَنَامُ اللَّهُ حَقٌّ تَكَلَّمُوا مَرْجَمِ عَوْدَهُ كَوْحُضَرَتْ  
 عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ حولا بنت تویم کو پاس سے گزری اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اسکی نزدیک تشریف رکھتے تھے تو میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یہ حولا بنت تویم  
 ہیں اور لوگ کہتے ہیں کہ یہ رات بہر سو تین نہیں تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ سو تین  
 نہیں رات کو یہ فرمایا اختیار کرو عمل سے جس قدر کی تمہیں طاقت ہو اور قسم ہے اسکی تم تھک جاؤ گے  
 اور اس نے نہیں تھکی **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي امْرَأَةٌ فَقَالَ مِنْ هَذِهِ امْرَأَةٌ لَا تَنَامُ تَصْلِيَّ قَالَتْ  
 عَلَيْكَ مِمَّا تَعْمَلُ مَا تُطِيقُونَ قَالَتْ لَا يَمَلُّ اللَّهُ حَقٌّ تَكَلَّمُوا وَكَانَ أَحَبُّ إِلَيْنِ الْيَوْمَ  
 مَا دَامَ وَفِي حَدِيثٍ ابْنِ الْأَسَمَةِ أَنَّهَا امْرَأَةٌ قُرَيْشِيَّةٌ ابْنَةُ اسَدِ مَرْجَمِ  
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرے

قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پاس ایک عورت بیٹی تھی آپ نے پوچھا کہ یہ کون ہے میں نے کہا یہ ایسی عورت ہے جو سوتیلی نہیں اور نماز  
 پڑھتی رہتی ہے آپ نے فرمایا عمل اتنا کرو جتنی تم کو طاقت ہو قسم ہے اللہ کی کہ اسے ثواب دینے سے نہیں رو  
 کینگے گا اور تم تک جاؤ گے اور حضرت کو دین کی عبادتوں میں سے وہی پسند تھی جو ہمیں بھی پسند ہے اور اب اس سے  
 کی روایت میں یہ ہے کہ یہ ایک عورت تھی نبی اس کو قبیلہ کی - **باب** اَمْرٌ مِنْ نَفْسٍ فِي صَلَواتِ  
 اَوَّلِ السَّجْدَةِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَوَّلَ السَّجْدَةِ اَنْ يَرُدَّ اَوْ يَقْدَحَ بِهَا يَكُنْ هَبَّ عَنْهُ ذَلِكَ اَوْ لَمْ يَكُنْ  
 وقت نماز تمام کر کے سو رہنے کا بیان - **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَفَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَرْكُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النُّفُوسُ فَإِنَّ  
 أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ قَاعِشٌ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَعْفِفُ نَفْسَهُ تَرْجِمَهُ حَضْرَتُ عَائِشَةُ رَضِيَ  
 اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آپ کو تم میں سے کوئی لگے آواز سے  
 نماز میں توجا دینے کہ سو رہا ہے یا تنگ کہ نیند اس کی جاتی رہے اس لیے کہ جب نرم زمین سے کوئی اٹھتا ہے  
 گھٹا ہو تو گمان ہو کہ وہ مغفرت مانگو گا ارادہ کرے اور اپنی جان کو گالیان دینے لگے **عن**  
 هَمَّكَ مِنْ مَنِيَّةٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا  
 قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَجَبَ الْقُرْآنَ عَلَى لِسَانِهِ فَلْيَقُلْ مَا يَقُولُ فَإِنَّهُ يَخْرُجُ تَرْجِمَهُ هَامِنْ  
 منہ سے کہا کہ یہ وہ حدیثیں ہیں کہ ابوسہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں اور میں نے  
 ایک یہ ہے کہ آپ نے فرمایا جب کوئی نرم زمین کی رات کو نماز پڑھتا ہو اور قرآن میں آئے گئے گویا زبان اس کی کہ  
 (نیند کے غلبے) بخاتا ہو کہ کیا کہتا ہے توجا دینے کی بیٹ رہے - **باب** اَلْأَمْرُ بِتَحْفِظِ  
 الْقُرْآنِ قَرَأَنَ كَيْفَ بَانِي كَرَسَنَ كَابَاب **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقْدَحُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً ثُمَّ اسْقَطَهَا  
 مِنْ سُودِجٍ كَذَا وَكَذَا تَرْجِمَهُ حَضْرَتُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کو نماز  
 نماز میں سو رہا تھا **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَلْتَمِعُ قَرَأَنَهُ وَجَلَّ فِي السَّجْدَةِ فَقَالَ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي آيَةً كُنْتُ أُنْسِيهَا تَرْجِمَهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کو قرآن پڑھنا مسجد میں سنتے تھے  
 آپ نے فرمایا اسے اوسپر حرکت کرے پھر اس کی ایک آیت یاد دلادی جو میں بھلا دیا گیا تھا۔ **عَنْ**  
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ  
 كَمَثَلِ الْأَبْلِ الْمُعْقَلِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَهْلَكَهَا ذَهَبَتْ  
 ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن یاد کرنے والے کی  
 مثال ایسی ہے جیسے اوس آدمی کی جس کا ایک پیر بند ہو کہ اگر اس کو مانتے اس کا خیال رکھا تو رہا اور اگر  
 چھوڑ دیا تو چل دیا۔ **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ ذَكَرَ أَنَّ فَخْرَ بْنَ مُوسَى مِنْ عَقِبِهِ إِذَا قَامَ صَاحِبُ الْقُرْآنِ  
 فَقَدْ أَكَلَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ذَكَرَكَ وَإِنْ لَمْ يَقُمْ بِهِ نَسِيَهُ تَرْجُمَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
 حدیث مالک کی روایت کیا اور اس میں موسیٰ بن عقبہ کی روایت سے یہ زیادہ کیا ہے کہ قرآن یاد کرنے  
 والا جب ادھر تک رات کو اور دن کو پڑھتا رہتا ہے اور اگر نہ پڑھتا رہتا رہا  
 تو بول رہا **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَحَدُكُمْ  
 يَقُولُ لَيْسَتْ أَيْةٌ كَيْتٌ وَكَيْتٌ بَلْ هُوَ نَسِيَ اسْتَدْرَكَ الْقُرْآنَ فَكَلِمَاتٌ تَقْصِيصًا  
 مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ التَّحَمُّ بِعَقْلِيهَا تَرْجُمَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
 یہت بڑا کہ کوئی تم میں نہ کہے کہ بین فلان فلان آیت پہل گیا بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ بھلا دیا گیا اور قرآن  
 کا خیال اور یادداشت رکھو کہ وہ لوگوں کے سینوں سے ان جبار پائیوں سے زیادہ بہا گئے والا ہے جب تک ایک  
 ٹانگہ بند ہو جو **فاصلہ** اکثر اونٹ کے آگے کا پیر یعنی زانو باندھتے ہیں اور وہ  
 تیرن پیر سے بھی چلکتا ہے اسی کو عقل کہتے ہیں اور یہ بول گیا کے کہنے کو آپ نے مکرہ  
 جانا کہ اس میں کہنے والے کی بے پرواہی اور غفلت نکلتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا فزون کے واسطے فرمایا  
 اسْتَكْ أَمَا تَأْتَانَا فَتَنْسِيَهَا وَكَذَلِكَ الْيَوْمَ تُنْسَى يَنْسَى تَرْجُمَةُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
 اس کو پہل گیا اس طرح آج بھلا یا جاوے گا اور یہ کہ اہل تنزیہی ہے۔ **عَنْ** شَقِيقٍ قَالَ قَالَ  
 عَبْدُ اللَّهِ تَعَاهَدُوا هَذِهِ الْمَصَاحِفَ وَذُبُّوا قَالِ الْقُرْآنَ فَكَلِمَاتٌ تَقْصِيصًا مِنْ صُدُورِ  
 الرِّجَالِ مِنْ التَّحَمُّ مِنْ عَقْلِهِمْ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ





عناق فحاق کے آواز سے پڑھنا ہے ابی ہے **ع** عبد اللہ بن معقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 قال نأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم فتح مكة على ناقته يقرأ سورة  
 الفتح قال فقرأ ابن معقل فقال مغوية كولا الناس لا خذلنا لكم هذا ليكن  
 الذين ذكروا ابن معقل عن النبي صلى الله عليه وسلم ترجمہ عبد بن بنفل نے کہا  
 دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن ان کی اونٹنی پر آپ سورہ فتح پڑھتے  
 تھے اور ابن معقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھا اور آواز کو دوسرا یا معدی نے کہا اگر لوگ نہ ہوتے تو  
 میں ہی ویسی ہی قرات شروع کرتا جیسے ابن معقل نے ذکر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم **ع**  
 شعبہ یہذا الإسناد وحوکہ وفي حديث خالد بن الحارث قال علي داخلته  
 فقلت وهو يقرأ سورة الفتح ترجمہ شعبہ کسی اسناد میں اسکی مروی ہوا اور خالد بن حارث  
 کی روایت میں یہ کہ آپ اپنی سواری پر سواری تھے اور سورہ فتح پڑھتے جاتے تھے **باب** نزول  
 السكينة لعزادة القرآن قرات قرآن کی برکت سکینہ کی نزول **ع** ابن أبي رضى  
 الله تعالى عنه قال كنا في جبل يقرأ سورة الكهف وعنده فدرس مبرجودا ليشطين  
 فغشيتُه سحابا فجعلت تدود وتدعو وجعل فدرسه يفر منها فلما اكملها صلى الى النبي  
 صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال تلك السكينة نزلت للقرآن ترجمہ بلار نے کھا  
 ایک شخص سورہ کہف پڑھتا تھا اور اس کے پاس ایک گھوڑا بندھا تھا وہ نبی سیدوں میں ہوا اس  
 پر ایک بلی آنے لگی اور وہ گھوڑے لگی اور قریب آنے لگی اور اسکا گھوڑا اسکو دیکھ کر بہا لگی  
 لگا بہر جب صبح ہوئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اسکا ذکر آپ سے کیا تو آپ نے فرمایا  
 یہ تسکین کہ اترتی ہے قرآن کی برکت **ف** سکینہ کے کئی سنہ میں مختار اور عمدہ اس میں یہ ہے  
 کہ وہ ایک شے ہے اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی کہ اسمین اطمینان اور رحمت ہو اور اس کے ساتھ فرشتے  
 امین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسمین کا ایک آدمی فرشتہ کو دیکھ سکتا ہے اور  
 فضیلت قرات کی اور سب نزول رحمت ہونا اور اس کا اور حضور علیہ السلام کا وقت قرات  
 کے ثابت ہوا **ع** ابن أبي رضى قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ سورة  
 الفتح فقلت يا رسول الله اني سمعتك تقرأ سورة الكهف وفي الحديث ان السكينة  
 نزلت للقرآن فقلت يا رسول الله اني سمعتك تقرأ سورة الكهف فقال ذلك للنبي



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَفَرَأَيْتُمْ فَلَانٌ فَأَتَاهَا السَّكِينَةُ فَتَنَزَّلَتْ عِنْدَ الْقُرْآنِ أَوْ تَنَزَّلَتْ  
 لِلْقُرْآنِ ترجمہ یہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے سورہ کہف پڑھی اور کہ میں ایک جانور بن رہا  
 تھا سو وہ بہانے لگا جب اس نے نظر کی تو دیکھا کہ ایک بلی ہے کہ اور اس نے اسکو ڈانک لیا ہے پھر اس نے  
 ذکر کیا اسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اس نے فرمایا پڑھی جاؤ فلان سلیم کہ یہ سکین ہے کہ اتنی ہے  
 قرآن کی قرات کے وقت **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَاءَ دَخَى اللَّهُ  
 عِنْدَهُ يَقُولُ فَذَكَرَ خَوْفًا غَلِيظًا فَلَا تَفْنِي ترجمہ ابی اسحاق نے کہا میں نے براہ  
 سرکہ وہ کہتے تھے یہ ذکر کی حدیث مانند اس کی مگر اتنا ہے کہ انہوں نے متفرک لفظ کہا **عَنْ**  
 أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْنٍ يَكُنَى هُوَ كَيْلَةً يَقُولُ فِي مَنْ بَدَّهِ إِذْ جَالَتْ فَرَسُهُ فَقَالَ أَكُنْتُمْ جَالَتْ  
 أُخْرَى فَقَالَ أَكُنْتُمْ جَالَتْ أَيُّهَا قَالَ أُسَيْدٌ فَخَشِيتُ أَنْ يَكُنِيَ جَعَلْتُ نَفْسِي كَالْمَنْزِلِ الطَّيِّبِ  
 تَوَدُّ أَنْ يَسِيرَ فِيهَا أَهْلُ الْمَرْجِ عَرَجَتْ فِي الْيَوْمِ حَتَّى مَا أَرَاهَا قَالَ فَذَكَرْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَيْنَمَا أَنَا الْبَارِحَةُ مَرُجُوتِ اللَّيْلِ أَتَرَأَى مَرُجُوتِ  
 إِذْ جَالَتْ فَرَسِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الْبَرَحُ حُضَيْنٌ قَالَ فَقُلْتُ  
 كُنْتُمْ جَالَتْ أَيُّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَرَأَيْتُمْ ابْنَ حُضَيْنٍ قَالَ فَذَكَرْتُ  
 كُنْتُمْ جَالَتْ أَيُّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَرَأَيْتُمْ ابْنَ حُضَيْنٍ قَالَ فَذَكَرْتُ  
 وَكَانَ ابْنُ حُضَيْنٍ قَرِيبًا حُضَيْنٌ أَنْ تَكُنَا كَقَرَأَيْتُمْ مِثْلَ الظُّلَّةِ فِيهَا أَتَمَّالُ السُّبْحِ مَرَجُوتِ  
 فِي الْيَوْمِ حَتَّى مَا أَرَاهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْمَلَكَةُ كَانَتْ  
 تَسْتَوِيحُ لَكَ وَكَذَلِكَ دَأْبُهَا لَمْ تَجْعَلْ يَرَاهَا النَّاسُ مَا تَسْتَوِيحُ مِنْهُمْ ترجمہ اس میں حنیف  
 اپنی کہو کہ کہ بیان میں ایک شب قرآن پڑھتے تھے کہ ان کا گھوڑا کودنے لگا اور وہ پڑھتے  
 جاتے تھے اور وہ پھر کودتا تھا پھر وہ پڑھنے لگا تو انہوں نے کہا میں ڈر کہ کہیں سمجھو  
 کو چل نہ ڈاٹے سو میں اسکے پاس جا کھڑا ہوا اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سائبان عاصیر سے مہر پہ  
 ہے کہ اس میں جلنے سے روشن ہے اور وہ اوپر کو چڑھ چلا یہاں تک کہ میں نے اس کو پہنچ دیکھا پھر میں  
 صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ شب کو اپنی  
 کہ بیان میں قرآن پڑھتا تھا کہ ایک نابالغ میرا گھوڑا کودنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

پڑھی جا اور ابن جعفر انہوں نے عرض کی کہ میں پڑھی گیا پہرہ کو دے لگا پہرہ فرمایا آپ کہ پڑھی جا  
 اور ابن جعفر انہوں نے کہا پہرہ میں پڑھی گیا پہرہ ایسا ہی کو دے لگا پہرہ آپ فرمایا پڑھی جا اور  
 ابن جعفر انہوں نے کہا جب میں فارغ ہوا اور مجھے گھوڑے کے پاس رہتا تو مجھے خوف ہوا کہ کہیں  
 پیچھے کو کچل نہ دالے اور میں نے دیکھا ایک سامان سا کہ اس میں چراغ سے روشن تھی اور وہ اوپر کہ  
 چڑھ گیا بہا تنگ کہ میں اسے نہ دیکھتا تھا تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرشتے تھے کہ  
 ہتھاری قرار تے سنتے تھے اور تم پڑھی جاتے تو صبح کہتے اس طرح کہ لوگ انہوں کو دیکھتے اور وہ انکی نظر  
 سے پوشیدہ نہ ہوتے **ف** معلوم ہوا کہ فرشتوں کو دیکھنا محال نہیں **عَنْ** ابْنِ مَوْسَى الْأَشْجَعِ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْدُمُ الْقُرْآنَ  
 مَثَلُ الْأَرْجَةِ يَرْجِعُهَا حَبِيبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْدُمُ الْقُرْآنَ مَثَلُ  
 الْمَكْنَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا خُلٌّ وَمَثَلُ الْكَافِرِ الَّذِي يَقْدُمُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرِّيحِ كَاتِبَةٍ  
 يَرْجِعُهَا حَبِيبٌ وَطَعْمُهَا مُمٌّ وَمَثَلُ الْكَافِرِ الَّذِي لَا يَقْدُمُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْحَنْظَلَةِ  
 لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُمٌّ ترجمہ ابن موسی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں  
 اس مومن کی جو قرآن پڑھتا ہے ترجیح کی سی ہے کہ خوشبو اسکی عمدہ اور فراوان اسکا اچھا ہے اور کہات  
 اور مومن کی جو قرآن نہیں پڑھتا کجور کی سی ہے کہ اس میں بو نہیں مگر فراہم ہوتا ہے اور کہات  
 اس منافق کی جو قرآن پڑھتا ہے مانند پھول کی ہے کہ بو اس کی اچھی ہے اور فراوان اسکا بڑا ہے اور  
 کہات اس منافق کی جو قرآن نہیں پڑھتا اور اندر امن کی سی ہے کہ اس میں خوشبو ہی نہیں اور  
 فراوان ہے **عَنْ** قَتَادَةَ بْنِ دَعْبَةَ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
 الْمَدَنِيِّ أَنَّ جَدَّ تَرْجَمَهُ تَمْدُوهُ سَبِيحِي رَوَيْتُ اِسِي اسنادہ مروی ہوئی مگر ہماری روایت  
 میں منافق کے بے فائدہ ہے **بَابُ** فَمَثَلُ حَافِظِ الْقُرْآنِ حَافِظُ الْقُرْآنِ فَضِيلَتُهُ كَالْيَمِينِ  
**عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ  
 مَعَ السَّفَرَةِ الْكِبَرِ الْبَدِيَّةِ وَالَّذِي يَقْدُمُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ  
 لَكَ أَجْدَانِ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے فرمایا کہ قرآن کا مشاق اس سے حافظہ راہ ہو سکتا ہے ، اور بزرگ فرشتوں کے ساتھ









جادوی یہ دونوں بازار میں تھیں مہینہ مہینہ اور وہاں سوداؤ مٹیاں بڑی بڑی کوٹمان کے لادے تھے  
 کسی گناہ کے اور بغیر اسکے کہ کسی ناتواں کی حق تلفی کرے تو ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ہم سب اسکو  
 جاتے ہیں اور آپ فرمایا ہر کیوں نہیں جاتا ہے تم میں سے ہر ایک سجدہ کو اور کیوں نہیں سجدہ کرتا یا  
 نہیں پڑھتا دو آیتیں اس کی کتاب کی جو بہتر ہوں اس کے لیے دو اونٹنیوں سے اور تین بہتر  
 تین اونٹنیوں سے اور چار چار سو اور سیڑھی تین آیتیں ہوں اونٹنی اونٹنیوں سے بہتر کتاب  
 فَضِّلْ فِدَانِي الْقُرْآنَ دُورًا الْبَقْرَةَ قَرَاتِ قُرْآنَ اَوْرُسُورَه الْبَقْرَةَ كَابِيَانِ عَن اَبُو اَقَا  
 الْبَاهِلِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَقْرَأُوا الْقُرْآنَ  
 فَإِنَّهُ يَأْتِيكُمْ بِالْخَيْرِ شَيْعًا لَا خَيْرَ بِهِ اَقْرَأُوا الزُّهْدَ أَوْ يَنْبَغِي دُورًا الْبَقْرَةَ دُورًا اَلْإِمَامَانِ فَإِنَّهُمَا  
 يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا عَمَامَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا عِيَانَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِدَقَانِ مِنْ طَيْرٍ  
 صَوَّافٍ عَجَّاجَانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا اَقْرَأُوا سُورَةَ الْبَقْرَةِ فَإِنَّ أَخَذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكُهَا  
 حَسْرَةٌ وَكَأَنَّهُمَا لَهَا الْمَجْلَدَةُ قَالَ مُعَاوِيَةُ بَلَّغْنِي أَنَّ الْمَجْلَدَةَ الشَّكْرَةُ تَرْجُمَةُ ابْنِ الْمُنَافِ  
 بِالْمِائَةِ كَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهَا قَالُوا كَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ قَالُوا كَمَا تَرَى  
 وَنَافِلَتُهُ بِرَبِّهِ دُونَ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ وَنَافِلَتُهُ بِرَبِّهِ دُونَ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ وَنَافِلَتُهُ  
 اس لیے کہ وہ میدان قیامت میں آئیں گے گو یا دو بادل ہیں یا دو ساہبان میں یا دو ٹکڑیاں ہیں اور تے  
 جانوروں کی سمجھت کرتی ہوئی آئیں گی اپنے لوگوں کی طرف سے اور سورہ بقرہ کو کہ لینا اسکا برکت ہو  
 اور چھوڑنا اسکا حسرت ہو اور اگر اسکا مقابلہ نہیں کر سکتے جادوگر لوگ **عَنْ** مُعَاوِيَةَ بْنِ جَعْفَرٍ كَمَا سَمِعْتُ  
 مِثْلَهُ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ وَكَأَنَّهُمَا كَالْكَرْبِ كَمَا تَقُولُ مُعَاوِيَةُ بَلَّغْنِي تَرْجُمَةُ  
 معاویہ نے یہی اس سند کو مثل اسکی روایت کی صرف اتنا ہی کہ انہوں نے دونوں جگہ دیکھا تھا کہ اپنے او  
 کی جگہ صرف دو کہیں اور قول معاویہ کا نہیں لکھا **عَنْ** الشَّامِيِّ سَمِعْتُ اَلْإِمَامَ اَلْحَسَنَ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
 وَ اَهْدِيهِ اَلَّذِينَ يَنْتَوُونَ بِهٖ نَقْدَمُهُ سُورَةُ الْبَقْرَةِ بِأَلِ عِمْرَانَ وَصَرَفَ لَهُمَا  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَمْثَالِ مَا نَسِيَهُنَّ بَعْدَ ذَلِكَ كَأَنَّهُمَا عَمَامَتَانِ  
 أَوْ هَلْدَتَانِ سَوْدَاوَانِ يَتَّبِعُهُمَا شَرٌّ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِدَقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَافَّ عَجَّاجَانِ عَنْ صَاحِبَيْهِمَا

باب فی قرآن القرآن  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب فی قرآن القرآن

صَوَّافٍ

ترجمہ نواس سمان کے بیٹے کتبہ میں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ قرآن کو تو قیامت کے دن لا دیں گے اور لکھو یہی جو اس پر عمل کرتے تھے اور سورہ بقرہ اور آل عمران آگے آگے ہوگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تین مثالیں دیں کہ میں انکو اتجاہک نہیں ہو بلکہ انہیں یہ کہ وہ یہ میں جیسے دو بادل کے ٹکڑے یا ایسے میں جیسے دو سائبان کالے کالے کہ اون میں روشنی چمکتی ہو یا ایسے میں جیسے دو ٹکڑے یا ان چڑیوں کے قطار باندھی ہوئی اور حجت کرنی ہوگی وہ دونوں اپنے صاحب کی طرف سے **ف** ان حدیثوں سے بڑھتی سورہ بقرہ، سورہ آل عمران کی معلوم ہوئی اور معلوم ہوا کہ قرآن سے بڑھ کر کوئی شفیق نہیں جبکہ اسکی شفاعت منظور ہو اس پر عمل کرے اور عمل بغیر سے معلوم ہوئے نہیں ہو سکتا پس عوام کو ضرور ہے کہ ترجمہ پڑھا کرین **باب** فضیل الفاخترہ وحواریہ سورۃ البقرۃ والاکاشین سورہ فاتحہ اور خاتمہ سورہ بقرہ اور آخر کی دو آیتوں سورہ بقرہ کا ثواب **عَنْ** ابی عیسیٰ رضی اللہ عنہما قال سئل عن رجل علیہ السلام فاعل عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمع نقیضاً من فوقہ ذکرہ نداءً فقال ہذا باب من السماء فیہ الیوم لکم نزل قطاً الا الیوم فنزل منہ ملک فقال ہذا اول نزل الا کر من لکم نزل قطاً الا الیوم نسلم وقال النبی یورین اوتیتہما لکم دونہما بی فی قبلك فاتخذت الکتاب وحواریہ سورۃ البقرۃ لکن تقدیرہن فیہما لکن احدثتہ ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے کہا ایک دن جبیر بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آواز بڑی زور کی سنی دروازہ کہلنوی اور پناہ سراٹھایا اور جبیر بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا یہ ایک دروازہ ہے آسمان کا کہ آج کہلائے اور کہی نہیں کہلا تھا مگر آج کے دن پہا اس سے ایک ہرشتہ اترتا اور جبیر بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ یہ ہرشتہ جو زمین پر اترتا ہے کہی نہیں اترتا سو آج کے اور اس سلام کیا اور کہا نہ بخبری ہوا آپ کو دو نوروں کی کہ آپ کو عنایت ہو میں اور کسی کو نبیوں میں کو نہیں بلو سوا آپ کو ایک سورہ فاتحہ ہے اور دوسرے خاتمہ سورہ بقرہ کا کوئی حرف اس میں سے تم نہ پڑھو گے کہ اسکی مانگی ہوئی چیز ہے نہ لے **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ یَزِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابا مععود رضی اللہ عنہما عند البیت فقلت حدیث بلعینی عندک فی الایشین فی سورۃ البقرۃ قال نعم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا بتان







فجعل قل هو الله احد من اثنين احد القرآن ترجمہ تمامہ سے اسی بناو سے یہ دایت  
 مذکور ہوئی اور اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول درسی ہے کہ اسہ نامی نے قرآن کے میں کر کے  
 کیے زینبہ شخص اور احکام اور صفات اللہ اور قل ہوا اللہ کو ایک کر کیا قرآن کا ایسے عمدہ صفا  
 باب چھٹے میں ہے کہ **ابن مسعود** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن  
 قالی سابقا علیکم ثم ثلث القرآن ثم خرج نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقرأ  
 قل هو الله احد ثم دخل فقال ثلثه قال بعض الرئی اذی لهذا احد من السماء فذا  
 اللہ فی اذ حکمہ ثم خرج نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ای قلتم لکم سا قدر اعدیکم  
 ثلث القرآن الا انما تعدل ثلث القرآن ترجمہ ابومریم نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے جمع ہوا تو تم لوگ کہ میں تمہارے آگے تمہاری قرآن پڑھوں عرض جمع ہو گئے بنو جمع  
 ہونا تھا پھر بھگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ اقل ہوا اسے پڑھی اور ابند چلے گئے تو ہم ایک دوسرے  
 سے کہنے لگے کہ شاید آسمان سے کوئی خبر آئی ہے جس کے لیے آپ اللہ کے میں پھر نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم اور آپ فرمایا کہ میں نے تم سے کہا تھا کہ تمہاری کلام اللہ تمہاری آگے پڑھوں گا سو یہ سوتا  
 تمہاری کلام ہے کہ **ابن مسعود** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن  
 الله علیه وسلم فقال ایسر علیکم ثم ثلث القرآن فقد اقل هو الله احد الله  
 الله صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابومریم نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے  
 اور فرمایا میں تمہارے آگے تمہاری قرآن پڑھتا ہوں پھر آپ نے قل ہوا اللہ احد پڑھی یہاں تک کہ  
 اس سورت کو تم کیا ممکن **ابن مسعود** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث دجلا علی  
 سرتہ و ذکر کان ثلثا لا یحالیہ فی صلوٰۃ ثم یقل هو الله احد فلما رجعوا  
 ذکرہ ذکر الہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال سئلوا لای شیء یصنع ذلک  
 سئلوا فقال لا یحالیہ الا انما احب ان اقل ایضا فقال رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم آخری ذکر ان الله یحبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سمی مدی ہے کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایک بن ہوسد دار کر کے چھوٹا اور ذرا اپنی فوج کی نماز میں  
 قرآن پڑھتے اور قرأت کو نفل ہوا اسے ختم کرتے پھر جب وہ بن لوٹ کر آیا تو گون نے اسکا ذکر

باب چھٹے

باب چھٹے

ابن مسعود

رسول امیر علی علیہ السلام سے کیا اور آپؐ فرمایا کہ ان کو پوچھو۔ وہ کیوں ایسا کرتے ہیں بوجہ انہوں نے کہا یہ صفت ہر رحمن کی اور میں اسکو دوست رکھتا ہوں آپؐ فرمایا اور سن کر کہہ دو کہ امیر تعالیٰ تمکو دوست رکھتا ہے **ف** اس سورہ مبارک میں امیر پاک کا ایک ہونا ہے پر وہی معبود ہونا اور اسے پاک کہی ہے پناہنا یعنی قدیم ہونا اوس کی ذات کا ہمسر کوئی نہ ہونا یعنی جمیل ہونا مذکور ہے اور سبحان اللہ اتنی عمدہ صفات کس غیبی اور اختصار سے اس سورہ مبارک میں مذکور ہیں پھر کیونکر مومن کو اس سے محبت نہ ہو اور امیر کا دوست رکھنا بندہ کو یہ ہے کہ اوس کے گناہ بختم دونو جہان میں خلافت عنایت کرے اپنی طاعت کی توفیق دے بند کو کا دوست رکھنا خدا کو یہ ہے کہ اسکو عبادت اور طاعت اور صدق دل اور اخلاص سے بجا لاوی اور سکودل سے یاد کرے اسکی محبت کو ساری جہان سے مقدم سمجھے **بَابُ** فَضْلِ قِدَامِ الْمَعْوِدَتَيْنِ مَعُوذَتَيْنِ كِي فَضِيلَتِ كَا  
**بِیَانِ عَنْ عَقْبَةِ ثَوْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَ آيَاتِ**  
**الْأَنْبِيَاءِ الَّذِينَ كَانُوا مِنْهُمْ فَطُرْتُ أَعْوَدُ بَرِيَّتِ الْفُلْكِ وَقُلِ أَعْوَدُ بَرِيَّتِ النَّاسِ** ترجمہ  
 عقبتہ عامر کے بیٹے نے کہا رسول امیر علی علیہ السلام نے فرمایا تم نہیں دیکھتے کہ آج کی رات ایسی تیز  
 اور تیزی میں کہ انکے مثل کہی نہیں دیکھیں اور وہ قتل اعوذ برب الخلق اور قتل اعوذ برب الناس ستر  
**ف** اس حدیث سے معلوم ہو گیا کہ یہ دونو سورتیں قرآن میں داخل ہیں اور رد ہو گیا وہ  
 مضبوط جو عبد اللہ بن مسعود کی طرف منسوب ہے کہ یہ قرآن میں داخل نہیں اور ہمت کا اجماع  
 اس بات پر منعقد ہو گیا ہے کہ وہ قرآن میں ہیں اور وہ روایت ابن مسعود کی شافعیہ اور نہیہ  
 معلوم ہوا کہ لفظ قل ہی قرآن میں داخل ہے اس پر ہی اجماع ہے (روزی) **عَنْ عَقْبَةِ**  
**ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَ آيَاتِ**  
**الْأَنْبِيَاءِ الَّذِينَ كَانُوا مِنْهُمْ فَطُرْتُ أَعْوَدُ بَرِيَّتِ الْفُلْكِ وَقُلِ أَعْوَدُ بَرِيَّتِ النَّاسِ**  
**فَطُرْتُ أَعْوَدُ بَرِيَّتِ النَّاسِ** ترجمہ اسکا وہی ہے جو اوپر ہوا **بَابُ** فَضْلِ مَنْ يَقُومُ  
**بِالْقُرْآنِ وَبِجِلِّهِ** قرآن پڑھنے کرنے والے کی اور اسکو سکھانے والے کی فضیلت کا بیان **عَنْ**  
**سَالِمِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلِمَاتُ آدَا فِي اثْنَتَيْنِ دَجَلٌ أَتَاكَ**  
**اللَّهُ الْقُدْرَانِ فَيَقُولُ يَهْ أَنَا الْبَيْلُ وَأَنَا الْفُكَّارُ وَدَجَلٌ أَتَاكَ اللَّهُ مَا لَا يَقْوَى بَقِيَّتُهُ**  
**أَنَا الْبَيْلُ وَأَنَا الْفُكَّارُ** ترجمہ سالم اپنے باپ سے روایت کی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت میں کہ

دعوت

کتاب الامور الخفية

کہ آپؐ فرمایا رشک کسی اور پر روا نہیں مگر دو شخصوں پر ایک وہ جسکو اللہ تعالیٰ نے قرآن غنایت کیا  
 ہو اور وہ اسکو رات کو پڑھتا ہو دن کو اُسپر عمل کرتا ہو دوسرے وہ کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو مال دیا  
 ہو کہ وہ دعوات کو بھی فریج کرتا۔ یہودوں کو بھی **ف** رشک دو قسم ہے ایک یہ کہ آدمی چاہے کہ دوسرے  
 کی نعمت نہ اٹل ہو جاوے اور بھی مجاہدے اور یہہم باجماع است حرام ہے دوسرے یہ کہ آدمی صاحب نعمت  
 کی نعمت کا زوال نہ چاہے بلکہ اتنی ہی آرزو کرے کہ یہ نعمت خداوند تعالیٰ مجھے ہی نصیب کرے اور  
 اسکو عیب بین غلط کہو بین اور یہ نہایت بین محمود ہے اور انبیا و صلحا میں ہی ہوتا ہے یہاں بھی  
 رشک سہو ہی مراد ہے نہ معنی اول **سکن** سلمہ بن عبد اللہ بن عسک عن آپؐ قال قال  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا حسد الا علی اثنتین رجل انا کہ اللہ ہذا الکتاب  
 فقام بہ انا و الیکل و انا و النہار و رجل اعطاک اللہ ما لا تصدق بہ انا و الیکل و انا و  
 اللہ ما ترجمہ اسکا بھی اور یہ بھی **عن** عبد اللہ بن مسعود یقول قال رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم لا حسد الا فی اثنتین رجل انا کہ اللہ ما لا تسقطک علی ہد کتہ فی  
 الخ و رجل انا کہ اللہ حکمہ فہو یفنی بہا و یعلمہا ترجمہ عبد اللہ بن مسعود کہتے تھے کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرد انہیں مگر دو شخصوں پر ایک وہ جسکو اللہ نے مال دیا اور اسکے  
 خراج کرنے پر راضی کی توفیق دی دوسرے وہ کہ اسکو حکمت دی کہ موافق حکم کرتا ہے اور سہل مانتا  
 (حکمت سہو او علم حدیث بھی) **سکن** عاصم بن ابی اذہ ان ذابن بن عبد الحارث بن عاصم  
 رضی اللہ عنہ بعسکان و کان عمر رضی اللہ عنہ یستعمل علی مرکۃ فقال من  
 استعمل علی اهل الوادی فقال ابن ازی قال ومن ابن ازی قال موی من یوم لیکما قال  
 فاستخلفت علیہم موی قال انہ فاری لکتاب اللہ تعالیٰ و انا عامل بالکتاب ان قال  
 عمر رضی اللہ عنہ اما ان نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قال ان اللہ تعالیٰ بن فم  
 یحکم الکتاب فواما و یضمر بہ اخذین ترجمہ عامر بن وائلہ سے روایت ہے کہ نافع بن عبد الحارث  
 نے ملاقات کی حضرت عمرؓ سے عصفان میں اور حضرت عمرؓ نے اون کی کہنا تھا کہ کہہ پر سبکو تحصیلدار بنادونا  
 غرض حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ تم نے جنگل و الو نہر کس کو تحصیلدار بنایا انہو کو کہا ابن ابی کھڑی کو حضرت عمرؓ نے کہا ابن ابی کھڑی  
 انہو نے کہا ایک غلام آزاد ہمارے بن حضرت عمرؓ نے کہا تم نے غلام کو ادب پختہ کیا ابھو

نہر

نہر

نہر

نہر

نہر

کہا کہ وہ قاری ہیں کتاب اللہ کے اور ترکہ کو بامنا خوب جانتے ہیں حضرت عمرؓ نے کہا کہ سنو تمہاری  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو سب سے کچھ لوگوں کو بلند کرے گا اور کچھ  
 لوگوں کو گرادیگا **ف** یعنی جو اس کے تابع ہوئے دنیا میں حکومت آخرت میں جنت پاویں گے  
 اور جو منکر ہوں گے دنیا میں ذلت آخرت میں عقوبت اٹھائیں گے **عَنْ** عَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ  
 الَّذِي سَمِعَ أَنَا نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْقَادِرِ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَمُشِي حَيْثُ رَأَى ابْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ سَعْدَ بْنَ عَدِيٍّ الْهَضْرِيَّ تَرْجُمُهُ عَامِرُ بْنُ وَائِلَةَ وَهُوَ قَدْ  
 جَوَّادٌ بِغَدْرِي سُرُويَ هُوَ يَصِيءُ بِرَأْسِهِ بَنُ سَعْدَ بْنَ زُهَيْرٍ سَے اور پر روایت کی **بَابُ**  
**بَيَانِ أَنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحَدُوهُ وَبَيَانِ مَعْنَاهُ كَقُرْآنِ كَاسَاتِ حُرُوفٍ مِثْلِ هُوَا**  
**اس کے مطلب کا بیان** **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ سُوْدَةَ الْقُرْآنِ عَلَى  
 غَيْرِ مَا أُقْرَأَ هَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَ بِهَا فَكِدْتُ أَنْ أُعْجَلَ  
 عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْعَلَتْهُ حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ كَيْبَتْهُ بِرَأْسِهِ ثُمَّ نَحَلْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُوْدَةَ الْقُرْآنِ عَلَى عَيْنِ مَا  
 أُقْرَأَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَهُ أَقْرَأَ فَقَدْ رَأَى الْقِرَاءَةَ الَّتِي  
 سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا كُنْ أَتَزَلَّتْ ثُمَّ قَالَ إِنْ  
 أَقْرَأَ فَقَدْ رَأَيْتُ فَقَالَ هَذَا إِنْ هَذَا الْقُرْآنُ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْوْفٍ فَأَمْرًا  
 مَا تَنْتَسِرُ مِنْهُ تَرْجُمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْقَادِرِ كَے فرزند نے کہا سنا میں نے حضرت عمرؓ سے کہہ سنا ہے  
 ایک دن میں نے ہشام بن حکیم بن سوادہ کو سوراہ فرقان پڑھتے سنا کہ اور لوگوں کے خلاف پڑھتے تھے اور  
 یہ سورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو پڑھا چکے تھے سو میں قریب تھا کہ انکو بلند کر لوں مگر میں نے  
 اسنے مہدت دی یہاں تک کہ پڑھ چکے پہر میں نے ان کی چادر ان کے گلے میں ڈالکر کھینچی اور رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک لایا اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میں نے ان سے سورہ فرقان  
 سنی خلاف اس جیسے آپ نے مجھ کو پڑھائی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا ان کو  
 چوڑے دو اور ان سے کہا پڑھو یہ انہوں نے ویسا ہی پڑھا جیسا میں نے اون سے پہلے سنا تھا اور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے ہی اتنی ہی ہے پہنچے کہ کہا ہے جو میں نے ہی پڑھی (یعنی جیسو  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پڑھائی تھی) تب ہی آپ (فرمایا کہ ایسا ہی اتنی ہی ہے اور فرمایا کہ تا  
 یہ کہ قرآن سات حرفوں میں اترا ہے اس میں سے جو کلمہ آسان ہو اس طرح پڑھو **ف** لودی  
 کہا سات حرفوں میں اترا قرآن کا محض آسانی اور سہولت است کر لیے تھا جیسو اور دایوں میں  
 بہ قصر کے اچکے کہ آپ (بارگاہ انبی میں عرض کی کہ میری است پر آسانی ہو اور سات حرفوں  
 کتاب اجازت ملی اور علماء کا اختلاف ہو کہ سات عددوں سے مراد کیا ہے بعضوں نے کہا سات کا  
 عدد صرف سہولت کے لیے ہو قصر کے لیے نہیں بلکہ اکثر کا قول یہ ہے کہ قصر کے لیے ہے یعنی سات سو  
 آگاہ نہیں ہو سکتی آپ کو مطلب میں ہی کسی قول میں ایک یہ کہ مراد اس سے سات ضنون  
 میں جو بلا صراط الب قرآن میں جیسے وعدہ و تحیہ محکم متشابہ طلال خرام قصص اور مثال اور  
 بعضوں نے کہا مراد اس کے کیفیت قرأت کی اور اس کے نکات نکالنے کی ہے جیسو او غلام اظہار تقسیم  
 توفیق امالہ قد فصر میں ایسا کہ عرب کو قبائل آپس میں ان قاعدوں میں اختلاف رکھتے تھے پس اس  
 ثانی نے است کو آسانی دی کہ متشابہ لفظ میں جو او غلام یعنی تشدید پڑھنا آسان ہو وہ او غلام کری  
 جیسے شکل ہونہ نہ کرے اس طرح اظہار وغیرہ کا حال ہے اور بعضوں نے کہا اس سے سات قسم کے الفاظ  
 اور حروف مراد ہیں اور اسی کی طرف اشارہ کیا ہے ابن شہاب نے جہان روایت کی اور جو حکم  
 اپنی کتاب میں پھر ان لوگوں نے اس میں بھی اختلاف کیا ہے بعضوں نے کہا مراد اس سے سات قرائتیں  
 اور وجہ ہیں اور کسی نے کہا سات لغات جو کہ مراد ہیں جیسے میں اور معد اور یہ فصیح لغات ہیں  
 اور کہتے ہیں کہ سات زبانیں قبیلہ مصر کی اور یہ سب لغات قرآن میں جاچی وارد ہوئی ہیں نہ یہ کہ ایک  
 لکھہ ہوں یا ایک کلمہ میں ہوں اور بعضوں نے کہا کہ بعض کلمات میں سب لغات جمع ہیں جیسے  
 وعبد الطاعوت ونوعہ ونلعب وبعاد بین اسفارنا وغیرہ میں اور قاضی ابوبکر باقلانی نے  
 کہا کہ صحیح یہ بات ہو کہ ساتوں طرح کے لغات مروی ہو چکی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور  
 است نے انکو جمع کر لیا ہے اور حضرت عثمان نے اور ایک جماعت (اسکو اکٹھا کر لیا ہے) صحیفہ میں  
 اور خبر دی ہے اسکی صحبت کی اور جو تواتر ثابت نہ ہوا اسکو حذف کر دیا اور اگرچہ ان الفاظ کو معانی  
 کبھی مختلف ہوتے ہیں مگر آپس میں ضد اور لغات نہیں رکھتے کہ ایک معنی دوسرے کا کلمہ نہ ہو





کی ہم سے عبد بن حمید نے اون سے عبد الرزاق نے ان سے محمد بن ابی اسحاق نے ابی اسحاق نے  
 ابی یوسف نے قال قلت لفرید الدین دحل رجل یصلی فی صلاۃ اذ کان فی رکعہ فدخل الخوف فقرأ آتۃ رسول  
 قراءۃ صاحبہ کما افضینا الصلوۃ دخلنا جمیعا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 فقلنا ان هذا قراءۃ اذ کان فی رکعہ فدخل الخوف فقرأ آتۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 فامرہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقرأ الحسن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سائرہما  
 فمسطوط فی نفسی من التکذیب کذا اذ کنت فی الحجاہ لیسۃ فلما اذی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 وکلم ما قد غشی عنی فخرجت فی صدیقی فقصت عروفا وکما انظر الی اللہ تعالیٰ فرقا  
 فقال لی ابی اسحاق ان اقرأ القرآن علی حریف فرددت الیہ ان یعون علی ائمتہ  
 فرددت الی النبیۃ اقرأ علی حریفین فرددت الیہ ان یعون علی ائمتہ فرددت الی النبیۃ  
 اقرأ علی سبعۃ احراف ذلک بکل رادۃ فرددتہا مسئلۃ کنت لنبیہا فقلت اللہ اعلم  
 بہم فخرجت فاحترکت اللہ علی عظمیٰ فخرجت الی النبیۃ لیسۃ لیوم یزعم الی الخلق کلہم  
 حتی ابوا ہجرتہ علیہ الصلوۃ والسلام ترجمہ ابی بن کتب کہا میں محمد میں ہوا اور ایک شخص  
 آیا اور نماز پڑھنے لگا اور ایک قرار تھی یہی کہ میں اسے نہ جانتا تھا یہ دوسرا آیا اور اسے اور ایک  
 قرار تھی یہی اس کے سوا یہ جہاں ہم لوگ نماز پڑھ چکے رب آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
 عرض کی میں نے اس شخص نے ایک اسی قرار تھی کہ مجھے تعجب ہوا اور دوسرا آیا تو اس نے  
 تو اس نے اور ایک قرار تھی یہی اس کے ہر حکم کیا اون دونوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 اور انہوں نے پڑھ اور روار لہا ہی صلوات اللہ علیہ وسلم نے اون دونوں مختلف قرار تون کو اور میری دل  
 میں ایک تذبذب آئی نہ اسی جہاں میں تھی پھر خیال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر  
 بلا کو جس نے مجھے ڈھانپ لیا تھا میرے سینے پر ایک ہاتھ مارا کہ میں پسینہ پسینہ ہو گیا اور مجھ کو یا اللہ ایک  
 نظر آئے لگا خوف کا کہ میں تب مجھ سے فرمایا اے ابی پہلے مجھ کو حکم بھی گیا یہی قرآن ایک حرف میں پڑھو  
 سو میں عرض کی بارگاہ الہی میں کہ تہانی فرمایا یہی است پر پھر دوبارہ مجھ کو حکم ہوا کہ دو حرفوں میں پڑھو  
 پھر میں نے دوسری بار عرض کی کہ آسانی فرمائی یہی است پر پھر تیسری بار مجھے حکم ہوا کہ آسانی  
 حرفوں پر پڑھو اور ارحم وہو کہ تم نے جی بار آسانی است کر لے عرض کی ہر بار کے عرض کی ایک

فقصت

ہوون

ہوون

نہا

رددتہا

رددتہا

دعا مقبول ہو تم سب کو مانگ لو بیچ عرض کی یا اللہ بخش دو میری ہمت کو یا اللہ بخند ہو میری ہمت کہ یہ  
 دو ہونے اور تیسری میں نے اہم رکھی ہے اس دن کے بعد جس دن سب خلق میری طریقت و رغبت کریں گے  
 یہاں تک کہ امیر اسیم علیہ السلام بھی کہتا مسلم علیہ الرحمۃ نے روایت کی ہم سو ابو بکر بن ابی شعیبہ نے ان  
 سے محمد بن بشار نے اون سے ابو اسماعیل بن ابی خالد نے اون سے عبد اسد بن حبیبی نے اون سے عبد الرحمن بن  
 ابی سلی نے انہوں نے کہا خبر دے مجھے ابی بن کعب نے کہ وہ سب کعبہ میں بیٹھے ہوئے تھے اور ایک  
 شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی اور ایک فرات پڑھی باقی سارا قصہ ذکر کیا جیسے ابن ابی نعیر کی روایت  
 سے اور پھر اس نے کہا کہ کان جازا فی النجیۃ الشام اذ دخل رجل فصلی الفترۃ فرائدہ واقفصل الفترۃ  
 بمثل حلیۃ ابیہم من ترجمہ ہے اور پھر اس نے کہا کہ ابی بن کعب (رضی اللہ عنہ) علیہ السلام نے ان سے کہا کہ ان سے  
 عنہ قال فانا کما جبریل فقال ان الله یأمر ان ان تصوم اثمک القرآن علی حدیث قد لک انکالی الله منہ  
 ومغفرۃ وان ائمتی لا یغفر ذلک ثم قالہ الثانیۃ فقال ان الله یأمر ان ائمتی لا یغفر ذلک ان علی  
 حر فی فقال انکالی الله معافا منہ ومغفرۃ وان ائمتی لا یغفر ذلک ثم قالہ الثالث فقال ان الله یأمر ان  
 انکالی الله معافا منہ ومغفرۃ وان ائمتی لا یغفر ذلک ثم قالہ الرابع فقال ان الله یأمر ان  
 جبریلہ الرابع فقال ان الله یأمر انکالی الله معافا منہ ومغفرۃ وان ائمتی لا یغفر ذلک ثم قالہ الخامس فقال ان الله یأمر ان  
 فقد اصافوا ترجمہ ابی بن کعب نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نبی غفار کے مالک پر تھے کہ ان کے  
 پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم کرتا ہے کہ اپنی ہمت کو ایک  
 حرف پر قرآن پڑھاؤ آپ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے اس کی مسامحت اور بخشش چاہتا ہوں اور میری ہمت  
 اس کی طاقت نہ کرے گی پھر دوبارہ ان کے پاس آئے اور کہا کہ بیشک اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے کہ آپ اپنی ہمت  
 کو دو حرفوں پر قرآن غریف پڑھاؤ میں آپ سے عرض کی کہ میں اللہ تعالیٰ سے عفو و بخشش اس کی چاہتا ہوں  
 اور میری ہمت کہ یہ نہ ہو سکے گا پھر تیسری بار آئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم فرماتا ہے کہ اپنی  
 ہمت کو تین حرفوں میں نہ آئے پڑھاؤ آپ نے عرض کی کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس کا عفو اور اس کی  
 بخشش چاہتا ہوں اور میری ہمت کہ یہ نہ ہو سکے پھر آئے وہ چوتھی بار اور کہا کہ بیشک اللہ حکم فرماتا ہے کہ اپنی  
 ہمت کو قرآن سات حرفوں پر پڑھاؤ اور جس حرف پر پڑھیں گے ان حرفوں میں وہ نہ ہو سکے گا کہ اس نے  
 اور بیان کی بروایت ہم سے عبید اسد بن مساذ نے اون سے اس کے باپ نے اون سے شعیبہ نے

اسی سند و مثل اس روایت کی **باب** ترتیل القراءۃ واجتذاب الحد و اباحۃ  
 سودین فاکتفی دیکھئے قرآن پھر پھر کر پڑھئے اور دو سورت یا زیادہ ایک رکعت میں پڑھ  
 کا بیان **عن** ابی ایل قال جاء رجل یقال له یحییٰ بن سنان الی عبد اللہ فقال  
 یا ابا عبد الرحمن کیف تقدم هذا الخرف الفاضل؟ امر یا من مکرر یحییٰ بن سنان  
 مکرر یحییٰ بن سنان قال فقال عبد اللہ بنی اللہ عنہ وکل القرائن قد اخصبت غیر  
 هذا قال ابی لا تقدم المفضل وریک عنہ فقال عبد اللہ هذا کمال الشیخات انما  
 یقدمون القرآن لا یجاءوا وریک عنہ وریک اذا وقع فی القلب قد سمع فیہ نعم ان افضل  
 الصلوۃ الركوع و السجود و ابی لا علم الظاہن الی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و  
 سلم یقرن بینہن سورتین فی کل رکعۃ ثم قام عبد اللہ مذ کل علی قمۃ فی الزمر  
 ثم خرج فقال قد اخبیٰ فی یافا قال ابن لیس فی روایتہ جاء رجل من بنی یحییٰ لک  
 الی عبد اللہ و لک یقول یحییٰ بن سنان ترجمہ الی و اکل نے کہا ایک آدمی آیا جو یہاں  
 بن سنان کہتے تھے عبد اللہ بن مسعود کے پاس اور کہا کہ ابی عبد الرحمن آپ اس حدیث کو الٹ  
 پڑھتے ہیں یا میں یا میں یا غیر اس میں عبد اللہ بن مسعود نے کہا میں نے سارا قرآن  
 مجید کو یاد کیا ہے سوا اس حدیث کو اس نے پھر کہا کہ میں مفضل کے تمام سورتیں ایک رکعت میں پڑھتا  
 ہوں عبد اللہ نے کہا تو ایسا کرتا ہے جیسو شیخین عبدی عبدی نامی جانی میں بہت سارے لوگ قرآن  
 ایسا پڑھتے ہیں کہ ان کی ہنسی سے بچ رہیں اور تاکہ قرآن کا یہ قاعدہ ہے کہ جب دل میں اتنا پڑھ  
 اور جتنا ہے تب رفع دیتا ہے نماز میں افضل رکن رکوع اور سجدہ ہے اور میں ادن ایک ٹوکرو سو ٹوکرو  
 کو پہچانتا ہوں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت میں دو دو طاکر پڑھتے تھے پھر عبد  
 اللہ کہتے ہو گئے اور علامہ انکے پیچھے داخل ہو گئے اور کہا کہ مجھے خبر دی اس کی ابن زبیر نے اپنی روایت  
 میں کہا کہ ایک مرد قبیلہ بنی بکیر کا آیا عبد اللہ بن مسعود کے پاس اور یہ ایک بن سنان نام  
 نہیں لیا **ف** نووی نے کہا عبد اللہ یہ جو کہا کہ میں نے سارے قرآن کو یاد کیا سوا اس حدیث  
 کے یہ گویا اس کے جواب کو منکر رہ گیا اس لیے کہ معلوم کیا کہ اس کو سوال کرنے سے کچھ بہتری مقصود تھی  
 اور شعر کا پڑھنا عبدی عبدی مراد ہے نہ گانا اور ترجمہ کہ وہ پھر پھر کر پڑھتا ہے اور رکوع و سجود کا

حدیث  
 ابی  
 یحییٰ  
 بن  
 سنان  
 روایت  
 ہے  
 کہ  
 میں  
 نے  
 سارا  
 قرآن  
 مجید  
 کو  
 یاد  
 کیا  
 ہے  
 سوا  
 اس  
 حدیث  
 کو

فصل فی بیان حدیث مرفوعہ میں  
چکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

لَا تُرْكَلُ

افضل ہونا یہ ابن سعود کا مذہب ہے جو حدیث مرفوعہ میں آچکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
افضل نماز وہی ہے جس میں قیام لنگاہ اور جو سو رتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر ایک ایک رکعت  
پڑھا کرتے تھے وہ البوداؤ کی روایت میں یون وارد ہوئی ہیں کہ سورہ رحمن اور وانجم ایک رکعت  
میں اور اقرب اور الحاق ایک میں اور طور اور ذاریت ایک میں اور واقعہ اور نون ایک میں اور  
سال سائل اور والنازعات ایک میں اور دبل مطفقین اور عبس ایک میں اور مدثر اور نزل ایک  
میں اور ہل اے اور الا قسم ایک میں اور عم اور مرسلات ایک میں اور دخان اور اذا شمس کو رت  
ایک میں اور النکو افضل اس لیے کہتے ہیں کہ جدا جدا امین اور قرآن کی تفصیل یہ ہے کہ پہلے سبع طوال  
یعنی سات سو رتین لہنی میں پھر ذوات الہامین اور وہ سورتین ہیں جس میں ایک سوایت کر قریب  
ہیں پریشانی ہیں پھر افضل اور افضل کی ابتداء میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا قتال سے آخر تک  
مفضل ہے بعضوں نے کہا حجرات کسی نے کہا حق سے **عَنْ** ابْنِ اَبِي اَسْلَمٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى  
عَبْدِ اللّٰهِ يُقَالُ لَهُ فُعَيْلٌ بْنُ سَيَّانٍ بِسْمَلٍ حَدَّثَنَا وَكَانَ عَمْرُو بْنُ اَبِي اَسْلَمٍ  
لَيْدًا حُلَّ عَلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ سَلِّ عَنْ النَّظَائِرِ اَلَّتِي كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقْرَأُ بِهَا فِي رُكْعَةٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَسَأَلَهُ شَيْءٌ خَجَّ عَلَيْهِ فَاَقَالَ عَمْرُو بْنُ سُوْدَةَ فِي  
عَشْرَةِ رُكْعَاتٍ مِنَ الْمُفْضَلِ فِي ثَلَاثِينَ عَمْرُو بْنُ اَبِي اَسْلَمٍ تَرْجَمَهُ ابُو اَسْلَمٍ نَعَى اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ  
بْنِ سَعُوْدٍ بِاسْمِهِ بَنِي سَنَانٍ نَامَ بِهٖ حَدِيثُ بَيَانِ كِي وَكَيْمِ كِي رَوَايَتِ كِي نَسْلُ رِيْعِيْ جَبِيْرُ وَرَکْدُ كِي  
مگر اتنا فرق ہے کہ عاقبہ آئے اور عبد اللہ کے پاس گئے اور تم نے اون سے کہا کہ آپ اون سو رتوں  
کو پوچھ لو جو ایک رکعت میں دو دو پڑھی جاتی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ملا کر پڑھتے  
تھے سو وہ گئے اور ان کو پوچھا اور پھر ہمارے پاس آکر کہا وہ بیس سو رتیں ہیں کہ دس رکعات میں پڑھی  
جاتی تھیں افضل میں سو عبد اللہ کے جمع کیے ہوئے نصف میں کھاسا مسلم نے اور بان کی ہم  
سے بھی روایت آتی بن ابی اسیم نے اون کو عیسیٰ بن یونس نے اون سے عیسیٰ نے اسی اسناد سے  
مثل روایت اون دو لون سے اوئیوں کی (یعنی جنکی روایتیں اوپر گزریں) اور اس میں ہے کہ عبد اللہ  
نے کہا میں ان نظائر کو پچاسوں جہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو دو ملا کر ایک ایک رکعت میں  
پڑھا کرتے تھے اور وہ بیس سو رتیں ہیں کہ دس رکعتوں میں پڑھتے تھے **عَنْ** ابْنِ اَبِي اَسْلَمٍ قَالَ







تھی وجہ اسکی یہ ہو سکتی ہے کہ بسبب کمال شہرت کو اسکو چھوڑ دیا ہو اور اسکو قرآن کی کتابت  
 کا اہم نہ کیا ہو یا اپنے حافظہ کے اعتماد سے اسکی کہنے کی حاجت نہ سمجھی ہو **عَنْ** اَبِي اَهْمٍ قَالَ  
 اَتَيْتُكَ السَّامِرَ فَدَخَلَ مَسْبُودًا فَصَلَّى فِيهِ ثُمَّ قَامَ إِلَى الْخَلْفَةِ فَجَسَّ فِيهَا قَالَ فَبَاءَ رَجُلٌ  
 فَعَرَفْتُ فِيهِ عَوْسَ الْقَوْمِ وَهَيْئَتَهُ قَالَ فَجَسَّ لِي حَتَّى نَزَلْتُ قَالَ اَحْفَظُ كَمَا كَانَ  
 عَبْدُ اللَّهِ يَقْرَأُ فَذَكَرْتُ بِمِثْلِهِ ترجمہ ابراہیم نے کہا علقمہ ستام بن ابی اور عبد بن گئے  
 اور وہ ان نماز پڑھی اور ایک حلقہ پر لوگوں کے گزرے اور ان میں بیٹھ گئے پھر ایک شخص آیا اور  
 لوگوں کے ٹھکی اور دشت اسکی طرف سے معامد ہوتی تھی پھر وہ میرے بازو پر بیٹھ گیا اور اس نے کہا  
 کہ آپ کو یاد ہے جیسے عبد اللہ پڑھتے تھے پھر ذکر کی انہوں نے حدیث مثل اوپر کی روایت کی **عَنْ**  
 عَلْقَمَةَ قَالَ لَقِيتُ اَبَا الدُّنْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لِي مِمَّنْ أَنْتَ فُلْتُ مِنْ أَهْلِ  
 الْعِرَاقِ قَالَ مِمَّنْ هُمْ فُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ هَلْ تَقْرَأُ عَلَى قَدَمِ عَبْدِ اللَّهِ  
 ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَأَنْفَرُوا وَاللَّيْلُ إِذَا يُغْشَى قَالَ فَقَرَأْتُ  
 وَاللَّيْلُ إِذَا يُغْشَى وَالنَّهَارُ إِذَا يُجَلُّ وَالذَّكْرُ وَالْأُنْثَى قَالَ فَفَعَلْتُ ثُمَّ تَأَكَّدَ هَكَذَا  
 مَرَّةً رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ هَذَا ترجمہ علقمہ نے کہا میں ابوالدرداء سے ملا انہوں  
 نے کہا تم کہاں کے ہو میں نے کہا عراق کے انہوں نے کہا کس شہر کے میں نے کہا کوفہ کے انہوں  
 نے کہا تم عبد اللہ بن مسعود کی قرأت پڑھتے ہو میں نے کہا مان کہا واللیل تو پڑھتے ہو میں نے واللیل ادا  
 یغشی والنهار ادا تجلی والذکر والانثی پڑھتا تو وہ مہندہ ہے اور کہا میں نے یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم سے ایسا ہی سنا ہے پڑھتے ہوئے سلم نے کہا اور روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے اون سے عبد اللہ اعلم  
 نے اون سے داؤد نے اون سے عامر نے اون سے علقمہ نے کہ آیا میں تمام کو اور ملا ابوالدرداء سے اور ذکر  
 کی حدیث مثل حدیث ابن عباس کی **بَابُ** الْأَقَابِ الْأُخْرَى مِمَّنْ عَنِ الصَّلَاةِ فِيهَا مِنْ مَقْنُونِ  
 مِمَّنْ نَازِعٌ هُوَ اَوْنُ كَابِيَانِ **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَفِيَ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْرِ  
 حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد نماز سے منع فرمایا  
 جب تک سورج نہ ڈوبے اور اسی طرح صبح کی نماز کے بعد جب تک آفتاب نہ نکلے **عَنْ** اَبِي عَاصِمٍ قَالَ

باب الاقَابِ الْاُخْرَى  
 مِمَّنْ عَنِ الصَّلَاةِ  
 فِيهَا مِنْ مَقْنُونِ



مَجِئَتْ عَلَيْهِ وَاحِدَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ أَحَبَّهُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى عَنْ الصَّلَاةِ  
 بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغُوبَ الشَّمْسُ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس نے  
 کہا کہ سنائیں نے کسی صحابیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ان میں عمر بن خطاب پہنچے اور  
 وہ ان سب سے زیادہ میرے پیارے ہیں کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے بعد نماز کے جب  
 تک کہ آفتاب نہ نکلے اور بعد عصر کے کہ جب تک آفتاب نہ ڈوبے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ روایت  
 کی مجھ سے زہیر بن حرب نے اون کو بھیجے نے اون کو شعبہ نے اور کہہا مسلم نے کہ روایت کی مجھ  
 سے ابوعنان سمعی نے اون سے عبدالاعلیٰ نے اون کو سعید نے اور کہہا مسلم نے روایت کی ہم سے  
 اسحاق نے اون کو معاذ نے اون کو ان کے باپ نے ان سب روایت کی قتادہ سے ہی اسناد  
 سے مگر اتنا فرق ہے کہ سعید اور شام نے یوں روایت کیا بعد الصبح حتیٰ لتشرق الشمس **عَنْ**  
 ابْنِ سَعِيدٍ الْحَدَّثَ بِنَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ  
 بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغُوبَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ  
**ترجمہ** وہی جواب دہ گزرا **عَنْ** ثَابِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحْتَاجُ أَحَدُكُمْ فَيْصِلَ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ  
 غُرُوبِهَا مَا فَعَلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
 ایسا نہ کرے کہ اور وقت چھوڑ کر طلوع آفتاب کی وقت نماز پڑھے اور نہ غروب کے وقت **عَنْ**  
 ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْتَاجُ أَحَدُكُمْ فَيْصِلَ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ  
 غُرُوبِهَا وَلَا عَمْرُو بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ لَيْسَ بِهَا شَيْءٌ تَطْلُعُ بِقَدَرِ شَيْطَانٍ **ترجمہ** وہی جواب دہ اتنا زیادہ  
 ہے اس لیے کہ آفتاب شیطان کے سیکنوں کے بیچ میں سے نکلتا ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَدَأَ أَحَدُكُمْ الشَّمْسَ نَاخِرًا  
 الصَّلَاةَ حَتَّى تَبْرُزَ إِذَا غَابَ أَحَدُكُمْ حَاجِبُ الشَّمْسِ نَاخِرًا وَالصَّلَاةَ حَتَّى تَغِيبَ **ترجمہ**  
 عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نکل آوے کٹارہ سورج کا تو نماز  
 میں تاخیر کر دینا تک کہ حزب صاف ہو جاوے اور جب غائب ہو جاوے کٹارہ آفتاب کا نماز میں

دیکھو یہاں تک کہ پورا آفتاب ہو جائے **عَنْ** ابی بصیرۃ الغفاری رضی اللہ عنہ قال  
صلی اللہ علیہ وسلم انصرف بالخصم فقال ان ہذہ الصلوۃ علی صحت  
علی من قباکتم فصیعوہا فمن خافک علیہا کان لک اجرک مؤتین ولا صلوۃ  
بعد ما حتی یظلم الشاہد والشاہد النجم ترجمہ ابی بصیرہ غفاری نے کہا کہ نماز پڑھی ہو  
ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی محض میں (کہ نام ایک مقام کا ہے) اور فرمایا کہ یہ  
نماز تم سے انگون کے پیش کی گئی اور انہوں نے اسکو منع کیا پھر جو اس کی حفاظت کرے اسکو  
دونوں ثواب ہوگا اور اسکے بعد کوئی نماز نہیں جب تک کہ شام نہ نکلے اور شام سہرا دستارہ ہو  
**ف** اس حدیث سے بڑی فضیلت نماز عصر کی ثابت ہوئی اور حفاظت اسکی یہ ہے کہ اول وقت  
اداکرین اور وقت مکروہ نہ آنے دین اور شیطان کے سینگوں سے بعضوں نے کہا کہ ہنگامہ اور  
شکر مراد ہے اور بعضوں نے کہا اسکا غلبہ اور قوت اور انتشار و فساد مراد ہے اور بعضوں نے کہا  
سینگوں سے دو نوکنا رکے سر کو مراد ہے اور یہ قول اپنے ہی ظاہر ہی پر ہے اور یہی بات قوی ہے  
اور وہ اپنا سر اسو اسطری قریب سوچ کے لاتا ہے کہ جو لوگ اسکو سمجھ کرین وہ شیطان کو پونچھے اور  
آپ سجدہ نہ پہن دوین بیٹھے اور سرج کے پونچنے والے اسوقت اسکو جہدہ اور عبادت کرتے ہیں  
اس پر نماز اسوقت مکروہ ہوئی اور جو لوگ بسبب تقلید ملاعین فلاسفہ کے اسی باتوں کا انکار  
کرتے ہیں وہ اپنے عقل کو خدا اور رسول سے زیادہ سمجھتے ہیں پھر اس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی ہے  
عقل نہیں **ہا** مسلم نے روایت کی مجھ سے زہیر بن حرب نے اون سے یعقوب بن ابراہیم  
نے ان سے اسکے باپ نے اون سے ابن اسحاق نے ابو عبد بن ابی یحییٰ ان سے خیر بن نعیم حمیری  
نے ابو بصیرہ نے کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی اور بیان کی روایت مثل  
**عَنْ** عَبْدِ اللہِ بْنِ ہُبَیْرَةَ السَّکَنِيِّ وَكَانَ ثِقَةً عَنْ ابْنِ قَتِیْمٍ الْجَلِیْشَانِيِّ عَنْ  
ابی بصیرۃ الغفاری رضی اللہ عنہ قال صلّی اللہ علیہ وسلم انصرف  
بیشملہ ترجمہ اسکا اور پھر گندرا **عَنْ** مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَفْبَةَ  
ابن عامر الجعفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول ثلاث ساعا ت کان رسول اللہ صلی

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَنَّاهَا أَنْ تَمْلِكَ فِيهِمْ أَدَانٌ كَقَبَسٍ فِيهِمْ مَوْنًا نَاجِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ  
 أَبَازِغًا حَتَّى تَرْفَعَهُ وَحِينَ يَهْدُمُ قَائِمُ الظُّلُمَاتِ حَتَّى تَمِيلَ الشَّمْسُ مَهْجِينَ تَضِيءُ الشَّمْسُ  
 لِلْعَرَبِ حَتَّى تَغْرُبَ تَرْجُمُ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ كَمَا رَأَيْتُ كِي مَجْهَرٍ مِيرَ بَابِ كَمَا سَمِعْتُ  
 عَقِبَهُ بِنَ عَامِرٍ حَتَّى كَرِهْتُ نَهْ قَيْنَ كَمَا بَوْنُ بِنِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا نَزَلَ رُكَّتَ تَهْ  
 أَوْ مَرَدُونَ كَ دَفْنِ سَيِّدِ أَيْكَ تَوْبِ سَوِجْ نَحْلَ حَبِيبِكَ كَمَا بَنَدَنَهُ جَوَابُ دُورِ سَبْ حَبِيبَتِ تَبِيبِ  
 دُورِ سَبْ حَبِيبِكَ كَمَا زَوَالِ نَهْ جَوَابُ تَبِيبِ سَوِجْ دُورِ سَبْ حَبِيبِكَ كَمَا بَوْرَ أَدُوبِ نَجَاوِ  
**عَنْ** عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو عَمَّارٍ وَخَيْبِيُّ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ  
 عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبَا أُمَامَةَ دَوَّالَةٌ وَهِيَ الْإِنْسَانُ الَّذِي عَلَى فَعْلِهِ تَعْمِيرُ أَعْيُنِ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ  
 قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كُنْتُ وَأَنَا فِي الْحِجَابِ هَلَيْكَةً أَظُنُّ أَنَّ  
 النَّاسَ عَلَى ضَلَالَةٍ وَأَنْتُمْ لَيْسُوا عَلَى شَيْءٍ وَهُمْ يَعْبُدُونَ الْأَوْثَانَ قَالَ سَمِعْتُ بِرَاجِلٍ  
 بِمَكَّةَ يُخَيِّرُ أَهْلَاءَ أَفْعَدَتْ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَيْهِ نَازِلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَوْدِعًا جَدَّ أَعْيَانِهِ قُوَّةً فَتَلَطَّطْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ  
 لَهُ مَا أَنْتَ قَالَ أَنَا بَرٌّ فَقُلْتُ وَمَا بَنِي قَالَ أَرَسَنِي اللَّهُ فَقُلْتُ وَيَا بَرُّ شَيْءٌ أَدْسَلَكَ قَالَ رَسَلْتُ  
 بِصَلَاةِ الْأَنْحَامِ وَكَسَّ الْأَوْثَانَ وَأَنْ يُؤَدَّ اللَّهُ لَا يُشْرَكَ بِهِ شَيْئًا ثَلْتُ لَهُ فَمَنْ  
 مَعَكَ عَلَى هَذَا قَالَ حَدَّثَنَا عَمِيدُ قَالَ وَمَعَهُ يَوْمَئِذٍ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مِمَّنْ  
 آمَنَ بِهِ فَقُلْتُ إِنْ مُتَّعْتُكَ تَالِ أَنْتَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ يَوْمَئِذٍ هَذَا أَلَا تَرَى حَالِي وَحَالِ  
 النَّاسِ وَلَكِنْ أُنْجِئُ إِلَى أَهْلِكَ فَإِذَا سَمِعْتُ فِي ذَلِكَ ظَهَرْتُ فَأُتْبِي قَالَ فَذَهَبْتُ إِلَى أَهْلِي  
 وَفَدِمْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَكُنْتُ فِي أَهْلِي فَعَمَلْتُ أَخْبَارَ الْأَخْبَارِ  
 مَا سَأَلَ النَّاسَ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى نَفَرٍ مِنْ أَهْلِ يَثْرِبَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ  
 فَقُلْتُ مَا فَعَلَ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي نَدِمَ الْمَدِينَةَ فَقَالُوا النَّاسُ إِلَيْهِ سِرَاعٌ وَقَدْ أَدَّ  
 قَوْمُهُ قَتْلَهُ فَكَيْفَ يَسْتَطِيعُ ذَلِكَ فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَذَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ أَعْرِضْنِي قَالَ لَنْ أَعْرِضَ بِمَكَّةَ قَالَ فَقُلْتُ بَلْ فَقُلْتُ يَا بَنِي اللَّهِ  
 أَخْبِرْنِي عَمَّا عَمَلْتَ اللَّهُ وَاجْعَلْهُ أَخْبِرْنِي عَنْ السَّلَاةِ قَالَ مَلِّ صَلَاةَ السُّبْحِ ثُمَّ أَفْصِرْ

بَابُ النِّبَاتِ فِي صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ  
 بَابُ النِّبَاتِ فِي صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ

حین عن الصلوة حتی تطعم الشمس حتی ترتفع فانها تطعم حین تطعم بین قسرتی شیطاناً  
 حیثین یجود لها الکفار ثم صل فان الصلوة مشهودة بحضوره حتی یستقبل الظل بالروح  
 ثم اقم عن الصلوة بان حیثین شعرجصم فاذا اقبل الذی فصل فان الصلوة مشهودة  
 بحضوره حتی یصل العصر ثم اقم عن الصلوة حتی تغرب الشمس فانها تغرب بین  
 قدی شیطان وحیثین یجود لها الکفار قال فقلت یا نبی الله والوضوء حدیثی عنه  
 قال ما منکم رجل یغترب وضوءه فیضمض ویستنشق ینثر الاخرت خطایا  
 وجهه ونبیه وخیالیه ثم اذا غسل وجهه کما امره الله الاخرت خطایا وجهه  
 من اطراف لیثیه مع الماء ثم یغسل یدیه الی المرفقتین الاخرت خطایا یدیه  
 من ابامیه مع الماء ثم یمسح برأسه الاخرت خطایا رأسه من اطراف شعره مع  
 الماء ثم یغسل قدامیه الی الکعبین الاخرت خطایا رجلیه من ابامیه مع الماء فان  
 هو فاتم فصل فی حیدر الله واتی علیه وخبده بالذی هو له اهل ودرغ قلبه لله  
 الا انصرف من خطیئته کحیث یوم ولدت له امه فحدث عمی بن عبسہ بملک  
 الخدیث اباً امامه رضی الله عنه صاحب رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال له ابو  
 امامه یا عمر بن عبسہ انظر ما نقول فی مقام واحد یغنی هذا الرجل فقال عمر ویا  
 اباً امامه لقد کبرت سنی ودرغ عظمی واقرب اهل و ما بی حاجة ان اکتب  
 علی الله ولا علی رسولکم لو کما سمعتم من رسول الله صلی الله علیه وسلم الا امرتین  
 اولتا حتی عد سبع مرات ملحدت ید ابداً او لکئی سمعته اکثر من ذلک  
 ثم جمعه عمر بن عباس نے روایت کی شداد بن عبداللہ البعمری اور یحییٰ بن ابی کثیر سے یہ دونوں مدادی  
 بن ابی امامہ سے کہ عمرو بن عبسہ نے جو قبیلہ بنی سلم سے ہیں انہوں نے کہا کہ میں جاہلیت میں یعقوب  
 کرتا تھا کہ لوگ گمراہی میں ہیں اور کسی راہ پر نہیں اور وہ لوگ سب تہانون کو بیعت تھے (یعنی  
 چوتروں کو یا مسامون کو جس پر یہاں امام وغیرہ کے نام کے امام بارہ چوترہ منکر لوگ بنا لیتے ہیں)  
 غرض انہوں نے کہا کہ میں نے خبر سنی ایک شخص کی کہ مکہ میں ہے اور وہ بہت سی خبریں دیتا ہے  
 اور میں اپنی سواری پر بیٹھا اور ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان

دنوں چہرہ ہو کر تھوڑا اور غائب اور سلطنتی پہر میں نے نرمی کی (یعنی خلیہ فرمیدہ)  
 اور داخل ہوا میں مکہ میں اور آپ سے عرض کی کہ آپ کون ہیں فرمایا میں نبی ہوں میں نے عرض کی نبی  
 کسے کہتے ہیں فرمایا مجھے اللہ نے پیغام بھیجا ہے میں نے کہا کیا پیغام دیکر آپ کو بھیجا ہے آپ نے فرمایا پیغام  
 دیکھتے مجھے ناتے داروں کو نیکی کرنے کا اور بتوں کے توڑنے کا اور اکیلے اللہ کی عبادت کرنے کا  
 اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنے کا میں نے عرض کی پہر آپ کو ساتھ کون ہیں اس میں پر آپ  
 نے فرمایا انرا اور غلام راہی لے کہا اور ان دنوں میں آپ کو ساتھ ابو بکر اور بلال تھے جو آپ پر ایمان  
 بلا چکے تھے پہر میں نے عرض کی کہ میں آپ کا ساتھ دیا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا ان دنوں تم سے نہ  
 ہوسکے گا تم میرا اور لوگوں کا حال نہیں دیکھتے مگر تم اپنے گھر لوٹ جاؤ پہر حسب سنا کہ میں ظاہر ہو گیا  
 تو میرے پاس آنا انہوں نے کہا کہ میں اپنے گھر چلا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں آئے  
 اور میں اپنے گھر میں لوگوں سے خبر لگاتا رہتا تھا اور پوچھتا رہتا تھا جب آپ مدینہ آئے تھے یہاں  
 تک کہ کچھ لوگ مدینہ کے مدینہ سے آئے اور میں نے پوچھا کہ کیوں جی ان صاحب (کیا کیا جو مدینہ میں آئے  
 ہیں انہوں نے کہا کہ لوگ ان کی طرٹ دوڑ رہے ہیں اور ان کی قوم نے انکا مار ڈالنا چاہتا تھا مگر  
 کچھ نہ کر سکے پہر میں مدینہ آیا اور آپ کے پاس حاضر ہوا اور میں نے کہا اے رسول اللہ کے آپ مجھ کو بھیجتے ہیں  
 آپ نے فرمایا تم وہی ہو جو مجھ سے مکہ میں ملے تھے میں نے کہا جی ہاں پہر میں نے عرض کی کہ اللہ  
 کے نبی مجھے بناؤ جو اللہ نے آپ کو سکھایا ہے اور میں نہیں جانتا اور مجھے نماز  
 سے خبر دوتب آپ نے فرمایا صبح کی نماز پڑھو پہر نماز سے بچو یہاں تک کہ آفتاب نکل کر بلند ہو جاوے  
 اس سے کہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان نکلتا ہے اور اسوقت کا فر لوگ اس کو سجدہ  
 کرتے ہیں (پہر اگر تم بھی نماز پڑھو گے تو ان سے مشابہت ہوگی) پہر جب آفتاب بلند ہو گیا نماز پڑھو  
 کہ اسوقت کی نماز کی گامگاہیں گواہی دیں اور فرشتے حاضر ہوں گے (یعنی مقبل ہوگی) یہاں تک  
 کہ پہر سایہ نیزہ کا اس کے سر پہ آجاوے (یعنی ٹھیک دو پہر ہو) تو پہر نماز نہ پڑھو اس لیے کہ اسوقت  
 جہنم جوں کی جاتی ہے پہر جب سایہ آجاوے (یعنی سورج دھلے) پہر نماز پڑھو یہاں تک کہ اسوقت کی  
 نماز میں فرشتے گواہی دیں گے اور حاضر ہوں گے یہاں تک کہ پڑھو تم عصر کو پہر کے رہو نماز سے یہاں تک  
 کہ آفتاب غروب ہو جاوے اس لیے کہ وہ ڈوبتا ہے شیطان کے دو زان سینگوں کو بچھ میں



ابو سعید اور ابو ہریرہ نے یہی بیان کیا ہے اور اسکی خبر کئی راویوں نے دی ہے اور ان دونوں راویوں  
 میں تطبیق اس طور پر ہے کہ حضرت عائشہ کی اس روایت کا مطلب یہ کہ صبح کی نماز کی عادت ہمیشہ  
 ایسے وقت نہ کرے کہ آفتاب نکل رہا ہو اسی وقت ادا کرے اور یہ صبح عصر کی عادت غروب آفتاب  
 کے وقت نہ کرے اور جن راویوں میں یہی وارد ہوئی ہے ان سے وہ نمازین مراد ہیں جو بلا سبب پڑھنے  
 جاتی ہیں لیکن لائل وغیرہ **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخْرُجُ الطَّارِقُ الشَّمْسُ وَلَا غُرُوبُهَا فَصَلُّوا عِنْدَ ذَلِكَ **ترجمہ حضرت**  
 عائشہ رضی اللہ عنہا مسلمان کی ان سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا ہمیں چوتھیں یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں بعد عصر کے اور حضرت عائشہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 خاص کر اپنے نمازوں کو طلوع اور غروب آفتاب کے پڑھنے کی عادت مت کرو کہ ہمیشہ اس وقت ادا  
 کیا کرو **عَنْ** كُرَيْبِ بْنِ عُبَيْسٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَزْهَرَ  
 وَالْمُسَوِّدَ بْنَ مَعْرُومَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَدْرَسُوا إِلَى عَائِشَةَ زَوْجِ الثَّانِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَقَالُوا اقْرَأْ عَلَيْكَ السَّلَامَ مِنْ أَجْمَعِينَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقُلْنَا يَا خَاتَمَ  
 الْأَنْبِيَاءِ وَقَدْ بَلَغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ  
 فَعَالِيَهُمَا وَكُنْتُ أَصْرِفُهُ عَنْ عَبْدِ بْنِ الْخَطَّابِ فَمَنْ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ النَّاسُ عَنْهَا قَالَتْ  
 كَرِيْبٌ فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا وَبَلَّغْتُهَا مَا أُرْسِلُونِي بِهِ فَقَالَتْ سَلْ أُمِّ سَلَةَ فَتَجَرَّبُ إِلَيْهِمْ  
 فَاحْتَرَفْتُمْ بِقَوْلِهَا كَرْدُونِ إِلَى أُمِّ سَلَةَ فَبَلَّغْتُهَا مَا أُرْسِلُونِي بِهِ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
 فَقَالَتْ أُمِّ سَلَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنْهَا  
 ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا مَا حِينَ صَلَّاهُمَا فَإِنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَعِنْدِي سِتْرَةٌ مِنْ بَنِي  
 حَرَامٍ مِنْ الْأَنْصَارِ فَصَلَّى هُمَا فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْخَارِجَةَ فَقُلْتُ تَوَكَّلْ يَحْيَى يَحْيَى فَقُلْتُ لَهُ  
 فَقَوْلُ أُمِّ سَلَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَسْمَعُ نَفْخَ عَزَائِكُمَا تِلْكَ الرَّكْعَتَيْنِ وَأَنَا مُصَلِّيَهُمَا  
 فَأَنْزِلْ أَشَارِبِي فَإِنِّي أَشَارِبِي عَنْهُ قَالَتْ فَفَعَلْتُ الْخَارِجَةَ فَأَشَارِبِي فَأَشَارِبِي  
 عَنْهُ نَكَلْتُ أَصْرَتْ قَالَ يَا كُنْزِي أُمِّيَّةٌ سَالَتْ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِنَّهُمَا

1945

فصلوا

نابجا لکھنؤ میں عبد

نہا کر پ  
عنہ

عنه

شعرك





انکی چرب آپ پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا کہ اس بیٹی الی ایہ کی تم نے اون رکعتوں کا حکم پوچھا جو عصر کے بعد  
 میں نے پڑھیں اور اس کا سبب تھا کہ میرے پاس قبیلہ عبدالقیس کے کچھ لوگ اسلام لائے تھے اور اپنی قوم  
 کا پیغام تو میں ان میں منقول رہا اور ظہر کے بعد کی دو رکعتیں نہیں پڑھ سکا سو وہ بھی نہیں  
 احمدیث کو کوئی فائدہ ہوگا۔ اول یہ کہ ظہر کے بعد دو رکعت ثابت ہوئی دوسری جب سنت دومہ  
 کی قضا ہو تو اس کے اور سبب ہو اور بھی مذہب صحیح ہے ثانیہ کے نزدیک اور ثابت ہوا کہ جو نماز  
 کسی سبب سے ہو وہ اوقات مکروہ میں ہی جائز ہے بخلاف اس کو جس کا کوئی سبب نہ ہو کہ وہ مکروہ  
 ہے جیسا ہم اوپر کہہ آئے ہیں اور معلوم ہوا کہ صلوٰۃ لیل و نہار کی دو دو رکعت ہو اور یہی مذہب جمہور  
 ہے اور معلوم ہوا کہ جب دو چیز میں جمع ہوں تو جس میں صحت زیادہ ہو اور اس کا اختیار کریں صبر آپ  
 نے سنت ظہر کو چھوڑ دیا اور اور قوم کی ہدایت اور ارشاد کو مقدم رکھا اس لیے کہ سلام کسی قوم  
 کا ایک شخص کے سنت سے اولیٰ ہے **عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنِ السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ**  
**كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيٰ تَحْتَهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيٰ تَحْتَهُمَا**  
**فَبِئْسَ الْعَصْرُ ثُمَّ إِنَّهُ شَغِلَ عَنْهُمَا وَنَسِيَ تَحْتَهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ أَتَتْهُمَا وَكَانَ**  
**إِذَا صَلَّى صَلَوةً أَتَتْهُمَا تَرْجُمُهُ** ابو سلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا اون دو رکعتوں کو  
 جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد عصر کے پڑھتے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ آپ عصر کے پہلے پڑھا کرتے  
 تھے پھر ایک بار آپ کو کچھ کام ہو گیا یا بھول گئے تو عصر کے بعد پڑھ لیا اور آپ کی عادت تھی کہ جب کوئی  
 نماز پڑھتے تو اس کو ہمیشہ پڑھا کرتے پھر اس کو بھی ہمیشہ پڑھا کرتے تھے اس حدیث سے  
 معلوم ہوا کہ یہ دو رکعتیں عصر کی قبل کی سنت ہیں اور قاضی عیاض نے کہا کہ اس کو سنت ظہر سمجھا  
 جائیے تاکہ سب روایتوں میں تطبیق ہو جاوے اور سنت ظہر کو یہی کہہ سکتے ہیں کہ وہ عصر کے  
 قبل پڑھی جاتی ہیں پس یہ نہ فرمایا یہی حضرت عائشہ کا بہت صحیح ہے **عَنْ عَائِشَةَ مَا كَانَتْ**  
**مَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُرُغَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي فَطُرَّحِبَّ**  
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس دو عصر کے  
 بعد کی دو رکعتیں کہی نہیں چھوڑیں **عَنْ عَائِشَةَ دَخَلَنِي اللَّهُ عَلَيْهِمَا فَالْتَمَسَتْ خَلْفَتَانِ**  
**مَا تَرَكَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَطُرَّحِبَّ وَأَوَّلَا عِلَّةً لِّلرُّغَتَيْنِ**

باب ثانی  
 فی بیان

قَبْلَ الْغَدَاةِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ دو نمازیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں کبھی ترک نہیں کیں چھپی نہ کہلہ دو رکعتیں فجر سے پہلے اور دو عصر کے بعد **ف** بغیر عصر کی جب یہ بول گئی اور بعد عصر کے ایک بار پڑھی جب یہ دعا دست کی اور فجر کی تو ہمیشہ پڑھتی تھی **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْأَسْوَدِ وَمُسَدَّدٍ قَالَا سَمِعْنَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَ يَوْمُهُ الْإِدْرِي كَانَ يَكُونُ عِنْدِي لِأَصْلَاحِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي قَعْنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ ترجمہ ابو اسحق نے اسود اور مسدد سے روایت کی کہ دونوں نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باری جس دن میرے گھر میں ہوتی اس دن ضرور دو رکعت پڑھتے یعنی عصر کے بعد **بَابُ اسْتِحْبَابِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ** قبل نماز مغرب کو دو رکعت کا بیان **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَسْبَنَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الشَّوْعْبِيِّ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْرَأُ الْإِذَايَ عَلَى صَلَاتِهِ بَعْدَ الْعَصْرِ كَمَا تَقْلُدُ عَلَى عَقْدِ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهُ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا قَالَا كَانَ بَرَاءُ تَضَلُّهُمَا لَكُمْ يَا مَعْزُومًا لَكُمُ بَيِّنَاتٌ ترجمہ مختار بن نفعل نے کہا میں نے اس بن مالک سے پوچھا ان اقلان کو جو بعد عصر کے پڑھتے ہیں انہوں نے کہا حضرت عمرؓ ہاتھ مارنے سے تھے اور نماز کے جو لوگ بعد عصر کے پڑھتے تھے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو رکعت پڑھتے تھے بعد غروب آفتاب کو قبل نماز مغرب کے سو میں نے ان کو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہ دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے انہوں نے کہا ہم کو پڑھتے ہوئے دیکھتا رہے اور نہ یہ حکم کرتے تھے (یعنی بطریق وجوب کو) اور نہ اس سے انحراف تھے **ف** اس روایت سے عجب ہونا دو رکعتوں کا مغرب کی اذان اور فرض کے بیچ میں ثابت ہوا اور صحیح یہ ہے کہ میرے خب میں اور احتجاج میں نے صحابہ اور تابعین کی مثل حدیث اور اسحاق کے ایکو عجب کہا ہے اور ابوبکر و عمر و عثمان و علی اور دوسرے صحابہ اس کو مستحب جانتے تھے اور اسی طرح مالک اور اکثر فقہاء اور نفعی نے انکو بدعت سمجھا ہے مگر بعد ازاں میں ان سب حجرت میں **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۵

۳۶

۳۷

۳۸

۳۹

۴۰

۴۱

۴۲

۴۳

۴۴

۴۵

۴۶





کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا مگر خوف میں پرہیز کرتے دو صفیں کھینچ کر حضرت کے پیچھے اور  
 دشمن اس وقت ہمارے آؤ قبلہ کے پیچھے میں تھا اور حضرت نے تمیز اولیٰ کہی اور ہم سب ہی اور حضرت نے  
 رکوع کیا اور ہم سب ہی پھر آپ سے اور ہم نے صلی اللہ علیہ وسلم پر سجدہ کیا پھر سجدہ  
 کو چکر آپ ہی اور وہ صف ہی جو آپ کے قریب تھی اور دوسری صف دشمن کے آگے کھڑی رہی چہرہ  
 حضرت سجدہ کیجے اور وہ صف جو آپ کے قریب تھی کھڑی ہو گئی پیچھے کی دالے سجدہ میں گئے اور جب پھر  
 ہونے پہنچ کر صف اگر ہو گئی اور اگر کی پیچھے ہو گئی اور رکوع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم نے آپ کے  
 ساتھ رکوع کیا (یعنی دونوں صفوں نے) پھر سر اٹھایا آپ نے اور ہم سب پھر آپ سجدہ میں گئے اور  
 اس صف کو لوگ جو آپ کے پاس تھے کہ وہ پہلی رکعت میں پیچھے تھے سب سجدہ میں گئے اور پہلی صف دشمن  
 کے رو برو کھڑی رہی (یعنی جو پہلی رکعت میں گئے تھے) پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کر چکے اور  
 وہ صف جو آپ کے پاس تھی تھیں پہلی صف پہلی سجدہ میں اور انہوں نے سجدہ کیا پھر سلام پیر وانی نبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ہم سب نے کہا: عبادہ اللہ تعالیٰ جملہ کچھ اور چکر کیا اور تھیں ہی اور وہ دونوں کے  
 ساتھ تہہ کرنے میں **فت** اس حدیث کے ساتھ کہ کیا ہے امام شافعی اور ابن ابی لیلیٰ اور ابی یوسف  
 کہ جب دشمن سب کے طرف سے اسی طرح اور کہیں اور شافعی کے نزدیک اگر کی صف کا پیچھے ہو  
 جاتا اور پیچھے کا آگے ہو جاتا یا نہ ہو جیسا اس میں ہے ابن ابی کثیر اور اگر ابی جابر میں رہیں اور آگے پیچھے  
 وہیں حسب ہی روا ہے ابن عباس کی روایت میں وارد ہوا ہے **سُئِلَ عَنْ رُكُوعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**وَالْعَبْدِ وَمَا رُكُوعُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رُكُوعُهُمَا رُكُوعٌ وَفَقَالَ لَا تَشْتَرِكُ فِي رُكُوعِهِمَا**  
**لَكُلٍّ صِلَاتُهُمَا قَالَ الْمَشْرُكُونَ لَوْ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِمَا رُكُوعٌ لَفُتِحَتْ لَهُمَا بَابُ جَنَّةٍ رُكُوعُهُمَا**  
**وَالسَّلَامُ رُكُوعُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ فَذَلِكَ ذَلِكَ لَمَّا سَأَلَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ**  
**عَنْهُ وَسَلَّمَ قَالَ دَقُّوا أَيْدِيَكُمْ سُبْحَانَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ أَحَدٌ لَيْكُمُ مِّنَ الْكَافِرِينَ مَنْ أَكْفَرَهُ فَاذْكُرُوا مَا كُنْتُمْ**  
**عَمَلُونَ قَالَ صَفِيَّةُ صَفِيرٌ وَالْمَشْرُكُونَ يَتَنَازَعُونَ فِي الْقِبْلَةِ قَالَ فَلْيَنْزِلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**  
**عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْ نَاكِدُكُمْ ثُمَّ كُنْ حَتَّى تَمُوتَ سَجْدَةً سَجْدَةً مَعَهُ الصَّفُّ الْأَوَّلُ فَلَمَّا قَامُوا**  
**لِلصَّفِّ الثَّانِي ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الْأَوَّلُ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الثَّانِي فَقَامُوا مَقَامَ الْأَوَّلِ فَكُنْ**  
**رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَمَّزَّكَكُمْ فَكُنْ ثُمَّ سَجَدُوا سَجْدَةً مَعَهُ الصَّفُّ**

قصصنا

و

و

الْأَوَّلُ وَقَامَ الثَّانِي فَمَا سَجَدَ الصَّفَّ الثَّانِي ثُمَّ جَلَسُوا جَمِيعًا ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ أَوَّلُ الدَّيْنِ ثُمَّ خَصَّ جَارِيَةً قَالَتْ كَمَا يُصَلِّي أُمَرَاؤُكُمْ هُوَ كَمَا  
 ترجمہ: بتایا کہ جہاد کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں ایک قوم کے قبیلہ جہینہ کو  
 اور وہ بہت لڑے پھر جب ہم ظہر پڑے چکر مشرکوں نے کہا کاش کہ ہم اپنا ایک بارگی حملہ کرتے تو انکو کاٹ  
 ڈالتے اور جب میل علیہ اسلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی اور حضرت نے ہم سے  
 ذکر کیا اور مشرکوں نے کہا کہ انہی اور ایک نازاتی ہے کہ وہ اولاد ہی زیادہ انکو غزینہ پہ جب  
 عصر کا وقت آیا ہم نے دو صفین بلانڈہ لین (یعنی آگے پیچھے) اور مشرک قبیلہ کی طرف تہی اور تمہیں ادلی  
 کہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم سب اور کچھ کیا ہم سب اور اپنی دو دونوں غیر کو تنہا مشرک  
 رہیں اور سجدہ کیا آپ نے اور پہلی صف بنا پھر جب آپ اور پہلی صف کھڑی ہو گئے دوسری صف  
 سجدہ کیا اور اگلی صف پچھو اور پہلی آگے ہو گئی اور اللہ اکبر کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم  
 اور رکوع کیا آپ بنا اور ہم سب نے اور سجدہ کیا آپ ساتھ صف اول نے اور دوسری صف ایسی  
 ہی کھڑی رہی پھر جب دوسری سجدہ کر چکے تو سب بیٹھ گئے اور سب کو سلام دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے اور الزہیر نے کہا کہ جا رہے ایک بات اور یہی کہی کہ جیسوئے کل یہ تہار کے حاکم کرتے ہیں عن  
 سَهْلِ بْنِ أَبِي حَتْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاتَهُ  
 فِي الْحَوَافِّ فَصَلَّاهُ خَلْفَهُ صَفِيرٌ فَعَلِيَ بِالْأَذْيَانِ يَكُونُ رَكْعَةً ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا  
 حَتَّى صَلَّى الْإِيْنُ خَلْفَهُمْ رَكْعَةً ثُمَّ تَقَدَّسَ وَتَأَخَّرَ الْإِيْنُ حَتَّى كَانُوا قَدْ أَقْبَضُوا فَصَلَّى  
 بِهِنَّ رَكْعَةً ثُمَّ قَعَدَ حَتَّى صَلَّى الْإِيْنُ خَلْفَهُمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ رَجُلٌ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَتْمَةَ  
 نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بارون کے ساتھ نماز خوف یوں ادا کی کہ اپنے پیچھے دو  
 صفین زمین اور اگلی صف جو آپ کو پیٹ تھی ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور پھر کھڑے رہے یہاں تک  
 کہ جو لوگ آپ کے پیچھے تھے انہوں نے ایک رکعت اپنی باقی ادا کر لی پھر وہ پیچھے ہو گئے اور پیچھے والے  
 آگے ہو گئے پھر آپ نے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور بیٹھ گئے یہاں تک کہ جو آپ کے پیچھے تھے انہوں  
 نے ایک رکعت باقی ادا کر لی پھر آپ نے سلام پھیر دیا **ف** اس حدیث کو مالک اور شافعی اور ابو ثور  
 وغیرہ نے اختیار کیا ہے اور جابر سب صحابہ میں ابن عباسی ابوہی بن مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ

یہ حدیث

وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 یوم ذی القعدة صلوٰۃ الخوف ان طائفة صفت صلت مع طائفة و جاء الیہ فصل بالان  
 معہ رابعة ثم ثبت قائما و اثموا لا یفسحہم ثم انصرفوا فصموا و جاء الیہ فصل بالان  
 الطائفة الاخر فصل بعد الركعة التي ثبتت ثم ثبت جاکسا قائما لا یفسحہم ثم سلم بهم  
 ترجمہ صلح بن خوات نے ایک کسی شخص سے روایت کی جس نے نماز خوف پڑھی تھی رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے ساتھ ذات الرقام کے دن (نامہ) ایک غزوہ کا کہ سمجھا ہے اور سین چوبیس تہمتی ہانڈ  
 تھی) کہ ایک گروہ نے صفت بانہی اور حضرت کو ساتھ ایک رکعت پڑھی اور ایک گروہ غنیم کے  
 آگے رہا پھر آپ اپنے ساتھ کی صف کے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر آپ کھڑے ہو اور اس صف والو  
 نے اپنی ہنڈ پوری پڑھ لی پھر وہ چلے گئے اور دشمن کے آگے پرا بانڈہ لیا اور دوسرا گروہ آیا اور آپ  
 نے ان کے ساتھ ایک رکعت باقی ادا کی پھر آپ پھر رہے اور ان لوگوں نے اپنی نماز پوری کر لی پھر  
 آپ نے سلام کیا اور سب پر عرض کیا یٰ اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَقِمْ لَکُمْ رُکُوعَ صَلَواتِ اللّٰهِ  
 عَلَیْکُمْ وَ سَلَامٌ حَتّٰی اِذَا کُنَا بِذَاتِ الرَّفَاقِ فَالْکُفَّ اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمْ شَیْءٌ مِّنْ حَیْثُ دَخَلْتُمْ ثَرَاتِہُمْ  
 لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَاحْذَرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ  
 صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُعَلِّقٌ بِشَیْءٍ فَاَحْذَرُوْا سَیْفَ نَبِیِّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ  
 وَسَلَّمَ فَاَحْذَرُوْهُ فَتَقَالَ لِرَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُتِیْتُ فَنَالَ لَا تَقَالَ  
 صَوْنٌ یُّمْنَعُکَ مِیَّی تَقَالَ اللّٰہُ یُمْنَعُنِیْ مِیْنُکَ تَقَالَ نَتَهَلَّکَ اَحْکَابُ رَسُوْلِ  
 اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَعْمَدَ الشَّیْفَ وَ عَلَفَتْہُ تَقَالَ فَنُوْدِیْ بِالطَّلُوْعِ فَصَلِّ  
 بِطَائِفَتِیْ وَ کُفَّتِیْنِ ثُمَّ تَاَخَّرُوْا فَصَلِّ بِالطَّائِفَةِ الْاُخْرٰی وَ کُفَّتِیْنِ  
 تَقَالَ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ رُکُوعَاتٍ کُلُّهُنَّ  
 رُکُوعَاتٌ ثُمَّ جَمَعَ جَابِسَ کَرَامَہِمْ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے ساتھ یہاں تک کہ پوچھیں ذات الرقام  
 تک (رفاق ایک پہاڑ کا ہی نام ہے) تو ہماری یہ حال تھی کہ جب ہم کسی سیہ دار و دست پہ پہنچتے  
 تو اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چوڑ دیتے پھر ایک دن ایک مشرک آیا اور رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی تلوار ایک دھبہ بن گئی تھی اس کے تلوار لیکر میان سے نکال لی اور آپ لگا لکھیں

تم مجھے سوڑتے ہو آپ فرمایا نہیں اوس نے کہا کون تمہیں میرے ہاتھ سے بچا سکتا ہے آپ فرمایا اللہ بچا سکتا ہے میرے ہاتھ سے پہر صحابہ اسکو دمکا یا اور اس نے ثور اسیان میں گر لی اتنے میں اذان ہوئی نماز کی تو آپ ایک گروہ کے ساتھ دو رکعت پڑھی پھر وہ پیچھے چلے گئے اور دوسرے گروہ کے ساتھ دو رکعت پڑھی اور آپ کی چار رکعت ہوئی اور سب کی دو دو رکعت **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرض پڑھنے والے کو نفل پڑھنے والے کی اقتدار درست ہے اسیر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخیر کی دو رکعتوں میں منتقل تھے اور یہی مذہب ہر امام شافعی کا اور حکایت کیا گیا ہے یہ مذہب حسن بصری اور محمد بن حنفی نے جو دعویٰ کیا ہے کہ یہ روایت منسوخ ہے انکا دعوے مقبول نہیں اسیر کہ نسخ کی کوئی دلیل نہیں **عَنْ** ابْنِ سُلَيْمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ جَابِرًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةَ الْخُوفِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَحَدِ الطَّائِفَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرَى رَكَعَتَيْنِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَادَتِمُ رَكَعَتَيْنِ وَصَلَّى كُلُّ طَائِفَةٍ رَكَعَتَيْنِ ترجمہ ابی سلمہ بن عبد الرحمن نے روایت کی جابر سے کہ انہوں نے پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف کی اور پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعت اور پھر پڑھی دوسرے گروہ کے ساتھ دو رکعت تو آپ کی چار رکعت پڑھی ہر گروہ کے ساتھ دو رکعت **ف** اس میں وہی مسئلہ ثابت ہوا کہ نفل کے پیچھے عزیمت کی نماز روا ہے اور مذہب حنفی اس کے خلاف ہے اور وہ خلافت پر کرتے ہیں بعض بے دلیل **فصل فی الجہاد** یہ کتاب ہر جمیع کی بیان میں **ف** جمیع بضم میم اور باون اور بفتح میم سب جائز ہے چنانچہ فرار سے بھی مروی ہے اور واحدی وغیرہ ارباب لغت نے بھی یہی لکھا ہے اور ایام جاہلیت میں جمیع کے دن کو یوم الغزو یہ کہتے تھے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ ترجمہ عبد اللہ کہنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جب ارادہ کرے کوئی تم میں کا کہ جمعہ کی نماز کو آوے تو غسل کر لوے **ف** جمیع کے دن غسل کو بعض لوگوں نے وجہ کہا ہے چنانچہ بعض صحابہ اور اہل ظاہر کا یہی مذہب ہے اور ابن منذر نے امام مالک سے بھی نقل کیا ہے اور حسن بصری سے بھی یہی منقول ہے اور مجاہد سلف اور خلف سہو آیا ہے کہ وہ خوب ہر اور واجب نہیں اور مجاہد نے بھی کئی روایتوں سے تمسک



کیا ہے چنانچہ ایک روایت مرفوعہ میں وارد ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے وضو  
 کیا تو میری وہ بھی سہی اور جو نہ کیا تو نہ مانا افضل ہے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَامٌ أَنَّهُ قَالَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمَنَابِرِ مِنْ جَلَدِ مَنَابِرِ الْجُمُعَةِ فَلْيُخْشِلْ تَرْجَمَهُ  
 عبد اللہ بن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ فرمایا اور آپ منبر پر تھے کہ جو تم میں  
 سے جمعہ کی نماز کو آوے تو نہ لایوے مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے محمد بن ارفع نے ادن سے عبد الرزاق  
 نے اوں سے ابن جریج نے ان سے ابن شہاب نے ادن سے سالم نے اور عبد اللہ نے کہ دونوں صاحب شراؤ ہیں  
 عبد اللہ بن عمر کے ادنوں نے ابن عمر سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس روایت  
 کی اور کہا مسلم نے روایت کی جب سے حرملہ بن یحییٰ نے ادن سے ابن مسعود نے کہا خبر دی مجھ کو یونس  
 نے انکو ابن شہاب نے انکو سالم بن عبد اللہ نے انکو عبد اللہ نے کہ انہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے مثل اسکی بنا اور یہ مذکور تھا **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهُ يَتْلُو هُوَ يَخُطِّبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ بَعْضُ مِنَ اصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَكَادَ أَنْ يَسْمَعَ صَوْتَهُ فَقَالَ ابْنُ شُعْبَةَ الْيَوْمَ فَكَيْفَ لَقِيتَ ابْنَ أَهْلِ حِثٍّ سَمِعْتَ لَمَّا كُنْتَ  
 فَكَأَنَّكَ رَدَّ عَلَيَّ أَنْ تَوْصَلَتْ قَالَ عُمَرُ الْوُضُوءُ أَيْضًا قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي بِالْعَسَلِ تَرْجَمَهُ سالم بن عبد اللہ اپنے باپ سے روای ہے کہ عمر بن خطاب خطبہ  
 پڑھتے تھے جمعہ کے دن کہ ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے (اور روایتوں سے  
 معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرت عثمان تھے) اور حضرت عمر نے انکو بکار کیا کہ یہ کون سا وقت ہو آنے کا  
 (یعنی پہلے سے آتا تھا) تو انہوں نے کہا مجھ آج کام ہو گیا اور میں گھر بھی نہیں گیا تھا کہ اذان  
 نے تو مجھ سے کہی نہ ہو فقط وضو کیا حضرت عمر نے کہا کہ وضو بھی سہی مگر تم کو معلوم نہیں کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کا حکم دیتے تھے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَتِمُّ  
 عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخُطِّبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ  
 فَعَزَّزَ بِهِ عُمَرُ فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَتَأَخَّرُونَ عَنِ اللَّهِ أَوْ فَقَالَ عُثْمَانُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ  
 مَا بَرَدْتُ حِينَ سَمِعْتُكَ الْيَوْمَ إِذْ أَنْ تَوْصَلَتْ ثُمَّ أَقْبَلْتُ فَقَالَ عُمَرُ الْوُضُوءُ أَيْضًا  
 أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ مِنَ الْجُمُعَةِ

فَلْيَعْسَىٰ تَرْجِمَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ لَهَا حَضْرَتُ عُمَرَ ابْنُ الْكَدَنَ جَمْعُهُ كَاخْبِطُ لَوْ كُنَ مِنْ ثُرَيْبَةٍ تَبِيَّ كَعُمَانُ بْنُ عَفَانٍ  
 آئے اور حضرت عمر نے کہا کیا حال ہو گا اور لوگوں کا جوازا ان کے بعد در لگاتے ہیں تو حضرت عائشہ  
 نے کہا اے ابی ہریرہ میں نے اذان سنی تو اور کچھ نہیں کیا سو وضو کے کہ وضو کیا اور آیا حضرت  
 عمر نے کہا خیر وضو ہی سہی اور تم نے نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب کوئی  
 جمعہ کو اڑے تو وضو نہ کرے **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى**  
**اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ تَرْجِمَهُ أَبُو سَعِيدٍ**  
 کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن کا نہانا مبرا بغ کو واجب ہے **عَنْ عَائِشَةَ**  
**رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَنَاجَوْنَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَكَازِلِهِمْ مِنَ الْعَوَالِي فَيَأْتُونَ**  
**فِي الْعَمَاءِ وَيُصِيبُهُمُ الْخَبَرُ فَيُخَذُّونَ مِنْهُمْ الرَّيَّةُ** فَاتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِنْسَانُ  
 تَنْهَضُ وَهُوَ عَيْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكُمْ تَطْعَمُونَ لَكُمْ لَوْ كُنْتُمْ هَذَا  
 ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ لوگ باری باری آتے تھے اپنے گنہگاروں کو اور دینہ کو  
 بلند محلوں سے اور عبا میں بیٹھتی تھی (اوتھوں کے بالون کی) اور ان پر غبار پڑتا تھا اور بد بکلی تھی کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس آئے ان میں سے اور فرمایا اگر تم نہایا کرو آج کی دن تو خوب ہو  
 اور وہ شخص میرے پاس تھا **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ أَهْلُ عَمَلٍ لَكَ كُنْتَ**  
**لَهُمْ رُفْعًا ذَكَائِي أَيْ كُنْ لَكَ تَقِيلُ لِقِيلِ لَهُمْ لَوْ اغْتَسَلْتُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَرْجِمَهُ حُزْرَتُ**  
 نے فرمایا لوگ محنتی تھے ہورائے پاس لو کر جا کر تو تھے ہی نہیں اس لیے ان میں بد بوائے کی فرانکو  
 حکم دیا گیا کہ جمعہ کے دن نہایا کرو تو خوب ہو **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**  
**أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَسَوَاءٌ**  
**مِنْ الطَّيِّبِ مَا دَلَّ عَلَيْكَ إِلَّا أَنْ تَكُنِيَ الْكَفَّيْنِ كُنْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَقَالَ فِي الطَّيِّبِ وَلَوْ مِنْ**  
 طیبیا لَمْ تَرَ تَرْجِمَهُ أَبُو سَعِيدٍ خُزْرَمِي نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ہر جان کو  
 جمعہ کے دن نہانا اور سوا کرنا ہو اور نہ ہوڑی خوشبو لگا لے یعنی ہو سکے مگر کمبیر سے عبدالرحمن کا ذکر نہیں  
 کیا اور خوشبو میں کہا اگرچہ خوشبو عورت کی ہو **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ** أَنَّهُ دَخَلَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ طَاوُسٌ فَقُلْتُ لَا بَنِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَدِيَّ

ترجمہ

ترجمہ

طِبًّا أَوْ دُهْنًا إِنَّكَ لَمِنَ الْعَالَمِينَ قَالَ لَا أَعْلَمُ ترجمہ عبداللہ بن عباس نے ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول کہ نسل جمعہ کے باب میں تھا تو طوائف نے کہا ابن عباس سے کہ لگا دو سے خوشبو یا تیل اگر اس کی گہروالی کی باس ہو تو ابن عباس نے کہا یہ میں نہیں جانتا کھا مسلم نے روایت کی کہ اسحاق بن ابراہیم نے ادن سے محمد بن بکر نے اور کہا مسلم نے روایت کی ہم سے ہرون نے ادن سے ضحاک نے دو فون نے ابن حبیب سے اسی اسناد سے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأَلَّفَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ مَسْجِدٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِيهِ كُلُّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَغْتَسِلُ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا حق ہے ہر مسلمان پر کہ ہر ہفتہ میں ایک بار نہاؤ اور اپنا سر دھو دے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غَسَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ رَاحَ ذَكَرَ مَا قَرَّبَ بَدَنَهُ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ ذَكَرَ مَا قَرَّبَ بَدَنَهُ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ ذَكَرَ مَا قَرَّبَ بَدَنَهُ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ ذَكَرَ مَا قَرَّبَ بَدَنَهُ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ ذَكَرَ مَا قَرَّبَ بَدَنَهُ فَاذْخَرْهُمُ الْإِيمَانُ حَفَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نہاؤ جمعہ کے دن جناب سے راہ میں صاف اشارہ ہی کہ اپنی بی بی سے صحبت بھی کرے پھر جاوے یعنی ادل گھڑی میں تو اس نے گویا ایک اونٹ کی فرمانی کی اور جو دوسری ساعت میں گیا اس نے گویا ایک بکے کی اور تیسری ساعت میں گیا اس نے گویا ایک دنبہ کیا اور جو چوتھی ساعت میں گیا اس نے گویا ایک مرغی کی اور جو باپون ساعت میں گیا اس نے گویا ایک اندا فرمان کیا پھر جب امام نکل آیا یعنی خطبہ پڑھنے لگا تو فرشتے (یعنی حاضری نواں مسجد کے دروازے پر حاضری لکھتے تھے) وہ مسجد میں حاضر ہو گئے اور خطبہ سننے لگے (غرض اس وقت جو آیا اس کی حاضری نہیں لکھی گئی اور آئے کے ثواب سے محروم رہا اگرچہ نماز کا ثواب پاوے **ف** اس میں اختلاف ہے کہ یہ گھڑیوں کا حساب دن کے شروع سے ہے یا زوال کے بعد سے بلکہ امام مالک کا اور ان کے اکثر یاروں اور قاضی حسین کا اور امام الحرمین کا تو یہ ہے کہ ان گھڑیوں سے مراد زوال کے بعد کے چند نظرمیں اور ان کے نزدیک زوال کے بعد جانا پڑتا ہے اور ان لوگوں نے دعویٰ کیا ہے کہ یہی سنہ نبوی میں اور نہ با امام شافعی اور یہ ہوا مٹھا

ایسی کہ یہ ہر کون کے شروع سے جانا چاہیے اور ان کا کثرت یوں کا حساب ان کو نزدیک شروع سے دیا ہے اور  
 یہی مذہب ہر صیب مالکی اور چچا بیگلار کا اور شافعی کی روایت میں آیا ہے کہ جب امام نکلتا ہے تو مشعر  
 صحیفہ کو لمبیٹ دیتے ہیں اور ہر کسی کی حاضری نہیں مگر ترغوض دلائل سے قوی یہی مذہب ہے کہ قبل زوال  
 مسجد میں جانا چاہیے اور حضرت کی عادت یہی تھی **عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ**  
**رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَقْلَتَ لِصَاحِبِكَ أَقْلَيْتَ**  
**يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَا مَأْمُومٌ يَخْطُبُ فَقَدْ لَعْنَتْ** ترجمہ سعید بن مسیب کو ابو ہریرہ نے خبر دی کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اپنے ساتھی کو کھوج پ رہو جمعہ کے دن جو وقت امام خطبہ پڑھتا ہو تو  
 تنہا ہی ایک لغوات کہی (یعنی اشارے سے چپ کرنا ضرور ہے اتنی بات ہی منع ہے)۔ کہا مسلم نے اور  
 روایت کی مجھ سے عبدالملک بن شعیب نے ان سے ان کے باپ نے اون سے ابی داؤد السقیتین نے  
 خالد نے اون سے ابن شہاب نے اون سے عمر بن عبدالعزیز نے ان سے عبد اللہ بن ابراہیم نے اور  
 ابن سیرین نے دونوں سے روایت کی ابی ہریرہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 کہ فرماتے تھے مثل اس روایت کی جو ابی ہریرہ نے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی مجھ سے محمد بن حاتم نے ان  
 سے محمد بن کبر نے اون سے ابن جریر نے اون سے ابن شہاب نے ان دونوں سندوں میں یہ صحاح و  
 مثل اسکی مروی ہوئی ہے مگر ابن جریر نے کہا ابراہیم بن عبد اللہ بن قارظ  
**عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**إِذَا أَقْلَتَ لِصَاحِبِكَ أَقْلَيْتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَا مَأْمُومٌ يَخْطُبُ**  
**فَقَدْ لَعْنَتْ قَالَ أَبُو الْبَرَاءِ هِيَ لَعْنَةُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنُ هُوَ فَقَدْ**  
**لَعْنَتْ** ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اپنے ساتھی  
 کو چپ رہو جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو تو نے لغوات کی ابوالبراء نے کہا لغوت ابو ہریرہ  
 کی کہی ہے اور یہ لفظ اصل میں لغوت ہے **ف** قرآن میں بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ لغومین و اوہر  
 یا نہیں جس کو فرمایا اللہ تعالیٰ نے **وَاللَّغْوُ رَيْبٌ** اور اس حدیث میں معلوم ہوا کہ خطبہ کے وقت کہنا پتا  
 کرنا چاہیے اور اگر کہہ کر چپ رہی کرے تو اشارے سے غرض کلام کہ بعض علماء حرام کہتا ہے اور شافعی  
 نے اس میں جو عمل میں اور قاضی نے کہا کہ امام مالک اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور شافعی اور مالک

علماء کا مذہب یہ کہ اس وقت چپ رہنا واجب خطبہ منہ کے لیے اور غنی اور ثقی اور بعض سلف سے منقول  
 ہے کہ یہ واجب نہیں بلکہ جبکہ خطبہ میں قرآن پڑھا جائے اس میں ہی اختتام ہو کہ جب امام سے دور ہو  
 اور خطبہ نہ سنتا ہو تب ہی چپ رہنا واجب ہو سو مجبور کا تو یہی قول ہے کہ چپ رہنا واجب اور غنی اور  
 احمد کا اور ایک قول ثنائی کا یہ ہے کہ وجہ نہیں **عَنْ** ابی ہریرۃ کہ نفعی اللہ عنہ ان رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر یوم الجمعة فقال فیہ ساعة لا یوافقہا عبد مسلم  
 وهو یصلی یسأل اللہ شیئاً الا اعطاه ایاک زاد قتیبة فیہ ورویہ وانشاء بیدہ یقول لہا  
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اس میں  
 ایک ساعت ایسی ہے کہ جو بندہ مسلمان اس وقت نماز پڑھتا ہو اور اللہ کی کوئی چیز مانگے تو بیشک اللہ  
 تعالیٰ اس کو دیے قتیبہ نے اپنی روایت میں ہاتھ سے اشارہ کیا کہ وہ اکثر بہت تھوڑی ہے۔  
**عَنْ** ابی ہریرۃ قال قال ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجمعة لساعة لا یوافقہا  
 مسلم قائم یصلی یسأل اللہ شیئاً الا اعطاه ایاک قال بیدہ یقول لہا ورویہ ہا ترجمہ  
 ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے  
 کہ جو مسلمان اس وقت کھڑا نماز پڑھتا ہو اور اللہ کی کوئی چیز مانگے تو اسے تعالیٰ بیشک اس کا عطا کرے اور  
 اپنے ہاتھ سے آپ اشارہ کیا کہ وہ بہت تھوڑی ہے اور اس کی غیبت دلاتے تھے اور کھڑا  
 سلم نے روایت کی ہم سے ابن مثنیٰ نے اون سے ابن ابی عدی نے ان سے ابن عوف نے ان  
 سے محمد بن عون سے ابو ہریرہ نے کہ فرمایا ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم مثل اسکی اور کہا مسلم نے روایت  
 کی مجاہد بن جندب سے الباہلی نے اون سے بشیر نے اس کے سلم نے ان سے محمد بن عون سے ابو ہریرہ نے  
 کہا ابو ہریرہ نے کہ فرمایا ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اسکی **عَنْ** ابی  
 ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال  
 ان فی الجمعة لساعة لا یوافقہا مسلم یسأل اللہ عز وجل شیئاً  
 الا اعطاه ایاک قال وہی ساعة خفیفة ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
 نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے کہ جو مسلمان کسی چیز  
 کیلئے اللہ تعالیٰ ضرور اس کو دیتا ہے اور وہ ساعت بہت تھوڑی ہے اور کہا سلم نے روایت کی مجاہد بن جندب

اودن سے عبدالرزاق نے اودن سے معمر نے اودن کو ہمام بن منبہ نے اودن کو ابو ہریرہ نے انہوں نے نبی صلی  
 اللہ علیہ وسلم سے اور اس میں یہ نہیں کہا کہ وہ ساعت بہت تہوڑی ہے **ف** انکو لوگوں کا اختلاف ہے  
 کہ وہ ساعت کب ہو اور اس کے کیا سننے کو وہ دعائے گننے والا کھڑا ہوتا ہے بعضوں نے کہا کہ وہ  
 عصر سے مغرب تک ہو اور مراد کھڑا ہونے سے یعنی نماز سے دعا ہے اس لیے کہ صلوٰۃ کے معنی دعا ہی آئے ہیں اور کھڑا  
 ہونے کو مراد یہ ہے کہ دعا کے ساتھ قیام کرتا ہو یعنی دعا میں مشغول ہو اور کسی نے کہا کہ جب ہو امام نکلتا ہے  
 اس وقت سونا سننے سے فارغ ہونے تک ہو اور کسی نے کہا کہ نماز کے شروع سے اسکو ختم تک ہو اور انکو نزدیک  
 صلوٰۃ سے منافی مراد ہے اور بعضوں نے کہا کہ جب ہے کہ امام منبر پر بیٹھتا ہے نماز سے فارغ ہونے تک  
 اور بعضوں نے کہا کہ اخیر گھڑی ہے جمعہ کے دن کی قاضی نے کہا اور ان سب ائمہ کے مقدمین انار مرید  
 ہوئے ہیں سوال صلوات اللہ علیہ وسلم سے اور بعضوں نے کہا کہ زوال کے قریب ہو اور بعضوں نے  
 کہا زوال سے اس وقت تک ہو کہ سایہ ایک آنکھ ہو جاوے اور بعضوں نے کہا کہ سارون میں چھپی ہوئی ہو  
 جیسے لیلۃ القدر جیسی ہوئی ہے اور بعضوں نے کہا طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ہو اور قاضی نے کہا  
 یہ مراد نہیں ہے کہ وہ ان سب وقتوں میں ہوتی ہے مگر مراد یہ ہے  
 کہ ان سب وقتوں میں سے کسی وقت میں ہوتی ہے اور صحیح بلکہ صواب وہ جو روایت کیا مسلم ابو  
 کی روایت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اس وقت سے ہے کہ امام بیٹھتا ہے یعنی منبر پر نماز کا امام  
**تاک عکبر ابی بردہ بن ابی موسیٰ الاشجری رَضِیَ اللہ عَنْہُ قَالَ قَالَ لِمُعِیْدِ اللہِ بْنِ عَمَرَ**  
**رَضِیَ اللہ عَنْہُ مَا سَمِعْتَ اَبَاكَ یُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَضِیَ اللہ عَنْہُ**  
**سَاعَةً اَلْجُمُعَةِ قَالَ قُلْتُ لَعَمْرُکَ سَمِعْتُہُ یَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَقُولُ**  
**ہُوَ مَا یَکُنْ اَنْ یُحْلِسَ اِلَّا اَمَامُہُ اَنْ تُقْضَیَ الصَّلٰوۃُ ثُمَّ یَجِیءُ اَبُوہُ فَرُکَہَا کہ یُحْجِیْہُ عِدَہُ بِنِ عَمْرِو بْنِ اَبِی ہُرَیْرَہُ**  
 اپنے باپ کو جب تک ساعت نہ پڑے نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑے نہ کہ ان کرتے ہوں نیز کہا کہ ان میں ان سے سننا ہو  
 کہ وہ کہتے تھے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جب پڑھتا ہے کہ ہم ہوتے ہو کہ امام ہو (یعنی منبر پر) نماز کے ختم ہونے تک  
 پس ہر قول اس بارہ میں صحیح ہے اس لیے کہ حدیث مرفوعہ میں آچکا ہے اور باقی احوال ظن میں نہ ان الظن  
 لا یغنی عن الحق شیئاً یعنی ظن لیا کام آتا ہے **عَنْ ابی ہُرَیْرَہُ رَضِیَ اللہ عَنْہُ**  
**عَنْ یَعْقُوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خَیْرُ یَوْمٍ کَلَّمْتَ عَلَیْکَ الشَّمْسُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ رَبِّہُ**

نسخہ  
 جامع  
 دار  
 الفکر  
 لاہور

خَلِقَ اَدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِيهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ اُخْرِجَ مُنْعَا **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر ان دنوں میں کاجن میں سورج نکلتا ہے جبکہ کادن ہے کہ اسی  
 میں آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی میں جنت گمراہی اور اسی میں دہان سے نکلے **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ**  
 اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَتَّى يَوْمٍ مَلَكْتُ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خَلِقَ  
 اَدَمُ وَفِيهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ اُخْرِجَ مُنْعَا وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ اِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ **ترجمہ**  
 ابوہریرہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر ان دنوں میں کاجن میں سورج نکلتا ہے جبکہ کادن  
 ہے کہ اسی میں آدم پیدا ہوئے اسی میں جنت گمراہی اور اسی میں دہان سے نکلے اور قیامت نہ ہوگی مگر  
 اسی دن **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بڑے بڑے کام جمعہ کے دن ہوں اور ہون گئے خواہ  
 وہ فضیلت کی ہوں یا نہ ہوں اور یہ سب ایسا بیان فرمائے کہ آدمی اس میں کسی کے لیے طیار ہوں اور اسے  
 کی رحمت کی امید دار ہوں اور ابو بکر بن عمر نے کتاب ابو ذی شرح ترمذی میں کہا ہے کہ خروج  
 آدم کا جنت سے یہ بھی ایک فضیلت ہو سکتی ہے کہ یہ نکلتا سبب ہوا انکی اولاد کے پیدا ہونے کا اور  
 انبیاء اور رسول کے ظاہر ہونے کا اور قیامت کا ہونا سبب ہر دوستان خدا کے برابر اجنت میں جہنم  
 کا اور دشمنان خدا کے نامزد و نزخ میں داخل ہونے کا غرض اس حدیث سے فضیلت جمعہ کی تمام  
 دنوں پر ثابت ہوئی **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**  
**عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** اَخْرَجَ الْاَخْدَنَ وَخَرَجَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ بَيْنَ كُلِّ اَمَةٍ اَوْ تَدْبِيتِ  
 الْكِتَابِ مِنْ قَبْلِكَ اَوْ تَدْبِيتُكَ اَمِنْ بَعْدَهُمْ ثُمَّ هَذَا الْيَوْمَ الَّذِي كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ هَذَا  
 اللَّهُ لَهُ قُلُوبُ النَّاسِ لَكَ فِيهِ نَبِيٌّ اِيَهُودَ عَدَا اِلَهُ النَّصَارَى بَعْدَ عِدِّ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پہلے لوگ ہیں اور آگے بڑھ جانے والے ہیں قیامت کو دن فقط  
 اتنی بات ہے کہ ہر امت کو ہم سے پہلے کتاب ملی ہے اور ہر لوگ کے بعد یہ دن جو ہم پر اللہ نے فرض کیا  
 اسکی ہر راہ تبادی اور لوگ سب ہمارے پیچھے ہیں کہ یہودی کی عید جمعہ کے دوسرے دن ہوتی ہے  
 اور نصاری کی تیسرے دن (یعنی ہفتہ اور انوار کو) **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ**  
**اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** اَخْرَجَ الْاَخْدَنَ وَخَرَجَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ **ترجمہ** ابوہریرہ نے فرمایا  
 اور ہر کتاب کی ہر وی ہے **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**





جمعہ کے دن کی غرض جمعہ اور منہ اور اتوار عید و دن کی تیر تیس کبھی اور وہ ایسے ہی لوگ ہمارے پیچھے  
ہرین کے تیسارے دن ہم دنیا میں سب سے پیچھے ہیں اور قیامت میں سب آگے ہمارا فیصلہ ہوگا اور  
ایک روایت میں یہ لفظ ہے المقصی بنحیم کھاسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہ روایت کی رسم  
ابو کریم نے اون سے ابن ابی زائدہ نے اون سے سعد بن ابی ہریرہ بن خراش نے اون سے حضرت  
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھو راہ تہائی گئی جمعہ کی اور اور لوگوں کو پہلا دیا جو ہم سے پہلے  
تھے اور ساری روایت مثل ابن فضیل کی بیان کیے جو اوپر گذری

عن

ابن ہریرۃ رَفِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی  
اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ یَوْمُ الْجُمُعَةِ کَانَ عَلٰی كُلِّ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ  
الْمَسْجِدِ مَلَائِکَۃٌ یَّکْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَاَلَاوِلَ فَاِلَاوِلَ حَتّٰی اَلَا مَکَّامٌ مَّوَدَّ  
الْمُحْتَفِ وَحَاوِلًا یَّکْتُمُوْنَ الذِّکْرَ وَمَثَلُ الْمُحْتَبِ کَمَثَلِ الذِّی یُکَلِّمُ  
اَبْنَدَۃً ثُمَّ کَالَّذِی یُحَدِّثُ بَعْدَہُ ثُمَّ کَالَّذِی یُحَدِّثُ اَنْکَبَسَ ثُمَّ کَالَّذِی  
یُحَدِّثُ الذَّجَابِۃَ ثُمَّ کَالَّذِی یُحَدِّثُ اَلْبِیضَۃَ مَرَّجَمَ اَبُو ہریرۃ رضی اللہ عنہ

بکاشہ

نے ہمارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن ہوتا ہے ہر دروازہ پر جمعہ کے دروازوں میں  
سے فرشتے کہتے ہیں کہ فلا نامک پہلے آیا اس کے بعد وہ اس کے بعد وہ ہر جب عالم نمبر پر بیٹھا ہے سب  
فرشتہ نامہ اعمال پیٹ دیتے ہیں اور خطبہ آنکھ سے نکلتے ہیں اور جو ادا کیا اس کے ثواب کی مثل ایسی  
ہے جیسو کوئی ایک اونٹ قربانی کرے اور کما بعد جو آیا وہ ایسا ہے جیسو کوئی ایک گائے کرے اس کے  
بعد جو آئے وہ ایسا ہے جیسو کوئی ایک مینڈا کرے اور کما بعد جو آئے وہ ایسا ہے جیسو کوئی مرغی کرے  
اسکما بعد جو آئے وہ ایسا ہے جیسو کوئی ایک مڈا ادا کی راہ میں دیے کھاسلم نے روایت کی ہم  
سے بکر بن حبیب اور عمرنا قندے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن ابی ہریرہ نے

سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکی **عن** ابن ہریرۃ  
رَفِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ عَلٰی كُلِّ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ  
الْمَسْجِدِ مَلَائِکَۃٌ یَّکْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَاَلَاوِلَ فَاِلَاوِلَ حَتّٰی اَلَا مَکَّامٌ مَّوَدَّ  
الْمُحْتَفِ وَحَاوِلًا یَّکْتُمُوْنَ الذِّکْرَ وَمَثَلُ الْمُحْتَبِ کَمَثَلِ الذِّی یُکَلِّمُ



تَزُولُ الشَّمْسُ لِعَنَى الشَّامِ تَرْجَمَهُ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي بَابٍ سُرَوْدِیْتُ کی کہ انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے پوچھا کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کب نماز پڑھتے تھے جبکہ انہوں نے کہا جب وہ نماز پڑھ چکے تھے تب ہم جاتے  
 تھے اور اپنے اونٹوں کو آرام دیتے تھے عبد اللہ نے اپنی روایت میں یہ بات زیادہ کی کہ آرام ہاتھ میں  
 جب آفتاب اُبل جاتا ہے یعنی پانی لادنے والے اونٹ **عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** قَالَ مَا كُنَّا  
 نَقِيلُ وَلَا نَتَقَدَّشُ إِلَّا بِحَدِّكَ الْجَمْعَ حَتَّى زَادَ بَيْنَ جَعْفَرٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 ترجمہ سہل نے کہا ہم دو پہر کا سونا اور پہر دن چڑھنے کا کھانا انسوئے اور نہ کہاتے تھے مگر بعد نماز جمعہ کے  
 ابن حجر نے اپنی روایت میں یہ بات زیادہ کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں **عَنْ أَبِي سَلَمَةَ**  
**بْنِ الْاَكْثَمِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** قَالَ كُنَّا نَجْتَمِعُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 حَتَّى إِذَا ذَاكَ الشَّمْسُ نَزَحَتْ تَتَّبِعُ الْفَتَى تَرْجَمَهُ ابْنُ سَلَمَةَ بْنُ الْاَكْثَمِ نے اپنے باپ سے  
 روایت کی کہ انہوں نے کہا ہم جمعہ پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب سورج  
 جاتا تھا پہر لڑتے تھے سادہ دھندلے ہوتے تھے یعنی دیواروں کا سایہ نہ ہوتا تھا **عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ**  
**بْنِ الْاَكْثَمِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** قَالَ كُنَّا نَجْتَمِعُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ فَكَانَ جَعْفَرُ  
 يَجِدُ الْيَحْيَىٰ كَانُ فَيَكُونُ شَتْلُ يَرْجَمَهُ ابْنُ سَلَمَةَ بْنُ الْاَكْثَمِ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہوں نے  
 کہا ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور جب ٹپتے تھے یعنی بعد نماز جمعہ کے اور  
 دیواروں کا سایہ نہ پاتے تھے کہ جس کی آڑ میں آؤں **ف** ان سب روایتوں سے جمعہ کا بندہ ہی بنا  
 ثابت ہوتا ہے مگر امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جامعہ علماء کا صحابہ اور تابعین سے یہ مذہب ہو کہ جمعہ  
 نہین ہو اسے مگر بعد زوال کے اور انکے خلاف کسی نے نہیں کیا مگر امام احمد اور اسحاق نے کہ ان دونوں  
 کے نزدیک قبل زوال جائز ہے اور اگرچہ بدوی نے اس مقام میں تائید شافعیہ وغیرہ کی ہے مگر امام احمد کا  
 مذہب ہی دلائل صحیحہ سے غالی نہیں اگرچہ جمہور سب کی تائید کرتے ہیں اور حلبی کے مبالغہ برائے یونیورسٹی  
 کو اتارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ صحابہ جب کھانا اور دو پہر کا سونا بعد نماز جمعہ کے کرتے تھے اور اس میں ان دنوں  
 میں میر کر تو سیکر وہ اول وقت آتے تو لہذا ان کا مونہ میں دیکرتے کہ نا تمہیں اولیٰ باطلہ نہ جاتا رہی اور یہ جو مردی کہ ہم سنا  
 دہوئے تھے اور نہ پاؤں کی توبل میں گتے ہیں کہ بعد اول وقت ہوتا تھا اور یو ارین گہر و کی چوٹی نہیں اسلئے وہ سب  
 نہ ملتا تھا اور شاید یہ تہوڑا ہوتا ہو مگر آدمی کے پورے قد پہ پائے کو کفایت نہ کرتا ہوا اور اونٹوں کو آرام



جابر نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہ جمعہ کے دن سوا یک ٹاٹا آیا اور لوگ مسجد سے نکلے اور بارہ آدمی رہ گئے کہ میں بھی ان میں تھا سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اور جب کہ میں بیس و اکر ی یا کبیل اور کیطرت دوڑ جاتے ہیں اور چوڑ جاتے ہیں تو کہو کھڑا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا الْغَنِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ قَدِمَتْ عُمَيْسُ ابْنَةُ الْمَدِينَةِ فَأَبْتَدَاهَا أَحْمَدُ بْنُ سَوَّلٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعَى لِكَيْ يَجْعَلَ مَعَهُ إِلَّا أَنَّهُ عَسَرَ عَلَيْهِ فَجَعَلَ يَتَوَلَّى وَنَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ وَتَلَّتْ هَذِهِ الْأَيَّةُ وَإِذَا رَأَى تِجَارَةً أَوْ لَعْوًا أَفْضَوْا إِلَيْهَا تَرْجُمَةً وَهِيَ جَوَابُ رِجَالٍ هُمْ ابْنَاتُ زِيَادَ بْنِ كَالْبُكَرِ أَوْ عَمْرٍو سَجْدَ بَيْنَ يَدَيْهِ بَلْكَانَ

بارہ آدمی میں تھے **ف** ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا سنون ہے اور بیچ میں بیٹھنا بھی سنت ہے اور یہی مذہب شافعیہ کا کہ باوجود قدرت قیام کے بیٹھ کر پڑھنا درست نہیں اور معلوم ہوا کہ جمعہ میں دو خطبہ ضرور ہیں اور حسن بصری اور اہل ظاہر وغیرہ کا مذہب ہے کہ بغیر خطبہ کے ہی جمعہ صحیح ہے اور ابن عبدالبر نے کھڑے ہو کر پڑھنے پر اجماع نقل کیا ہے اور جنیظہ رحمہ نے کہا کہ بیٹھ کر پڑھنا بھی روا ہے اور کھڑے ہونا واجب نہیں اور ابو حنیفہ اور مالک اور جہول کے نزدیک بیٹھنا دونوں خطبوں کے بیچ میں سنت ہے واجب نہیں اور شافعی کے نزدیک فرض ہے اور شرط ہو صحت خطبہ کے لمحاوی نے کہا یہ امر سوائے شافعی کے اور کسی نے نہیں کہا اور شافعی کی دلیل یہ ہے کہ یون ہی ثابت ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ نے فرمایا نہ اسی طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے دیکھو اور خطبہ ہی مثل نماز ہے (نودی) **عَنْ** كُثَيْبِ بْنِ عُجْدَةَ قَالَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَافِعٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انْظُرُوا إِلَيْهَا الْخَبِيثَاتُ يَخْطُبْنَ فَأَعِدَّا وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَإِذَا رَأَى تِجَارَةً أَوْ لَعْوًا أَفْضَوْا إِلَيْهَا وَتَوَلَّوْا قَائِمًا تَرْجُمَةً بَيْنَ يَدَيْهِ بَلْكَانَ

سجد میں اور عبدالرحمن ام حکم کا بیٹا بیٹھے بیٹھے خطبہ پڑھتا تھا تو انہوں نے کہا دیکھو اس ظہیت کو کہ خطبہ پڑھتا ہے بیٹھ کر ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور جب دیکھتے ہیں کسی تجارت یا کبیل کو تو دوڑ جاتے ہیں اس کیطرت اور چوڑ جاتے ہیں تو کہو کھڑا **عَنْ** الْحَكَمِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا الْغَنِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ قَدِمَتْ عُمَيْسُ ابْنَةُ الْمَدِينَةِ فَأَبْتَدَاهَا أَحْمَدُ بْنُ سَوَّلٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعَى لِكَيْ يَجْعَلَ مَعَهُ إِلَّا أَنَّهُ عَسَرَ عَلَيْهِ فَجَعَلَ يَتَوَلَّى وَنَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ وَتَلَّتْ هَذِهِ الْأَيَّةُ وَإِذَا رَأَى تِجَارَةً أَوْ لَعْوًا أَفْضَوْا إِلَيْهَا تَرْجُمَةً وَهِيَ جَوَابُ رِجَالٍ هُمْ ابْنَاتُ زِيَادَ بْنِ كَالْبُكَرِ أَوْ عَمْرٍو سَجْدَ بَيْنَ يَدَيْهِ بَلْكَانَ

لَمْ يَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ ترجمہ حکم بن سینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ انہوں نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کفراتے تھے اپنی سبکی لکڑیوں پر کہ لوگ بازو میں جمعہ کے چوڑ دینے  
سے نہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو دوزخ میں لے کر آئے گا کہ وہ غافلین میں ہو جاویں گے **ف** لیغز از  
سے لطف و رحمت کو دور کر کے گا اور اسباب خیر کو باز رکھیں گے **عَنْ** حَبِيبِ  
ابْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَصِلُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ  
صَلَاةُ فَصَلَاةً أَوْ خُطْبَةٌ فَصَلَاةً ترجمہ جابر بن سمرہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
سنا کہ بڑی تواب کی سنانہ خطبہ پڑھا کہ تم (یعنی نہایت لذبانہ چوڑا) **عَنْ** حَبِيبِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ أَصِلُ  
الْبَيْتَ صَلَّيْتُ مَعَهُ فَكَانَتْ صَلَاةُ فَصَلَاةً أَوْ خُطْبَةٌ فَصَلَاةً ترجمہ جابر بن سمرہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِذَا خُطِبَ أَحَدُكُمْ فَعَلَا صَوْتَهُ فَاسْتَلْ غَضَبَهُ حَتَّى كَأَنَّهُ مُدِيرٌ  
حِينَ يَقُولُ صَلُّوا مَعَكُمْ وَيَقُولُ بَعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَمَا بُعِثَ بَيْنَ رَاصِعِي الشَّيْبَةِ وَالْوَسْطَى يَقُولُ  
أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَخَيْرُ الْبَعْدَى هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرُّ الْأَمْرِ مَنَافِعُ مَا نَحْنُ  
بِذِيْعَةٍ صَلَاةُ لَمْ يَقُولْ أَفَاؤَلِي بَلِيٍّ مُؤْمِنٍ مِّنْ لِّغَيْبٍ مِّنْ لِّغَيْبٍ مِّنْ تَوَكَّلْ مَا كَلَّكَ هَلْ هَلْ وَمَنْ تَرَكَ  
دِينًا أَوْ ضَاعَا فَكَانَ كَأَنَّهُ تَرَكَ نَفْسَهُ ترجمہ جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑھتے آپ کی  
آنکھیں سرخ ہو جاتیں اور آواز بلند ہو جاتی اور غصہ زیادہ ہو جاتا کہ یاوں اکیس ایک بار اللہ کے دُعا کرتے  
تھے کہ صبح شام آیا اور فرماتے تھے کہ میں اور قیامت یوں بھی جاگیا ہوں اور اپنے غصہ کی ادب سیم کی انگلی  
دھاتے اور کہتے کہ خدا کی حمد کے بعد جانو کہ ہر بات سے بہتر اللہ کی کتاب ہو اور ہر حال سے بہتر محمد صلی  
اللہ علیہ وسلم کی عبادت ہو اور سب کاموں سے بری نئے کام ہیں اور ہر نیک کام اگر ہی ہے بہ فرماتے کہ میں  
ہر مومن کا دوست ہوں اس کی جان سے زیادہ بہر جو مومن ہر کر مال چوڑ جاوے وہ اس کے گھر والوں کا  
بے درجہ قرض یا بچے چوڑی انکی پرورش میرے طرف ہو اور ان کا خراج بھی میرے ہے **ف** اس حدیث  
میں کوئی نام نہ نہیں آتا کہ میں اول ادب خطبہ پڑھنے والے کے کہ آواز بلند رکھے بندگان خدا کو ذرا دیوے  
دوسرے قریب قیامت میرے امجد کا لفظ کہ بہر خطبہ بن میں کہنا مستحسن ہے چوتھی بدعت کی برای  
پہلی بدعت تسمیہ بیعت کا اہل ہونا چوتھی محدثات یعنی نئے کاموں کو رکھنا عبادت میں ہوں یا عبادت  
میں نہ ہوں اس میں اختلاف ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت مومنوں پر جو ہر روز بن مایا ہے ہر مومن کو ہر روز















جَعَلَا لَكُمُوهَ نَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا كَوْمَ الْجُمُعَةِ ترجمہ ابن ابی رافع نے کہا مروان نے ابو ہریرہ کو خلیفہ کیا مزیہ میں اور  
 آپ مکہ گیا ابو ہریرہ نے جمعو کی نماز پڑھائی اور سورہ جمعہ کے بعد دوسری رکعت میں سورہ منافقون  
 پڑھی پھر میں اون سے ملا اور کہا کہ آپ اُردہ سورتین پڑھیں جو حضرت علی کو نہ میں پڑھتے تھے انہوں  
 نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ جمعہ میں ہی پڑھتے تھے یعنی حضرت علی کے  
 تقلید سے نہیں پڑھتا بلکہ متبع ولیل ہوں سنا جان اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر تقلید سے نفرت تھی کہ یہ کہنا  
 پسند نہ آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کی سند بتائی انہوں نے انہی جو تقلید پر جان دیتے ہیں  
 بَنَ عُبَيْدُ اللهِ جَرَأَنِي دَاخِعًا قَالَ اَسْتَخْلَفَ مُؤَدَّانَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ عَنِ  
 اَنْ يَرَوْا اَيَّةَ حَاتِمٍ فَقَرَأَ سُورَةَ الْجُمُعَةِ فِي السَّجْدَةِ اَلَا وَلِيَّ ذِي الْاُخْدَةِ اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ  
 وَرَوَايَةُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِثْلَ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ ترجمہ عبید اللہ بن ابی رافع نے وہی  
 روایت بیان کی مگر تافرق ہے کہ اس میں کہا پہلی رکعت میں سورہ جمعہ پڑھی اور دوسری میں  
 سورہ منافقون اور عبد الغزیز کی روایت میں مثل سلیمان بن بلال کے ہے **ف** اس سے  
 استحباب ان دونوں سورتوں کے پڑھنے کا ثابت ہوا جمعہ میں **عَنْ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ**  
**عَنْهُ** قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسْمِ اللَّهِ  
 رَبِّكَ الْأَعْلَى اَهْلُ اَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ وَاِذَا اجْتَمَعُوا الْعِيدَ وَالْجُمُعَةَ فِي يَوْمٍ مَرَّ  
 وَاجِدًا يَقْرَأُ بِهِمَا اَيْضًا فِي الصَّلَاةَيْنِ ترجمہ ثعمان نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدوں اور  
 جمعہ میں سب اسم رب کا اعلیٰ اوّل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھتا کرتے تھے اور جب جمعہ اور عید دونوں  
 ایک دن میں ہوتی تب ہی انہیں سورتوں کو دونوں نماز میں پڑھتے مسلم نے فرمایا یہی روایت  
 کی مجھ سے قیہ نے اون سے ابو عوانہ نے اون سے ابی اسیم نے اسی سند سے  
**عَنْ** عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَتَبَ ابْنُ ثَعْمَانَ بْنِ  
 قَيْسٍ اِلَى الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَكَاةً اَمْ شَيْءٌ قَدْ رَوَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ بِكَوْمِ الْجُمُعَةِ يَوْمَ سُورَةِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ اَهْلُ اَتَاكَ حَدِيثُ  
 الْغَاشِيَةِ ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ نے کہا یہ سچا شمارہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جمعہ میں سوائے سورہ جمعہ کے اور کون سورہ پڑھتے تھے انہوں نے کہا ہل انک **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ  
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَوةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْقُرْآنَ تَنْزِيلًا تَنَزَّلَتْ فِيهِ  
 هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ دَانِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَوةِ  
 الْجُمُعَةِ سُورَةَ الْجُمُعَةِ دَانِ الْمُنَافِقِينَ ترجمہ عبد اللہ عباس کے فرزند ارجمند کہا کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں الم سجدہ اور ہل انی علی الانسان پڑھتے اور نماز جمعہ میں  
 سورہ جمعہ اور منافقون **مسلم** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی ہم سے ابن سیر نے انہوں نے کہا  
 روایت کی مجھ سے میرے باپ نے اور **مسلم** نے فرمایا روایت کی مجھ سے ابو کرب بن زان سے وکیع نے  
 دونوں نے سفیان سے اسی اسناد سے مثل اسکی اور کہا **مسلم** نے روایت کی مجھ سے محمد بن بشار  
 نے ان کو محمد بن جعفر نے ادن سے شعبہ نے ان کو محمد بن اسبی اسناد سے مثل اسکی دونوں نمازوں میں  
 یہ سفیان نے روایت کی **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَوَى اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْقُرْآنَ تَنْزِيلًا دَهْلُ ابْنِ ابُو سَرِيَةَ رَاوَى مِّنْ كَرِهُ  
 صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی فجر میں الم تنزیل اور ہل انی پڑھتے تھے **فت** اس سے ان سورتوں  
 کے پڑھنے کا استحباب ثابت ہوا **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ  
 فِي الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْعَرَبِيِّ دَلَّ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى فِي النَّاسِ هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ  
 مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا كَذَلِكَ ترجمہ ابو سیر نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی صبح کو الم تنزیل  
 پہلی رکعت میں اور ہل انی دوسری میں پڑھتے تھے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتَ أَحَدَهُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَصِلْ بَعْدَهَا أَرْبَعًا ترجمہ ابو سیر نے کہا رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی جمعہ پڑھے تو اسکی چار رکعت سنت پڑھے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ  
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتَ تَمَّ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَصَلُّوا أَرْبَعًا دَعَا  
 فِي رَدِّ آيَةٍ قَالَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ سَهِيلٌ كَانَ عَجَلٌ بِكَ شَيْءٌ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ فِي السُّجْدِ  
 وَدَعَايَتَيْنِ إِذَا رَجَعْتَ ترجمہ ابو سیر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جمعہ پڑھے  
 یکو تو چار رکعت پڑھو عمر نے اپنی روایت میں یہ زیادہ کیا کہ ابن اور یس نے کہا سہیل نے کہا اگر تم  
 کو کچھ جلدی ہو تو سجدہ میں دو رکعت اور اگر میں لوٹ کر دو رکعت پڑھو **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ



تو میں اپنی جگہ میں کھڑا ہوا اور نماز پڑھی پہر جب وہ اندر گئے تو مجھے بلا بھیجا اور کہا کہ تم نے جو آج کیا: کیا  
 پہر نکرنا (یعنی فرض اور سنت کو بچہ پر مخ بات کی نہ اس جگہ سے ہے) اور جب مجھے پڑھنا تو جب تک  
 کوئی بات نہ کرنا یا نکلنا نہیں تب تک کوئی نماز نہ پڑھنا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلکوی  
 حکم فرمایا ہے کہ ہم در نمازوں کو ایسا نہ ملاوین کہ انگے بچہ میں نہ بات کریں اور نہ نکلین **ف** اس کے  
 معلوم ہوا کہ فرض اور سنت میں فرق کر دینا چاہیے کہ دونوں کے بچہ میں یا بات کرے یا کہ میں چاہا جاو  
 مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا روایت کی مجھے ہماروں نے اون کو حجاج بن محمد نے اون کو ابن جریج  
 نے ان کو عمر بن عطائے نے نافع بن جبر نے انکو بھیجا سائب کپاس اور بیان کی حدیث مثل اوپر کی شد  
 کی مکرنا تا فرق نہ کہ انہوں نے کہا جیسا امام نے سلام پہر امین اپنی جگہ میں کھڑا ہو گیا اور امام  
 کا ذکر نہیں کیا **کے** **تَا صَلَوَاتُ الْعِیْنِ**

نماز عیدین کا بیان **فت** نماز عیدین شافعی اور عجمی اور اصحاب شافعی اور جامیہ علماء کے نزدیک  
 سنت مکرہ ہے اور ابو سعید اصطہمی شافعی کے نزدیک فرض کفایہ ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک واجب  
 غرض جب ہم قائل ہوں کہ فرض کفایہ ہے تو اگر ایک ملک لوگ بالکل اسے چھوڑ دیں تو ان کے ساتھ  
 قتال واجب ہے اور یہی حکم ہے تمام فرضوں کفایہ کا اور اگر سنت کو قائل ہوں تو ان کے تارکین  
 سے قتال واجب نہ ہوگا مانند سنت فطر وغیرہ کی اور بعضوں نے کہا ہے کہ اس صورت میں یہی قتال  
 واجب ہوگا، اس لیے کہ یہ شعار ظاہر ہے اسلام کا اور عید کو عید اس لیے کہتے ہیں کہ بابر عید کو کرتی ہے

**عن** ابن عباس رضی اللہ عنہما قال شهدت صلاة الفطر مع نبي الله صلى الله عليه وسلم  
 عليه السلام واذا نكح رسول الله صلى الله عليه وسلم وعثمان رضي الله عنهما تكلموا بمثل ما تكلم الخبيرة ثم  
 خطبوا قال فتكلم نبي الله صلى الله عليه وسلم فكان في انظر اليه حين يجلس الرجل يبدو  
 ثم اقبل لشعره حتى جاءه الوضوء ومعه بلال فقال يا ايها النبي اذا جاءتك اللوميات  
 بياضتك هل ان كنتين كن بالله شيئا فلا هذه الاية حتى فرغ منهما ثم قال حين فرغ  
 منها انتم اعز ذلك فقالت امرأتها واحدة لم يحب غيرة ما منه من نعم يا نبي الله  
 لا يدرك جنة من هو قال فيصعد فنكس بلال لونه ثم قال هل تعلم قد اذن ابني  
 اني لم تكن يدين الغنم والخور تكم في ثوب بلال رضي الله عنه ترجمہ ابن عباس

لا تدعيني  
 من الخوام



نے کہا میں گسیا مانا فطر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ابو بکر و عمر و عثمان سب کے ساتھ تو ان سب کو ان کا قاعدہ تھا کہ نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے اور اس کے بعد خطبہ پڑھتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سرکشیے خطبہ پڑھ کر گویا میں ان کی طرف دیکھ رہا ہوں جب انہوں نے لوگوں کو ہاتھ سے اشارہ کر کے بیٹھنا شروع کیا پھر ان کی صفین چیرتے ہوئے آپ عورتوں کے پاس آئے اور آپ کے ساتھ بلال ہی تھے اور آپ نے یہ آیت پڑھی یا ایہا النبی سے آخر تک بہا تک کے خارج ہوئے آپ اس سے اور پہ فرمایا کہ تم نے اس سے کہا اقرار کیا کہ اوس میں سے ایک سے رت لوگھا کہ ان سے ہی اللہ تعالیٰ کے راوی نے کہا معلوم نہیں وہ کون تھے پھر انہوں نے صدقہ دینا شروع کیا اور بلال نے اپنا کپڑا پہلایا اور کہا لاؤ میرے مایا متیرے خدا ہوں اور وہ سب چلے اور انکو ٹھیان اور اسکر بلال کے کپڑے میں ڈالنے لگیں **فائل کا** اس آیت کے معنی یہ ہیں اے نبی جب آیت پڑھ کر پاس ایمان لائے انیالیان عورتیں اور بیعت کریں وہ تجھ سے کو نہ شریک کر نیگی اللہ کے ساتھ کسی کو یعنی نبی ولی پنج شدہ گورچلہ امام امام نہ ادا کسی کو اور نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ کسی پر اپنے ہاتھ پائوں سے ہتھان باندھیں گی اور نہ کسی دستور کی بات میں تیری نافرمانی کریں گی تو ان سے بیعت کر لو اور ان کے لیے بخشش پاک اللہ سے بیشک البخشہ والا محمد بن ہے تمام ہر ارجہ بیت کا اور یہ سورہ متحنہ میں ہے غرض آپ اس آیت کو موافق ان سے اقرار لیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عید میں خطبہ بعد نماز ہے بخلاف جمعہ کے اور عورتوں کو نصیحت کرنا مستحب اور عورتوں کا حاضر ہونا عید میں سنون ہے اور صدقہ کی ترغیب دینا مستحب ہے اور عورتوں کا مردوں سے دور رہنا مستحب ہے اور ضرور اور صدقہ متبع میں ایجاب قبول ضرور نہیں صرف دینا اور لیتا کافی ہے اور عورت کو اپنے مال میں صدقہ دینا بقرہ اجازت ٹھوس ہے کہ **سُكُنَ** ابن عباس رضی اللہ عنہما یقولُ اَشْهَدُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَمَّا قَبْلَ الْخُطْبَةِ فَكَانَ شَمَّ خَطَبَ فَرَأَى اَنَّهُ اَوْ لِيْمِجَ الدِّنَارُ فَاَتَاكَ هَذَانِ فَنَكَرَ اَمْنًا وَوَعظهم وَاَمْرهم بِالْصَّدَقَةِ وَبِلَاكِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْہُ فَاَكْبَلُ بِنُوبِهِ فَعَلَكُمُ الْمَسْأَلَةُ لَكُنْ اَلْحَاقَمُ وَالْحَدُودُ الشُّكُورُ ترجمہ ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی خطبہ سے پہلے اور خیال کیا کہ آپ کا خطبہ عورتوں نے نہیں سنا پھر آپ ان کے پاس آئے اور انکو نصیحت کی اور حکم دیا صدقہ کا اور بلال اپنا کپڑا پہلایا تو انہوں نے تھے

اور عورتوں میں ہر کوئی انکو بھی ڈانتی اور کوئی چپلا اور کوئی اور کچھ **ف** اس حدیث معلوم ہوا کہ اگر  
 عورتیں دوسریں تو امام بعد خطبہ کے ان کے پاس جا کر کچھ نصیحت کرے اور انکو اوامروں اور نہیوں سے پہنچائے  
 مسلم نے کہا رایت کی مجھ سے ابوالبرجیع نے ان سے حوالے اور کہا رایت کی مجھ سے یعقوب دوسری  
 نے ان کو اسمعیل نے دونوں نے رایت کی ایوب سے ہی اسناد سے مثل اسکی **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
**قَالَ سَمِعْتُ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى بَدَأَ بِالسُّوْءِ**  
**فَبُكِلَ الْخُطْبَةُ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَأَتَى النِّسَاءَ**  
**فَذَكَرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّلُ عَلَى يَدَيْهِ بِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَيَلَالَى بِأَسْطِ ثَوْبٍ يُلْقِيَنِ النِّسَاءَ مُصَدِّقَةً**  
**فَلَمَّا لَفِطْرًا ذَكَرَهُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَالَ لَا ذِكْرَ صِدْقَةٍ يَصْدُقُنَّ بِهَا حَيْثُ كَانَ تُلْقَوْنَ الْمَرْأَةَ**  
**فَتَعْنَاهُ وَيُلْقِيَنَّ يُلْقِيَنَّ فُلْتُ لِعَطَاءٍ أَحْقَابًا أَلَامَ الْأَنْبَاءِ الشَّامِ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ ذِكْرِهِ**  
**هَذَا قَالَ ابْنُ كَعْبَرَةَ إِنَّ ذَلِكَ يَحُثُّ عَلَيْهِمْ وَمَا لَهُمْ لَا يَفْعَلُونَ ذَلِكَ تَرْجُمُهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ**  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے عید فطر کے پہلے نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا لوگوں پر اور جب فارغ ہوئے تو اترے  
 عورتوں میں تشریف لائے اور انکو نصیحت کی اور وہ بال کے ماتھے پر تکیہ لگائے ہوئے تھے اور بلال  
 اپنا کپڑا پہلائے ہوئے تھے اور عورتیں صدقہ والی جاتی تھیں رادی نے کہا میں نے عطا سے سوجھا  
 کہ یہ صدقہ فطر تھا انہوں نے کہا نہیں یہ ہم اودصدقہ تھا کہ وہ دینی نہیں غرض عورت چھوڑ دیتی تھی  
 اور پھر دوسری اور پھر تیسری میں نے عطا سے کہا کہ اب بھی امام کو واجب ہے کہ عورتوں کے پاس جا کر  
 جب خطبہ سے فارغ ہو اور انکو نصیحت کرے تو انہوں نے کہا کیوں نہیں قسم ہے مجھ اپنی جان کی بیشک امر  
 کا حق ہے کہ ان کے پاس جاؤں اور خدا جائے اسے کیا ہو گیا ہے کہ وہ اب سے عمل نہیں کرتی **عَنْ**  
**جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ يَوْمَ الْفِطْرِ بَدَأَ**  
**بِالسُّوْءِ بَكِلَ الْخُطْبَةَ بَغْيَا أَدَانَ كَلَامَهُ ثُمَّ قَامَ مُتَوَكِّلًا عَلَى يَدَيْهِ بِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَاَمَّا**  
**بِقَوْلِ اللَّهِ وَحَتَّى عَلَى طَاعَتِهِمْ وَدَعَا النَّاسَ وَذَكَرَ لَهُمْ مَعْ مَضَى حَتَّى أَتَى النِّسَاءَ**  
**فَوَعَّظَهُنَّ وَذَكَرَهُنَّ فَقَالَ تَصَدَّقُنَّ فَإِنَّ أَكْثَرَكُمْ حَطْبٌ جَعَلَكُمْ فَعَامَتِ أُمَرَاءُ**  
**وَأَصْلَهُمْ مِنْ سَفَلَةِ النِّسَاءِ سَعَاءُ الْخُدَايَ فَقَالَتْ يَهْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَكُنْ تُكْثِرُنَّ الشُّكُوهَ وَ**  
**تُكْفِرُنَّ الْعُسْرَ قَالَ لَجَعَلَنَ يَصَدَّقُنَّ مِنْ خُلَيْفَتَيْنِ يُلْقِيَنِ فِي ثَوْبٍ بِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**

ت  
 ح

خواتین

میں کھڑے تھیں اور کھڑے تھیں ترجمہ جابری کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا نماز عید میں  
 سوا ایک خطبہ ہی پہلی نماز پڑھی بغیر اذان اور کبیر کے پہر بلال بن رباح نے لگا کر کثرت کے لئے اور حکم کیا اللہ سے  
 ڈرنے کا اور ترغیب دی اس کی فرمانبرداری کی اور لوگوں کو سمجھایا اور صحبت کی بہرہ ور توں کے پاس  
 گئے اور انکو سمجھایا سمجھایا اور فرمایا خیرات کر کہ اکثر عین سے جہنم کی آئندہ عین میں سوا ایک عورت ان کی بیچ  
 سے کٹری ہو گئی کاسے کا لون والی اور اس نے عرض کی کہ کیوں اسے رسول اللہ کے اپنے فرمایا اس لیے کہ تم  
 شکایت بہت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری راوی نے کہا یہ وہ خیرات کرنے لگین اپنے زیور دن میں سے  
 اور دانی عین بلال کے کپڑے عین اپنے کا دن کی بانیاں اور مٹھون کے چپے **عن ابن عباس**  
 وعمر بن الخطاب بن عبد اللہ الاضار فی قال لکم یکن یؤذن یوم الفطر ولا یؤذن لکم لعلکم تسمعون  
 بعد حیث عن قولک لاکثر بنی جابر بن عبد اللہ الاضار فی ان کا اذان الصلوة  
 یوم الفطر حیث یؤذن الا یامم ولا بعد ما یخیر ولا اقامۃ ولا یدک لہی ولا یدک لہی ولا یدک لہی  
 ولا اقامۃ ترجمہ ابن عباس نے اور جابری نے کہا کہ اذان نہ عید فطر میں ہوتی تھی نہ عید ضحیٰ میں بہر روز  
 نے اذان سے پہچانہ پڑی دیر کے بعد اسی بات کو (یہ قول ہے ابن جریج راوی کا) تو انہوں نے کہا  
 (بے عطار اون کے شیخ نے) کہ خبر دی مجھے جابر بن عبد اللہ انصاری نے کہ نہ اذان ہوتی تھی عید فطر  
 میں جب امام نکلتا تھا اور نہ بعد اسکے نکلنے کے اور نہ تکبیر ہوتی تھی نہ اذان اور نہ اور کچھ وہ دن ایسا  
 ہے کہ اس دن نہ اذان نہ تکبیر اس کو بخوبی معلوم ہوا کہ یہ جو نادان لوگ صلوٰۃ وغیرہ اذان میں  
 پکارتے ہیں یہ بدعت ہو اور اس کو سنون جانا حاد ث ہے اور اس پر اجماع ہے تمام علماء کا اور نہیں بقول  
 ہر سلف ملامت میں **عن** عطاء بن ابی عکابر ارسل الی ابن الزبیر اذک ما یؤذن لکم  
 انہ لکم یکن یؤذن للصلوة یوم الفطر فلا یؤذن لکم لعلکم تسمعون لعلکم تسمعون لعلکم تسمعون  
 وارسل الیکم ذلک انما الخطبۃ بعد الصلوة وان ذلک کان یفعل فک فصل  
 ابن الزبیر قبل الخطبۃ ترجمہ عطار نے کہا کہ ابن عباس نے پیغام بھیجا ابن زبیر کی طرف جب  
 اون سے اول اول لوگوں نے معیت کی تھی کہ نہ فطر میں اذان نہیں دی جاتی سو تم آج اذان  
 نہ دلوانا تو ابن زبیر نے اذان نہیں دلوائی اور یہ بھی کہلا بھیجا کہ خطبہ نماز کے بعد سونا چاہیے اور  
 نہ یہی کرتے تھے سوا ابن زبیر نے ہی نماز خطبہ کے قبل پڑھی **عن جابر بن سمیرہ** قال صلیک

نسخہ  
یکم

مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَيْنِ غَيْرِ مَسْجِدٍ وَلَا مَدِينَةٍ يُعِيدَانِ ذَكَرَ أَهْمَتَهُ مَرْحُومَ جَدِّهِ  
 کہایسج نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں عیدوں کی کسی باغیر اذان کی اور ناست کی  
 ابن عمر رضی اللہ عنہما ان الشیء سئل عن عیدہما ان الشیء سئل عن عیدہما ان الشیء سئل عن عیدہما ان الشیء  
 یصلون العیدین قبل الخُطْبَةِ مَرْحُومَ جَدِّهِ ابْنِ عمر بن عمر نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر  
 سب عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے **مشکوٰۃ** ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ ان رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخبر فیوم لا ینفی فیوم الفطر فیبداء بالصلوة فاذا اتم  
 صلواته وسلم قائم فاقبل عکوا الناس ثم جلس فی مصلیهم کان کان لہ حاجۃ ینعت  
 ذکرہ للناس او کان لہ حاجۃ ینعت ذلک امرهم یحارکون یقولون صدقوا صدقوا  
 صدقوا وکان اکثر من یتصدق الذی کان یصدق ذلک لہ حاجۃ ینعت کان مروان بن  
 الحکم فخرجت فحاصرا مروان حتی اقبل علیہ فاذا انشأ یبکی الصلوات فلبنی منہما  
 من طین ولبن فاذا مروان یمانی فینی یدک کان یخبر فی غواہ بنی وانا اخبرک نحو المثلث  
 فلما داکم فقلت انکم لایستبدون بالصلوة فقال لایا ابی سعید فقلت لک ما اقول  
 فقلت کلا والذی نفسو ینیدہا کانا فقلت یخبر فیما اعلم ثلاث مرات ثم انصرفت مَرْحُومَ  
 ابی سعید خدری نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر بن عمر نے جب تک کہ تو پہلے نماز  
 پڑھتے یہ جب نماز کا سلام پڑھتے تو لوگوں کی طرف نہ لہرکے کہہتے تھے اور لوگ سب شیروں جیسی نماز کی  
 جگہ میں پھر اگر ایک کو کھینچ کر روانہ کر کے کی ضرورت ہوتی تو لوگوں سے بیان کر کے یا اور کوئی کام ہوتا تو  
 اس کا حکم دیتے یا فرماتے صدقہ و صدقہ و صدقہ و صدقہ اور اگر عمر بن عباس ان صدقہ و صدقہ پہر گھر کو لے کر  
 غرض آپ کی ہی عادت تھی یہ سنا ان تک کہ مروان بن الحکم حکم ہوا اور میں اس کا ساتھ نہ دینا تھا  
 میرا نکالنا تھا تک کہ وہ گاہ میں گئے اور وہ ان کفر بن الصفت (ایک شہر بنا رکھا تھا) کیچڑا اور ایشیوں سے  
 سو مروان مجھ سے اپنا ہاتھ پیر اسے لگا کر بارہ چھوڑ کر کھڑکھڑاتا تھا میں اسی نماز کی طرقت یہ جب یز  
 نے دیکھا تو اس سے کہا کہ کیا بیت نماز پڑھنا اوس نے کہا اسے ابی سعید جب تک کہ وہ سنت جو فرم جاتے ہو  
 میں نے کہا ہرگز نہیں ہو سکتا تم ہے اس پر رد و کار کی کہ میری جان اس کا ہاتھ میں لے کر تم اس سے بہتر  
 کام کر سکو جو میں چاہتا ہوں (یعنی بوجہ سنت کی برابر نہیں ہو سکتی بہتر ہوتا تو کجا) غرض یہ بات

نزل

مروان





کی اور قاضی نے کہا ہے کہ ان لڑکیوں کا گانا اشعار جنگ اور فخر شجاعت اور بطور غلیہ کا تھا اور اس میں لڑکیوں  
 نے فساد کا وہم بھی نہیں تھا اور یہ گانا اس قسم میں نہ تھا جس میں اختلاف ہو اور یہ تو صرف شعر و ادب کا پرہیز  
 تھا اور ابند آواز سے اور یہی لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وہ کچھ گائیو الیہاں تھیں کہ جو  
 غنق دلاتی ہیں غنق کی اور یاد دلاتی ہیں شورش شباب اور جوش جوانی کو نہ اون کے اشعار ایسے تھے  
 جن کو یہ شعر و پیدا ہوں کہ انکو غزل کہتے ہیں کہ اس کے لیے یہ نخل مشہور ہے الغنا رفیعۃ الزنا یعنی غنا منتر  
 ہے زنا کا اور نہ وہ گانا اون لڑکیوں کا ایسا تھا جس میں کنگرے ہو اور تانین ہوں اور آوازوں کی ملانا اور  
 لفظوں کا گھٹنا مڑنا اور عرب کا ناعدم ہے کہ صرف شعروں کے پڑھنے کو گانا کہتے ہیں غرض یہ گانا وہ ہرگز  
 نہیں جس میں اختلاف ہو بلکہ یہ سباح ہے اور صحابہ نے اسکو روا رکھا ہے کہ یہ صرف شعروں کا پڑھنا ہے اور  
 خوش آوازی سے چند ایسے شعروں کا پڑھنا ہے جس میں کوئی مضمون فحش کا نہیں اور جائز رکھا ہے آخر  
 ادھون نے اون اشعار کو جو ادھون کے چلانے کے لیے پڑے جاتے ہیں دربار ہی شعر بنی صل اسمہ  
 علیہ وسلم کے رد و غرض یہ سبک سبک ہیں غرض ایسا گانا سب حرام نہیں اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ  
 کہتا ہے کہ بیان کی ہم سے ہی ردایت بھی بن بھیجے نے اور ابورکب نے دونوں ابو مغویہ سے اپنی پیغام  
 سے اسی سناد سے اور اس میں یہ ہے کہ وہ دو لڑکیاں تھیں کہ وہ کو کبیلتی تھیں **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ**  
**اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَلَّ عَلَيْهِمَا وَعِنْدَهُمَا جَارِيَتَانِ فِي الْيَامِ مَتَى يُغْدِيَانِ**  
**وَيَقْرَبَانِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسِيحٌ يَنْكُبُهُمَا فَاتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**  
**فَرَأَى ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعُوهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ وَارْجِعَا يَا مَعْجِدُ**  
**رَأَيْتُكِ أَيْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسِيحٌ يَنْكُبُهُمَا فَاتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**  
**يَا لَعَبُونَ وَانَا كَجَارِيَةٍ كَأَقْدَمِ الْفَجَارِيَةِ الْعَرَبِيَةِ الْحَدِيدَةِ كَيْتُ الشَّيْنِ** ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ  
 عنہا نے فرمایا کہ میرے گھر ابوبکر آئے اور میرے پاس دو لڑکیاں تھیں سو کے دنوں میں (بہنے دیکھ کی گیا ابوبکر  
 بارہویں وغیرہ بن) کہ وہ گھر ہی تھیں اور وہ بجا ہی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر کو چادر  
 سے لپیٹ کر بیٹھے تھے غرض ابوبکر نے اون دونوں کو چہرہ دکھایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا اپنا  
 اٹھایا اور فرمایا چوڑو ان لڑکیوں کو اسے ابوبکر اس لیے کہ یہ دن عید کے ہیں اور حضرت عائشہ نے  
 فرمایا کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جبہ اپنی چادر سے چپائے ہوئے تھے اور

میں اور جنہوں کا تشاؤ دیکھنی تھی جو کہیل رسی تھی اور میں لڑکی تھی تو خیال کرو کہ جو لڑکی کم سن اور کہیل ہو  
 کی طالب ہوگی وہ کتنی دیر تک تماشا دیکھو گی **ف** احمدیث سے معلوم ہوا کہ مکان صالحین کی کہیل کو دو کی  
 چیزوں سے پاک رکھنا چاہیے اور صالحین کے رفیقوں کو ضرور یہ کہ جب ایسی چیز دیکھیں تو خود منع کر دیں  
 کہ اس بزرگ کو اس کی تکلیف نہ پہنچے اس میں اس بزرگ کا ادب اور بڑائی ہے اور حضرت جو چاہے اپنے  
 اسوجہ سے کہ وہ اذکیان ایک ساج کام میں تھیں اور آپ نے مونہہ سلیقہ و نامپ لیا کہ وہ شرمایت نہیں اور  
 اس میں آپ کرافت اور حرمت اور علم تھا اور معلوم ہوا کہ وقت وغیرہ کا ساج ہے مگر اور خوشی کی وقت بڑ  
 نواح وغیرہ میں جواسے اور معلوم ہوا کہ ایام مذہبی عیدین داخل ہیں کہ قربانی اس میں جائز ہے اور روزہ  
 حرام ہے اور تکبیر صحیحہ اور دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ وہ حبشی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 مسجد میں کہیل تھی اس سے ثابت ہوا کہ تہیادوں کا کہیل مثلاً بدوق کی گولی یا تیر کا نشانہ یا بانگ یا  
 وغیرہ بنیت جہاد مسجد میں سیکھنا اور کہیلنا روا ہے اور معلوم ہوا کہ اگر عورتیں ایسی کہیل موقوفی دیکھیں  
 تو روا ہے بغیر اسکے کہ اون مردوں کے نظر عورتوں کے بدن پر پڑے اور اگر عورت کی نظر کسی نہی  
 پر شہوت کو پڑی تو باقیات حرام ہے اور اگر شہوت کا خیال نہ ہو اور فقطہ کا خوف ہی نہ ہو تو ناشافیہ  
 کے اس میں رد و قول میں اصح قول یہ ہے کہ منع ہے سلیقہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **وَقُلْ لِّلرِّسَالَةِ لُغُصْنٌ**  
**رَسْنٌ** ایضاً میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصم سلمہ اور ام حبیبہ کو ایک اندھو سے پردہ کر کے کہا کہ  
 اور فرمایا کہ تم آؤ سے دیکھتی ہو اگر وہ اندھے غرض جو لوگ اس نظر کو ہی حرام کہتے ہیں وہ اس حدیث  
 کا حضرت عائشہ کے یہ جواب دیتی ہیں کہ اول تو اس میں یہ تصریح نہیں ہے کہ وہ ان کے بدنوں کو دیکھتی  
 تھیں اگرچہ اچھا نظر بڑا جائز ہے وہ ان کی کہیل کو دیکھتی تھیں دوسرا جواب یہ کہ یہ شاید پردہ آؤ  
 کے قبل کا قصہ ہو غرض احمدیث سے بہر حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن خلق اور مواسات اپنی اپنی  
 کے ساتھ ثابت ہوا **عَلَنْ** عَائِشَةُ قَالَتْ وَاللَّهِ لَقَدْ دَاخَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
**يَقُولُ عَلَيَّ رَجُلٌ قِي وَأَتَجَسَّسُ فَيُعْبَوْنَ عِدَا بَعْضُهُمْ فِي سَجْدَةٍ دَسُّوْا اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**سَمَّ كَيْتُ تَرِي بِرِدَائِهِ لِي أَنْظُرَ إِلَى تَعْبُجِهِ ثُمَّ يَقُولُ مِنْ أَجْلِ حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّذِي أَنْصَرْتُ**  
**فَأَقْدَرُوا قَدْ كَلِمَاتِهِ الْحَدِيثُ تَرِي النَّسْرَ حَرَصَتْ عَلَى الْفَقْرِ** ترجمہ حضرت سب سلمان کے مانا ہے  
 اویں راضی ہو فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ دروازہ پر میرے حجرے کے



کثرت سے ہوا کہ اپنی چادر سر پہنے چسپائی ہو کر قحط اور جوشی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مبارک میں  
 اپنی متیاریوں کو کہہ دیتے تھے تاکہ میں انکی کہیل کو دیکھوں پھر کثرت سے رہتے تھے میرے لیے یہ بات تاکہ میں  
 ہی (سیر ہو کر) لوٹ جاتی تھی تو خیال کر کے جوڑ کی کم سن اور کہیل کی شوقین ہوئی وہ کتنی دریاغشا  
 و کوئی (یعنی جب تک حضرت کثرت سے رہتے تھے اور نیز اثر ہوتے تھے یہاں خلق نہا) **عَنْ عَائِشَةَ**  
**قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْنَدِي جَارِيَتَانِ يَغْنَأُ بَعْدَكَ**  
**فَأَضْطَجِعَ عَلَى الْفُصْدِ رَأْسُ وَحَوْلَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَانْتَهَمَ فِي رِقَالِ خِزْمَارٍ**  
**اللَّهُ يَطْلُبُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**فَقَالَ دَعْنِي فَلَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ عَمْرُؤُكُمْ مَا تَفْعَلُونَ لَكُمْ يَوْمَ عِيدٍ يَلْعَبُ السُّودَانُ بِالْأَنْثَى دَعْنِي**  
**وَأَلْحُوا فِي عَائِشَةَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا قَالَ تَشْتَعِبِينَ تَنْظُرِينَ فَقَالَتْ**  
**فَسَمَّيْتُهَا مَسِينِي وَرَأَيْتُهَا تَحْدِثِي عَمَلًا خَدِيحًا وَهِيَ يَقُولُ دُونَكُمْ يَا بَنِي أَرْفَدَةَ حَتَّى إِذَا مَلَأَتْ**  
**فَالْحَسْبُ لَكُمْ مُلْكُ نَعَمْ قَالَتْ فَأَذْهَبِي تَرَجِّعِي هُتَّتِ عَائِشَةُ سُلَامُونَ كِي بَانَ اسْمَانِ كَرِاضِي هُوَ**  
 فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر آکر اور میرے پاس نہ لڑکیاں گاتی تھیں نبات  
 کی لڑائی کر اور آپ مجھ کو نہ پرہیز گئی اور اپنا مونہہ ان کی طرف سے پیر لیا اور پھر ابو بکر آئے اور مجھ  
 جہر کا کہ آئین شیطانی کی تان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 ان کی طرف دیکھا اور فرمایا ان کو چھوڑ دو اور بیٹے گلے نہ دو اور جب وہ غافل ہو گئے میرے نے ان دونوں  
 کی جھلکی لیں اور وہ کل گئیں اور وہ عید کا دن تھا اور سودان ڈالوں اور نیرون سے کہہ دیتے تھے سو مجھ پر  
 نہیں کہ میں نے حضرت سے خواہش کی یا حضرت (خند فرمایا کہ تم اسے دیکھنا چاہتے ہو میں نے کہا مان  
 پھر مجھ سے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا اور سب اگال کے گال پر تھا اور آپ فرماتے تھے اے اولادِ ارفدہ  
 لی تم اپنی کہیل میں مشغول ہو رہا تھا کہ جب میں تم کو آپ سے فرمایا کہ بس میں نے عرض  
 کیا کہ مان آپ نے فرمایا جاؤ **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَأْتَتْ جَاءَ حَبَسَ تَرْتَرُؤُكَ فِي يَوْمٍ**  
**رَعِيدٍ فِي الْمَسْجِدِ فَذَاعَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَتْ رَأْسِي عَلَى مَنْكِبِهِ فَمَعَلَتْ**  
**النَّظَرَ إِلَيْهِمْ حَتَّى كُنْتُ أَنَا أَلْفَى النَّصْرَفَ عَنِ النَّظَرِ إِلَيْهِمْ تَرَجَّعِي هُتَّتِ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ**  
 عنہا نے کہا ایک بار وحشی اگر کہیں گے عید کے دن مسجد میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ



سبھی گئی اور اگر کہیں نماز نہ پڑھنا مروی ہوا تو مراد اس سے یہ ہے کہ بغیر نماز کے صرف دعا ہی اکتفا کرنا روا  
 ہے اور اس کے روا ہونے میں کچھ اختلاف نہیں غرض کہ بغیر نماز کے نہ کرنا چکا ہے وہ مقدم بھی تھا  
 گئی اس لیے کہ ان میں زیادتی علم کی ہے اور فقہ لوگ جو زیادتیاں بیان کریں وہ مقبول ہے غرض خلاصہ  
 یہ کہ استقامتیں قسم ہے اول صرف دعا بغیر نماز کے دوسرے خطبہ میں یا غرض نماز کے بعد دعا کرنا اور یہ  
 اول کی اولیٰ ہے اور تیسری دور کثرت ادا کرنا اور دو خطبہ پڑھنا اور اس کے قبل اور بعد بعدہ اور روزہ  
 اور توبہ اور نیکیاں اور خیرات بکالائے رب کا ہے (نوی) **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْدَلُسِيِّ**  
**يَقُولُ حَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَصَلِّ فَاَسْتَقْبَلُ بِحُكْلٍ دُونَ عَصَا حِجَابٍ اسْتَقْبَلُ**  
**الْفَيْلَةَ** ترجمہ عبداللہ بن زید مالزی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل عید گاہ کو اور باطن  
 مانگا اور آپ نے چادر مبارک کو اوٹا کر یہ گویا کہ فال نیک تھی کہ پردہ رگڑا ہمارا اسی طرح رت بدل دے  
 جب قبیلہ کبیط سوزہ کیا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ باہر نکلتا استقبال کے لیے مستحب ہے اس لیے کہ اگر  
 میں عاجزی اور تواضع زیادہ ہے اور لوگوں کے جمع ہونے کو بھی کشادگی ہے اور معلوم ہوا کہ چادر کا  
 اوٹنا بھی مستحب ہے شافعی نے کہا ہے کہ جب خطبہ ثانی کا ٹٹ ہو چادریں حبشہ اور شامی مذہب سے شافعی  
 اور مالک اور احمد کا اور حجازیہ علماء کا کہ سب چادر کا اوٹنا مستحب عاتق بن بکلاف خفیعہ کے کہ وہ بلا دلیل  
 اسکی سنیت کا انکار کرتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ توبہ جلنے کے سبب اور شافعیہ کو نزدیک مقبول  
 کو بھی سنت ہے اور یہی مذہب مالک وغیرہ کا ہے اور استقامت کی دور کثرت ہے اور امام شافعی اور جب ہر کا  
 مذہب یہ ہے کہ نماز قبل خطبہ کے ہے اور لیٹ کر کہا بعد خطبہ کے اور امام مالک بھی پہلے لیٹ کے  
 موافق پھر جمہور کے ساتھ ہو گئے اور اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ اگر خطبہ کو نماز سے پہلے پڑھا تو بھی سوا  
 ہے مگر افضل یہ ہے کہ نماز ادا کر کے مثل نماز عید کی اور شافعی اور ابن جریر کا مذہب ہے کہ صلوٰۃ  
 استقل کے قبل تکبیریں کو مثل عید کی اور یہی مروی ہے ابن سبیب اور عمرو بن عبدالغزیز اور محمول  
 سے ائمہ جمہور کا مذہب ہے کہ یہ تکبیریں نہ کہے اور اذان اور تحمیر قاست نہ کہے پر اجماع مثل عید کی  
 مگر الصلوٰۃ جامعہ کا معنائے نہیں (نوی) **عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ**  
**خَبَّابٍ الْمَدَنِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَصَلِّ فَاَسْتَقْبَلُ بِحُكْلٍ دُونَ عَصَا حِجَابٍ اسْتَقْبَلُ**  
**وَمَنْ لِي رُكْعَتَيْنِ** ترجمہ عبادہ بن نفیع نے اپنے چچا سے سنا کہ عطلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ

کو اور بانی مانگا اور قلعہ کی طرف منہ کیا اور اپنی چادر کو ٹوٹا اور دو رکعت پڑھی **عَنْ** عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ  
 زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْبَصَلَةِ  
 يَكْتَسِفُ وَادًّا لَمَّا ارَادَ أَنْ يَدْعُوَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوْلَ دِوَانِ كَمَا تَرْجُمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خُبْرٍ  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے عید گاہ کو اور دوانا کی بانی کے لیے اور جب بارادہ گیا کہ دعا کرین تب  
 کی طرف مہرے اور اپنی چادر کو ٹوٹا **عَنْ** عُبَادِ بْنِ قُرَيْمٍ الْمَازِنِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عَمَّهُ وَكَانَتْ مِنْ  
 أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا  
 يَكْتَسِفُ فَجَلَّ إِلَى النَّاسِ فَطَرَدَهُ يَدْعُو اللَّهَ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوْلَ دِوَانِ كَمَا تَرْجُمُهُ  
 ترجمہ عباد نے اپنی چیت سے سنا جو صحابی تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک دن استسقا کو  
 لیے اور لوگوں کی طرف منہ کیا اور اس سے دعا کرنے لگے اور قلعہ کی طرف منہ کیا اور چادر الٹی اور  
 دو رکعت پڑھی **عَنْ** أَنَسِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِكَافٍ فِي  
 الدَّعَاءِ حَتَّى يَرَى بَيَاضَ رِطْبِيَّةٍ تَرْجُمُهُ أَنَسُ وَكَيْفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْنَهُ هَـ  
 اٹھاتے تھے دعائیں لیے کہ آپ کی بغل کی سفیدی دیکھا می دیتی تھی **فَإِنْ** اِنْتَابَ اِثْنَا عَشَرَ كَلَامًا وَكَانَ  
 اب سے استسقا کر رہی ہوا اور دعائیں اِثْنَا عَشَرَ كَلَامًا کہتا تھا یا جاتا **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
 تَخْبِيءُ اللَّهُ عَنْكَ أَنْ الشَّيْءَ يَكُنِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى فَكَانَ يَدْعُو بِكَافٍ إِلَى  
 السَّمَاءِ تَرْجُمُهُ أَنَسُ خُبْرِي كَذَبِي صُلَا اللہ علیہ وسلم نے اپنی تہمتیوں کی پیٹھ سے آسمان کی طرف  
 اشارہ کیا **فَإِنْ** بلا کے درمیان خط کے دفع ہونے کے لیے جب دعا کرتے تو ایسی چیزوں سے کہ انہوں  
 کی پشت آسمان کی طرف کرے اور جب کچھ مانگے تو پیٹ انہوں کا آسمان کی طرف کرے **عَنْ** أَنَسِ  
 أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِكَافٍ فِي دَعْوَاهُ إِذَا فِي الْأَسْتِسْقَاةِ  
 حَتَّى يَرَى بَيَاضَ رِطْبِيَّةٍ عَمْرًا كَذَبِي قَالَ يُرَى بَيَاضُ رِطْبِيَّةٍ أَوْ يَأْخُذُ بِطَبْعِهِ تَرْجُمُهُ  
 انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں اٹھاتے تھے ہاتھ کسی دعائیں مگر استسقا میں ہاتھ نکال اٹھاتے  
 یہ اونکی یاد و ذہن بنوں کو **فَإِنْ** چونکہ دوسری روایات صحیحہ سے اُتہا تھا اور دعاؤں میں یہی تھا  
 ہو چکا ہے کہ روایات قریب نہیں کے ہیں اور اس حدیث کی تاویل یوں کرتے ہیں کہ یہاں سے

الشَّيْءُ



صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے اور پھر آپ کے کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ اے رسول اللہ کے مال پر  
 ہونے والے اور رہنے والے ہونے والے لوگو! آپ دعا کہجئے اللہ تعالیٰ سے کہ وہ اپنی شہادت کو روک دے پھر آپ نے دو نو تہہ اٹھایا  
 اور عرض کی کہ اے اللہ ہمارے گروہ برساؤ نہ ہمارے اوپر یا اللہ ٹیلوں پر اور بندیران پر اور نالوں پر اور  
 دھنوں کے اوگنے کی جگہ پر برس اور عرض بندہ نور اکہل گیا اور ہم دھوپ میں نکلے شریکے کہا میں نے  
 انس سے پوچھا وہی شخص تھا جو پہلے آیا تھا انہوں نے کہا میں نہیں جانتا بخاری کی روایت میں آیا  
 ہے کہ وہ پہلا ہی شخص تھا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہتھکامین دعا بھی کافی ہے اور مدینہ  
 کی موقوفی کے لیے بھی دعا کا طریقہ معلوم ہوا اگر اوس کے لیے اجتماع لوگوں کا میدان میں اور نماز شروع  
 نہیں **عن** انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال اصابت الناس سنة على عهد رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم غيبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم فلم يحطب الناس على النبي يوم  
 الجمعة فقام عبد الله بن مسعود فقال يا رسول الله هلك الكلب وجاع العيال وساء الحاديث  
 بعدنا لا وفيه قال اللهم حو اليك اولا عليك قال فما ليشيئ بيدها ان ناجية الا لفرجة  
 حتى دأبت المدينة في قتل الجوكية وسال وادى قنائة شجلا ولم يجئ احد من  
 ناجية الا اخبر بحدود ترجمہ انس نے کہا ایک خطبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک  
 میں اور آپ اکیلے جمعہ کو نہر خطبہ پڑھتے تھے کہ ایک گاؤں والا کھڑا ہوا اس سے عرض کی اسے  
 رسول اللہ تعالیٰ کے ہمارے مال برباد ہو گئے اور لڑکے بے ہو کر گئے اور غیر تک حدیث بیان  
 کی حدیث اول کی ہم سنو اور اس میں یہ ہے کہ آپ نے دعائیں عرض کیا اسے اللہ ہمارے گروہ برسا نہ ہم  
 غرض آپ جدمر ماتہ کو اشارہ کرتے تھے اور ہر سے بدلی کہلتی جاتی تھی یہاں تک کہ ہم نے مدینہ  
 کو دیکھا کہ ان کی طرح بیچ میں ہو کھل گیا اور نالائقیہ کا ایک مہینہ تک ہمارا اور کوئی شخص باہر سے  
 نہیں آیا مگر اس نے انسانی کی خبر دی **ف** قنائة ایک نالو کا نام ہے مدینہ کے نالوں سے -  
**عن** انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال کان النبي صلى الله عليه وسلم يحطب  
 يوم الجمعة فقام اليه الناس فصاحوا وقالوا يا نبي الله حط المطر واحموا الشعب  
 هاتيك البعائم وسات الحديث فنيهم من راية عبد الاكلان ففقه من عن المدينة  
 فحشدت غلظ حوالها وساءت بالمدينة ففقدت من غلظت الى المدينة وانها افي مثل الاكلان

ترجمہ انس نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مجھے پکارتے ہو اور لوگ آپ کے گھر سے ہوتے اور پکار کر کہتا  
 کہ اے نبی! اس کے مہینہ نہیں رہتا اور دشمنوں کے چپے سوکھ گئے اور جانور مر گئے اور بیان کی حدیث  
 آخر تک اور عبدالاعلیٰ کی روایت میں یہ ہے کہ آخر میں مدینہ پرست کھل گیا اور اس کے اوپر در پرستار نما اور  
 مدینہ میں ایک بوند نہ گرتی تھی اور میں نے مدینہ کو دیکھا کہ ٹوپی کی طرح بیچ میں کھلا ہوا تھا **مسلم**  
 رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی ہم سے یہی حدیث اب کریب نے ان سے اور اسامہ نے ان سے سلیمان  
 بن مغیرہ نے اوشن ثابت نے ان سے انس نے ماندا اور ابی روایت کی اور اس میں یہ بات زیادہ ہے کہ اس  
 نوائے نے بدین کو کہتا کہ دیا اور ہمارا حال رہا کہ زبردست آدمی بی اپنی گھر جانے کو ڈرتا تھا دینے  
 میں کی شدت ہے **عن** النبی ﷺ یقول جاء أعدائنا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 يوم الجمعة وهو على المنبر فاقبلوا الحنينة ولا قد رأيت الصحابة يمشون كأنهم الملوك  
 جئوا بطوى ترجمہ انس بن مالک کہتے ہیں کہ ایک گاؤں کا آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
 جمعہ کے دن آیا اور وہ منبر پر تھے اور بیان کی حدیث آخر تک اور زیادہ کیا اس میں اتنا کہ دیکھا میں نے  
 بدل کر کہ گویا کہ ایک چادر تھی کہ پیٹ دی گئی اس طرح بہتی تھی **عن** انس قال قال اکابرنا  
 نحن مع رسول الله صلى الله عليه وسلم مضطربا فحمد رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 جئنا أصابنا المطر فقلنا يا رسول الله ليرصعوت لهذا قال لا فاحدث عجل بربيه  
 عذوبتر ترجمہ انس نے کہا کہ ہم پر سات ہوئی اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے  
 سو کھول دیا آپ نے اپنا کپڑا یا تانک کہ پہنچا آپ پر مدینہ اور یمنی کہا اے رسول اللہ کے آپ ایسا  
 کیون کیا آپ نے فرمایا اس لیے کہ یہ ابھی اپنے پروردگار کے پاس سے آیا ہے **ف**  
 اس حدیث معلوم ہوا کہ پروردگار تعالیٰ شانہ کی ذات مقدس اوپر ہے اور مدینہ اوپر ہی سے آتا ہے اور  
 بعض متبعان جہم ناظم جو یہ تاویل کرتے ہیں کہ وہ ابھی پروردگار کا پیدا کیا ہے یہ تاویل جب صحیح ہوتی کہ  
 میں نے ظاہری اس کے کہ ہنر اور جب معنی ظاہری ملتا کھلف ہنر ہوں تو تاویل کی کیا ضرورت ہے **عن**  
 عائشة زوج النبي ﷺ قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا كان  
 يوم القيمة والعلم عرف ذلك في وجهي أقبل داود بن كباد مضطرباً سرياً وذهب عنه ذلك  
 قالت عائشة فقلت فقال لي شريك أن يكون عذاباً بسط على أمي ويقول إذا راى بطوى

رَحْمَةُ اللَّهِ تَرْجُمُهُ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بی بی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کا یہ تابع تھا کہ جب آنحضرتؐ کو اپنا تو آپؐ کو چہرہ مبارک پر خوف معلوم ہوتا۔ اس نے  
 عذاب الہی سے ڈرتے اور گہری آگے جاتے گہری پیچھے ہٹ کر زمین پر سر گھیر کر گھونٹا ہوتا اور آپؐ کو خوف  
 جاتا رہتا حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے آپؐ کو چہرہ ترانے فرمایا کہ میں ڈرتا ہوں کہ شاید یہ کوئی عذاب  
 ہو جو اسے میری است پر پہنچا ہوا اور جب زمین و مکہ تو فرماتے یہ رحمت ہے **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا**  
**صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ كَانَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَصَفَتْ حَالُهُ لِيَوْمٍ قَالَ اللَّهُ**  
**إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أَسْأَلُكَ بِهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ**  
**مَا أَسْأَلُكَ بِهِ فَالْتَدَا إِذْ أَخْبَلَتْ السَّمَاءُ فَغِيَّبَتْهُ وَخَرَجَ وَدَخَلَ رَأَيْلٌ وَادٍ بِيْنَ كَاذٍ مَطْرَحٌ**  
**مُتَرَى عَنْهُ عَصَفَتْ ذَلِكَ عَائِشَةُ فَسَأَلَتْهُ فَقَالَ لَعَلَّهُ يَأْتِيكَ كَمَا كَمَا قَالَ قَوْمٌ مَا دَفَعْنَا**  
**أَكْرَمًا عَارِضًا مُسْتَقْبِلًا أَوْ دِيْنًا فَهَلْ قَالَ هَذَا أَعَارِضٌ مُّطَهَّرٌ نَا رَحْمَةُ اللَّهِ تَرْجُمُهُ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا**  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ گھونٹ کی آنحضرتؐ  
 آتی تو اللہ تم کو رحمت بھیجے کہ تم کو بخیر بخیر اس میں اس کو بہتری ملے گی ہوں اور جو اس کو اندر اس کی بہتری اور جاسمیں ہو  
 ہے اس کی بہتری اور پناہ ملے گی ہوں میں کی برائی اور جو اس کو اندر اس کی برائی اور جو اس کو ساتھ ہو گیا ہو اس کی برائی ہو اور حضرت عائشہ فرما  
 ہیں کہ جب آسمان پر بدل آتی اور بجلی گر گئی تو آپؐ کا رنگ بدل جاتا اور ہر گھنٹہ اور اندر آتے اور آگے اور آگے  
 پیچھے جاتے پھر اگر زمین پر گھٹا تو آپؐ کی گھبراہٹ جاتی رہتی بغرض اس بات کو کہ حضرت عائشہ رضی اللہ  
 عنہا نے پہچانا اور آپؐ کو چہرہ ترانے فرمایا اے عائشہ میں ڈرتا ہوں کہ میں ایسا نہ ہو جس کو عذاب کی قوم نے  
 عذاب کو دیکھ کر کہا تھا کہ یہ بدلے ہے جو ہمارے مالوں کے آگے آئی ہے اور کہنے لگے کہ یہ بدلے ہمیں بدتر  
 والی ہے **ف** احمدیث سے معلوم ہوا کہ بندہ کا کوئی درجہ ایسا نہیں کہ اس کو خدا کا خوف نہ ہو۔ بلکہ  
 جتنا اس پر ہوشیار ہوتا ہے اور بندہ کو لازم ہے کہ ہر آن اس تعالیٰ شانہ کی صفات کا مدد کا مراقبہ کرے  
 اور اس کو عذاب اور عقاب ہو پناہ ملے **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا صَالَتْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ**  
**قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَعِجًا غَضًا حَتَّى أَدَى مِنْهُ لِقَوَائِمِ النَّبَا**  
**كَانَ يَتَبَخَّرُ مَا لَمْ يَكُنْ إِذَا دَايَ غِيْمًا أَوْ رِيْحًا عَرِفَتْ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ**







تمام مانی میں ہی پڑھنا یہ مذہب شافعی اور مالکی اور جہد صحابہ کا اور محمد بن مسلمہ کا مالکیہ میں یہ قول ہے  
 کہ پیام نامی میں پڑھنا چاہیے اور طول قراوت بالفاق علماء فضل ہے اور فقہ میں رواہی اور طول سجدہ کی یہی  
 محققین میں اور اسکو پڑھنا یہی ہر قیام میں مثل فاتحہ کے مستحب ہے اور دو خطبہ یہی بعد نماز کے مستحب ہے  
 مذہب ہر شافعی اور اسحاق اور ابن جریر اور فقہائے محدثین کا اور مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک خطبہ مستحب  
 نہیں اور شافعی کی دلیل احادیث صحیحہ میں جو صحیحین وغیرہ میں وارد ہوئی ہیں کہا مسلم نے اور بیان کیا  
 ہے یہی رواست بھی بن سبک نے ان سے ابو سعید نے ان سے شام بن عروہ نے اسی سند سے اور یہ  
 زیادہ کیا کہ آپ نے فرمایا بعد حمد کے بیشک سوچ اور جاندا اللہ کی نشانیوں سے ہیں اور یہی زیادہ  
 کیا کہ ہر آپ نے دونوں تہاتہا کے اور فرمایا کہ آگاہ ہو میں نے اسکا پیغام پہنچا دیا **عَنْ عَائِشَةَ**  
**رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ**  
**رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**  
**وَسَلَّمَ إِلَى السَّجْدِ ثَقَامَ رَكْبًا وَصَفَّ النَّاسُ دَرَادَةً فَأَقْرَأَ**  
**رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَادَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَمَعَهُ**  
**رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ مِنْ حَمْدِكَ رَبَّنَا**  
**وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ تَامَ فَأَذَّنَ قِرَادَةً طَوِيلَةً هِيَ أَذْنُ مِنَ**  
**الْقِرَادَةِ الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَمَعَهُ رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ أَذْنُ مِنَ**  
**الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ مِنْ حَمْدِكَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ**  
**ثُمَّ سَجَدَ وَكَبَّرَ كَرَّ ابْنُ طَاهِرٍ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرُّكُوعِ الْآخِرِ**  
**مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى اسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَاجْتَلَسَ**  
**الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ تَنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ**  
**بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ**  
**لَا يَغِيْبَانِ لَوْ بَدِئَا أَحَدُكُمَا الْآخَرُ مَا دَرَايَهُمَا هَا نَاقِرُوعُوا إِلَى الصَّلَاةِ وَمَا أَيْضًا صَلَوَاتُكُمْ**  
**فِيهِمْ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ فِي مَنَامِي هَذَا أَكْبَرُ رُغْدَ شَمْسٍ**  
**حَقٌّ لَقَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَحَدًا مِنْ الْجَنَّةِ حِينَ رَأَيْتُوهَا جَلَّتْ أَقْدَمُهُ قَالَ لَمْ يَرَهُ**

اَلْقَدْرُ لَقَدْ رَاٰ نَا اَيْتَ جَهَنَّمَ يَخْطُبُهَا بَعْضُ حَاكِمِيْنَ دَا اَيْمُوْنُ فَاُخْرِجُوْهُ رَاٰ اَيْتَ دِيْجَا  
 عَمْرُوْا بَنِيْ اٰدَمَ وَ اٰلِهٖ سَيِّدُ السُّوْرَتِ وَ اَنْتَ اٰبِيْ حَادِيْثِ اَبِيْ الطَّاهِرِ عِنْدَ قَوْلِهٖ فَاذْكُرُوْا  
 لِلصَّلٰوةِ وَ لَكُنْ يَنْ كُوْمًا يَنْكُرُ كَ تَرْجِمَةُ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بی بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 فرمائی ہیں کہ سوچ گھن جو ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی میں اور آپؐ کے مسجد میں  
 اور نماز کو کھڑے ہوئے اور اللہ اکبر کہا اور لوگوں نے آپؐ کے پیچھے صف باندھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے نبی فرات پڑھی پھر اللہ اکبر کہا اور بہت لہجہ کو کہہ لیا پھر اپنا سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمد کہہ اور  
 رہا کہ الحمد اور پھر کھڑے رہے اور نبی فرات پڑھی کہ پہلی فرات سے ذرا کم تھی پھر اللہ اکبر کہہ دوسرا کو کہ  
 کیا لہجہ کو پہلے کو کہہ کہہ سمع اللہ لمن حمد رہنا وہاں لہجہ پھر سجدہ کیا اور ابوطاہر راوی نے یہ ذکر نہیں  
 کیا کہ پھر سجدہ کیا اور دوسری رکعت میں ہی ایسا ہی کیا یہاں تک کہ چار رکوع پور ہوئے اور چار سجدہ  
 دینے دو رکعت میں ہر رکعت میں دو رکوع کیے اور دو سجدہ اور سوچ صاف ہو گیا آپؐ کے خارج ہوئے سو  
 پہلے پھر آپؐ کھڑے ہوئے اور لوگوں پر خطبہ پڑھا اور اللہ کی تعریف کی اور لفظوں سے جو اس کی شان کے  
 لائق ہیں پھر فرمایا کہ سوچ اور چاند و نشانیاں میں اللہ کی نشانیاں ہیں سے اور کسی کی موت اور زندگی  
 کے سبب ان میں اس میں نہیں ہوتا (یعنی صرف اللہ حکم سے ہوتا ہے) پھر یہ تمام اس کو دیکھ کر وہ جلد  
 نماز پڑھنے لگو اور یہ ہی فرمایا کہ یہاں تک نماز پڑھو کہ اللہ تعالیٰ اس کو تمہارا کو اور کہہ لے اور فرمایا آپؐ نے  
 کہ میں نے اس جگہ وہ سب چیزیں دیکھیں جنکا تم سے وعدہ ہوا ہے چنانچہ میں نے اپنے کو دیکھا کہ چارستان  
 کہ ایک گڑھا میلون خربت میں جو جب تم مجھ کو دیکھا تھا کہ میں آگے بڑھا تھا اور مراوی راوی نے اتفاقاً  
 کہا میں نے دونوں کے ایک ہی میں اور بینک میں نے جنہم کو دیکھا کہ ایک کڑا اور سر کو توڑ رہا ہے جب تم  
 نے مجھ کو دیکھا تھا کہ میں پیچھے کھڑا تھا۔ اور میں جنہم میں عکرم بن حمی کو دیکھا کہ ایک کا فر کا نام ہے اور ہی  
 نے پہلے سب سنا جو پڑھا اور حدیث ابوطاہر راوی کی تو میں تمام ہو گئی جہاں آپؐ فرمایا تھا کہ علی  
 نماز پڑھو اور اس کے بعد ذکر کریں نہیں کیا **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**عَلَّمَ عَمْرُوًا رَسُوْلًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَعَتْ مُنَادِيًا الصَّلٰوةَ جَامِعَةً فَاجْتَمَعُوا وَتَقَدَّمَ**  
**فَتَكْبَرُ وَصَلَّى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَرَكَعَتَيْنِ وَاَدْبَعَ سَجْدَاتٍ تَرْجِمَةُ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا**  
 نے فرمایا کہ سوچ گھن جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اور آپؐ مدینہ میں ایک پلانیوں





ہوا اور آیا کہ میں نے تم کو دیکھا کہ تم قبروں میں جانچے جاؤ گے جیسے وہاں کے وقت جانچو جاؤ گے عمرہ  
کہا میں نے حضرت عائشہ سے کو فرمائی تین مین بعد اسکو سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پناہ مانگو  
کرتے تھے دو فرخ کے عذاب اور قبر کے عذاب کی کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اور روایت کی ہم سے حد  
محمد بن شنی فی اون سے عبد الوہاب نے اور کہا مسلم نے کہ بیان کی ہم سے یہی روایت ابن ابی عمر نے  
اون سے سفیان نے دونوں نے یحییٰ بن سعید سے اسی سند سے مثل سلیمان بن بلال کو روایت کی

**عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ شَدِيدٍ الْحَرِّ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَهْلِيهِ فَأَمَّا الْقِيَامُ  
حَتَّى جَعَلُوا يَخْبُونَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَمَّا الْقِيَامُ ثُمَّ رَكَعَ فَأَمَّا الْقِيَامُ ثُمَّ رَكَعَ فَأَمَّا الْقِيَامُ  
سَجْدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ خَوْفًا مِنْ ذَلِكَ فَكَانَتْ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ فَأَذْبَعُ سَجْدَاتٍ ثُمَّ  
قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى كَيْفِ تَوَلَّوْهُنَّ فَعَرَضَتْ عَلَى الْحَبَشَةِ حَتَّى تَوَلَّوْا لَهَا مِنْهَا  
بُخْفًا أَخَذَتْهُ أَوْ قَالَ تَوَلَّوْا لَهَا بَخْفًا فَصَنَعَتْ يَدَايَ عَنْهُ وَخَرَّ عَلَى النَّارِ فَكَانَتْ يَوْمَئِذٍ مِنْ نَبِيِّ  
إِسْرَائِيلَ عَذَابٌ فَهَرَّوْا لَهَا بَخْفًا وَأَمَّا تَطْعِمًا لَمْ تَطْعِمْنَا عَلَى سَبْعَةِ شَأْنٍ لَوْ رَأَيْتُمْ أَبَا نُمَا مَدَّ  
عَمَلَهُ يَوْمَئِذٍ لَبِئْسَ النَّارُ وَذَلِكَ أَنَّ الشَّقِيقَ وَالْقَبِيحَ لَا يَخْشَعَانِ  
إِلَّا لِمَوَظِعٍ عَظِيمَةٍ فَإِنَّمَا آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُرِيدُ بِكُمْ مَوَظِعَهَا فَادْخُلُوا أَصْلَافًا أَصْلَافًا حَتَّى تَخْلُجُوا

ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے کہا سوچ گھبرن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اور ان دنوں  
میں بڑی گرمی تھی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اپنے بارون کے ساتھ اور بہت لمبا  
قیام کیا یہاں تک کہ لوگ گرنے لگے پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور لمبا قیام کیا پھر رکوع  
کیا اور لمبا رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور لمبا قیام کیا پھر دو سجدے کیے پھر کھڑے ہو اور اسی طرح کیا پھر  
چار رکوع ہوئے اور چار سجدے اور اپنے دو رکعت میں پھر فرمایا کہ جتنی چیزیں ایسی ہیں کہ قرآن میں جاؤ گے  
(یعنی دو فرخ و قبر و خضر وغیرہ) وہ سب میرے آگے آئیں اور بہت تو ایسی آگے آئی کہ اگر میں ایک  
بگھا اسپرنگ لینا چاہتا تو ضرور سکی لیتا یا یہ فرمایا کہ میں نے اسبن و ایک بگھا لینا چاہتا تو میرا تہ نہ پہنچتا  
اور دو فرخ میرے آگے آئی اور ایک نبی اسرائیل کے عورت کو دیکھا کہ ایک بل کے وسطی اور یہ عذاب ہوتا ہے  
کہ اس بل کی زبانہ دیا تھا اور یہ کہو دیا اور یہ کہو دیا کہ وہ زمین کے کپڑے کو کپڑے کہا لیتی اور دو فرخ







لے خیال کیا کہ نہ کروں غرض جن قبروں کا تم کو وعدہ دیا گیا ہے اور میں سو کوئی چیز ایسی نہیں ہی جو میں نے  
 اپنی اس نماز میں نہ دیکھی ہو **عَنْ اسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا** قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهِيَ تَصَلِّي تَقْلُدُ مَا شَأْنُ النَّاسِ يَكُونُ  
 فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَقُلْتُ آيَةُ قَالَتْ نَعَمْ فَأُطَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِيَامَ  
 حَتَّى خَلَّاهُ فِي الْعُشِيِّ وَالْعَشِيِّ فَأَخَذْتُ قُرْبَةً مِنْ كَلْبٍ الْجَنِيِّ فَجَعَلْتُ أَصْبُ عَلَى رَأْسِي  
 أَوْ عَلَى رِجْلِي مِنْ الْمَاءِ قَالَتْ فَأَنْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى النَّاسِ فَطُفِ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ فَعَمِدَ اللَّهُ وَأَتَى عَلَيْهِ سِتْرٌ قَالَ أَمَا بَعْدُ مَا مِنْ شَيْءٍ لَكُمْ كُنْ  
 رَأَيْتُمْ إِنْ كُنْتُمْ رَأَيْتُمْ فِي مَقَامِي هَذَا أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ وَالنَّارُ وَارْتَدَّ قَدْ أُدْخِيَ إِلَى أَنْتُمْ تَقْتُلُونَ  
 فِي الْقُبُورِ قَرِيبًا أَوْ مُبْعَدًا فَتَنْتَبِهُ إِلَيْهِ الدَّجَالُ لَا أَدْرِي أَيْ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ يُبْعَثُ أَحَدُكُمْ  
 يُنَادِي كَلِمَةً مَا عَلَيْكُمْ بِهَذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوْ الْمُؤْمِنَةُ لَا أَدْرِي أَيْ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ  
 فَيَقُولُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى فَاجْتَنِبُوا طَعْنًا كَذَبًا  
 صَدَّائِقَ يُقَالُ لَهُ لَسْتُ قَدْ كُنْتُمْ قَدْ كُنْتُمْ تَقُولُونَ أَنْتُمْ تَقُولُونَ بِهِ فَنُفِخَ صَاحِبُ الْقَوْمِ الْمُنَافِقِ أَوْ الْمُرَاَبِ  
 لَا أَدْرِي أَيْ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَيَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ  
 شَيْئًا فَقُلْتُ مَرَّجِيهِ اسْمَارُ نَعَمْ كَمَا رَسُلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ زَنَاةَ مِنْ سَوَاحِبِ كَهْنٍ هُوَ أَوْ مِنْ حَضَرِ  
 عَالِمَةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَمَا رَسُلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ زَنَاةَ مِنْ سَوَاحِبِ كَهْنٍ هُوَ أَوْ مِنْ حَضَرِ  
 مَعِينٍ تَوَانِهُونَ لِي أَنْ يَمْرُؤَ سَمَاءُ كَمَا رَسُلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ زَنَاةَ مِنْ سَوَاحِبِ كَهْنٍ هُوَ أَوْ مِنْ حَضَرِ  
 انہوں نے اشارہ کر کے کہا ہاں (اس سے معلوم ہوا کہ اشارہ حضرت کی وقت نماز میں ہو) پھر رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت لمبا قیام کیا کہ مجھے غش آئے لگا اور میں نے ایک مشک جو جو میرے بازو پر  
 تھی اپنے سر پر اور مونہ پر لپائی تو انشاء وہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو فارغ ہوئے اور  
 آفتاب کھل گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور اللہ کی حمد و ثناء کی پھر اوسکو بعد کہا کہ  
 چیز ایسی نہیں رہی جو میں نے پہلے نہ دیکھا تھا مگر یہاں میں نے اسکو کھڑے کھڑے دیکھ لیا یہاں تک کہ  
 جنت اور دوزخ کو بھی دیکھا اور میری لطافت وحی ابھی گئی کہ تم اپنی قبروں میں جانچے جاؤ گے صیور و حال  
 کے فتنے سے جانچو جاؤ گے اور ہر ایک کے پاس لکھنے والا ہوگا اور کہیں کہ تو اس شخص کو کیا جانتا تھا پھر اگر قبر والا

سَمَاءُ

قُلْتُ







اذ كنتين في محمده ثم قام ثم كعب في محمده ثم شتم عليا عن الشمر فقال عليا له ما دك كعب  
 دكوعا كعبك لا يجحدك محمودا كعبك كان اهلوا مشتمل ترجمه عبد الله بن عمرو بن العاص بن كعب سورج  
 گهن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اور پکارا گیا کہ سب ملکر نماز پڑھیں اور آپ کو کشتہ  
 پڑھیں اور ہر رکعت میں دو رکوع کیے اور سورج صاف ہو گیا حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی اسے ظہر  
 رکوع مجھے نہیں کیے **عن ابن مسعود** انما جاءني النبي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله  
 عليه وسلم ان الشمس والقمر آيات من آيات الله يهما عبادا ولا يهما كالكوكبان  
 يكون احدهما من الناس وانما رايتهم متهما شيئا فصولا وادعوا الله حتى يكشف ما يكفر ترجمہ  
 ابی مسعود انصاری نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند دو نشانیاں ہیں اللہ کی نشانیوں  
 سے کہ اگر وہ اس اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اور وہ کسی کے سرے کو سبک نہیں کہنا میں بہر بہر ممکن  
 دیکھو تو نماز پڑھو اور اس کو دعا کر دیاں کہ اللہ اس سے کبھی کبھی دور کر دے **عن ابن مسعود** ان  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الشمس والقمر ليس ينكسفان في يوم واحد من الايام الا انما  
 آيات من آيات الله يادراينهم متهما شيئا فصولا ترجمہ معنون اسکا بھی وہی ہے کہ جب تم گھبراؤ  
 تو اٹھو اور نماز پڑھو **عن ابن مسعود** انما جاءني النبي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله  
 عليه وسلم ان الشمس والقمر آيات من آيات الله يهما عبادا ولا يهما كالكوكبان يكون احدهما من  
 الناس وانما رايتهم متهما شيئا فصولا وادعوا الله حتى يكشف ما يكفر ترجمہ  
 سے بھی روایت شامل بنا دی ہے مگر اتنی بات زیادہ ہو کہ مہینہ اپریل میں صابزہ کے آپ انتقال  
 کیے اس دن سورج گھبرا گیا اور لوگوں کو گھبراہٹ کی دہریا ہوئی **عن ابن مسعود** انما  
 جاءني النبي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشمس والقمر ليس ينكسفان في يوم  
 واحد من الايام الا انما آيات من آيات الله يادراينهم متهما شيئا فصولا وادعوا الله حتى يكشف ما  
 يكفر ترجمہ ابی مسعود انصاری نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند دو نشانیاں  
 ہیں اللہ کی نشانیوں سے کہ اگر وہ اس اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اور وہ کسی کے سرے کو سبک نہیں کہنا میں بہر بہر ممکن  
 دیکھو تو نماز پڑھو اور اس کو دعا کر دیاں کہ اللہ اس سے کبھی کبھی دور کر دے

ہو

محمد بن عبد الله



لو تہی ہے اور دعا کرتی ہی بیان تک کہ آفتاب کھل گیا جیسا کہ خود مورقین پرین اور دو رکعتیں تمام  
 کین ف اس صاف معلوم ہوا کہ وہ نماز میں کرتے تھے جیسا ہم نے اور کہا تھا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ**  
**ابْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيَّعْنَا أَنَا وَرَجُلَانِ يَأْتِيهِمَا فِي كُلِّ عَهْدٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**إِذْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ مَدِينَةٍ تَرْجُمُهُمَا سَكَاوِي سَ جَوَادِرْ كَزَا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ****  
**ابْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ**  
**الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَمُوتَانِ أَحَدُهُمَا إِلَّا جَاءَتْهُمَا إِلَهُهُمَا أَيْ بَابُ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتَهُمَا قَدْ**  
**فَصَلَا تَرْجُمُهُمَا سَكَاوِي سَ سَلَّ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَخْبَرِي كَأَبْ زَفَرِيَا سَ وَجْهِهِ وَجْهِهِ كَأَبْ**  
**جِنِي سَ نَبِيْنِ كَأَبْ تَلِيْ كَدْرَهُ السَّكَاوِي سَ نَشَانِيْنِ كَأَبْ مَن جَبْ تَمَّ كَوْدِيْ كَوْدِيْ تَوْنَا زَرْبِيْ **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ****  
**ابْنِ سَمُرَةَ يَقُولُ أَتَكْفُرُ بِالشَّمْسِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكْفُرُ مَا تَرَى أَوْ تَكْفُرُ**  
**فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتُ اللَّهِ لَا يَكْفُرَانِ**  
**إِلَّا بِأَحَدٍ كَلَا حَيَاتِهِمَا كَلَا إِسْمَاءُ رَحْمَةُ اللَّهِ فَادْعُوا اللَّهَ مَلِكُهَا حَتَّى يَنْكَسِفَ تَرْجُمُهُمَا سَكَاوِي سَ**  
**جَوَادِرْ كَزَا كَلَا حَيَاتِهِمَا كَلَا إِسْمَاءُ رَحْمَةُ اللَّهِ فَادْعُوا اللَّهَ مَلِكُهَا حَتَّى يَنْكَسِفَ تَرْجُمُهُمَا سَكَاوِي سَ**  
**كَلَا حَيَاتِهِمَا كَلَا إِسْمَاءُ رَحْمَةُ اللَّهِ فَادْعُوا اللَّهَ مَلِكُهَا حَتَّى يَنْكَسِفَ تَرْجُمُهُمَا سَكَاوِي سَ**

جنازہ کا بیان **ف** جنازہ شفق بہ بہتر سے کہہ پانے کے سن میں ہر اور جنازہ جیم کی زب سے  
 ہی درست ہو مگر جیم کی زب سے توضیح ہے اور بعضوں نے کہا جب جیم کی زب کہیں تو مرزہ مراد ہے اور  
 جب زب کہیں تو وہ پیر اور جو کہ جبر مردہ ہے اور بعضوں نے بالکل کہا ہے اور جمع اس کی جنازہ  
 زب سے آئی ہے **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ سَخْبَرِي يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَبُوا**  
**مَوْلَدِيَّكُمْ كَلَامَ اللَّهِ تَرْجُمُهُمَا سَكَاوِي سَ مَن كَزَا سَلَّ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرًا يَكُونُ**  
**بِأَرْضِ كُؤُوجٍ قَرِيبَ مَرْنِي كَسَ هَوْنِ كَلَاوَالِ الْاَلَا مَسْ كَلَاوَالِ سَلَّ كَلَاوَالِ الْاَلَا مَسْ كَلَاوَالِ الْاَلَا**  
**كَلَاوَالِ الْاَلَا مَسْ كَلَاوَالِ الْاَلَا مَسْ كَلَاوَالِ الْاَلَا مَسْ كَلَاوَالِ الْاَلَا مَسْ كَلَاوَالِ الْاَلَا مَسْ كَلَاوَالِ الْاَلَا**  
**سَ عَلَمًا كَلَاوَالِ الْاَلَا مَسْ كَلَاوَالِ الْاَلَا مَسْ كَلَاوَالِ الْاَلَا مَسْ كَلَاوَالِ الْاَلَا مَسْ كَلَاوَالِ الْاَلَا مَسْ**  
**سَ كَلَاوَالِ الْاَلَا مَسْ كَلَاوَالِ الْاَلَا مَسْ كَلَاوَالِ الْاَلَا مَسْ كَلَاوَالِ الْاَلَا مَسْ كَلَاوَالِ الْاَلَا مَسْ**  
**مَن كَلَاوَالِ الْاَلَا مَسْ كَلَاوَالِ الْاَلَا مَسْ كَلَاوَالِ الْاَلَا مَسْ كَلَاوَالِ الْاَلَا مَسْ كَلَاوَالِ الْاَلَا مَسْ**  
**كَلَاوَالِ الْاَلَا مَسْ كَلَاوَالِ الْاَلَا مَسْ كَلَاوَالِ الْاَلَا مَسْ كَلَاوَالِ الْاَلَا مَسْ كَلَاوَالِ الْاَلَا مَسْ**  
**كَلَاوَالِ الْاَلَا مَسْ كَلَاوَالِ الْاَلَا مَسْ كَلَاوَالِ الْاَلَا مَسْ كَلَاوَالِ الْاَلَا مَسْ كَلَاوَالِ الْاَلَا مَسْ**





اور روایت کی ہم نے محمد بن عبد اللہ نے اہل بیت کے بانی حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہن انہود سے فرمایا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تھی ابواسامہ کی حدیث کہ مانند جواد برکات میں اور ہمیں یہ زیادہ کیا کہ ام سلمہ نے کہا جب ابوسلمہ کا انتقال ہوا تو میں نے کہا اہل بیت کو یہ بتا کر کہ وہ صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دل میں ڈال دیا کہ میں نے اسی کو گویا پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئی **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَللّٰهُ عَلَيَّ وَرَسُولِيْ اِذَا حَضَرَ تَمَّ الْمَرْفُوعُ اَلْمَلِيَّةُ تَقُولُوْا اَخْبِرْنَا اَنْ اَلْمَلَايِكَةُ يَوْمُئِذٍ عَلَمًا تَقُولُوْنَ قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ اَبُو سَلَمَةَ رَفَعَهُ اللّٰهُ عَنْكَ النَّبِيُّ ﷺ اَللّٰهُ عَلَيَّ وَرَسُولِيْ اِذَا حَضَرَ اَعْمُرُ فِيْ ذٰلِكَ اَعْقَبُ بَنِيْ مِنْ عَقَبِيْ حَسَنَةً قَالَتْ فَقُلْتُ فَاَعْقَبَنِيْ اللّٰهُ مُحَمَّدٌ بَنِيْ اَبِيْ سَلَمَةَ مُحَمَّدٌ اَصْلُ اللّٰهِ عَلَيَّ وَرَسُولِيْ تَرْجُمُهُ اَم سَلَمَةَ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم بیمار ہو یا پس آؤ یا میت ہو یا جس تو اچھی بات کھو اس سے کہ فرشتے آئیں کہ تم میں جو تم کہتے ہو ابوسلمہ کے وہی قصہ ابوسلمہ کی وفات کا جواد برکات میں گندرا **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ رَفَعِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيَّ اَبْنِ سَلَمَةَ وَوَدَّ شَرَّ بَصَرٍ فَاَعْمَضَهُ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الرُّوحَ اِذَا اُقْبِلَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَمَّ نَاسٌ مِنْ اَهْلِهِ فَقَالَ لَا تَدْعُوْا عَلَيْ اَنْفُسِكُمْ اَلَا خَيْرٌ فَاِنْ اَلْمَلَايِكَةُ يَوْمُئِذٍ عَلَمًا تَقُولُوْنَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَعْمُرُ بَنِيْ سَلَمَةَ وَاَرْفَعُ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدَيْنِ وَاُخْلِفُ فِي عَقَبِيْ فِي الْغَايَةِ وَاُغْفِرْ لِمَا دَلَّ يَارَبُّ الْعَالَمِيْنَ وَاَمْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهٖ وَتَوَدَّ ذٰلِكَ فِيْهِ تَرْجُمُهُ اَم سَلَمَةَ کہہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اے ابوسلمہ کی عیادت کو اور انکی آنکھیں کھلی رہ گئی تھیں پھر انکو مہربان کر دیا اور فرمایا جان جب نکلتی ہے تو انکھیں اسکی پیچھے لگی تھی میں اور لوگوں نے ان کے گھر میں رونام شروع کر دیا تو آپ فرمایا اپنے لیے اچھی ہی دعا کرو اسلیو کہ فرشتے آئیں کہ تم میں تمہاری باتوں پر پھر آپ نے دعا کی کہ یا اللہ بخشہ دے کہ ابوسلمہ کو اور بلند کر درجہ انکا عیادت والوں میں اور توفیق دے بھلاؤ ان کے باقی رہنموں کے غریبوں میں اور بخشہ دے بھلاؤ انکو انکو پالنے والے عالموں کے اور کشادہ کر انکی قبر کو اور روشنی کر اس میں ۔ **عَنْ** خَالِدِ بْنِ اَبِيْ هٰذِلٍ اَلَا سَمِعْتُمْ اَخْبَارَ اَعْيَانٍ قَالَتْ وَاُخْلِفُ فِيْ تَرْكِبَةٍ قَالَتْ اللّٰهُ اَكْبَرُ

لکھو

فَاتَّخَذَ مِنْهُمْ مِثْقَالًا فَتَقَدَّرَ مِنْهُ زَادًا فَقَالَ هَذَا لَكَ الْخُدَّاءُ وَدَعَاكَ الْخُدَّاءُ فَتَقَدَّرَ مِنْهُ خُدَّاءُ مَرَجَمِهِ خَالِدُ الْخُدَّاءِ  
 نے اسی اسناد سے مانند اوپر کی روایت کی اور اس میں یہ کہا کہ حضرت فرعون عیسیٰ بن مریم کی کیا اسے غلیفہ دونو  
 ان کا انکے بال بچوں میں جو یہ چھڑ مرے ہیں اور کہا کہ یا امیر انکی قبر جوڑی کر اور فرج کا لفظ نہیں کہا  
 اور یہ بھی زیادہ کیا کہ خالد نے کہا اور ایک دعا کی اپنی ساتویں چیز کے لیے کہ وہ میں بہل گیا عن  
 رَأَيْهِ كَذَلِكَ يَقُولُ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَا كَانَتْ تَحْصُرُهُ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ نَذَلَكَ حِينَ يَنْتَبِهُ بَعْدَ مَا  
 نَفْسُهُ تَرَجَّمَهُ أَبُو سَرِيحٍ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو آدمی کو کہ جب بھجاتا ہے تو اس پر  
 کہلی رہ جاتی ہیں لوگوں نے کہا نہ ان کے فرمایا سب کا یہ کہ اس کی جان کے پھیر جاتی ہے کہا  
 سلم نے اور یہی حدیث روایت کی ہجرت قتیبہ بن سعید نے اون سے عبد الغزیز نے یمن و راوی نے ان سے  
 علامہ نے اسی سند سے **عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ** قَالَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ لَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ تَلَّكَ عَنِّي  
 عَنِّي أَنَّهُ خَرَّ غَيْرَ دَائِرٍ لَا يَكُونُ لَهُ بَكَاءٌ يَخْذُلُ عَنْهُ فَمَكَتُ فَمَدَّ تَحِيَّاتُ لِبَكَاءِكَ إِذَا تَبَايَعْتَ  
 أُمُّ آدَمَ مِنَ الصَّغِيرِ يُرِيدُ أَنْ تُسْعِدَ فِي فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُمُّ يُرِيدُ  
 أَنْ يَحْلِلَ الشَّيْطَانُ بَيْتًا قَدْ أَخْرَجَهُ اللَّهُ مِنْهُ مَوْتَانِ فَكَلَفْتُ عَنْ الْبَكَاءِ فَكَلَّمَكَ بِنْتُ مَرْجَمٍ  
 عبید بن عمر سے کہا ام سلمہ نے کہ جب ابو سلمہ کا انتقال ہوا تو میں نے کہا یہ مسافر یا یمن میں مر گیا  
 میں اس کو لیے ایسا رو دگی کہ لوگوں میں اس کا خوب چرچا ہو گا عرض میں نے رونے کی تیاری کی کہ ایک غزرت  
 اور آگئی مدینہ کے اوپر سے نکلے وہ جا رہی تھی کہ میرا ساتھ دے کہ اس نے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے  
 آگے آؤ اور فرمایا کہ کیا تو شیطان کو بلانا چاہتی ہے اس گھر میں جس میں سے اس کو دوبار نکالا ہے  
 ام سلمہ کہتی ہیں کہ یہ میں سونے باز رہی اور زوی **ف** نوحہ کرنا کہ یا شیطان کو مہمان بلانا ہے  
 اریہ اطلاق تھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ام سلمہ سے کہیہ ذکھا اس لیے کہ وہ شدت غم میں تھیں اور  
 دوسری عورت کو روک دیا کہ وہ یہی سمجھ کر رونے سے باز رہیں **عَنْ** أَسْمَةَ بِنْتِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَسَلَتْ إِلَيْهِ لِيُخَدِيَ بِنَا حَتَّى تَدْعُوهُ وَتُخَيِّرَهُ  
 أَنْ صَبَّغَ لَهَا أَوْبَانًا لَهَا فِي الْمَوْتِ فَقَالَ لِلرَّسُولِ ارْجِعْ إِلَيْهَا فَانْخَبِرْهَا أَنَّ اللَّهَ مَا أَخَذَنَ وَلَكِ  
 مَا أَخْطَى **عَنْ** عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ مَسْمُومًا قَدْ تَصَيَّرَ وَتَحْتَسِبُ لِعَادَةِ الرَّسُولِ فَقَالَ إِنَّهَا كَانَتْ  
 أَقْسَمَتْ لَنَا بِلَيْسَ بِهَا فَكُلَّ نَقَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَاقَمَ مَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ

سنن  
الطبرانی



ہوا اللہ تعالیٰ انہوں کو انہوں پر اور دل کے غم پر عذاب بتین کرنا وہ تو اس پر عذاب کرتا ہے اور آپؐ نے  
 کی طرف اشارہ کیا یا اس پر ہی رحم کرتا ہے (یعنی جب کہ خیر و نہی نکالے تو رحم کرتا ہے اور جب مکر و شر کرتا ہے  
 تو عذاب کرتا ہے) **عن عبد اللہ بن عمر** عن رسول اللہ ﷺ قال قال رسول اللہ ﷺ  
 صل اللہ علیہ وسلم اذ جلدک رجل من الانصار فسلم علیہ ثم اذ بین الانصار فی فقال رسول اللہ  
 صل اللہ علیہ وسلم یا ایہا الانصار کیف اخی سعد بن عبادہ فقال صل اللہ فقال رسول اللہ صل  
 اللہ علیہ وسلم من یؤدہ منکم فقام وقلنا معہ وکفر بضعۃ عشر ماعلیہ ان قال ولا خفافہ  
 ولا کمالہ ولا شرفہ من شئ فی ذلک الا انہ خفف کما کانت اخر قویہ من حولہ حتی دنا رسول اللہ  
 صل اللہ علیہ وسلم فواضحہ الذین معہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں  
 ہو گئے تھے کہ انصار کا ایک شخص آیا اور سلام کیا اور پہلوا اور آپؐ کو چاہا اسے انصار کے بہائی میرا بہائی  
 سعد کیا ہے اس شخص عمن کی اچھا ہے آپؐ فرمایا کون تم سے عیادت کرتا ہے انکی اور آپؐ کہڑے ہو گئے اور ہم  
 ہی آپؐ ساتھ کہڑے ہو اور ہم دس پر کی آدمی تھے کہ نہ ہمارے پاس جو تیان تھیں نہ موزے نہ ٹوپی ان کرتے  
 (یہ نکال نہ تھے تھاجابہ کا اور بیزار سی ہی دیا ہے) اور ہم چل جاتے تھے اوس گنگلی زمین میں یہاں تک کہ  
 ان تک پہنچے اور اور لوگ جو سعد کے پاس تھے وہ بہت گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کو پاس گئے  
 اور جو لوگ آپؐ کو ساتھ تھے **عن ابن عباس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الصابر  
 عند الفتنۃ الا انی ترجمہ ابن عباس کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب وہی ہے جو صبر کے  
 شروع میں ہو (سلیو کہ آخر میں تو ہر ایک کو صبر آجاتا ہے مثل ہے شام کی سردی کو اب تک روٹی **عن**  
**ابن عباس** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی علی امرأۃ بنی سبی علی صبیہا فقال انظر  
 اللہ واکھیری فقالک وما لک فی صبیہتی فلما ذهب قیل لہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 فکف ما وقل لہود کانت بابہ فکفر بعد علی ابیہ یوایہ فقالک یا رسول اللہ لک اھر ملک  
 فقال انما الصابر عند اول صدمۃ او قال عند اول الصدمۃ ترجمہ ابن عباس کہ رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم ایک عورت کو پاس لکڑے اور وہ ایک بچہ لکڑے پر دوسری تھ تو آپؐ نے فرمایا اللہ ہر اور  
 صبر کرو اس نے کہا کہ میرے ہی صیبت نہیں پہنچی ہے پہر جب آپؐ چل گئے لوگوں نے انکا کہ وہ رسول تھے اللہ  
 کے تو اسکا ایسا برا معلوم ہوا اگر کیا موت ہو گئی (یعنی آپؐ کو جواب دینا برا معلوم ہوا اور وہ آپؐ دروازہ پر آئے

اور وہ ان کو بھی چمکیرا نہ پایا اور وہ کچھ درد نہ ہوتا ہے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے آپ کو  
 نہیں پہچانا آپ نے فرمایا صبر تو وہی ہے جو صدمہ کے شروع میں ہو مسلم نے کہا اور یہی روایت کی ہے جو بنی بن  
 حبیب حارثی نے اوتان خالدی نے اپنے ابن حارث اور روایت کی ہم سے عقب بن مکرہ نے اون سے  
 عبد الملک بن عمرو اور کہا مسلم نے روایت کی مجاہد بن احمد بن ابراہیم نے اور بن عبد الصمد نے سب نے کہا جوتا  
 کی ہے شعبہ نے اسی اسناد سے مانند عثمان بن عمر کی روایت کی اور وہی قصہ بیان کیا اور عبد الصمد کی روایت  
 میں یہ کہ بنی صلوٰۃ علیہ وسلم گذرے ایک عورت کے پاس کہ وہ قبر کے پاس ٹھہری تھی **عَنْ** عَجْجِ بْنِ  
 حَكَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كُنْتُ لَعَلَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ مَجَّ لَا يَأْتِيكَ أَلَمْ تَعْلَمِي أَنَّ رَسُولَ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذِّبُ بِكُلِّ أَهْلٍ عَلَيْهِ عَلَيْهِ مَرَجَمٌ عَدَاةً لَهُمَا فَخَصَّ  
 رُوْنُوْنِ كُنْ فَضَرَّتْ عُمَرَ بِرَبِّهِمْ أَيْ صَاحِبِ زَوَاجِ بْنِ أَوْ فَضَرَّتْ عُمَرَ فَرَمَا بِحَبِيبٍ رَمَاهُ عُمَرَ بِرَبِّهِمْ أَيْ صَاحِبِ زَوَاجِ بْنِ أَوْ فَضَرَّتْ عُمَرَ  
 ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مرد سے پر عذاب ہوتا ہے اور اس کے گھر والوں کے اور سپرد نے  
**ف** اس بارہ میں کہی روایتیں حضرت عمر اور ان کے صاحبزادی سے مروی ہوئی ہیں اور امام مؤمنین حضرت  
 عائشہ رضی اللہ عنہا جو سب فقہاء اور مجتہدین کی ماں ہیں ان میں کلام فرمائی ہیں اور فرمائی ہیں کہ ان اور بن  
 موشہ یہ ہو گیا حضرت ایسا کیوں فرماتے گئے پہلی کہ اسہ تعالیٰ فرمایا کہ لا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ لَئِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ کسی کا جو  
 نہ اٹھا دے گا پھر اور وہ کچھ روئے سے نسبت یہ کیوں عذاب ہونے لگا اور یہ حدیث جس حضرت عمر استدلال  
 کرتے ہیں یہ تو حضرت نے ایک یہودیہ عورت کو لیے فرمائی تھی کہ لوگ تو اس کے لیے رو رہی ہیں اور سپر  
 عذاب ہو رہے ہیں غرض اس پر عذاب اس کے کفر کی جہت سے تھا نہ ان کے رونے سے اور علماء نے حضرت عمر کی  
 روایتوں کی تاویل یہ کی ہے کہ اگر وہ ان سے دن مردہ ہے جو وصیت کر گیا ہوتا ہے تو پھر رونے اور نوحہ کرنے  
 کو اور اس کی وصیت پر عمل تو بیکار اس پر عذاب ہوگا اور بہت پر لوگ خود رو رہے ہیں اور اس نے وصیت  
 کی ہوئی اس کے زمین کر اہل تو نہ ہے اور سپر عذاب کے رونے سے کیوں عذاب ہو لگا اس لیے کہ اسہ خود  
 فرماتے کہ کوئی کسی کا جو چہ نہ اٹھا دے گا اور عجب کی عادت تھی کہ رونے کی وصیت کیا کرتے تھے اور بعض  
 نے کہا ہے کہ مراد اس یہ ہے کہ میت اپنے لوگوں کے رونے کو سنتا ہے اور اس سے تکلیف پاتا ہے اور پھر  
 غم کہتا ہے اور ان کہتا ہے یا صبی اس قول کو بند کیا ہے اور سب قولوں سے عمدہ کہہ ہے  
**وَاللَّهِ بِسَعْدِ عُمَرَ كُنْ لَكُنْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذِّبُ فِي قَبْرِهِ مَعْرُوفٌ عَلَيْهِ**

ترجمہ عرضی احمد نے لکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت کو تکلیف متی ہے قبر میں اسکو اور پوچھو کہ  
 کہ سب سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا لکھا طعن عرضی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت کو تکلیف متی ہے قبر میں اسکو اور پوچھو کہ  
 فقیر علیہ السلام کا لکھا طعن عرضی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت کو تکلیف متی ہے قبر میں اسکو اور پوچھو کہ  
 پڑھو کہ لکھا طعن عرضی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت کو تکلیف متی ہے قبر میں اسکو اور پوچھو کہ  
 اور پوچھو کہ لکھا طعن عرضی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت کو تکلیف متی ہے قبر میں اسکو اور پوچھو کہ  
 سلم نے فرمایا ہے کہ میت پر عذاب ہوتا ہے زندہ کر دینا عرضی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت کو تکلیف متی ہے قبر میں اسکو اور پوچھو کہ  
 عرضی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت کو تکلیف متی ہے قبر میں اسکو اور پوچھو کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت کو تکلیف متی ہے قبر میں اسکو اور پوچھو کہ  
 باب پیر روایت کی کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے تو صہیبؓ نے کہنے لگے کہ اے نبیؐ صہیبؓ کی تاب نہ لے کر رہا  
 ان صہیبؓ کو نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میت پر عذاب ہوتا ہے زندہ کر دینا  
 عرضی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت کو تکلیف متی ہے قبر میں اسکو اور پوچھو کہ  
 عرضی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت کو تکلیف متی ہے قبر میں اسکو اور پوچھو کہ  
 لکھا طعن عرضی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت کو تکلیف متی ہے قبر میں اسکو اور پوچھو کہ  
 منہ سے علیہ السلام نے فرمایا کہ میت کو تکلیف متی ہے قبر میں اسکو اور پوچھو کہ  
 عذاباً نقول انہا کان اولئک الیہم عرضی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت کو تکلیف متی ہے قبر میں اسکو اور پوچھو کہ  
 پڑھو کہ لکھا طعن عرضی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت کو تکلیف متی ہے قبر میں اسکو اور پوچھو کہ  
 عرضی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت کو تکلیف متی ہے قبر میں اسکو اور پوچھو کہ  
 عرضی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت کو تکلیف متی ہے قبر میں اسکو اور پوچھو کہ  
 لکھا طعن عرضی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت کو تکلیف متی ہے قبر میں اسکو اور پوچھو کہ  
 عرضی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت کو تکلیف متی ہے قبر میں اسکو اور پوچھو کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت کو تکلیف متی ہے قبر میں اسکو اور پوچھو کہ  
 یا صہیبؓ اما علمت ان اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت کو تکلیف متی ہے قبر میں اسکو اور پوچھو کہ

عرض فرمائی کہ جو چیزیں کر دین اور بدین ہوتا ہے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ** قَالَ  
 كُنْتُ جَالِسًا إِلَى جَنْبِ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَعَهُ نَضْرُجَةُ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ وَبَنَاتُ عُمَرَ  
 عَمْرُو بْنُ عُمَرَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُودُ لَا قَائِدَ لَهُ إِلَّا أَخْبَرَهُ بِمَكَانِ ابْنِ  
 عُمَرَ فَجَاءَ حَتَّى سَكَّرَ إِلَى جَنْبِي فَكُنْتُ بَيْنَهُمَا إِذَا صَوَّرَ صَوَّرَ اللَّهُ ارْقَالَ بَنِي عُمَرَ كَأَنَّهُ يَخْرُجُ  
 عَلَى عَمْرُو بْنِ عُمَرَ فَيَقُومُ بَيْنَهُمَا هُمْ سَمِعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْبَيْتَ لَيُعَذِّبُ  
 بِرُكَّتِ أَهْلَهُ قَالَ رَأْسُهَا عَبْدُ اللَّهِ مَوْلَاهُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَمَا مِمَّ أُمِّي  
 الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنُ الْكَافَرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى أَذْكَرَ الْبَيْتَ إِذَا هُوَ جَلَّ كَارِزُ وَظِلُّ  
 فَجَسَدٌ فَقَالَ أَذْهَبَ فَكَلَّمَهُ فِي مَوْزِئِكَ الْوُطْلُ فَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ صَحِيفَةٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجَبَتْ  
 الْبَيْتَ فَكَلَّمَتُكَ أَمْ كُنْتَ أَنْ تَكَلَّمَ لَكَ مِنْ ذَلِكَ الْوُطْلُ وَأَنْتَ صَحِيفَةٌ فَقَالَ مَرَّةً فَلْيَكُنْ بَيْنَ أَفْقَلْتُ  
 لَهُ أَنْ مَعَهُ أَهْلُهُ قَالَ إِنْ كَانَ مَعَ أَهْلِهِ وَمَا قَالَ أَيُّوبُ مَرَّةً فَلْيَكُنْ بَيْنَ أَفْقَلْتُ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ تُسَبِّحَ صَحِيفَةً يَقُولُ وَالْأَخَاةُ وَصَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ  
 أَمْ تَعْلَمُ أَوْ كَوْنُكُمْ قَالَ أَيُّوبُ أَوْ قَاتِلُكُمْ فَعَلِمَ أَوْ كَوْنُكُمْ أَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ إِنَّ الْبَيْتَ لَيُعَذِّبُ بِرُكَّتِ أَهْلِهِ قَالَ كَمَا عَبْدُ اللَّهِ فَارْسَلَا مَوْلَاهُ وَامَّا عُمَرُ  
 فَقَالَ بَعْضُكُمْ فَقَدْ كُنْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَغَدَاْتُ بِهَا مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ  
 فَقَالَتُ لَا وَاللَّهِ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ إِنَّ الْبَيْتَ لَيُعَذِّبُ بِرُكَّتِ  
 أَحَدٍ وَكَذَبْتُ قَالَ ابْنُ الْكَافِرِ يَرْثِيهِ اللَّهُ بِكَارِ أَهْلِهِ عَدَا ابْنِ الْكَافِرِ اللَّهُ لَعْنَةُ الْوَاحِدِ وَالْأُخْلَى  
 لَكَ رُوَاؤُهُ وَرَدُّهُ قَالَ أَيُّوبُ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ  
 لَمَّا بَلَغَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَوْلَ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ إِنَّكُمْ لَتَحُلُّنَّ لُؤُوفِي  
 عَنْ عَمْرُو بْنِ عُمَرَ وَلَا مَلَائِكِينَ وَكُنْتُ السَّمْعُ حُطِّي مَرْجُومًا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ كَمَا كُنْتُ مَبْشِيرًا  
 ابْنِ عُمَرَ بِالْبُؤْرَةِ وَرَمَّ سَبَّ امْرَأَتِ ابْنِ عُمَرَ فَتَمَّانِ كَيْ سَابَحَ رَأْيِي جَنَازَتِي كَيْ مَنَظَرْتِي أَوْ رَأَى كَيْ  
 رَضِيَ ابْنِ عُمَرَ كَيْ بَاسَ عَمْرُو بْنِ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ بَاسَ هِيَ آتَتْ كَمَا كَلَّمَ ابْنِ عُمَرَ لَمَّا تَهَاوَى أَمْرُهَا  
 تَهَاوَيْتُ وَهِيَ نَائِمَةٌ بِهَا كَيْ كَرَّمَ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ كَيْ كَرَّمَ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ كَيْ كَرَّمَ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ

۱۴۰۰  
 ابْنِ عُمَرَ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ



پر بیٹھ گئے اور میں اون دونوں کے چہرے میں تپتی (یعنی ابن عمر اور ابن عباس کے) کہ آنحضرت میں ایک سونے کی آواز گہر مہرز  
 سے آتی اور ابن عمر نے کہا گویا اشارہ کیا کہ تم کو بیوقوف کہہ لے کہ اس نے ہوا کو اون کے رونے والوں کو منع کر دین (یعنی انکو  
 نہ مارنے کے لیے کہا) کہ سنایں جے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ بیعت پر عذاب جو ثابت ہو سکی  
 لوگوں کے روئے سے اور عبداللہ بن عمر نے اسکو عام فرمایا (یعنی قید اسکی نہ لگائی کہ یہ حدیث حضرت نے یہود  
 کے لیے فرمائی تھی) اور سید ابن عباس نے کہا کہ ہم امیر المؤمنین حضرت عمر کے ساتھ تھے یہاں تک کہ جب ہم ہذا  
 میں پہنچے (کہ نام ایک مقام ہے) یکایک ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ ایک درخت کو سایہ میں اتر اٹھا ہے  
 تو مجھ پر امیر المؤمنین نے فرمایا کہ جاؤ اور معلوم کرو کہ یہ کون شخص ہے پہرین گیا اور میں نے دیکھا کہ وہ صہیب  
 ہے پہرین لوٹا اور میں نے کہا مجھے آپ نے حکم دیا تھا کہ دیکھو یہ کون ہے تو میں نے دیکھا کہ وہ صہیب بن پہر  
 انہوں نے فرمایا کہ جاؤ اور انکو جھک رو کہ ہم سے ملین میں نے کہا ان کے ساتھ انکی بھیجی جی ہے حضرت عمر  
 نے فرمایا کیا سنا لیتے ہو اگرچہ پہر جب مدینہ میں آئے تو کچھ دیر سی نہ لگی کہ امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ نے صہیب  
 آج اور کئی دن کے نام سے سیر بہائی اور مٹے سیر صاحب تو حضرت عمر نے فرمایا کہ تم کہتے نہیں ہو باتم نے سنا  
 نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مردہ اوس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب پاتا ہے  
 پھر کہا کہ عبداللہ نے مطلق کہہ دیا کہ اون کے رونے سے عذاب پاتا ہے اور حضرت عمر نے یہ کہا تھا کہ حضرت  
 لوگوں کے رونے سے عذاب پاتا ہے پہر میں کھڑا ہوا (یہ قول عبداللہ بن ابی ملیکہ کا ہے) اور حضرت عائشہ  
 کے پاس گیا اور ان کے سب بیان کیا جو ابن عمر نے کہا تھا تب انہوں نے (یعنی ام المؤمنین) فرمایا نبی  
 بات نہیں ہے قسم اللہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ یہی کہ مردے کو اوس کے لوگوں کے  
 رونے سے عذاب کہتا ہے بلکہ آپ نے فرمایا ہے کہ کافر ہر اوس کے گھر والوں کے روئے سے عذاب اور  
 زیادہ ہو جاتا ہے اور ولادت دہی ہے اور مہلتا ہے دہی ہے (یعنی اللہ) اور کوئی کسی کا بوجھ نہیں لہتا  
 ایسا کہ ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا قاسم بن محمد نے کہ جب حضرت عائشہ کو خبر پہنچی حضرت  
 عمر اور ابن عمر کے قول کی تو انہوں نے فرمایا کہ تم ایسے لوگوں کے بات کہتے ہو کہ وہ جوڑ نہیں لہتے اور نہ  
 انکی بات کو کوئی جدت سمجھ سکتا ہو مگر سنو میں کہی غلطی ہو جاتی ہے (یعنی مراد یہ کہ حضرت زبیر بات  
 یہود یا کسی اور کافر کے لیے فرمائی تھی سنو والوں نے اسکو ہر شخص کے لیے عام سمجھ لیا) **ف**  
 لودی نے کہا کہ اس حدیث پر ثابت ہو کہ یہی کاظم غائب ہو اور میرے شرم کا سکتا ہے میں صہیب ام المؤمنین

کہہ کر اہل عسکری عبد اللہ بن علی سے کہے کہ قال توفیت ابنہ عثمان بن عفان بکنت قال نعم  
 لنتھدھا قال فخرھا ابن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہم قال واذا لجالس بینکما ذاک  
 جلیست الی احدھما ثم جاء الآخر فجلس الی بنی فی فقال عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما  
 لعمر بن عثمان رضی اللہ عنہ وهو موافقہ الا تخرج عن البکاء فان رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم قال ان المیت یعدب ببکاء اھلہ علیہ فقال ابن عباس رضی اللہ عنہما قد  
 کان عمر یقول بعض ذلک ثم حدثت فقال صدقت مع عمر من مکہ حتی اذا کما الیک  
 اذا هو ركب تخت ظل شجرة فقال اذهب فانظر من هو لا الکرکب فذهبت فنظرت اذا  
 هو مصعب قال ما خبرت فقال ادعہ قال فرجعت الی مصعب فقلت ارغب فافحن  
 امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ فکلمنا ان اصیب عمر رضی اللہ عنہ دخل مصعب ینک یقول  
 وا احاک واصحابہ فقال عمر رضی اللہ عنہ یا مصعب انتی علی رقد قال رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم ان المیت یعدب ببعض بکاء اھلہ علیہ فقال ابن عباس رضی اللہ عنہما فاکما  
 ماتہ عمر ذکرنت ذلک لوالدہ رضی اللہ عنہا فقالت یرحمکم اللہ عمر کلا اللہ ما حدثت  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ یعدب المؤمن ببکاء احد ولکن قال ان اللہ  
 یزید الکافر عددا اما ببکاء اھلہ علیہ قال وقالت عاتقہ فحسبکم القرآن لا یزودوا ذہ  
 وذر احادی قال وقال ابن عباس رضی اللہ عنہما ما عند ذلک واللہ اھلک واکل قال ابن  
 ابی ملیک سے کہے کہ قال ابن عمر رضی اللہ عنہما کہہ حضرت عثمان  
 صاحب روئے نے انتقال کیا کہ میں اور ہم آئے کہ ایک جنازہ میں شریک ہوں اور ابن عمر اور ابن عباس بھی  
 انکوا میں اندرون کے بیچ میں بیٹھا ہوا تھا اور وہ یوں ہوا کہ پہلے میں ایک صاحب کو پاس بیٹھا گیا  
 اور وہ صاحب جو آکر تو میرے بازو پر بیٹھا رہا میں یوں اور وہ سوچتا تھا کہ میں ہو گیا ابیر عبد اللہ بن  
 عمر بن عثمان کو کہا اور وہ ان کے پیچھے کہ میں نے سے منع نہیں کرتے اس لیے کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت پر غدا ہے اور اس کے گھر والوں کو رونے سے اس پر ابن عباس نے  
 کہا کہ حضرت عمر تو یوں کہتے تھے کہ بعض گھر والوں نے بعض کلام چڑھ دیا ابیر حضرت  
 بیان کی اور کہا کہ میں حضرت عمر کے ساتھ کہ ہوا آتا تھا کہ ابیر ہم بدایں ہو پھر خود مان چہر

نہ  
فائدہ

۳

سوار ایک درخت کرسیہ کیے پیچھو دیکھتے تو حضرت عمرؓ نے مجھ سے فرمایا کہ دیکھو یہ سوار کون ہیں میں نے دیکھا تو وہ یہ ہیں یہ ہیں نے حضرت عمرؓ کو خبر دی تو انہوں نے کہا انکو بلاؤ ابن عباسؓ نے کہا میں انکے پاس گیا اور اس پر یہ کہہ کر چلا اور امیر المؤمنینؓ کو ملو پھر جب حضرت عمرؓ کو نظر لگا تو صہیب ان کے پاس آئے اور رونے لگے اور کہنے لگے مائے میرے بہائی اور مائے میرے صاحب پہل کہا عمرؓ نے صہیب کو اسے صہیب کیا تم میرے اوپر رو تو ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت پر بعض لوگوں کے رونے سے عذاب کیا جاتا ہے تب ابن عباسؓ نے کہا جب حضرت عمرؓ نے انتقال کیا میں نے اسکا ذکر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا انہوں نے کہا اللہ رحم کرے عمرؓ پر حضرت نے ایسا نہیں فرمایا اللہ کی قسم کہ اللہ عذاب کرتا ہے مومن پر کسی کے رونے کو بلکہ یوں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرما عذاب اوں کو لوگوں کے رونے سے زیادہ کر دیتا ہے پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تم کو قرآن کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں فرماتا ہے کہ کوئی کفر کا بوجہ اٹھائیو الا نہیں اور ابن عباسؓ نے اسی بات پر فرمایا کہ اللہ ہی مہربان ہے اور وہی کو لاتا ہے ہر اہل مہیکہ نے کہا کہ قسم اللہ کی پھر ابن عمرؓ نے اس پر کہ نہیں کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ روایت کی تم سے عبد الرحمن بن بشر نے اون سے سفیان نے اون سے عمرؓ نے اون کو ابن ابی مہیکہ نے کہ انہوں نے کہا ہم ایک جنازہ میں تھے کہ وہ ام ابان حضرت عثمانؓ کی صاحبزادی کا تھا اور بیان کی حدیث اور مرفوع کیا ایوب اور ابن جریر نے اور حدیث ان دونوں کی پوری ہے عمرو کی حدیث سے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ لَمْ يَتَّخِذِ بَيْتُكَ لَوْ اَلْحَقَى تَرْجِبَ** عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر گز سے پر زندہ کر دے جو عذاب ہوتا ہے **عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَكَرْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ قَوْلَ بِنْتِ سَمُرَةَ الْمِثْبُوتِ بِبَيْتِ كَاؤِ الْكَلْبِ عَلَيْكَ فَقَالَ يُحْسِنُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ شَيْئًا فَكَرِهْتُ أَنْ أَكْتُبُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً يَهُودِيٌّ وَهُمْ يَكُونُونَ عَلَيْكَ فَقَالَ أَنْتُمْ تَكُونُونَ وَأَنْتَ لَيْعُ الدَّجِّ مَرَحْمَةُ ابْنِ بَابٍ وَه** سے راوی ہیں کہ حضرت عائشہؓ کے آگے ابن عمرؓ اس کہنے کا ذکر ہوا کہ مردی پر اوستی لوگوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے انہوں نے فرمایا اللہ رحمت کرے ابو عبد الرحمنؓ پر کہ انہوں نے سنا کجہ اور اوں کو یاد رکھا حقیقت اسکی یوں ہے کہ ایک یہودی کا جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آیا اور لوگ اس پر رہتے تھے تو آپؐ نے فرمایا کہ تم زور دے ہو اور اس پر عذاب ہوتا ہے



حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اسے بخٹی ابو عبد الرحمن کو انہوں نے چھوٹ نہیں کہا مگر بھول چک ہوئی حقیقت یہ ہے کہ  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی عورت پر گزرتے کہ لوگ اس پر دوسرے تھے تو اب فرمایا کہ یہ تورو تھے ہن  
 اور اس پر تیرہ ہن عذاب ہوتا ہے **عَنْ عَلِيٍّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ أَوَّلُ مَنْ نَجَّحَ عَلَيْهِ بِالْكَؤُفَةِ قُرْظَةُ بْنُ**  
**كَعْبٍ فَقَالَ الْغَضِيْرِيُّ شُعْبَةُ مِمَّنْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نَجَّحَ عَلَيْهِ فَاتَتْ**  
**يَعْدُوْبٌ بِمَا نَجَّحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ** ترجمہ علی بن ربیعہ نے کہا پہلا جس پر کوفہ میں نوحہ ہوا وہ کعب کی بیٹی قظہ  
 تھی اور منیرہ نے منکر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جس پر نوحہ کیا جاوے گا اس کو عذاب  
 ہوگا اوس کے سبب قیامت آدن مسلم نے کہا روایت کی مجھے علی بن جبہ نے اور ابن علی بن مسلم نے  
 انہو محمد بن قیس نے اور ابن علی بن ربیعہ نے اور منیرہ بن شعبہ نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 مثل اوپر کی روایت کی اور مسلم نے کہا روایت کی مجھ پر ابن ابی عمر نے اور مروان بن معاویہ نے اور ابن  
 سعید بن عبیدطائی نے اور علی بن ربیعہ نے اور کنز بن عتبہ نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل  
 ہی روایت کی کہ **عَنْ اَبِي مَالِكٍ الْاَشْجَرِيِّ حَدَّثَنَا اَبُو اَلْمُنْذِرِ عَنْ اَبِي اَلْمُنْذِرِ قَالَ اَرَبُّهُ قُرْظَةُ**  
**بَنُو الْحَاجِلِ لَيْلَةٍ لَا تَرُكُوْنَهَا الْغَضِيْرِيُّ وَالْطَّعْنُ وَالْكَسَابُ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اَلْغَضِيْرِيُّ وَالْطَّعْنُ**  
**وَقَالَ لَيْلَةُ اِذَا كَرْتَبُ قَبْلَ مَوْتِكَ اَقَامَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَعَلَيْهَا سِدْرٌ اَلْحَرُ قَطْرَانٌ وَدَرٌّ مِنْ حَرِّ**  
 ترجمہ ابی مالک نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں ہیں میں سے ہر ایک تین جاہلیت کے  
 زمانہ کفر کی کہ لوگ انکو چھوڑیں گے ایک فخر کرنا اپنی حسب پر دوسرے طعن کرنا دوسروں کی نسب پر اور تیسرے  
 تاروں پر پانی کی امید رکھنا اور چوتھی بیان کر کے رونا اور بیان کرنا الی اگر توبہ نہ کرے انہوں نے سے پہلے تو  
 قیامت جب ہوگی تو اس پر پیرہن ہوگا گندہ ک کا اور اوڑھنی ہوگی کھلی کی **ف** اس کے بیان کر کے  
 رونے کی حرمت ثابت ہوئی اور یہ معلوم ہوا کہ حسب تک موت کی علامات مثل خرخرہ کا ظاہر نہ ہونے تک  
 توبہ قبول ہوتی ہے اس کے بعد نہیں **عَنْ عَائِشَةَ يَقُوْلُ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**قَالَ زَيْدٌ يُخَارِشُ جَعْفَرُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ عَبْدُ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**يُفَرِّقُ فِيهِ الْحَزْنَ قَالَتْ وَاَنَا اُنْظُرُ مِنْ مَّاءٍ اِلَى الْمَاءِ شَرَّ الْمَاءِ مَا تَاكَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ**  
**اَللهِ اِنَّكَ لَسَجْعٌ وَذَكَرَ بَكَ اَنْتَ فَاَمَرَهُ اَنْ يَذْهَبَ فَيَنْجَاهُ هُنَّ ذَكَرَ هَبَ فَاَنَاكَ فَاَذْهَبَ**  
**اَلْحَزْنَ لَمْ يَطْعَمَ فَاَمَرَهُ التَّائِيَةَ اَنْ يَذْهَبَ فَيَنْجَاهُ هُنَّ ذَكَرَ هَبَ فَاَنَاكَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَعَلَّكَ**



کیا گیا اور پھر عورتوں نے ام سلمہ اور ام علاء اور ابی سہر کی بیٹی جو عورت تھیں عاف کی یا یوں کہا کہ ابی سہر  
 کی بیٹی اور عاف کی بی بی **عَنْ** ام عطیہ ؓ قَالَتْ اَخَذَ عَلِيٌّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ فِی  
 الْبَیْعَةِ اَنْ لَا تَخُنْ فَمَا دَفَعْتُ مِثْلَ غِرْحَیْنِ مِثْلَ اَمْسِکِمْ تَرْجُمَہُ عَلَیْہِ نَے وہی مضمون بیان  
 کیا اور پھر عورتوں میں سے ام سلمہ کا نام لیا **عَنْ** ام عطیہ ؓ قَالَتْ لَمَّا اُتِیْتُ لَہْدِیْہِ الْاَیَّتِیْمَیْنِ  
 عَلَیْ اَنْ لَا یُفْرِقَ بَیْنَهُمَا اللّٰہُ شَیْئًا وَلَا یُفْصِلَ بَیْنَکُمَا فِی مَعْرُوْفٍ قَالَتْ کَانَ مِنْہِ الْیَا حَتَّ قَالَتْ کُلَّتْ  
 بِرَسُوْلِ اللّٰہِ اِلَّا اَلْخُلُوْنَ فَاَبْغَضْتُمْ کَاذِبًا اَسْمَعُ فِی الْجَاہِلِیَّۃِ فَلَیْ بُدِیْتُ مِنْ اَنْ اُسْعِدَ  
 ہُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اِلَّا اَلْخُلُوْنَ تَرْجُمَہُ ام عطیہ نے کہا جب یہ آیت  
 اتری یا بے شک شریک ہوں عورتیں آویں تیری یا بے شک تو نہ بیت کہ نہ شریک کریں وہ اس کے ساتھ  
 کسی کو اور نافرمانی کریں وہ میری کسی دستور کی بات میں وہ ان باتوں میں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے ہم سے بیعت لی تو جب ہی تھا پہر میں نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ تو مجھ کہیں نہ کر دن کی  
 گم فلان شخص کے قبیلہ میں اس لیے کہ وہ میرے نوجو بہن جاہلیت کے زمانہ میں شریک ہوا تھی تو مجھے ہی  
 ان کو ساتھ شریک ہونا ضروری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیر فلان قبیلہ میں سے ہی **ف**  
 اس حدیث سے بھی حرام ہونا نوجو کا ثابت ہو کہ آپ نے سب عورتوں سے اقرار لیا کہ کہیں تو شریک نہ کریں اور  
 ام عطیہ سے بھی اقرار لیا کہ وہ بھی کہیں تو نہ کریں سوائے جلیلہ کہ اور شریک ہو اختیار ہے کہ بعض حکم بہر  
 کی کو خاص کو **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَیْنٍ قَالَ قَالَتْ اُمُّ عَطِیَّةَ کُنَّا نَسْتَمِیْ عَنْ اَشْیَاعِ الْحَبَشَیْنِ لَنُکَرِّہُمْ عَلَیْہَا تَرْجُمَہُ محمد بن سہر  
 نے کہا کہ ام عطیہ نے کہا ہم کو روکا جاتا تھا جانوں کے ساتھ چلنے کے لیے کہیں نہ کریں **عَنْ** ام عطیہ ؓ قَالَتْ یَعْنِی  
 عَنْ اَشْیَاعِ الْحَبَشَیْنِ لَنُکَرِّہُمْ عَلَیْہَا تَرْجُمَہُ وہی جو اور بکد **عَنْ** ام عطیہ ؓ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیْہَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ  
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ وَفُتِحَتْ لَہٗ اَمْتٌ فَقَالَ اَعْلَمْتُمْ اَنْ لَّا تَخُنُوْا اَوْ اَخْمَسَا اَوْ اُکْثِرُوْا مِنْ ذٰلِکَ اِنْ کُنْتُمْ ذٰلِکَ فَاَوْفِیْوْا وَفِی  
 فِی الْاُخْرَیْہِ کَاثُرًا اَوْ اُتِیْتُمْ اَمْنًا کَاثُرًا یَا دَاوُدَ عَزَّ وَجَلَّ فَاَوْفِیْ فَاَوْفِیْ فَاَوْفِیْ فَاَوْفِیْ فَاَوْفِیْ فَاَوْفِیْ فَاَوْفِیْ فَاَوْفِیْ  
 اِنَّا تَرْجُمَہُ ام عطیہ نے کہا نبی صلو اللہ علیہ وسلم ہماری پاس آؤ اور ہم انکی صاحبزادی کو نہلا تو تھو (یعنی ان کو جبار کو)  
 تو اپنے فرمایا نہلا و انکو میں بار یا پانچ بار پاس سے زیادہ اگر تم مناسب جابر پالی جو ادبیری کو بولن سو اور والد  
 اخیر میں کا نور فرمایا نہلا سا کا نور پر جب نہلا چکر تو جو خبر دو یہ جب ہم نہلا چکر تو انکو خبر دی اور آخر اپنی ہمت  
 ہماری طرف پیشگی اور فرمایا کہ اسکو اندر کا کپڑا کرو ان کے گفن کا دینو برکت کر لے اور اس سے







مَدْرُکَةُ فَتَوَیَّدَ بِهَا خُطَابُ کَی سَیْرُ رَسُوْلِ اِمْرَةِ عَلِیِّ عَلَیْهِ السَّلَامُ کَی سَاطِیْہِ اِمْرَتِہِ  
 رَاہِ مِیْنِ ہَمَارِی غُرُوضِ تَہِی کہ اِمْرَتِہِ رَاہِی ہُو سُو مُزْدُورِی سَکَرِ اِمْرَتِہِ پُر چُکِی سُو تَمَنُّ کُو تَوَابِ لَکِی کہ اُنہِ  
 اِیْنِ مَزْدُورِی کُو اَمِی کَی حَصْدِ دُنِیَا مِیْنِ نَمُ کَہَا یَا اِنہِی مِیْنِ ہُو مُصْعَبِ بِنِ عَمْرِی تَہِ جُو جَنَکِ اَحْمَدِ مِیْنِ شَہِی رَہِی  
 کہ اُنہِ کَی کَفْنِ کُو اَیْکِ چادرِ کَی سُو اَنچَ نَمُادہ ہِی اِیْسِی تَہِی کہ جَب ہَم اَوْنِ کَی سُرِ پُڑا اَلتَہِ نُو پَرِ نِکَلِ تَہِ تَہِی اَوْر  
 جُو پَرِ پُڑا اَلتَہِ نُو سُرِ نِکَلار تَہِ تَابِ رَسُوْلِ اِمْرَةِ عَلِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَہِ دُرِیَا کَی چادرِ تُو سُرِ پُڑا اَلدُو اَوْرِ پَرِ وَاوْنِ کُو اَخِرِ  
 سَے جَب اَدُو رُوہِ اَیْکِ گَہا نَسِی ہُو مَدِیْنِ مِیْنِ بَہِی تَہِی اَوْرِ ہَم مِیْنِ ہُو کُو مِی اِیْیَا ہُو کہ اُسکُو پِلِ کَی پَکِ گَی  
 اَوْرِ وِہِ اَمِیْنِ خَیْنِ کَہَا تَہِ اَلنُورِ دُنِیَا مِیْنِ ہِی اَیْمَانِ کَی سَبَبِ رَاقِی بَیْ ) ف اِس سَے مَیْلِی  
 ہُو کہ کَفْنِ اِس اِلِالِ سُو مِیْتِ کُو دُنِیَا جَہِی سَے اَوْرِ وِہِ قُرْضُوْنِ کِی اَدائی پَرِ مَقْدَمِ ہِی اِیْیُو کہ حَضْرَتِ زُکَی  
 کَفْنِ کَا حُکْمِ قُرِیَا اَوْرِ سِیہِ نُو چَہا کہ اَوْرِ پَرِ دِیْنِ ہِی یَا نَبِیْنِ اَوْرِ اَخِرِ اَیْکِ گَہا نَسِی خُو شِیْدِوارِ ہُو تَہِی سَے اَوْر  
 اِس سَے مَیْلِی ہُو کہ اَلکُ کَفْنِ مِی ہُو تُو سُرِ کَی طَرِکِ کُو دِیْنِ اَوْرِ پَرِ کَی رَہِیْنِ اَوْرِ کُسی اَوْرِ چَیْنِ سَے دُعا پَرِ دِیْنِ رِ  
 اَوْرِ اَلکُ مِیْتِ کَمِ ہُوْنِ تُو سُرِ عَوْرَتِ کُو دِیْنِ اِیْیُو کہ اَلکَا ڈُٹا بِنِشَا قُرْضِ ہِی اَوْرِ اِس سُو اَفْضَالِ مِی رُو ہُو حَاجَہِ  
 کَرَامِ کَا مَیْلِی ہُو تَہِ کَی نَبِیْرِ کُسی لَذتِ دُنِیَا دِی کَی اِمْرَتِ رَسُوْلِ کَی عَاشِقِ تَہِی اَوْرِ خُدائی رَاہِ مِیْنِ عَازِ  
 دُنِیَا فَرِغَتَہِ تَہِی اِس عَالِ مِیْنِ ہِی اِمْرَتِہِ کَی فِکَرِ کُڈِ اَوْرِ نَشاخُوْنِ تَہِی **عَنْ اَلْعَاشِقِ**  
**بَعْدَ اَلْاِسْنَادِ** فَکَہُ رَحْمَہُ عَاشِقِ سَے ہِی ہِی رِوَا یَتِ رُو یِ ہُو یِ **عَنْ اَلْاِسْنَادِ** فَکَہُ  
 کَفْنِ رَسُوْلِ اَللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ فِی ثَلَاثَةِ اَنْوَابٍ بِضْعُ مِائَتٍ وَفَرِیْقَۃٌ مِّنْ کُرُوفِہٖ لَکِیْنِ دُنِیَا  
 فَرِیْقَۃٌ وَاَلْعَامَاتُ ذَاکَا اَلْحَلَّةُ ذَاکَا فَرِیْقَۃٌ عَلَی النَّاسِ بِیْجَا اَلْاِسْنَادِ اَللّٰہُ مُرِیْتِ لَہُ لَیْکَ کَفْنِ فِیْہِ اَنُورِ کَی  
 اَلْحَلَّةُ وَفَرِیْقَۃٌ فِی ثَلَاثَةِ اَنْوَابٍ بِضْعُ مِائَتٍ فَآخِذًا عَیْدُ اللّٰہِ بَرِ اِیْیُو بَکَرِ فَقَالَ لَا حَبْسَ اَنَا  
 حَتّٰی اَسْکُنَ فِیْہِ اَلْفَنَیْ اَلْمَقَالِ کُو دُخِیْہَا اَللّٰہُ لَیْیَتِ لَکَ شَہِی فِیْہَا نَبَا عَیْدُ اَلْقَصْدِ اَلْمَقَالِ فِیْہَا  
 رَحْمَہُ حَضْرَتِ عَاشِقِ اَمِ اَلْمَدِیْنِ مِیْنِ اِمْرَتِہِ اَفْرَاتِی مِیْنِ کَرِ رَسُوْلِ اِمْرَةِ عَلِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ کُو کَفْنِ دِیَا گِیَا تَہِی سَے  
 اِیْیُو دِیْنِ جُو سَحْلِ کِی خُورِ ہُو تَہِی (وہ اَیْکِ جَگہ کَا نَامِ ہِی شَامِ مِیْنِ اَجُورِ دِی سَے تَہِی کہ نہ اَوْنِ مِیْنِ  
 کُڑِ تَہِ تَہِ اَعْمَیہِ اَوْرِ طَرِکِ کُو گُوْنِ کُو شَبِہِ ہُو گِی حَقِیْقَتِ یِہِ کَرِ طَرِکِ اِکِیے خُرِیْدِ اِیَا تَہِ تَا کہ اَمِیْنِ اَبِ کُو کَفْنِ  
 دِیْنِ پَرِ نِیَا اَوْرِ مِیْنِ چادرِ دِیْنِ مِیْنِ دِیَا جُو سَیْدِ تَہِیْنِ سَحْلِ کِی خُورِ ہُو تَہِی اَوْرِ طَرِکِ کُو عَیْدِ اِمْرَتِہِ بِنِ اَبِی بَکَرِ سَے  
 اِیْیُو اَوْرِ کَہا مِیْنِ سَے کہ جُو ہُوْنِ کَا اَوْرِ مِیْنِ اِنشَا کَفْنِ اِیْسِی سَے کَرُوْنِ پَرِ کَہا اِکَرِ اِمْرَتِہِ کُو پَرِ سَیْدِ ہُو تَا دُکُو

نبی کے کفن کے کام آتا سوا سکو بیچ ڈالا اور اس کی قیمت خیرات کر دی **ہ**  
 علیہ عرب میں جا رہا اور تہجد کو کہتے ہیں اور حضرت کو تین ہی کپڑے دن میں کفن دیا کہ چوتھا  
 کوئی کپڑا اوس کے ساتھ نہ تھا اور یہی ظاہر حدیث ہے اور یہی تفسیر کی امام شافعی  
 نے اور جمہور علماء نے اور امام مالک اور ابو حنیفہ نے کہا مستحب ہو کہ ان تین کے سوا  
 قمیص اور عمامہ ہی ہو اور انہوں نے مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ یہ تین کپڑے عمامہ  
 اور قمیص کے سوا کچھ اور اس صورت میں پانچ کپڑے ہونگے مگر یہ ضعیف ہے اس  
 لیے کہ کسی روایت معتبر میں ثابت نہیں ہوا کہ آپ کے کفن میں قمیص اور عمامہ  
 تھا اور گویا اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جس قمیص میں آپ کو غسل دیا ہوتا  
 وہ بعد غسل اتار لیا گیا اور یہی جواب ہے اور ابن عباس سے محمد وہی ہے کہ آپ  
 کو کفن دیا گیا تین کپڑے دن میں اور ایک علیہ میں اور ان دو کے تین بن جن میں آپ  
 نے وفات پائی تو یہ روایت ضعیف ہے اور قابل محبت لائے کے نہیں اس لیے  
 کہ یزید بن ابی زیاد ایک راوی اسکا ایسا ہے کہ اس کے ضعف پر سب نے اتفاق  
 کیا ہے علیہ الخصوص جب اور فقہ راویوں کے ثقات کہے **عَنْ عَائِشَةَ**  
**رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ أَدْرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي**  
**حُلَّةٍ يَمِينِيَةٍ كَأَنَّ رِجْلَيْهِ لَوْنُ بَيْضٍ لَوْنِي اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ**  
**وَلَمْ يَنْتَعِلْ عَنْهُ وَكَفَّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثَابٍ مَعُولٍ يَمَانِيَةٍ لَيْسَ**  
**بِهَا عِمَامَةٌ وَكَافُومٌ لَكَفِّ عِبْدِ اللَّهِ الْحُلَّةُ فَقَالَ أَكْفَنُ فِيهَا**  
**ثَمَنًا لَمْ يَكْفُرْ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكْفَنُ**  
**فِيهَا فَتَصَدَّقْتُ بِهَا تَرْجَمَةً** اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے  
 کہ پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں کے علیہ میں پہناتا تھا جو عمامہ اور  
 بن ابی بکر کا ہوتا پورا تار ڈالا اور اخیر میں یہ ہے کہ اسی حد کو خیرات کر دیا نہ  
**عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزِيٍّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ كَفَّنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثَابٍ**  
**مَعُولٍ يَمَانِيَةٍ لَيْسَ بِهَا عِمَامَةٌ وَكَافُومٌ لَكَفِّ عِبْدِ اللَّهِ الْحُلَّةُ فَقَالَ أَكْفَنُ فِيهَا**  
**ثَمَنًا لَمْ يَكْفُرْ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكْفَنُ فِيهَا فَتَصَدَّقْتُ بِهَا تَرْجَمَةً** یہی روایت

بیان کی گرامین عبد اسد کا ذکر نہیں ہے **عن** ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ کہ انا قال سالت عائشہ رحمہا اللہ تعالیٰ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ  
 وسلم نقلت لہا فیہم کمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال فی  
 ثلاثہ اقواب عولیثی ترجمہ اہل بیت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر  
 کی کپڑے بوجھ تو انہوں نے فرمایا میں نے کپڑے کے محل کے **عن** عائشہ ام المؤمنین قالت نبی  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحییٰ مائتہ شیئہ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کافرات پالی تو ایک پادریں کی آپ کو اور دہائی گئی **عن** الزہری  
 بخلافہ اسناد سوا ترجمہ زہری وہی ہی مضمون مروی ہوا **عن** جابر بن عبد اللہ  
 عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب فی ما فذلک یصلی من احبابہ فیض فکثر من کفن غیر  
 حاکم و فیہ اختلاف و جرح النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان تقابل الرجل باللیث حی فیصل علیہ  
 ان لا یحظر لسان الی فی الذلک و قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کفن احدکم فاحاک  
 فلیکون کفنتہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن طلبہ  
 اور ایک شخص کا اپنے احباب میں سے ذکر کیا کہ انکا انتقال ہو گیا تھا اور انکو کفن کیا دیا تھا جس سے ستر  
 نہیں دیا تھا اور غیب کو دفن کر دیا تھا پس جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر کہ  
 کو انکو دفن کیا کہ حضرت نے نماز ہی نہ پڑھی اور ایسا نہ کرنا چاہیے کہ حبیب انسان (اچار ہو جاوے اور  
 فرمایا آپ جب نماز میں سے کوئی کفن دے اپنے بہائی کو تو اسکا کفن دے دینے تاکہ خوب دیا ہو والا  
 ہو اس کے تمام بدن کا) **ف** نساہی علی آپ کی ہوسہی ہوئی کہ بغیر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 نماز کے انکو دفن کر دیا اور رات کو دفن کرنے میں نمازیوں کی قلت ہوئی ہے اور میں دشمن میں نماز  
 کر دے اور نماز خانہ میں ہی اس میں نماز کا نہ سبب ہو کہ دفن کرنا میت کا مکروہ نہیں مگر یہ مکروہ  
 ہے کہ ہی قلت کو خواہ مخواہ تال کو دفن کرے اور امام مالک نے کہا ہے کہ نماز جنازہ نہ پڑھیں بعد نماز  
 کے جب تک آفتاب طلوع نہ ہو جاوے اور بعد آفتاب زرد ہونے کے ہی جب تک غروب نہ ہو جاوے مگر  
 یہ کہ کسی بات کا خوف ہو اور اہل بیت کے نزدیک نماز نہ پڑھیں جنازہ کے پر طلوع و غروب اور ایک دن پہر  
 کہ وقت اور میت نے ہی جمیع اوقات میں نماز نہ کر دے کہ ہے دفن کرنا اور انکا کفن دینے سے یہ مکروہ نہیں





پوچھیں یا **سُحَن** علم برین سعد بن ابی وقاص حدیث عن ابنہ اَنَّهُ كَانَ قَاعًا عِنْدَ  
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَذْلَعُ خَنَازِيرَ صَاحِبِ الْمُقْصُورَةِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ  
 عُمَرَ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَجَعَ مَعَ جَنَازَةٍ مِنْ بَيْتِهَا وَصَلَّ عَلَيْهَا لَمْ يَتَّعَ حَتَّى تُدْفَنَ إِنْ  
 كُنْ فِيهَا لَحْنٌ مِنْ أَجْلِ كُلِّ فَيْزٍ أَوْ مِثْلِ لَحْدٍ وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا لَمْ يَجْعَلْ كَانَ لَكُمْ مِنَ الْأَجْرِ  
 مِثْلُ لَحْدٍ فَأَرْسَلَ أَبُو عُمَرَ خَنَازِيرَ الْوَحْشَةِ فَيَقُولُ اللَّهُ عَلَيْهَا كَلْعًا عَنْ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ  
 يَرْجِعُ إِلَيْهِ فَيُحْجِبُ مَا قَالَتْ وَآخِذًا بِرُءُوسِهِمْ مَقْصُورَةً حَتَّى يَكُونُوا فِي بَيْتِهَا حَتَّى  
 يَسْمَعَ النَّبِيَّ الرَّسُولُ فَقَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ صَدَقَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَضَرَبَ أَبُو عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
 بِالْحَصَى الذَّرِيَّةَ كَانَ فِي بَيْتِهِ الْأَمْرُ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ قَدَرْنَا قَبْلَ رَأْسِ طُكَيْدٍ وَ قَرَجِمَةٍ عِلْمِ  
 عبد اللہ کے بارے میں تھے کہ جناب مقصورہ والے آج اور کہا کہ اے عبد اللہ سنو یہ کہ ابو ہریرہ کیا کہتے  
 ہیں کہ میں نے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا کہ جو جنازہ کو ساتھ اپنے گھر سے نکال دے  
 نماز پڑھ کر ساتھ جاوے دفن ہوئے کہ کدو و قیرا طاب سریر قیرا طاب کے برابر اور جو نماز پڑھ کر لڑا  
 جاوے اسکو احد کے برابر اور اب تو ابن عمر نے جناب کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں پہنچا کہ انہوں نے  
 کی بات کو پوچھیں وہ گئے اور لڑا کر آئے اور ابن عمر نے ایک شے مسجد کی کنکریاں لے لی اور انہوں کو  
 پوٹ کرنے لگے (یعنی فکر میں تھے) عرض جب وہ لڑا کر آئے تو کہا کہ حضرت عائشہ ابو ہریرہ کی بات کو سچا  
 کہتی ہیں یہی سب عبد اللہ کنکریاں لے کر اپنے کین سے پہنچا اور کہا انہوں نے بہت قیرا طاب کا نقصان کیا **سُحَن**  
 تَوَكَّلْنَا عَلَى اللَّهِ حَتَّى مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ كَلَّمَ قَبْرَهَا فَكَانَ شَهِيدًا لَهَا فَكَانَ قَبْرُهَا كَلَّمَ قَبْرَ لَحْدٍ مِثْلَ لَحْدٍ  
 ترجمہ فرمان نے وہی ضمن قیرا طاب کا جاوے کہی روایتوں میں گذر رہا ہے کہ مسلمان نے کہا  
 روایت کی ہر ابن بشیر نے معاویہ انہوں نے اپنے باپ سے اور سلم نے کہا روایت کی ہر ابن بشیر  
 نے ان دنوں ابن ابی عدی نے ان کو سعید نے اور کئی روایت کی ہر ابن بشیر نے ابن عثمان نے  
 ان کو ابن نے ان سے روایت کی تھا وہی اسے اسناد میں نقل ہوئی روایت کی اور سعید اور  
 ہشام کی روایت میں ہے کہ سعید بنی سلم اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیرا طاب کو اب تو فرمایا احد کے برابر ہے

**عن** عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من ميت لم يعك لمة من المؤمنين  
 يبلغون مائة كلهم يشفعون له الا شفعوا فيه قال فذكرت به شعيب بن الحجاب فقال  
 حدثني به الشرب بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من ميت لم يعك لمة من المؤمنين  
 نبى صلى الله عليه وسلم سے روایت کی کہ اپنے فرمایا کوئی مردہ ایسا نہیں کہ اوپر ایک گروہ مسلمانوں کا  
 نماز پڑھے جس کی گنتی سو تک پہنچتی ہو اور پھر سب اسکی شفاعت کریں (یعنی اللہ سے مغفرت کی دعا کریں)  
 مگر ضرور اسکی شفاعت قبول ہوگی۔ راوی نے کہا میں یہ روایت شعیب بن جحباب سے بیان کی تو انھوں  
 نے کہا مجسما بن ماسک سے روایت کی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** میں پاسد رکھتا ہوں  
 کہ اللہ تعالیٰ سیر جنازہ پر مومنان ہر عقیدت کو جمع فرماوے اور اسکی شفاعت سے حق میں قبول کرے۔  
**عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما انہما ماذا ارجو ان یقعدیا و یسفان فقال یا کون  
 انظر ما اجتمع لکم الناس فاذ اناس قد اجتمعوا فاذ انا قد اجتمعوا فقال یقولون  
 ارجعون قال نعم قال ارجعون فارجعون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من رجل شمل  
 یموت یموت علی جنازہ ارجعون رجلا کا لیسہ کون باللہ شیکاً الا شفعہم اللہ فیہ  
 و فی ساری ملین معارف عن شریک بن ابی نجر عن کرب بن ابن عباس رضی اللہ عنہما  
 ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ایک فرزند گیا قدید بن یاسفان میں نام مقام کے ہیں تو انہوں نے  
 کرب سے کہا کہ دیکھو کتنے لوگ جمع ہوئے ہیں (یعنی جنازہ کے لیے) کرب نے کہا میں گیا اور دیکھا  
 لوگ جمع ہیں اور انمذخبر کی ابن عباس نے کھاتہ ہمارے امار میں وہ چالیس ہیں میں نے کہا ہاں کہا  
 جنازہ نکالو اس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جس مسلمان کے جنازہ پر چالیس آدمی  
 ایسے ہوں جنھوں نے اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کیا ہو تو اللہ کو حقین ضرور اسکی شفاعت قبول کرے  
 ہے ابن معروف کی روایت میں یوں ہے کہ انہوں نے شریک روایت کی انہوں نے کرب سے انہوں نے ابو  
 عباس رضی اللہ عنہما سے **عن** الشرب بن مالک عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من ميت لم يعك لمة من المؤمنين  
 فقال النبي صلى الله عليه وسلم وجبت وجبت وجبت ومما يجازي فانهي عليه السلام  
 فقال نبي الله صلى الله عليه وسلم وجبت وجبت وجبت فقال عمر رضي الله عنه فذلك  
 اني رايت من ياتي عليها فقلت وجبت وجبت ومما يجازي فانهي عليه السلام فقلت وجبت وجبت







[illegible]



**عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ زَيْدٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَكُونُ عَلَى جَنَازَتِنَا أَوْ جَنَازَةِ كُنْزٍ عَلَى جَنَازَتِنَا يَخْمَسُ كُنْزَنَا فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ عَلَى جَنَازَتِهِمَا**  
 عبد الرحمن نے کہا زید ہمارے جنازوں کی نمازیں چار تکبیریں کہا کرتے تھے اور ایک جنازہ پر پانچ تکبیریں  
 کہیں اور ہمنو پوچھا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہیں پانچ بھی کہتے تھے **ف** کہا امام  
 نووی نے یہ حدیث علی کے نزدیک مستضعف ہے اور ابن عبد البر وغیرہ نے اس کے منسوخ ہونے پر اجماع  
 نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ اب کوئی شخص چار تکبیر سے زیادہ کچھ اور بیہ دلیل ہے اس پر کہ اون لوگوں نے  
 زید بن ارقم کے بعد چار پر اجماع کر لیا ہے اور صحیح قول فقہا کا یہ ہے کہ اجماع بعد اختلاف کو صحیح ہے  
 تمام ہوا قول نووی کا **مستمع** کہتا ہے امام کی مدد سے کہ جب ایک راوی مستعبر کہتا ہے کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ تکبیریں یا کہیں تو اجماع سے کیوں کر منسوخ ہو سکتا ہو فعل رسول مقبول صلی  
 اللہ علیہ وسلم کا جب تک خود آپ ہی پانچ کی یا تیسرے نہ تھا وہ اور حال یہ ہے کہ زوال المعاد میں اگر  
 قیام رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ صحیح ہو سکتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پانچ تکبیریں اور صحابہ بعد  
 آپ کے چار ہی کہتے تھے پانچ ہی چہ بھی بعد اس کی روایت زید کی مسلمے بیان کی اور پر کہ امام  
 علی بن ابی طالب سہل بن حنفیہ کو جنازہ پر چھ تکبیریں کہیں اور اہل بدر پر آپ چھ تکبیریں کہا کرتے  
 تھے اور اور صحابہ پر پانچ اور لوگوں پر سو اصحابہ سے چار ذکر کیا اسکا واقف بنے اور ذکر کیا سعید بن مسعود  
 نے حکم سے انہوں نے ابن عیینہ سے کہ انہوں نے کہا صحابہ اہل بدر پر پانچ اور چھ اور سات کہا کرتے  
 تھے اور بیہ آثار صحیحہ ہیں تو چار سے زیادہ منع کرنے کا کوئی موقع نہیں ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 چار سے زیادہ کو منع نہیں فرمایا بلکہ آپ کے بعد چار سے زیادہ کہیں اور جن لوگوں نے  
 منع کیا ہے انہوں نے ابن عباس کی روایت سے دلیل پکڑی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر  
 جنازہ پر چھ نماز پڑھی اس میں چار ہی تکبیریں کہیں یا دیکھا خیر فعل ہو آپ کا اور اخیر سے اخیر فعل آپ کا  
 لیا جاتا ہے اور اس حدیث میں مغلل نے اپنے عمل میں کام کیا ہے اور کہا ہے کہ مجھے خبر میں حارث بن  
 کہ سیدنا امام احمد بن حنبلہ ابی الملیح کی روایت کو سمیوں سے جو انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے  
 اور یہی حدیث بڑھی تو امام احمد نے فرمایا کہ کذب ہو اس کی کچھ اصل نہیں اور یہ حدیث روایت کی ہو  
 محمد بن زیاد طحان نے اور وہ حدیث میں اپنے دل سے گہرا کرتا تھا اور منع کرنے والوں نے اس سے بھی

دلیل بخیر ہے کہ سیون بن مہران نے روایت کی ابن عباس سے کہ فرشتوں نے جب آدم علیہ السلام  
 پر نازل ہوئی تو چار نگیر کبھی اور کہا یہ تمہاری لیے سنت ہے ایسی آدم اور اس حدیث کا حال سننے کا اہم  
 نے کہا کہ محمد بن معاذ دیرینا پوری کا ذکر ابو عبد اللہ کے پاس کیا یعنی امام احمد کے پاس تو انہوں نے فرمایا  
 کہ میں اس کی حدیثوں کو دل سے گھڑی ہوئی جانتا ہوں پھر ذکر کیا اسی روایت کو ابی الیچ سے کہ وہ  
 راوی ہیں جیون یہ وہ ابن عباس سے کہ نازل ہوئی آدم علیہ السلام کی فرشتوں نے اور چار نگیر  
 کہیں تو اسکو ابو عبد اللہ امام احمد نے خبری انوکھی بات جانے اور کہا کہ ابوالکیر کی روایتیں بہت صحیح ہوتی  
 ہیں اور وہ اس سے بہت ڈر دے تھے اور پاک تھے کہ ایسی روایتیں بیان کریں اور یہ بات کہ اس  
 روایت کو ابوالکیر کی طرف منسوب کریں انکو بہت ناگوار ہوئی اور دلیل بخیر سے منع کرنے والوں نے  
 بھقی کی روایت سے جو بخیر نے ابی سے روایت کی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرشتوں  
 نے آدم علیہ السلام پر نازل ہوئی اور چار نگیر کبھی یہ روایت صحیح نہیں ہے اور مروفا اور قوقا دونو  
 طرح مروی ہے کہ معاذ کے یا رب چار نگیر بن کہا کرتے تھے چنانچہ علقمہ نے عبد اللہ سے کہا کہ معاذ کے  
 چند یا رب ام کو ہیں اور انہوں نے ایک جنازہ پر پانچ نگیر بن کہیں تو عبد اللہ سے کہا کہ نگیر بن  
 کو پھر نہیں ہیں امام حنفی نگیر بن کہے تھے کہ ابی کہو اور جب وہ سلام پیر دی تو یہی سلام پیر دو رکعت  
 عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادا ادا کیتم انما نزلت  
 فقوموا الصلوات فقلت فقلت اودعہ ترجمہ ہمارے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 تم جنازہ دیکھو کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ آگے جاؤ یا زمین پر اتار جاؤ **ف** امام نووی  
 نے فرمایا کہ جنازہ دیکھ کر اٹھ کھڑا ہونے میں لوگوں نے اختلاف کیا یہ بعضوں نے کہا یہ حکم منسوخ ہے  
 چنانچہ مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہم کا یہی مذہب ہے اور امام احمد اور حنفی اور ابی حنیفہ  
 نے اور ابن ماجہ اور ابی نے کہا ہے کہ اختیار ہے جاؤ کہ نہیں یا نہ ہو اور جنازہ کے ساتھ گیا ہو  
 اسکو بیٹھنے میں بھی اختلاف ہے بعضوں نے کہا صحابہ اور سلف میں یہ کہ جب تک جنازہ رکھا نہ جاؤ  
 نہ بیٹھو اور اراعی اور احمد اور اسحاق اور محمد بن حسن کا یہی قول ہے اور قبر پر جب تک جنازہ دفن نہ  
 ہو کھڑا ہونے میں بھی اختلاف ہے بعضوں نے یہ کہہ دیا ہے کہ بعضوں نے ایسٹل کیا ہے اور مشہور  
 مذہب شافعیہ کا یہ ہے کہ کھڑا ہونا مستحب ہے اور یہ حدیث منسوخ ہے حضرت علی کی روایت ہے







جنازہ کے گزرنے کا اس حدیث کو خیال ہو جو روایت کی ابو سعید خدری نے کہ نافع نے کہا کہ مسعود بن الحکم  
 نے روایت کی حضرت علیؓ کو کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے پہر بیٹھ گئے کھڑا  
 مسلم حرمۃ اللہ علیہ نے روایت کی مجاہد بن جهم بن شثنیٰ اور اسحق بن ابراہیم اور ابن ابی عمرو نے سب نے  
 ثقفی اسے ابن شثنیٰ نے کہا کہ عبدالمطلبؓ کہا سنا میں نے سنا کہ ابن سعیدؓ کہہ کر خبر دی مجھے واقعہ بن عمرو بن  
 سعد بن معاذ انصاری نے کہ نافع بن حبیہ نے خبر دی کہ مسعود بن الحکم انصاری نے انکو خبر دی کہ سنا انہوں نے  
 نے علی بن ابي طالبؓ کو کہ فرماتے تھے جنازوں کے حق میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کھڑے ہو جاتا  
 تھے پھر جنازہ دیکھ کر پہر بیٹھنے لگے اور یہ حدیث اس پر روایت کی کہ نافع بن حبیہ نے دیکھا واقعہ بن عمرو  
 کو کہ وہ کھڑے ہو بہر نہانک کہ جنازہ رکھا گیا اور کہہا مسلم حرمۃ اللہ علیہ نے کہ روایت کی مسیحی حدیث  
 ابو کریم نے اون سے ابی زائدہ نے نہان سے یحییٰ نے اسی اسناد سے **عَنْ**  
**عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ**  
**أَقْبَمًا وَقَعَدَ تَقَعْدًا يَفْعَلُ فِي الْجَنَازَةِ مَرَحَبًا** حضرت علیؓ نے کہا دیکھا  
 ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے پہر ہم ہی کھڑے  
 ہوئے اور وہ بیٹھنے لگے پہر ہم ہی بیٹھنے لگے پھر جنازہ میں **ف**  
 اب ہم کو یقین ہو گیا کہ ہم جو اوپر کہہ آئے تھے کہ کھڑا ہونا امر  
 مستحب ہے اور بیٹھ جانا روا ہے یہی بات روایتوں کے رد سے بہت ٹھیک  
 ہے مسلم نے کہا اور روایت کی مجھ سے ہی حدیث محمد بن بکر نے  
 اور عبد اللہ ابن سعید دونوں نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ نے  
 اور وہ قطان بن ابن انہوں نے شعبہ سے اسی اسناد سے **عَنْ**  
**عَوْنِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَنَازَةٍ يُحْفَظُ مِنْ مَعَالِمِ**  
**وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ يَا أَرْحَمَ**  
**الرَّحِمَةِ وَوَسِّعْ مَدْخَلَكَ وَاعْبُدْهُ يَا بَاكٍ وَالشَّهِيدُ**  
**وَالْبَرُّ وَنَفَقَهُ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَفَقَتِ النُّوْمَةُ مِنَ الْبَيْتِ مِنَ اللَّحْنِ**

دَاخِلًا خَيْرًا مِنْ دَاخِلِ الْاَهْلِ مِنْ اَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكُمْ وَادْخُلْهُ الْجَنَّةَ وَاعْلَمُوا  
 مِنْ عَدِ ابْنِ التَّائِبِ وَمِنْ عَدِ ابْنِ التَّائِبِ قَالَ حَقٌّ تَمَيُّزٌ اَنْ اَكُوْنَ اَنَّكَ اَلَيْتَ تَرْجُمُهُ عَرَفَ  
 کہتر ہے کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر اور میں نے آپ کی دعا میں سے یہ لفظ یاد کر لیا  
 اللہ سے ان کے ایک بیٹے کا اسم بخشا اسکو اور رحم کر اور معاف رکھ اور معاف کر اور مہمانی اسکی عنایت  
 سے کر اور گھر اسکا کشادہ کر (یعنی قبر) اور وہودا سکے پانی اور برت اور اولوں سے اور صاف کر دے  
 اسکو گناہوں سے جو یہ سفید کپڑا صاف ہو جائے میل سے اور اسکو گھر کے بدلے اس کے بہتر گھر دے اور اسکو  
 لوگوں سے بہتر لوگ دیے اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی دی اور جنت میں لیجا اور عذاب قبرت بچا یا یہ فرمایا  
 کہ عذاب دفن سے بچا یا تاک کہ میں آرزو کی کہ یہ مردہ میں ہوتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 دعا مجھے پہنچتی اور فقیر سترجہ آرزو کرتا ہے کہ یہ مردہ میں ہوتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے نرے  
 میں لوٹا اور کہا سلم نے کہ روایت کی مجھ سے عبد الرحمن بن جبیر نے اون سے ان کے باب نے اون سے عوف  
 بن مالک نے انہوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس روایت کی یہی حدیث مسلم نے کہا اور روایت  
 کی ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے انہوں نے دعا دیکھی انہی دونوں سندوں سے ابن مسعود کی روایت  
 کی اَنْدَسُ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ اَلَا تَفْهَمُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 صَلَّى عَلَى خَدَاجَةَ فَقَالَ اللَّهُمَّ احْفَظْ لَهَا وَاحْمِمْهَا وَاعْفُ عَنْهَا وَعَادِمْ لَهَا وَادْفَنْ لَهَا وَوَسِّعْ  
 مَدْفِنَهَا وَاعْسَلْهَا بِمَاءٍ زَكِيٍّ وَبُرْدٍ زَنْقَةٍ مِنَ الْحَبِّ يَا كَمَا يُقْبَلُ الْتَوْبُ اَلَا بَيْضٌ مِنَ النَّارِ  
 اَكْبَلُ لَكَ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِ اَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكُمْ وَنَزَّاجًا خَيْرًا مِنْ نَزَّاجِمْ وَتَنْتَنَةُ الْقَبْرِ  
 وَعَدِ ابْنِ التَّائِبِ قَالَ عَوْفٌ وَكَمَلْتُ اَنْ لَوْ كُنْتُ اَنَا اَلَيْتَ لَدَا عَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ ذَلِكَ اَلَيْتَ تَرْجُمُهُ عَرَفَ کہ نماز میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ  
 ایک جنازہ پر نماز پڑھی آخر حدیث تک جبکہ ترجمہ اوپر ہو چکا **عَنْ سَمْعَةَ بِنْتِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ**  
**عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ خَلِيفَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَوْلَاهُ عَلِيٌّ كَعْدِ مَا بَيَّتَ وَهُوَ نَفْسًا**  
**فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُمُهُ مَرَّةً** کہا میں نے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نماز پڑھی اور آپ کے کعب کی بان پر نماز پڑھی اور وہ نفاس میں تھیں اور  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے اٹھ کر کے بارگاہ پر ہوئے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت

کی ہم سبھی حدیث ابو بکر بن ابی شیبہ سے اور ابن مبارک اور یزید بن مارون اور کہا روایت  
 کی مجاہد بن علی بن حجر نے ابن مبارک اور فضل بن موسیٰ نے ان سب سے روایت کی حسین نے  
 اسی سند سے اور نہیں ذکر کیا کعب کی ماں کا عرق سمرقہ جو جند بن جوی اللہ عنہ قال لقد  
 كنت على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم غلاما فكنيت احفظ عنه فدا  
 يمنعني من القول الا ان ههنا رجلا لا ههنا اسن مني وقد صليت وراى رسول الله صلى  
 الله عليه وسلم على امرأة ماتت في نفاسها فقام عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 الصلوة وسهها في رواية ابن مكي قال حدثني عبد الله بن يزيد قال قال فقام عليه للصلوة  
 وسطها ترجمہ سمرقہ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں لڑکا تھا اور آپ کی  
 حدیثیں یاد رکھتا مگر اس لیے نہ بولتا تھا کہ مجھ سے بڑے لوگ ورنہ موجود ہوتے تھے سبحان اللہ یہ  
 کمال سعادت تھی ہے اور بزرگوار کا ادب ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چھوٹے  
 بڑے ہی ایک صورت پر کہ وہ نفاس میں تھے اور آپ کو بیچ میں کھڑے ہوئے نماز کی وقت اول بن مثنیٰ  
 کی روایت کا مضمون یہی ہے عرق جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال ابي النبي صلى الله  
 عليه وسلم يفر من شعوره ذكيب يحولن انصرف من جمار ابن النخلاج وخلف  
 فمضى حولا ثم حجه جابنه کہا جی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گھوڑا آیا جس کے پیچ کا اور آپ اس پر  
 سوار ہو لیے اور ہم آپ کو گرد پیل تھے جہاں بن صلاح کے بارہ سے آپ اس سے فائدہ  
 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لوگ تھے وقت بنارے سوار ہو کر چلے عرق جابر بن عبد اللہ رضی اللہ  
 عنہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم على ابن النخلاج ثم ابي بغير  
 عرق ففعل رجل فرك به ففعل توقص به وخلفه شغل خلفه قال فقال رجل  
 من القوم ان النبي صلى الله عليه وسلم قال كمن علق ملعلا في مدلى في الجنة  
 ابن النخلاج وقال شعبة بن كز النخلاج ترجمہ جابن کہا نماز پڑھ رہا ہے صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے ابن صلاح کی پیرائے نگاہی کا گھوڑا لائے اور پکڑا اسکا ایک ٹھنڈے سے پیر آپ اس سے  
 اور وہ گودا تھا اور ہم سب آپ کے پیچھے تھے اور دوڑتے تھے سوا ایک شخص سے کہا تو ہم میں سے کوئی  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مثنیٰ بن عمرو ایک ہی میں جہت میں ابن صلاح کے لیے عرق



کی مجسرا ابو بکر بن خدا نے انہوں نے بھیجے سہرا انہوں نے سفیان سے کہا سفیان نے کہ روایت کی مجسرا  
 جبریل نے اسی اسناد سے یہی حدیث ائمہ میں یہ لفظ میں رواۃ کا الحکم استہا یعنی نہ چڑھوں میں کوئی  
 تصویر کہ نہ مٹا دوں اسکو **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**أَنْ يُخَصَّصَ الْقُبُورُ وَأَنْ يُقَعَّدَ عَلَيْهَا وَأَنْ يُكْتَبَ تَرَجُّمُهُ جَابِرٌ** کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ قبروں کو بختہ کریں اور اس سے کہ اس پر بیٹھیں اور اس سے کہ وہ قبر گنبد بناویں  
**وَأَنَّ** امام نووی نے کہا اس سے بختہ قبروں کی بھی ثابت ہوئی اور منع ہوا اس سے کہ اوپر بنانا  
 عمارتوں کا اور حرام ہوا بیٹھنا قبروں پر یہی مذہب ہر شافعی کا اور جمہور علماء کا اور امام مالک نے  
 سوطا میں کہا ہے کہ اور اس جو قبروں کے اوپر بیٹھنا ہے اور یہی طرح تکبیر لگانا اور مکان بنانا اور  
 امام شافعی نے ام میں کہا ہے کہ بہت سہرا اماموں کو میں نے دیکھا ہے کہ وہ قبروں کے گنبدوں وغیرہ  
 کے گرائیکا حکم دیتے تھے اور فقہانے وہ مٹی جو قبر سے نکلا اس سے زیادہ مٹی لگانا تاکہ قبر میں سکروہ  
 کہا ہے بختہ بنانا اور عمارت کھڑی کرنے کا تو کیا ذکر ہے کھسا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اور روایت کی مجسرا  
 سے ماروں نے اون کے حجاج نے اور کہا روایت کی مجسرا محمد بن اسف نے اون سے عبدالرزاق نے دونوں  
 نے روایت کی ابن جبریل سے انہوں نے ابن زبیر سے کہ سنا انہوں نے جابر سے کہ کہتے تھے سنا میں نے  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کی جو اوپر مذکور ہوا **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**تَرَجُّمَهُ جَابِرٌ** کہ اپنے منع فرمایا قبروں کے بختہ بنانے سے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ**  
**اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوا أَحَدًا كَمَا عَلَى جَسَدٍ فَتُحْفَرُ تَبَاكِيَهُ فَتُخَلَّصَ الرَّجُلُ لَهُ**  
**خَيْرٌ لِمَنْ أَنْ يَجْعَلَ عَلَى قَبْرِ تَرَجُّمِهِ** ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لگو کوئی  
 ایک جگہ ٹرمی پر بیٹھو اور اس کے کپڑے جلادین اور اس کی کہال پہنچو تو یہی بہتر ہے اس کے قبر پر بیٹھو  
 کھسا مسلم نے اور روایت کی ہم سے قتیبہ نے ان سے عبدالغزینے اور کہا روایت کی مجسرا عمر و ناقد  
 نے ان سے ابو احمد نے اون سے سفیان نے اندونون نے روایت کی سہیل سے اسی اسناد سے انداس کے  
 جواد پر یہی **عَنْ أَبِي مُرَّةٍ الْغَنَوِيِّ سَمِعَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**لَا تَجْعَلُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا عَلَيْهَا تَرَجُّمَهُ** ابن زبیر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا قبر پر نہ بیٹھو اور نہ اس کی طرف نماز پڑھو **عَنْ أَبِي مُرَّةٍ الْغَنَوِيِّ سَمِعَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ**









[illegible]







